تاریخ
بغاوت ہند
جولائی سنہ ۱۸۵۹ء

تاریخ بغاوت ہند

شروع سال سنہ ۵۷ء مین مفسدہ پردازون نے یہ غلط خبر مشہور کی کہ نئی ہندوقون
کے واسطے ولایت سے کارتوس آئے ہین جن مین سور اور گاے کی چربی
لگی ہوئی ہے اور ایسے کارتوسون کے تقسیم کرنے سے سرکار کا ارادہ ہے کہ مذہب
ہنود اور [illegible] جاتا رہے اور سب لوگ عیسائی ہو جاوین ۲۲ تاریخ جنوری سنہ ۵۷ء
مقام دمدمہ مین جو کلکتہ کے قریب ہے کسی نیچی قوم کے ہندو نے دوم بنگال گرانیڈیر کے
ایک برہمن سپاہی سے پانی پینے کو لوٹا چاہا برہمن نے انکار کیا اوس نیچی ذات کے آدمی
نے سپاہی سے کہا کہ اجی مہاراج آپ اپنی ذات پر شیخی نہ مارئے دیکھو تو سہی ہوتا کیا ہے
آپکو گاے اور سور کی لگے ہوئے چربی کے کارتوس منہہ سے کاٹنے پڑین گے پھر آپ

اشتہار اخبار مفید خلایق

مخفی نرہے کہ اس مطبع سے اخبار مفید خلایق تمام ہفتہ مین ایکبار سہ شنبہ کو
ہوتا ہے اسکے نصف مین بحث علوم ریاضی تجربات علم طبیعی تاریخ وغیرہ مضامین
چہپتے ہین اور نصف مین صحیح صحیح خبرین طبع ہوتی ہین اور اوسکے ساتہہ خلاصہ
گورنمنٹ گزٹ کی ہفتہ وار ایک علیحدہ ضمیمہ مین چہپتے ہین اسی اخبار کا ترجمہ ہندی
مین جسکا نام سروپ کارک ہے اوسی روز جاری ہوتا ہے قیمت دونون کی لعہ
سال پیشگی عہ ماہواری اور دوسرے گورنمنٹ گزٹ صہ سال پیشگی ۸ر ماہوار
ہندی کا صہ سال پیشگی ۸ر ماہواری مقرر ہے سرکار نے قدردانی کی راہ سے
چارسو کاپی اس اخبار کی دیسی مکتبون کیواسطے خرید فرمائی ہین اور بعض و
بہت سے صاحب قدردانی کرتے ہین جو صاحب شوق خریداری
ہوں تو اپنا نوشتہ نامہ پوشیدہ مطبع مفید خلایق یا سررشتہ مطبع
آگرہ مین روانہ فرماوین

نکی ذات کہان رہیگی نزبہن نے یہہ سنکر اس خبر کو سب اپنے بہائی ہندون مین پہیلایا
تمام فوج ہندوستانی متعینہ آنمقام کو گمان ہوا کہ وہ ذات مین سے خارج ہون گے
اور جب وہ گہر جاوینگے تو کوئی اون کے ساتھہ کہانا نکہاویگا جب اس بات کی خبر انگریزی
افسرون کو ہوئی اونہون نے پریٹ کا حکم دیا جب سب فوج اراستہ ہوکر کہڑی
ہوئی افسرون نے باعث ناراضگی استفسار کیا اونہون نے جو سنا تہا وہ بیان
کیا افسرون نے سنکر اون کی دلجمعی کی اور جو جو فاسد اور جہوٹی خبرین اونہون نے سنی
تہین اونکی تردید کی خشک کارتوس دئے گئے اون سے کہا گیا کہ جا ہو جس چکنائی سے
ان کو چکنا کر کے استعمال کرو علاوہ ازین یہہ بہی قرار پایا کہ ولایت سے کارتوس تیار نہ اوین
بلکہ کاغذ اور گولی علیحدہ علیحدہ بہیجے جاوین تاکہ وہ ہندوستان مین تیار کئے جاوین
[illegible] کے بارک پور جہان کہ کلکتہ کی چہاونی ہے ایک اور واردات پیش
ہوئی وہان کے سپاہیون نے کارتوس منہہ سے کاٹنے مین ~~جو کہ بندوق بہرنے کے وقت~~
[illegible] انکار محض کیا اور کہا کہ کارتوس مین چربی لگی ہوئی ہے جسکے منہہ مین
لگنے سے اون کا ایمان جاتا رہیگا ۶ تاریخ فروری کو جنرل ہیرسی صاحب حاکم فوج بارک پور
نے معہ دیگر صاحبان فوج اس امر کی تحقیقات کے واسطے اجلاس فرمایا اور رجمنٹ
نمبر ۱۹ کرانیڈیر کے سپاہیون کو سامنے بلاکر استفسار کیا کہ کارتوس نکالنے کی

ناتھہ سپاہی نے آگے بڑھ کے عرض کی کہ ہم کو شک ہے کہ اس کاغذ
ے شاید ہمارے ایمان مین فرق آتا ہے ایسا کاغذ ہم نے پیشتر کبھی نہ دیکھا تھا
ین مشہور کرتے ہین کہ اس کاغذ پر چربی چڑھی ہوئی ہے یہہ سنکر صاحبان
ن کے ہاتھہ مین وہ کاغذ دیا اور کہا کہ اس کو اچھی طرح روشنی مین دیکھہ کر
رے نزدیک اس مین کون سی چیز قابل اعتراض ہے بیج ناتھہ نے کہا
ہمکو اس کاغذ مین اس باعث سے شک ہوتا ہے کہ یہہ سخت اور کپڑے
ا ہوتا ہے اور کاغذ کے طور سے نہین پھٹتا بعد ازان ایک اور سپاہی
ن کے اظہار ہوے اوس نے بیان کیا کہ کاغذ کارتوس کے کاٹنے مین
وجہہ سے ہوا کہ وہ [illegible] مثال چمڑہ کی معلوم ہوتا ہے اور جلانے کیوقت
[illegible] چربی کی آتی ہے چنانچہ سپاہیون نے چوتھی تاریخ ماہ حال کو کاغذ
جو پانی مین بھگو کر جلایا تو جلتے وقت اوس مین سے چراند پہلی یہہ دیکھہ کر
ے لوگ خایف ہوگئے اس کہنے پر [illegible] کاغذ کارتوس [illegible] جلا اس
وقت چاند خان سے [illegible] اوس نے جواب دیا کہ [illegible] تو اس
ی بو نہین آتی لیکن پھر بھی اوس نے کاغذ کے استعمال سے انکار کیا [illegible] وہ
مانند
ہ کے معلوم ہوتا ہے اس کے بعد صوبہ دار خدا بخش کو بلا کے پوچھا اوسنے

جواب دیا کہ مجھکو اس کاغذ کے کاٹنے مین کچھہ انکار نہین ہے لیکن چھاونی مین عام
مشہور ہے کہ اس کاغذ پر چربی چڑہی ہوئی ہے بعد ازان گلاب خان جمعدار نے بہی
بالیقین یہہ بیان کیا کہ کارتوس مین ضرور چربی لگی ہے کیونکہ یہہ مانند کاغذ کے نہین ہے
جو کہ پہلے مروج تہا جب کہ عدالت کو بخوبی معلوم ہوا کہ فوج کے لوگ اس کاغذ کے
کاٹنے سے بالکل ناراض ہین تو اس لحاظ سے کہ مذہبی توہمات مین خواہ غلط ہون
یا صحیح ہرگز دخل نہ دینا چاہئیے حکم دیا کہ اس امر کی آزمایش کیجاوے کہ آیا کارتوس
بغیر منہہ سے کاٹنے کے باہین ہاتہہ سے پہاڑ کر رفل مین باسانی تمام بہر سکتے ہین
یا نہین چنانچہ اس امر کا امتحان کیا گیا اور بعد امتحان معلوم ہوا کہ سپاہی
باہین ہاتہہ سے کارتوس پہاڑ کے اوتنی ہی جلدی اور آسانی سے رفل مین بہر
سکتے ہین جیسا منہہ سے کاٹ کے اس تجربہ کے بعد سپہ سالار ہند نے اس بات مین
اپنی منظوری کا حکم دیا اور امیر کبیر نواب گورنر جنرل ہند نے اس حکم کا اعلان فرمایا کہ آئندہ
سپاہی بجاے منہہ کے کاٹنے کے باہین ہاتہہ سے پہاڑ کے بہرین یہہ
فیصلہ ہوا ہی تھا کہ بہرام پور مین تازہ پیدا ہوا ۳۴ وین پلٹن کے کچہہ سپاہی
بارک پور سے بدل کے بہرام پور گئے یہہ شہر بہاگیرتی کے باہین کنارہ پر اکیسو بیس میل
کلکتہ سے مغرب کی طرف واقع ہے اس مقام پر ۱۹ وین پلٹن کے سپاہیون نے

اون کی دعوت کی دعوت کے وقت اونہون نے تمام ماجرا جو دمدمہ اور بارک پور مین جدید کارتوس

ہوا تہا بیان کیا ۲۶ تاریخ فروری کو حسب دستور کارتوس [illegible] سے قواعد کرنیکا حکم ہوا اونہون نے انکار

کیا اور ٹوٹے بیان نلیے اور بیان کیا کہ کارتوس کے کاغذ مین انکو شبہ تہے کہ دو طرح کے دئے گئے ہین ایک مین

اون کو گمان ہے کہ چربی لگی ہوئی ہے حالانکہ یہہ امر محض غلط تہا وہی پرانے کارتوس جو اونکو دئے

گئے تہے کچہہ عدول حکمی یا توصیح [illegible] اور منشا بغاوت کے باعث تہی یا اونکو کسی نے بہکایا

ہوگا یہہ دیکہکر حکام کو ضرور پڑا کہ اب اسکا علاج ضرور چاہیے لفٹنٹ کرنیل مچل صاحب حاکم فوج نے

حکم دیا کہ صبح کو رسالہ سوار ۱۱ اور توپخانہ ہندوستانی پریڈ پر حاضر ہو اوسی شب دس یا گیارہ

بجے اونکو ۱۹ دین رجمنٹ کے سپاہیون نے بلوہ کرکے کوٹھہ جہان کہ بندوقین جمع رہتی تہین

توڑکر اپنی بندوقین لین مین الا کہین صبح ہوتے ہی تو مین تیار ہو گئین اور افسرون نے

پریڈ پہنچ کر دیکہا تو سپاہی لوگ بغیر وردی لیکن مسلح غل و شور مچا رہے ہین کچہہ دیکہکر

مچل صاحب نے اون سے تقریر کی اور کہا کہ تم لوگون کو کیا گمان نا سہ ہو گیا ہے اور جو

توہمات تمہارے دلون پر چہا رہے ہین وہ محض غلط اور بے بنیاد ہین اور تمہین چاہیے

کہ اپنے ہتیار رکہدو اور بدستور اپنے لین کو جاؤ یہہ سنکر افسر ان ہندوستانی نے کہا کہ سپاہی

لوگ ہتیار رکہنا نہین چاہتے جب تک کہ آپ توپخانہ اور رسالہ نہ ہٹالینگے صاحب بہادر نے منظور فرمایا

توپخانہ اور سوارون کو ہٹا لیا بعد اس کے سپاہیون نے بہی اپنے ہتیار رکہدئے چوتہی تاریخ

مارچ ۱۸۵۷ء کو مفسدہ بہرام پور کی کلکتہ مین پہنچی لیکن چونکہ [illegible] فوج بہت کم تھی لہذا [illegible]

سپاہیون کی سزا دہی مین تامل واقع ہوا پلٹن نمبر ۸۴ پیادگان شاہی گورہ کو رنگون سے

[illegible] مین [illegible] طلب کیا اور پلٹن مذکور ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کو کلکتہ مین پہنچ گئی تب میجر

جنرل ہیرسی صاحب حاکم فوج بارک پور نے ارادہ مصمم کیا کہ ۱۹ وین پلٹن سے جس نے بہرام پور مین صریح

حکم عدولی کی اور آمادہ فساد ہوئی ہتیار چھین کے اوسکا نام کاٹ دیا جاوے چنانچہ ۳۱

مارچ کو پلٹن مذکور بہرام پور سے بارک پور طلب ہو کر آئی اور اوس کے ہتیار لے لئے گئے تنخواہ

کل سپاہیون کی بیباق کر دی گئی اور اونکو پہلتا گہاٹ سے دریا پار اوتار دیا [illegible] نواب

گورنر جنرل ہند نے جب [illegible] ولایت کو اس امر کی تفصیل لکھی تو بیان کیا کہ اب امید ہے

کہ اس سخت سزا [illegible] نے کل ہندوستانی فوج کو یقین ہو جائیگا کہ نرمی اور شرائط

نرمی اور عدول حکمی نافرمان فوج مین بجز خرابی کے کچہہ اور اونکو حاصل نہین ہے ہتیار لینے کے

وقت میجر جنرل ہیرسی صاحب نے تمام فوج کے سامنے جو اوسوقت پریڈ پر موجود تھی بہت فصاحت اور

صفائی کے ساتھ گورنر جنرل ہند کا حکم پڑھ کر سنایا کہ [illegible] فتنہ پردازون

نے مشہور کی ہین وہ محض بے اصل اور بے بنیاد ہین اور سرکار انگلشیہ کو ہرگز ہرگز کبھی منظور ہوا اور

نہ ہوگا کہ کسی کے [illegible] مین دست اندازی کرے ۳۴ وین پلٹن متعینہ بارک پور بہی نہایت

برانگیختہ خاطر تھی اور برگشتگی کی ہوا نے اوس کے دل مین زیادہ اثر کر دکہا تھا جب کہ ۱۹ وین

امیر کبیر وائی کونٹ کیننگ صاحب بہادر

گورنر جنرل ہند

پلٹن مذکورہ بالا کو [illegible] ہتیار رکہ دینے کے طلب کیا تہا تو [illegible] اور [illegible]
بار راست میں (جو کہ اٹہ میل بارک پور سے ہے) ۳۴ وین پلٹن کے سپاہیون نے پیغام
بہیجا کہ تم اپنے [illegible] انگریزی کو مار ڈالو اور بارک پور میں آملو کے اور [illegible]
یہان سب افسرون کا کام تمام کرو اور چہاونی اور بنگلے پھونک کے کلکتہ پر حملہ کرو
لیکن ۱۹ وین پلٹن نے اسپر عمل نکیا ۱۹ مارچ کو ۳۴ وین پلٹن کے ایک سپاہی مسمی منگل
پانڈے نے نشہ میں بدمست ہو کے [illegible] مسلح ہو کر تلوار [illegible] اور بندوق [illegible] کے گہر سے
نکلا اور اپنے بہائی بندون کو آواز دی کہ اوس کے ساتھ ہو جاوین اور اوس نے بیان کیا
کہ جس کسی انگریزی افسر کو وہ دیکہے گا مار ڈالیگا لفٹنٹ باصاحب نے جب یہ حال
برانگیختگی مزاج [illegible] کا سنا تو وہ فی الفور سوار ہو کر لین میں تشریف لائے منگل پانڈے
نے صاحب موصوف کی [illegible] گولی ماری لیکن وہ اون کے گہوڑے کے لگی صاحب نے
دیکہہ کے اپنے بچاو کی خاطر اپنا تمنچہ چلایا لیکن [illegible] سپاہی نے صاحب کو تلوار
سے زخمی کر کے گہوڑے سے اوتار دیا سینکڑون سپاہی خاموش تماشہ دیکہا کئے اور کوئی شخص
سوائے شیخ پلٹو اور ہندوستانی سارجنٹ میجر کے صاحب کی مدد کو نہ آیا بلکہ ایک جمعدار
نے منگل پانڈے کی گرفتاری [illegible] انکار کیا اور اپنے سپاہیون کو فہمایش کی کہ کوئی صاحب
کی مدد نہ کرے صاحب موصوف بہزار دشواری اس خونخوار کے ہاتہ سے جان بر

ہوئے یہ سنکر میجر جنرل ھیرسی صاحب معہ دیگر افسران موقع واردات پر آئے اور بدقت
منگل پانڈے کو گرفتار کیا اور کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی مین منگل پانڈے اور جمعدار پر
جرم ثابت کرکے ~~حکم قصاص کا اون کی نسبت نافذ فرمایا~~ چنانچہ ۸ اپریل کو قتل عمل مین
آیا حکام کلکتہ کو یقین ہوا کہ اس سزا کے باعث سے کل ۳۴ وین پلٹن کے آدمیون
کو عبرت ہو جاویگی لیکن برخلاف اس کے وہ پلٹن اور بھی زیادہ گستاخ اور نافرمان
بردار ہو گئی ~~یہ حال دیکھ کر صاحب نے~~ کہا کہ اس پلٹن کے ہتیار بھی چھین لئے جاوین چنانچہ
۵ تاریخ مئی ۱۸۵۷ع کل فوج گورہ اور ہندوستانی قرب و جوار کلکتہ معہ توپخانہ
بارک پور مین جمع کی گئی اور ۶ تاریخ صبح کو یہ فوج دو صف مین آراستہ ہوئی اور
چارسو سپاہی ۳۴ وین پلٹن کے جو چھاونی بارک پور مین موجود تھے توپون کے
سامنے کھڑے کئے گئے لفٹننٹ چامیر صاحب مترجم نے حکم اوس پلٹن کے ہتیار
چھین لینے اور نام کاٹنے کا سنایا بعد ازان جنرل ھیرسی صاحب نے اون کو حکم
دیا کہ ہتیار رکھ دو اور وردی جسکو [illegible] سے کمال بیعزتی سے اوتار
کے حوالہ کرو جب اونہون نے ہتیار دیدیے اور وردی اوتار کے حوالہ کر دی اوسوقت
۵ دن کی تنخواہ بیباق کی گئی اور اون کو [illegible] بحراست کمپنی گرانیڈیر
۸۴ رجمنٹ گورہ اور [illegible] سواران ہندوستانی کے چنسرہ کو روانہ کیا تا کہ وہان مقیم رہین

اور رہا بار ہو کے شہر چاٹگام کی طرف جہان باقی چار کمپنی اون کی پلٹن کی مقیم تہین چ
جانے باوجود اس منع کے پہر بہی فوج کی دلجمعی کی گئی کہ سرکار نے عقاید مذہب مین کبہی مداخلت اندازی نہین
ہوئی اور نہ ہوگی اوراون کو لازم ہے کہ فتنہ پردازون کے فریب مین نہ آوین اور اون
شیاطین کے اغواکرنے سے کوئی امر نمک حرامی یا عدول حکمی کا نکرین کچہ سرگذشت [illegible]
فسادِ بنگالہ کی ہے اب اضلاع شمال مغربی کا احوال سنئے نئے کارتوسون کی خبر یہان بہی
پہنچی اور اسکا اثر اول انبالہ مین [illegible] نمود ہوا ہر سپہی نگہ
صوبہ دار ۳۶ وین پلٹن متعینہ چہاونی انبالہ نے سب اپنے بہائیون کے [illegible] بیان کیا
اپنے کارتوسون مین کچہ [illegible] نہین ہے اور نہ [illegible] اون کے استعمال مین [illegible] عذر ۲۶ تاریخ
مارچ کو اوسکے گہر مین کسی نے آگ لگادی جس سے اوسکا گہر اور اسباب جلگیا پہر تو چہاونی
مین آتش زدگی شروع ہوئی ۱۳ تاریخ اپریل کو آگ لگی پہر پندرہوین کو اور پہر سولہوین کو
[illegible] روز [illegible] بیس ہزار روپیہ کا جلگیا ۱۷ تاریخ کو ایک خالی بنگلہ اور ایک
افسر کا اصطبل اور ایک اور مکان جلگیا ۲۰ تاریخ کو معلوم ہوا کہ پانچوین پلٹن کے جمعدار
اور حوالدار کا گہر جلانے کا ارادہ تہا کیونکہ دونو ہندوستانی افسر نئے کارتوس سے راضی تہے
جمعدار کے پلنگ کے نیچے باروت اور گندک چہپی ہوئی پکڑی گئی ۲۱ اور ۲۲ اور ۲۵ تاریخ کو
برابر آتش زدگی رہی اور [illegible] چہاونی جلگئے یہ حال دیکہکر افسران انگریزی اور کمشنر

بابت جھاونی جھاونی کو بمال نوٹس ہوئی اور کپتان ہوا ڑو صاحب مجسٹریٹ جھاونی انبالہ نے [illegible] کلکتہ
اپنی سمجھ کی باتین لکھین کہ جھاونی انبالہ مین اس آتش زدگی کا باعث میرے نزدیک [illegible]
نو ایجاد ہے ۔ ہندوستان مین [illegible] یہہ سمجھا گیا ہے کہ ان کارتوسون کے استعمال سے اون
کا دین اور ایمان جاتا رہیگا کل سپاہیون مین سازش ہوگئی ہے اور انہین کا یہہ سب کام ہے
اور اسی وجہہ سے باوجود اقرار انعام اور کوشش اور تحقیقات تمام کے کوئی شخص آتش زدگی کا
[illegible] اور مجرم ظاہر نہین ہوا ۔

میرٹھہ مین بغاوت کا آغاز اور وہان سے لشکرون کا دہلی کی طرف فرار ہونا

یہہ کب گمان تھا کہ میرٹھہ مین جہان اتنی فوج [illegible] مقیم تھی اوّل سرکشی شروع ہوگی بارک پور سے لیکے
ستلج تک کہین اسقدر فوج گورہ کی تعین نہ تھی میرٹھہ مین اسوقت ۶۰ وین رفل گورہ جسمین ایکہزار
مضبوط جوان تھے اور چھہ سو جوانون کا چھٹا رسالہ ڈریگون اور ولایتی توپخانہ اسپی معہ پانچ سو توپچی موجود تھے
غرضکہ کل فوج [illegible] قریب دو ہزار دو سو کے تھی اور ہندوستانی فوج گورہ کی فوج سے کچھہ تھوڑی زیادہ
تھی یعنی تیسرا رسالہ ترک سواروں کا اور گیارہوین اور ۲۰ وین پلٹن پیادگان ۔ چربی لگے ہوئے کارتوسون
کی خبر اور مختلف افواہین [illegible] سب جگہہ پہنچ گئی تہین علاوہ ازین فتنہ انگیزون نے یہہ بھی مشہور
کیا کہ سرکار نے ہندو[illegible] مذہب بگاڑ دینے کے واسطے آٹے مین بیل اور گائے کی ہڈیان

ایسواے گئین اور اس لغو بات کو علاوہ سپاہیون کے جو فرقہ جاہل مشہور ہے اچھے اچھے [illegible]
نے یقین کرلیا جن کو عقل کا دعوی تھا اصل مین ان کو نہین مجھ کیا خیال ہے اون کا تعجب ہے
کوئی اتنا پوچھے کہ صاحب ذرا عقاید مذہب ہنود کو تو دیکھئے اون کے ہان کہان لکہا ہے
کہ فلانی چیز کہانے سے انسان عیسائی ہوتا ہے عیسائی صرف اعتقاد دلی سے ہو سکتا ہے
اور کہانے اور پینے پر مسیح کے مذہب کی بنیاد نہین ہے اس مین شک نہین
کہ ان جہوٹی خبرون کو بیشتر عقیل اور سیانے ادمیون نے مشہور کیا
جنکا منشاء سرکشی کا تہا تاکہ ہنود جو بیوقوف اور سادہ لوح ہین وہ ان کا
یقین کرکے اون کی طرف ہوجاوین غرض کہ جب سپاہیون کو میرٹھ مین
ان افواہون کا یقین ہوگیا اور آپسمین اسکا بڑا چرچا پہیلا اسوقت میجر جنرل
ہیوٹ صاحب نے فوج کو سمجہایا کہ سرکار کو تمہارے مذہب مین دخل دینے
سے کیا مفاد حاصل ہوگا اور یہ امر خلاف انتظام اور قواعد سرکار انگلشیہ
ہے تم اسپر ہرگز یقین نلاؤ اور سمجہو کہ سرکار کو تمہارے عقائد کا کسقدر
پاس اور لحاظ ہے اور رہا ہے اس فہمایش نے اونکے دلون پر مطلق اثر نکیا اور وہ طریقہ عدول
حکمی اور سرکشی روز بروز زیادہ اختیار کرتے جاتے تھے اور چہاونی مین آتش زدگی کا بازار گرم
ہوگیا ۲۳ تاریخ اپریل کو کرنل سمتھ صاحب حاکم سوم رسالہ ترک سوار [illegible] نے حکم دیا کہ صبح کو پریڈ

ہوتا کہ اون کو وہ نیا طریقہ کارتوس بھرنیکا بتلایا جاوے جس مین کارتوس منہہ سے کاٹنا
نہین پڑتا بلکہ بائین ہاتھہ سے پھاڑکے بھرنا ہوتا ہے اس حکم کے پہنچنے سے کرنیل صاحب ممدوح نے
یقین کیا کہ [illegible] ہندوستانی کو معلوم ہوجائیگا کہ سرکار انگلشیہ ہندوستانیون کے [illegible]
~~[illegible] کا کتنا پاس کرتی ہے کہ جب اون کو کارتوس منہہ سے کاٹنے مین عذر ہوا تو اونکو~~
~~ہاتھہ سے پھاڑنیکا حکم دیا واقع مین یہہ سرکار کی بڑی خاطر اور عنایت تھی لیکن اسکا~~
~~اثر تب ہوتا جب کہ یہہ عذر کارتوس اصل مین بجا ہوتا یہہ تو بالیقین ایک بہانہ تھا~~
~~واقع مین اون کو کمک سرکاری اور بغاوت منظور تھی اور جب غرض بغاوت تھی~~
اونہون نے کبھی سرکار کی نیک نیتی کا خیال سپاہیون کے دل مین نہ جمنے دیا ۲۴ تاریخ
جب رسالہ مذکور پریڈ پر آراستہ ہوا اسوقت حوالدار میجر نے کارتوس طریقہ
جدید سے بھرکے چھوڑا کر دکھایا جب سوارون کو حکم قواعد ہوا تو اسوقت اونہون نے
کارتوس لینے مین پس و پیش ظاہر کیا حالانکہ یہہ وہی کارتوس تھے جن سے وہ ہمیشہ قواعد
کرتے تھے یہہ دیکھکر میجر ھیریسن صاحب نے اس امر کی تحقیقات کی چنانچہ ۲۵ تاریخ [illegible]
اجلاس فوج کے آدمیون نے بیان کیا کہ اون کو قابل اعتراض کوئی چیز اس
کاغذ کارتوس مین نہین ظاہر ہوئی لیکن مشہور ہے کہ نجس چیز کا بنا ہوا ہے
اور اسکا [illegible] یقین ہوگیا ہے یہہ تقریر سنکر میجر صاحب ممدوح نے اونکو بہت سمجھایا

اور اون سے تقریر کی آخر یہہ ہوا کہ سب لوگ فوج کے راضی ہو گئے اور اونہون نے
بیان کیا کہ عدول حکمی اور گستاخی سے بہت نادم ہوئے اور اون کارتوسون کے
استعمال مین آئندہ کبھی عذر نہ ہوگا اس فیصلہ کے پھر بھی فوج کے اطوار سے اون کی
نارضامندی ظاہر ہوئی تھی میجر جنرل ہوٹ صاحب نے یہہ سوچا کہ
دہایات شبہات کا فیصلہ اور انجام ہو اور فوج کی اطاعت یا عدول حکمی کا بھی احوال بخوبی
ظاہر ہو حکم دیا کہ ۶ تاریخ مئی صبح کے وقت تیسرے رسالہ ہندوستانی کی پریٹ ہو چنانچہ تاریخ
کی شلم کو کارتوس تقسیم کئے گئے اور یہہ کارتوس وہی تھے جو اون کو ہمیشہ ملتے تھے
جن سے اونہون نے کام دیا تھا پچاسی سوارون نے کارتوس لینے سے انکار کیا یہہ
حرکت جو بالکل خلاف قوانین جنگی کے اون سے ظہور مین آئی ~~جس کا نتیجہ پورا ہو سکتی تھی~~
ان مجرمون کو حوالات سپرد کیا اور کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی مین ان پر جرم عدول حکمی
اور بغاوت ثابت ہوا اور ہر شخص کو ان مین سے چھہ برس سے دس برس تک کی قید
بامشقت کی سزا ہوئی چنانچہ ۹ تاریخ مئی کو اس حکم کی تعمیل ہوئی اوس صبح تمام
فوج گورہ اور ہندوستانی پریٹ پر جمع ہوئی اور ۸۵ مجرم وہان لائے گئے اور تمام فوج کے سامنے
اون کی وردی اوتاری گئی اور بیڑی اور ہتکڑی ہر ایک کو پہنا کر جیلخانہ روانہ کیا پانچویں
کرنے کے وقت مجرمون اور اون کے رسالہ کے سوارون مین جو وہان موجود تھے ایسے اشارے ہوئے

جس سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ مجرم اون کیطرف بنظر کمال طعن دیکہہ رہے ہین اگرچہ اس
رسالہ کے سوارون [illegible] کہ وہ اپنے بہائیون [illegible] بے عزتی نہ ہونے دین
لیکن اتنی [illegible] گورون کے سامنے اون کا کچہہ قابو نہ چل سکتا تہا جب [illegible] مجرمون کے کل فوج تے
لنین کیطرف مراجعت کی تو سب ہندوستانی فوج [illegible] برانگیختہ ادہر تہی اور اس تمام روز اور
تمام کو اون مین صلاحین اور مشورے اور تجاویز ہوتی رہین اہل فرنگ کو کبہی اس امر کا
خیال ہی نہ تہا جو دوسرے روز دسوین تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ء اتوار کے روز شام کے وقت
ظہور مین آیا اس روز گورون کو [illegible] سرکشی [illegible] شروع ہوئی [illegible] اوس وقت شام
کی نماز کو [illegible] کی طرف سوار ہو جاتے تہے کہ یکایک [illegible] عظیم [illegible] بندوقون کی
آوازین آنے لگین اور ہر طرف آگ روشن ہوگئی [illegible] غارت گری اور قتل [illegible] شروع ہوا پانچ
بجے شام [illegible] تمام [illegible] رسالہ اور ۲۰ وین پلٹن مسلح ہوکے ۱۱ وین پلٹن
کی لین مین گہس [illegible] اور اون کو بہی اپنے ساتہہ لیا یہہ سنکر کرنل فنس صاحب ۱۱ وین پلٹن
[illegible] سوار ہوکے لین مین آئے اور اپنے سپاہیون کو سمجہانے لگے لیکن ۲۰ وین پلٹن کے سپاہیون نے
اونپر ایک باڑ ماری اور گولیون سے اون کا بدن چہلنی کردیا یہہ اول افسر تہے جو بغاوت
کے شروع مین مارے گئے یہہ دیکہہ کر اور افسر چہاونی کیطرف چلے گئے تیسرے رسالہ
کے سوارون نے اول جیلخانہ کو جاکر توڑا اور اپنے بہائیون کو قید سے رہا کیا اور اون کے

ساتھہ بارہ سو قیدی جو محبس مین تھے وہ بھی رہا ہوئے پھر تو ان سب نے محشر برپا کی
چار طرف چھاونی مین آگ لگا دی عیسائیون مین کے مرد اور بچے جو اون کے پنجہ مین
آگئے اونکو اُسنے بے رحمی سے قتل کیا کہ ~~[illegible]~~
یہہ ماجرا دیکھہ کے تیار ہوئی لیکن تا وقتیکہ وہ ہندوستانی چھاونی تک پہنچے رات بہت
آگئی تھی اور تاریکی چھا گئی تھی سرکش سب جلا ہونک اور قتل کرکے دہلی کیطرف
فرار ہوگئے تھے یہہ ہوتے ہی ضلع مین بد انتظامی اور بد عملی ہوگئی عملہ پولیس بھاگ
گیا سلسلۂ ڈاک بند ہوگیا تار برقی ٹوٹ گیا اور لوٹ کھسوٹ ہونے لگی ۱۶ تاریخ مئی کو ۶
کمپنیان سیپر اینڈ مائنر یعنی سفر مینا کی رڑکی سے میرٹھہ پہنچین اوسی روز اونہون نے
اپنے افسر میجر فریزر صاحب کو مار ڈالا اور خود دہلی کیطرف [illegible] اور جو کمپنیان کہ
نہ بھاگین اون کے ہتیار چھین لئے گئے ✻ ✻

۴ باغیون کا دہلی مین داخل ہونا

سوار اور سپاہی میرٹھہ سے راتون رات بھاگ کے اور چالیس میل کی منزل طے
کرکے ۱۱ وین تاریخ کی صبح کو دہلی مین داخل ہوئے دہلی کی چھاونی مین جو شہر سے
مشرق کی طرف دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک ہندوستانی توپخانہ اور تین ہندوستانی
پلٹن ۳۸ وین نمبر ۵۴ وین اور نمبر ۷۴ وین مقیم تھین اور بریگیڈیر گریوس صاحب

تھے جس سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ مجرم اون کیطرف بنظر کمال طعن دیکھہ رہے ہین اگرچہ اس
رسالہ کے سوارون [illegible] کہ وہ اپنے بہائیون کی ہتک عزتی نہ ہونے دین
لیکن اتنی فوج گورونکے سامنے اون کا کچھہ قابو نہ چل سکتا تہا جب [illegible] کے بہرون کی کل فوج نے
لین کیطرف مراجعت کی تو سب ہندوستانی فوج برانگیختہ اور خفا تھی اور اس تمام روز اور
شام کو اون مین صلاحین اور مشورے اور تجاویز ہوتی رہین اہل فرنگ کو کبھی اس امر کا
خیال کی نہ تھا جو دوسرے روز دسوین تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ء اتوار کے روز شام کے وقت
ظہور مین آیا اس روز گویا [illegible] سرکشی [illegible] شروع ہوا [illegible] اوس وقت شام
کی نماز کو [illegible] کی طرف سوار ہو کے جاتے تھے کہ یکایک [illegible] عظیم [illegible] بندوقون کی
آوازین آنے لگین اور ہر طرف آگ روشن ہو گئی [illegible] غارت گری اور قتل [illegible] شروع ہوا پانچ
بجے شام [illegible] تمام رسالہ اور ۲۰ وین پلٹن مسلح ہو کے ۱۱ وین پلٹن
کی لین مین گھس [illegible] اور اون کو بھی اپنے ساتھہ لیا یہہ سنکر کرنل فنس صاحب ۱۱ وین پلٹن
[illegible] سوار ہو کے لین مین آئے اور اپنے سپاہیون کو سمجھانے لگے لیکن ۲۰ وین پلٹن کے سپاہیون نے
اونپر ایک باڑ ماری اور گولیون سے اون کا بدن چھلنی کر دیا یہہ اوّل افسر تھے جو بغاوت
کے شروع مین مارے گئے یہہ دیکھہ کر اور افسر چھاونی کیطرف چلے گئے تیسرے رسالہ کے
سوارون نے اوّل جیلخانہ کو جا کر توڑا اور اپنے بہائیون کو قید سے رہا کیا اور اون کے

ساتھ بارہ سو قیدی جو محبس مین تھے وہ بھی رہا ہوئے پھر توان سب نے محشر برپا کی
چار طرف چھاونی مین آگ لگادی عیسائیون مین سے مرد اور بچے جو اون کے پنجہ مین
آگئے اونکو بے رحمی سے قتل کیا ... گذرے
یہ ماجرا دیکھ کے تیار ہوئے لیکن تاوقتیکہ وہ ہندوستانی چھاونی تک پہنچے رات بہت
آگئی تھی اور تاریکی چھا گئی تھی سرکش سب جلا ہونکے اور قتل کر کے دہلی کیطرف
فرار ہو گئے تھے یہ ہوتے ہی ضلع مین بدانتظامی اور بدعملی ہو گئی عملہ پولیس بھاگ
گیا سلسلہ ڈاک بند ہو گیا تاربرقی توٹ گئے اور لوٹ کھسوٹ ہونے لگی ۱۶ تاریخ مئی کو ۶
کمپنیان سیپر اینڈ مائنز یعنی سفر مینا کی رڑکی سے میرٹھ پہنچین اوسی روز اونھون نے
اپنے افسر میجر فریزر صاحب کو مار ڈالا اور خود دہلی کیطرف ہو اور جو کمپنیان کہ
نہ بھاگین اون کے ہتیار چھین لئے گئے * * *

۴ کا دہلی مین داخل ہونا

سوار اور سپاہی میرٹھ سے راتون رات بھاگ کے اور چالیس میل کی منزل طے
کر کے ۱۱ وین تاریخ کی صبح کو دہلی مین داخل ہوئے دہلی کی چھاونی مین جو شہر سے
مشرق کی طرف دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک ہندوستانی توپخانہ اور تین ہندوستانی
بلٹن ۳۸ وین ۵۴ وین اور ۷۴ وین مقیم تھین اور بریگیڈیر گریوس صاحب

اس فوج کے حاکم تھے دو شنبہ کے روز ١١ وین تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ء حسب دستور سب
کچہریان ہو رہی تھین کہ اتنے مین [illegible] مشہور ہوئی جب اس امر کی اطلاع مستر
[illegible] صاحب مجسٹریٹ شہر کو ہوئی [illegible] بگی دوڑاکے [illegible] اور بریگیڈیر صاحب کو اس
خبر سے مطلع کیا اونہون نے ۵۴ وین پلٹن کو معہ دو ضرب توپ کے بسرداری کرنل ریلی صاحب
طیار ہونے کا حکم دیا جب صاحب مجسٹریٹ چھاونی سے واپس شہر کے کشمیری
دروازہ پر پہنچے اوسوقت ایک بلوہ عظیم شہر مین برپا ہو گیا تھا اور بڑا ہجوم تھا مستر
لا سس صاحب جج نے اونکو اندر جانے سے منع کیا لیکن انہون نے نہ مانا پہرا اونکا پتا
نہ لگا کہ وہ کیونکر اور کہان مارے گئے مستر سائمن فریزر صاحب کمشنر باغیون کی آمد کی خبر
سنتے ہی بگی مین سوار ہو کے کلکتہ دروازہ پر جو مابین پل اور شہر کے واقع ہے پہنچے
وہان اونہون نے باغیون کو شہر مین آنے سے روکنا چاہا لیکن [illegible] نہو سکا [illegible]
مستر ٹوڈ صاحب مہتمم تاربرقی اور سارجنٹ پل کو قتل کرتے ہوئے دروازہ مذکور
سے شہر مین آگھسے اول سوار [illegible] داخل ہوئے یہان [illegible] سائمن فریزر صاحب
جج اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کا مقابلہ ہوا بعض کہتے ہین کہ جج صاحب موصوف
وہین مارے گئے اور بعض کی روایت ہے کہ وہ کپتان ڈگلس صاحب کے گھر پر جو قلعہ
دروازہ پر تھا معہ کپتان صاحب موصوف اور پادری جننگس صاحب اور اونکی بیٹی کے

قتل ہوئے باغیون نے قلعہ مین جاکر شاہ کو اپنا افسر قرار دیا جیلخانہ جاکے تمام قیدیون کو رہا کیا اور
او ر دریاگنج مین جہان ایک بڑی جماعت پنشن دار او ر صاحبان میگزین
او ر بچونکی رہتی تھے قتل شروع کی بہت سے عیسائی او ر بچے جنہونے کشن گدہ والے
راجہ کی حویلی مین پناہ لی تہی اخر کو قلعہ مین ۱۸ تاریخ بڑی بیرحمی سے قتل ہوئے کشمیری دروازہ کے
متصل او ر مسٹر بیرفورڈ صاحب مہتمم بنک معہ تمام کنبے کے مارےگئے پادری
اسے ہبرڈ صاحب او ر مسٹر سانڈلیس او ر مسٹر لو مس کالک صاحب او ر ڈاکٹر چمن لال صاحب
سب اسسٹنٹ سرجن دہلی بھی قتل ہوئے بنگلونمین اگ لگادی او ر لوٹ شروع کی ۵۴ وین پلٹن
جو چہاونی سے انتظام او ر رفع فساد کے واسطے شہر کو ائی وہ کشمیری دروازہ
ہی باغیونمین ملگئے او ر کپتان اسمتھ صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ
اڈوارڈز صاحب لفٹنٹ واٹرفیلڈ صاحب ڈاکٹر ڈونیگ صاحب جو پلٹن کے ساتھہ تھے
باغیون کے ہاتھہ سے مارےگئے او ر کپتان ریلی صاحب کو جنکے سترہ زخم لگے تھے بگمان مردہ چھوڑ کے
چلےگئے جنکا اسوار صاحب گاڑی مین ڈالکے چہاونی مین لے آئے برگیڈیر صاحب نے یہہ حال سنکر چہاونی
کا انتظام کیا او ر سب معہ زن و نشانمین جمع ہوئے یہہ ایک چاردیوار
گول گھر مابین شہر او ر چہاونی کے واقع ہے جسپر فوج کا نشان رہتا تہا اگرچہ یہہ مقام مستحکم
نہ تھا لیکن اس امید انگریزی جو انکے قریب میرٹھہ مین ہے عنقریب انکو مدد دیگی اس

[illegible] مقام کیا اور بریگیڈیر صاحب نے فوج کو مختلف جگہہ تقسیم [illegible]
خاص موقعوں پر لگا دین حکام ملکی وغیرہ مثلاً لباس صاحب جج اور ڈاکٹر بالفور صاحب اور مارٹن صاحب
سوداگر بھی شہر سے بھاگ کے اس برج میں آ گئے لفٹننٹ ولوبی نہایت مستعد میگزین شہر نے ان خبر کے
سنتے ہی کہ [illegible] شہر میں گھس آئے ہین میگزین کی حتی الامکان بڑی حفاظت کی
صدر دروازہ اور اوس دروازہ پر جہان سے توپخانہ لوجاتے ہین اور اور موقعوں پر تو ہین
انمضاعف چڑھا کر لگا دین اور لفٹننٹ صاحب موصوف کے حکم کے بموجب [illegible] مستر
[illegible] مستر اسکلے صاحب [illegible] سارجنٹ اسکوارٹ [illegible] نہایت [illegible]
اور شجاعت کے ساتھ ایک بارود کی لکیر مخزن بارود تک قایم کی اس عندیہ سے کہ جب تاب مقابلہ
نہ رہیگی اوسوقت میگزین میں آگ دیکے مرجاوینگے باغی قلعہ سے سیڑہیاں لاکے میگزین کی دیوار پر جوق
جوق چڑھ گئے لیکن تاہم چند صاحب [illegible] میگزین نے پانچ گہنٹہ تک برابر ہزاروں آدمیوں
کا مقابلہ کیا جب آخر کو سرکشوں میگزین پر بالکل قابض اور محیط ہو گئے اوسوقت حسب الایما لفٹننٹ
ولوبی صاحب کے مستر اسکلے صاحب نے بارودخانہ صدر میں آگ لگا دی اوسوقت ایک الیا صدمہ
عظیم ہوا کہ تمام شہر میں زلزلہ پڑ گیا اور آسمان پر سفید غبار چھا گیا صدہا باغی میگزین کی
دیواروں کے نیچے دبکے مرگئے لیکن قدرت خدا کی دیکھیے کہ میگزین کے کل [illegible] انگریز بچ
[illegible] نکل گئے اگرچہ بعد لفٹننٹ ولوبی صاحب اور [illegible] باغیوں کے ہاتھ سے مارے گئے

لفٹنٹ ولوبی صاحب کا دہلی کے میگزین کا اڑانا

[illegible] بغاوت پلٹن نمبر ۵۴ کمپنیان ۳۸ وین [illegible] اور ۷۴ وین پلٹن [illegible] کشمیری دروازہ

پر مقیم تھین [illegible] بہت عرصہ تک خاموش رہین اسی وجہ سے وہان پر بہت [illegible]

[illegible] نے پناہ لی تھی لیکن اخر [illegible] قریب تیسرے پہر کے اونہون نے بھی [illegible]

[illegible] گورڈن صاحب ۷۴ وین پلٹن کے کپتان کو مار ڈالا اور بعد ازان لفٹنٹ ریلی صاحب

اور لفٹنٹ اسمتھ صاحب کو یہہ حال دیکھکر انسائن [illegible] پلٹن [illegible] لفٹنٹ اوسبرن [illegible]

اور راوراف اور [illegible] فصیل شہر سے خندق مین کودکے [illegible] ۷۴ وین

پلٹن کی کمپنیون کو [illegible] شہر کے انتظام کے واسطے بہیجا تہا برگڈیر صاحب نے چہاونی کا حال [illegible]

کے اونکو شہر سے طلب کرلیا اوّل تو وہ سب واپس نہ گئے اور جو گئے تھے اونہون نے

افسر میجر ایبٹ صاحب کو چہاونی تک بسلامت پہنچا کے خود شہر کو مراجعت کی جو سپاہی کہ اب

چہاونی مین تھے اونکو برگڈیر صاحب نے حکم دیا کہ تم باغیون پر چلکر حملہ کرو لیکن اونہون نے صاف انکار کیا

جب طرح سے [illegible] کامل ہوگئی اور کوئی صورت انتظام اور بچاو کی نرہی [illegible]

[illegible] معلوم ہوا اور اب دن بہی اخر ہونے کو تہا اوسوقت [illegible] کی یہی

رائے ہوئی کہ یہان رہنا مصلحت نہین اب بہاگ چلنا [illegible] اوسوقت سب [illegible] اور میم

اور بچے گاڑیون اور گہوڑون پر سوار اور بعض پاپیادہ برج نشان سے نکل چلے بعض نے میرٹھ

کی راہ لی اور بعض کرنال کی طرف روانہ ہوے ان لوگون کی مصیبتون کا [illegible] بیان سے باہر ہے

تمام ملک اونکا ایکا یک دشمن ہوگیا تہا گنواروں نے انکے ساتھہ بڑی زیادتیاں کین بعض
انمین سے بہزار خرابی اور تکالیف جان بر ہوئے اور بعض راستہ ہی مین ہزارہا مصیبتین
اوٹہا کر ہار گئے بیچاری نازپروردہ بیبیان کو جنہونے گہر سے باہر قدم بہی نرکہا تہا منزلون
بہوکی پیاسی اور برہنہ پا جلتی ہوی دہوپ مین چلنا پڑا الیگزون اور بیبیون نے بدن پر
ایک چہیتڑا تک نرکہا نقدی اور زیور کا تو کیا ذکر ہے کوئی جگہہ ایسی نرہی کہ جہان کوئی
اہل فرنگ دم بہر چین اور آرام لے سکے جہان کہین وہ تہکے ماندے اور شکستہ حال
خواستگار پناہ ہوئے تھے وہین سے لوگ انکو یہان سے نکالدیتے تھے

لکہنو

واضح ہو کہ سنہ ۱۸۵۶ء مین ملک اودہ کو صاحبان عالیشان نے اپنے قبضہ و تصرف مین کر لیا
اور کل فوج شاہ اودہ سے جو قریب ساٹھہ ہزار کے تہی ہتیار لیکے اور اونکی
تنخواہین بیباق کر کے اونکا نام کاٹ دیا باین لحاظ کہ اتنے ادمی بے قصور
بیکار اور محتاج ہو جاینگے سرکار انگلشیہ نے از راہ ترحم ایک تدبیر یہ نکالی
کہ کچہہ آدمی تو انمین سے نوکر ہداست فوج بیقاعدہ اودہ مین بہرتی کیے جاوین
اور باقیون کو حسب مراتب اور تنخواہ پنشن عطا ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا ہنگامہ سرکشی
جب شروع ہوا اوسوقت سر ہنری لارنس حکمران ملک اودہ تہے یہہ بزرگ دانائی اور شجاعت

سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے سی بی

اور دور اندیشی اور خوش اخلاقی مین بے عدیل تہا جو حال کہ لکہنو مین ماہ اپریل
اور مئی مین گذرا اوسکا بیان یہہ ہے اوائل اپریل لکہنو مین دوائی کی بابت ایک ایسا امر
وقوع پیش ہوا جس سے خیالات خام سپاہیون کے جی مین بیٹھہ گئے ایک روز ڈاکٹر ولز صاحب نے
ایک سپاہی کو دوا دیتے وقت اول اوس دوا مین سے قدرے بطور امتحان اور از مایش خود
چکہا یہہ دیکہہ کر سپاہی نے اوس دوا کہانے سے انکار کیا کہ جہوٹی دوا کہانے سے اوسکا ایمان
جاتا رہیگا بیچارے ڈاکٹر صاحب کو اس بات کی مطلق خبر نہ تہی بلکہ اونہون نے تو اوسکے بہلے کے
واسطے اور اپنے رفع شک کرنے کو دوا چکہی تہی کہ آیا یہہ وہی دوا ہے یا نہین سپاہیون کے
سینہ پاک کو تو شیطان نے وسوسون سے بہر رکہا تہا اور نکہرامی اونکے دلون مین بہری ہوئی تہی
اسی وجہہ سے اونکے جی مین عجیب عجیب واہیات توہمات سما گئے اور اونہون نے بامر صاحب
وہم دین بلٹن کے کرنیل سے اس امر کی بہت فریاد کی کرنیل صاحب نے اونکو بہت سمجہایا کہ
یہہ ایک امر ڈاکٹر صاحب کی بیخبری سے ہوا ہے تم اسمین کچہہ اور گمان نکرو اور دلجمعی رکہو کہ
تمہارے مذہب سے ہمکو کچہہ کام نہین ہے لیکن اون لوگون کی دلجمعی نہوی اور اوسی رات
ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کو سپاہیون نے جلا دیا بعد ازان نمبر ۴۸ رجمنٹ پیادگان کی کل چہاونی
مین اگ لگادی لیکن کوئی خاص شخص فاعل اس جرم کا نمعلوم ہوا ۔ اخیر اپریل مین کپتان
ہارسن صاحب افسر ۷ نمبر پیادگان اودہ کو معلوم ہوا کہ بہت بیخبری سے چلن انکی

پلٹن کے کارتوس قدیم کاٹنے مین اعتراض ظاہر کرنے مین یہہ دیکھکر صاحب موصوف نے انکو
بہت سمجہا کے راضی کیا اول تاریخ مئی کو پہر اونہون نے اپنی نارضگی اس در باب ظاہر کی اس
عدول حکمی کے باعث بہت سے سپاہی قید ہوئے دوسری تاریخ بریگیڈیر گوئے صاحب
معہ کپتان واٹسن [illegible] صاحب کے پلٹن مذکور کی لین مین گئے اور ہر کمپنی سے علیحدہ
علیحدہ پوچھا کہ تمکو کارتوس کاٹنے منظور ہین یا نہین ہر ایک متنفس نے انکار کیا یہہ حال دیکھکر
بریگیڈیر صاحب نے اوس سرکش پلٹن کی اوس رات کے واسطے نگہبانی اور حفاظت کی اور فرمایا
کہ کل یہہ مقدمہ کیا جاویگا صبح کو تیسری تاریخ مئی اتوار کے دن پلٹن مذکور کی گرانڈ پریڈ کمپنی مسلح
ہوکے اعادہ فتنہ و فساد ہوئی اور تمام چہاونی موسی باغ مین تہلکہ مچ گیا اوس وقت اٹہ
ساتوین اودہ رجمنٹ کی طرف سے ایک چہٹی بنام ۴۸ وین پیادگان بنگال کے نام جو چہاونی
مڈریاون مین مقیم تہی پکڑی گئی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ پلٹن مذکورہ بہی ہمارے شامل ہو جاوے
چہٹی بحکم صوبہ دار ۴۸ وین پلٹن نے اپنے افسر کرنیل پامر صاحب کے سامنے لاکر رکہی یہہ دیکہتے
ہی صاحب چیف کمشنر نے ایک بڑی فوج تیار کی یعنی ساتوان اودہ کا رسالہ اور چوتہی پلٹن پیادگان
اودہ اور ایک ترپ ۴۸ وین اور ۷۱ وین پلٹن پیادگان بنگال اور ایک بازو ۳۲ وین پلٹن
شاہی گورہ کو معہ توپخانہ روانہ چہاونی موسی باغ کیا جہان کہ ۷ وین اودہ کی پلٹن اعادہ
سرکشی اور فتنہ تہی سرکش پلٹن توپون کی صورت دیکہنے سے سراسیمہ ہوکر بہاگنے لگی اور بعضون نے

چپ چاپ اپنے ہتیار رکہدئے فرار ہونیکا سوار ونے تعاقب کیا اور اکثر ونکو گرفتار
کرکے لے آئے اسطور پر یہہ ساتوین پلٹن اوده کی جسمین ایک ہزار جوان تہے ٹوٹ گئی کچہہ تو بہاگ گئے
کچہہ مقید ہوئے اور باقیون سے ہتیار چہین لئے گئے سر ہنری لارنس حکمران اوده نے
اس موقع پر ایک دربار عام واسطے عطا انعام خیر خواہان اور لعنت بلغیان مقرر فرمایا اور اس
روز چار اشخاص یعنی صوبہ دار سیوک تیواری اور حوالدار ہیرالال دوبے اور سپاہیان امر این
دوبے اور حسین بخش جنہونے سرکشی مذکورہ بالا کے وقت بڑی نمک حلالی او وفاداری
ظاہر کی تہی امیدوار انعام تہے میدان رزیدنسی کے سامنے فرش تکلف قالین کا بچہایا گیا
او صحن کے تین طرف کرسیان نشست ملکی اور جنگی افسران ہندوستانی کے واسطے چنی گئین
او برآمده مین جملہ صاحبان انگریز ملکی و جنگی قریب بیس حاکمون کے رونق افروز ہوئے جب یہہ دربار
عظیم الشان اسطور پر آراستہ ہوا اسوقت سر ہنری لارنس صاحب نے باواز بلند او نہایت فصاحت کے
ساتہہ ہندوستانیون کی طرف مخاطب ہوکے یہہ بیان کیا **قولہ** تم صاحبونمین سے جنہونے کتب
تواریخ کی سیر کی ہے اونپر بخوبی ہویدا ہوگا کہ زمانہ سلف مین شہنشاه اورنگزیب اور اوسکے
بعد تہوڑے دن ہوئے کہ حیدر علی والی میسور نے ہزارون ہنود کو زبردستی مسلمان کیا اونکے
کلیسا ونکی جگہہ مسجدین بنادین شوالون کو مسمار او منہدم کرادیا اور دیوتا دن کی خوارئی
کی اور جملہ مال او اسباب لوٹ لیا زمانہ حال مین دیکہئے کہ رنجیت سنگہہ کے عہد مین مسلمانون

پر کتنا ظلم اور تشدد تھا اورکلی عملداری میں مقرر کیا تھا کہ ان عالیشان مسجدوں میں
جنسے لاہور کی زیب و زینت ہے کوئی ملّاں اذان دینے کے واسطے نہیں جاوے
کہ لکھنؤ میں کسی ہندو کی مجال تھی کہ جہاں چاہے وہاں مندر یا شوالہ بنا سکے لیکن اب
وہ زمانہ تعصب گذر اور بدل گیا فی زمانہ کسکا حوصلہ ہے جو عقاید اور رسوم ہندو
اور مسلمان میں کسیطرحکا دخل دیسکے یا مزاحمت کرے ۔ اب ان چار وفادار
یعنی صوبہ دار سیوک تیواڑی اور حوالدار ہیرالال دوبے اور ۴۸ ویں پلٹن کے
سپاہی رام نراین دوبے اور ۱۲ ویں پلٹن کے سپاہی حسین بخش کی طرف دیکھو
کہ انہوں نے تمہارے سامنے وہ کام خیر خواہی کیا جو کہا جاوے جس نمونہ کی تم سبکو
پیروی فرض ہے صوبہ دار اور حوالدار اور رام نراین سپاہی نے فی الفور اوس
آدمی کو گرفتار کیا جو بلوا کرنے کے چھٹے لیکے ۴۸ ویں پلٹن میں آیا تھا
اور انہوں نے تمام احوال اپنے افسروں کے سامنے بیان کر دیا تم سب پر روشن ہے
کہ ساتویں اودھ کی پلٹن کا جنہوں نے رشتہ بغاوت اور نمک حرامی اختیار کیا تھا کیا
حال ہوا قریب پچاس سوار اور سپاہی اوسی پلٹن کے قید میں ہیں اور کل پلٹن کی
نسبت دیکھئے کہ حاکم ان بادولت سے کیا اونکے حق میں حکم صادر ہوتا ہے ۱۲ ویں
پلٹن کے سپاہی حسین بخش کی طرف خیال کرو کہ وہ کتنا اچھا نمک حلال اور

وفادار نوکر سرکار کے ہے اوسنے انکی جو ذات فتنہ پرواز ون کو گرفتار کیا جنکی بابت
حکم سخت ہونیوالا ہے ایسے کار خیرخواہیون اور وفاداری کی عوض انعام دینے گئے
واسطے مینے تم صاحبون کو آج جمع کیا ہے اور تم سب یقیناً سمجھو کہ وفادار اور نمک حلال
شخص ہمیشہ مورد تحسین اور انعام کثیر کا ہوگا سرکار عالی وقار جسکے ہم نوکر ہین وہ ہمیشہ
خیرخواہون کے انعام دینے مین مستعد اور نمک حرامون کے سزا دہی مین تیز و تند ہے اور
اون شخصون کو ایک دم مین نیست و نابود کر دیگی جو اوسکے غضب کو برانگیختہ کرین ۔
یہہ تقریر کرکے کر اون چارون شخصون کو آگے بلا کے ہر ایک کو انعام مقرر عطا فرمایا صوبہ دار
اور حوالدار کو نہایت عمدہ ایک ایک قبضہ تلوار اور دو شالہ اور رجیغہ اور چار چار تہان
کمخواب عنایت فرمائے اور دو نو سپاہیون کو پگڑی اور تلوار اور تین تین سو روپیہ نقد
مرحمت فرمانے علاوہ ازین حسین بخش کی عہدہ نائیک پر ترقی کی گئی ——

ماہ مئی ۱۸۵۷ء — انتشار بغاوت

میرٹھ اور دہلی کی بغاوت کے بعد شعلہ سرکشی جلد پھیلنا شروع ہوا اور مئی مہینہ کے آخر تک
قریب قریب کل اضلاع شمالی و مغربی مین سرکشی ہوگئی اور ہر طرف بدعملی اور لوٹ کا بازار
گرم ہوگیا ۔ میرٹھ کے مفسدہ کی خبر لاہور مین گیارہوین تاریخ پہنچ گئی اور بارہوین کی
صبح کو تار برقی سے دہلی کے ماجرے سے مطلع کیا اوسوقت رابرٹ منٹگمری صاحب

افسران ملکی اور جنگی کو فراہم کر کے مشورہ کیا کہ ہتیار فوج ہندوستانی متعینہ میان میر چہاونی لاہور کے
جلد چہین لینے چاہین سبکی راے متفق ہوئی لاہور مین تین پلٹن پیادگان ہندوستانی نمبر ۴۹
اور ۲۶ — اور ۱۶ اتہین اور اٹہوان رسالہ ہندوستانی بہ علی الصباح صرف تین سو گورہ
پلٹن شاہی نمبر ۸۱ نے ساڑھے تین ہزار ہندوستانی سپاہیون سے ہتیار دہرا لیے یہہ ایک
بڑی دور اندیشی کی تدبیر تہی جسنے خدا کی مدد سے پنجاب کو بچالیا اور اُسکے سبب سے کل ہندوستان کو
چہٹکا ہنۃ بعد اس ماجرے کے ۴۵ وین پلٹن نے فیروزپور مین سرکشی کی اور پیچہے معلوم ہوا
کہ لاہور اور فیروزپور کے سپاہیونمین سازش ہوگئی تہی اور اوسی روز یہہ اونکا ارادہ تہا
کہ تعلیں فوج گورہ کو لاہور مین مغلوب کرکے قلعہ اور میگزین اور خزانہ کا قبضہ کرلین کل اہل فرنگ
کو مار ڈالین اور جیلخانہ کو توڑ دین لیکن خدا کو یہہ منظور نہ تہا اوسی روز ۴۵ وین رجمنٹ
پیادگان متعینہ چہاونی فیروزپور نے سرکشی کی لیکن خیر یہہ ہوئی کہ میجر رڈمنڈ صاحب نے
دہلی کی خبر سنتے ہی میگزین کی مضبوطی کرلی اوس جگہہ بیس ہزار پیپا بارود کا موجود تہا
جہان بارہ توپین لگادین اور ایک حصہ ۶۱ وین پلٹن پیادگان گورہ کو متعین کیا ۴۵ وین
پلٹن نے کئی مرتبہ مورچہ انگریزی پر جاکے حملہ کیا اور زینے جو اونہون نے پیشتر سے تیار کر رکہے تہے
جاکے لگائے لیکن کچہہ پیش نہ چلی اور ہر دفعہ ایک تہوڑی جماعت گورون نے مار کے ہٹا دیا میگزین
تو البتہ بچ گیا لیکن باغیون نے دس یا سولہ گہر اور دو نو عیسائی کلیسا دیکو جلادیا ـــــ

جنرل اینسن کمنڈر انچیف افواج ہند اس تمام اخبار بغاوت کو سنکر شملہ سے ۱۴ تاریخ
مئی کو انبالہ کی طرف روانہ ہوے اور ۱۹ تاریخ کو اونہون نے اشتہار عام فوج ہندوستانی کے
واسطے دیا خلاصہ اوسکا یہہ تہا کہ کمنڈر انچیف صاحب کو معلوم ہوا کہ بعض سپاہیون کے
جی مین جو ہمیشہ سے بڑے خیرخواہ سرکار رہے ہین اور فوراً تعمیل احکام بجالاتے رہے ہین نئے کارتوسون
کی بابت کچہہ شک پڑ گیا ہے اور افسوس کی بات ہے کہ سپاہیون کو باوجود کبھی
کہنے اونکے افسرون کے ابہی تک خاطر جمعی نہین ہوئی اب تمام فوج بالتعین اطلاع دیجاتی ہے کہ
کبھی اونکی ذات اور عقاید مذہبی کی بابت سرکار سے مداخلت نہین ہوئی اور نہ آیندہ کبھی
ایسا ہوگا اور در باب کارتوس جدید کمنڈر انچیف صاحب بہادر کا حکم قطعی ہے
کہ آیندہ کسی طرح کے نئے کارتوس فوج مین نہ دیے جاوینگے اور ہر پلٹن مین ایک
کارخانہ علیحدہ ہوگا جہان کارتوس تیار ہوا کرینگے اب تمام فوج ہندوستانی کو لازم ہے
کہ بجا آوری فرایض مین نمک حلالی کے اور بے خطر دل وجان سے مصروف رہین اور
جان نثاری کار سرکار مین مستعد رہین لیکن جس وقت حکام کلکتہ کو اس اشتہار کی خبر پہنچی
اوس وقت اونہون نے کمنڈر انچیف صاحب بہادر کو لکہا کہ علاوہ چہاونی دمدمہ کے کبھی
نئے کارتوس کسی فوج ہندوستانی کو نہین دیے گئے ۲۴ تاریخ کو اول مرتبہ ایک
تہوڑی مضبوط فوج انگریزی انبالہ سے دہلی کی طرف روانہ ہوئی اور ۲۵ کو جنرل

انسن صاحب بہادر خود دہلی کی طرف روانہ ہوئے اور ۲۶ کو کرنال مین پہنچے اور دوسرے روز ہیضہ ہو کے
مر گئے اور میجر جنرل سر ہنری برنارڈ صاحب حکمی حاکم علی ضلع انبالہ کو مرتے وقت بلا کے اپنا کام
حوالہ کیا اور میجر جنرل ریڈ صاحب دوم حاکم جنگی قرار دئے گئے جب یہہ خبر وفات سپہ سالار ہند
کی کلکتہ پہنچی تو گورنر جنرل نے سر پاٹرک گرانٹ کو مدراس سے طلب فرما کے سپہ سالار ہند مقرر فرمایا لیکن
وہ دہلی تک نہ پہنچ سکے اور کل حکومت اور ذمہ داری جنگ دہلی کی شجاعان برنارڈ صاحب
اور ریڈ صاحب اور ولسن صاحب کے حوالہ رہی — ۲۰ تاریخ مئی کی شام کو ایک برہمن کو
جو علیگڈہ کے سپاہیون کو سرکشی کے واسطے بہکا رہا تہا پہانسی دی گئی اس برہمن کو لطف یہہ ہے
کہ سپاہیون نے ہی خود از راہ وفاداری اور نمک حلالی گرفتار کرا دیا تہا نوین رجمنٹ
پیادگان ہندوستانی علیگدہ مین مقیم تہی اور کچہہ کمپنیان اوس پلٹن کی بلند شہر اٹاوہ
اور مین پوری مین متعین تہین معاً پہانسی دینے کے رجمنٹ مذکور علیگڈہ مین بگڑ گئی اور مسلح
ہوئی لیکن ایک روز قبل سرکشی کے لفٹنٹ کوپر صاحب بسرداری دو سو تیس سواران رسالہ
کنٹنجنٹ گوالیار علیگڈہ مین پہنچ گئے تہے سرکشی ہوتے ہی سب حکام انگریزی جنگی اور مالی معہ
رسالہ مذکور آگرہ کی طرف روانہ ہوئے اور سپاہیون نے تمام چہاونی مین آگ لگا دی اور خزانہ
سرکاری جسمین قریب اٹہہ لاکہہ روپیہ کے جمع تہی توڑ کے اوسکا روپیہ جو پیون سرکاری اور
گاڑیون وغیرہ مین بہر کے دہلی کی طرف قریب نو بجے رات کے کوچ کیا لیکن جلد مین وہ

لوگ سب روپیہ نہ لیجا سکے بہت سا اوسمین سے شہریون نے لوٹا انگریزونے بی بیون کو
تو روانہ آگرہ کیا اور خود مع سواران ہاتہرس مین جو علیگڈہ سے ۲۱ میل ہے اور اسی ضلع
مین شامل ہے قیام کیا علیگڈہ مین البتہ اسباب توسب انگریزون کا لٹ اور جل گیا لیکن جانین
سلامت رہین البتہ مسٹر نکسن صاحب کا جوان لڑکا گنوارون کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور اونکی
بیوی بہت زخمی ہوئین یہہ صاحب ایک بڑے نیل کے امیر سوداگر مڈراک مین جو قریب ستات
میل علیگڈہ سے ہے رہتے تہے کل اسباب انکا لٹ گیا اور سخت مصیبت سے پیادہ پا معہ
قبائلان ہاتہرس پہنچے — ۲۴ تاریخ مئی کو معلوم ہوگیا کہ کنٹنجنٹ گوالیار کے لوگ قابل اعتبار
نہین ہین اوس رجمنٹ دوسو تیس سوار ونمین سے ایک سو بیس بغاوت کرکے دہلی کی طرف
روانہ ہوئے البتہ تہوڑے سے ادمی کچہہ روز تک ہاتہرس مین رہے اور تہوڑا بہت انتظام
کرتے رہے کل ضلع علیگڈہ مین بدعملگی کمال ہوگئی تہی ہر طرف لوٹ مار ہوتی تہی ایک دوسرے
کو کہا مین جاتا تہا ایک گانوکے لوگ دوسری گانو پر لوٹ کی خاطر چڑہ جاتے تہے اور اوسکو
جلا کر خاک مین ملا دیتے تہے کئی بستیان علیگڈہ مثل ہردواگنج وغیرہ بالکل مسمار اور
بیچراغ ہوگئین عجیب زمانہ تہا ایک محشر برپا تہی بارہ بارہ گاون ایک ایک مرتبہ
جلتے ہوئے نظر پڑتے تہے راستے بند ہوگئے تہے سڑکون پر قزاقونکا ہجوم تہا —
تین کمپنیان اسی پلٹن کی جسنے علیگڈہ مین بغاوت کی مین پوری مین مقرر تہی جب

انکو ۲۲ تاریخ معلوم ہوا کہ اونکی پلٹن نے علیگڈہ مین سرکشی کی وہ بہی ۲۲ تاریخ کو چار
بجے صبح کے بگڑ گئے اور رسیگزین کا قبضہ کرکے ارادہ کیا کہ افسرون کو قتل کرین اور
خزانہ لیکے دہلی کی راہ لین لیکن لفٹنٹ ڈی کان زو صاحب نے جو حاکم دوم ان تینون
کمپنیون کے تہے بڑی شجاعت اور دلیری اور مستقل مزاجی ظاہر کی وہ سپاہیون کے سامنے
آکہڑے ہوئے اور اونکو بدلائل سمجہایا کہ اس دیوانگی سے باز آو اکثرون نے اونکی طرف
بندوقین چہتیائین لیکن چونکہ یہہ صاحب ہردل عزیز تہے لہذا جو سپاہی کہ اون سے
بہت محبت رکہتے تہے آگے آگئے اور جس کسی نے صاحب کی طرف گولی چلانے کا ارادہ کیا اوسکو
اس حرکت سے باز رکہا خزانہ کے مقام پر ایک بڑا خوفناک جہگڑا برپا رہا ڈی کان زو صاحب
چند سپاہیون جیلخانہ کے ہمراہ خزانہ پر جہان تین لاکہہ روپیہ تہا آن بیٹہے اور تین گہنٹہ
تک سپاہیون سے تنازع رہا اور بڑی ردوبدل رہی وہ چاہتے تہے کہ خزانہ کو لوٹ لین
اور ڈی کان زو صاحب کہتے تہے کہ مین تمہارا افسر ہون پہلے مجہے قتل کرلو بیشک
خزانہ لوٹ لیہو کتنی ہوتی ہے صاحب مجسٹریٹ اور لفٹنٹ کرافورڈ صاحب اول حاکم کمپنیان
مین پوری بچ کر جلد چلے گئے اور وہان ٹہیرنا مناسب نہ سمجہا بلکہ لفٹنٹ ڈی کان زو صاحب
نے خزانہ کے مقام سے صاحب مجسٹریٹ کے پاس کہلا بہیجا کہ آپ ہرگز خزانہ کی طرف
نہ آوین اگر ایک بہی اور فرنگی یہان آجاویگا تو سپاہی لوگ بیشک برانگیختہ ہوجاوینگے

اور کبھی زندہ نہ چھوڑینگے اخر کو صاحب مجسٹریٹ نے ایک بڑا رئیس مین پوری راجہ
بھوانی سنگھ کو بھیجا کہ وہ خزانہ پر جا کے اپنی طرف سے سپاہیون کو سمجھاوے کہ وے اس سختی سے
باز رہین جناب بھوانی سنگھ کے سمجھانے اور ڈی کان زو صاحب کی فہم و عقل نے سپاہیون کے
دلون پر اثر کیا اور وہ خزانہ کو چھوڑ کے دہلی کو روانہ ہو گئے — اس زمانہ کشی مین جناب
کالون صاحب لفٹننٹ گورنر اضلاع شمالی اور مغربی تھے اونکو اسوقت تک یہہ یقین تھا
کہ عموماً فوج سب ہندوستانی نہ بگڑ جاویگی اور اسواسطے اونکے نزدیک صلاح صواب یہہ ہوئی
کہ اس موقع پر سختی نہ چاہئے نرمی سے بہت کام نکلے گا چنانچہ ۲۴ مئی کو اونہون نے اشتہار عام
اس مضمون کا جاری فرمایا کہ اگر وہ سپاہی جو مفسدہ حال مین شریک تھے اگر اپنے گھر
جانا چاہئین تو اپنے ہتیار حوالہ سرکار کرکے خاموش چلے جاوین سرکار اون سے کچھہ مزاحمت
نکریگی لیکن ہر شخص جسکے جی مین بدی ہے اور لوگون کے بہکانے مین معروف ہو یا مجرم کسی بڑی
خطا کا ہے اوسکو سزا ہوگی — وائی کونٹ کینگ صاحب نواب گورنر جنرل ہند نے
جب اس اشتہار کو سنا تو اوسیوقت اونہون نے تار برقی پر حکم بھیجا کہ اس اشتہار کا اعلان
دینا نہ چاہئے اور جہان تک بن سکے اسکے نہ اجرا کرنے مین کوشش کی جاوے اس حکم کے
بعد مسٹر کالون صاحب نے اپنے اول اشتہار کو تردید کرکے ایک دوسرا اشتہار جاری
فرمایا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ ہر سپاہی جو نوکری سرکار سے فرار ہو گیا ہے لیکن جو

جناب مسٹر کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر اضلاع شمالی و مغربی

اسلیے اورکوئی طرح کی خطا اوس سے سرزد نہین ہوی ہے اوسکو سرکار معاف کرتی
اگر وہ اپنے ہتیار ملکی یا جنگی حکام کسی جگہہ کو جو اوس سے نزدیک ہون حوالہ کردے لیکن یہہ
معافی اون پلٹنون کے واسطے نہین ہے جنہونے اپنے افسرون یا اور شخصون کو
قتل یا زخمی کیا ہے اور اون سے ظلم اور بیرحمی کی باتین سرزد ہوئی ہین —
نواب گورنر کو یہہ حکم بہی بہت ناپسند معلوم ہوا اور اونہون نے تار برقی پر خبر بہیجی کہ یہہ اشتہار
ایکبارگی سرکار انگلشیہ اور سپہ سالار ہند کو بڑی دقت مین ڈالیگا اسکے جواب مین اونہو
لکہا کہ میرے ایک عام حکم کی علانیہ تردید جسکا اعلان ہوچکا ہے میری طاقت اور
حکومت کو ایسے وقت مین بہت کمزور کردیگا — مختلف علاقون سے خبر بغاوت اور
فساد اکبرہ مین آیا کی لیکن اگرہ خود محفوظ اور امن مین تہا الا مئی مہینہ کے اخیر مین چند
علاقات بد کے باعث سے ایسے تدبیر ضرور پڑی جس سے حفاظت اگرہ کی بخوبی
ہوجاوے اوسوقت اگرہ دو پلٹن ہندوستانی نمبر ۴۴ و نمبر ۶۷ تہین لفٹننٹ گورنر نے
ایک ایک کمپنی دونو پلٹنو مین سے متہرا روانہ کین تاکہ وہ وہان سے خزانہ اگرہ کو لے آوین
راستہ مین اونہون نے علانیہ بغاوت اختیار کی اور چند افسرون کو قتل کرکے
دہلی کی طرف چلے گئے یہہ سنکر کالون صاحب نے اسیوقت ارادہ مصمم کیا کہ دونو
پلٹنون ہندوستانی کے ہتیار لے لئے جاوین چنانچہ اول تاریخ جون کو تیسری

پلٹن گورہ نے جو آگرہ مین مقیم تہی جب جاب ان دونو ہندوستانی پلٹنون کے ہتیار لے لئے
تبداسکے ایک رسالہ اور رجمنٹ پیادگان جملہ عیسائیان جو آگرہ مین موجود تہے بہرتی کی گئی
جن سے بہت اچہے اچہے کام نمایان ہوے ✠ اسی مہینہ مئی مین روہیلکہنڈ مین بہی
سرکشی ہوگئی اضلاع بریلی اور بدایون اور شاہجہان پور اور مرادآباد اور بجنور روہیلکہنڈ
مین داخل ہین اتوار کے روز ۳۱ مئی کو بریلی مین سرکشی ہوئی ۱۸ وین اور ۶۸ وین پلٹن
ہندوستانی وہان مقیم تہین دو کمپنیون ۶۸ وین پلٹن نے اپنے افسر کرنل ٹروپ صاحب
کا بنگلہ یکایک گہیر لیا صاحب ممدوح ایک بغلی دروازہ مین سے ہوکے بہاگ گئے کتنے ہی روز پیشتر
سے سرکش مزاجی فوج ہندوستانی کی ظاہر تہی اور سب افسر ملکی و جنگی اپنے ہتیارون سے
مسلح اور ہوشیار ہوتے تہے اور بی بیون کو نینی تال کے پہاڑ پر روانہ کر دیا تہا سرکشی ہوتے ہی اکثر
افسر نینی تال کو چلے گئے لیکن جج رابرٹسن صاحب اور دو ڈاکٹر اور مدرسہ کے
مدرس مفسدون کے ہاتہہ سے قتل ہوے بریلی مین سرکشی ہوتے ہی بدایون مین دوسرے
روز فساد پڑ گیا مسٹر اڈوارڈز صاحب وہان کے کلکٹر اور مجسٹریٹ تہے انکا حال بہت
عجیب اور دلچسپ ہے یہہ بیچارے بدایون سے نکلکر گنگا کنارے قریب ایک سو میل کے فاصلہ
پر سے تین مہینہ مین آوارہ اور سرگشتہ مصیبتین اور تکالیف اوٹہاتے ہوئے پہنچے
مئی مہینہ کے وسط مین جب ملک دونو طرف گنگا کے بگڑ گیا اور فساد اور بد عملی پہیل گئے

اوسوقت صاحب ممدوح نے طرح نپے میم صاحبہ اور بچہ کو نینی تال روانہ کیا کل ضلع بدایون
مین وہ تین تنہا فرنگی تہے مسٹر اوڈوارڈ صاحب اپنی سرگذشت مین در باب سرکشی یہہ
راے رقم فرماتے ہین کہ زمیندارونکے خلاف ہوجانے اور باغیون کی ہمدردی اور
اعانت کرنے کا بڑا باعث قانون دیوانی جو زمین کی بابت مروج تہا ہوا ہے حقوق اور
ملکیت زمین اونی قرض کی عیوض عدالت کے حکم سے نیلام ہوجاتی تہی اونکو بنگالے
لوگ جنکو اوس جگہہ کے اومیون سے کسی طرح کا پاس اور انس نہوتا تہا خرید لیتے تہے اور
پرانے زمیندار اس امر سے جنکو کسان ہمیشہ نظر محبت دیکہتے تہے سرکار سے البتہ
ناراض تہے چنانچہ سرکشی ہوتے ہی پرانے زمیندار سرکشون کے ساتہہ مل گئے صرف اسی نظر
سے کہ وہ اپنی زمینون پر قابض ہوجاوین اور قابض ہونے کے بعد وہ کبہی نہین چاہتے تہے
کہ عملداری سرکار انگلشیہ پہر اوسے کیونکہ اونکو خوف تہا کہ اونکی زمینین پہر اون سے چہین
جاوینگی + یہہ راے صاحب ممدوح کی بڑی معقول معلوم ہوتی ہے اسی وجہہ سے
اکثر زمیندار اور گنوار سرکار کے خلاف ہوگئے + شاہجہان پور مین ۳۱ تاریخ
مئی اتوار کے روز جب کہ سب اہل فرنگ عبادت خانہ مین تہے ۲۸ وین نمبر کی پلٹن نے جو
اوس مقام مین متعین تہی برملا سرکش ہوکے سب صاحب لوگون کو کلیسا مین گہیر لیا
بہت سے افسر قتل ہوئے اور پادری مکلم صاحب بہی مار ڈالے گئے جو افسر کہ بچے وہ محمدی

کی طرف جو اودہ مین ہے بہاگے۔ لکہنو مین بہی ۳۰ اور ۳۱ مئی کو برملا سرکشی ہوگئی
اوس جگہہ اوسی پلٹن ۴۸ نمبر اور نصف ۷ نمبر اور تہوڑے سے سپاہی ۱۳ وین پلٹن اور
دو ضرب ساتوین رسالہ کے مقیم تہے یہہ سب بغاوت اختیار کرکے سیتاپور کی طرف
جو لکہنو کے شمال مین واقع ہے بہاگے سر ہنری۔ لارنس صاحب نے دو کمپنیان ۳۲
وین ولایتی پلٹن اور تین سو سوار نو بہرتی لکہنو معہ چار ضرب توپ لیکے باغیون کا تعاقب
کیا لیکن سوارون نے خاطرخواہ کام ندیا صرف تیس ادمی تعاقب مین مقید ہوسے
اینده جو کچہہ احوال وہان اور اور مقامون مرقومہ بالامین ہوا وہ اگے سلسلہ وار
مفصل لکہا جائیگا۔ واقعات دہلی ~~بارہوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء سے~~
~~بیسوین ماہ مذکور تک~~

~~ان واقعات کی نقل یعنی بلال اخبار نویس کے روزنامچہ سے~~ ۱۲ مئی ۱۸۵۷ء روز شنبہ
بادشاہ دیوان عام مین تشریف لائے اور مجرئی مجرا بجالائے ۵۴ وین نمبر کے پلٹن کے صوبہ دارون نے
حاضر ہو کر عرض کی کہ چند اہلکار رسد رسانی وغیرہ کے واسطے مقرر کئے جاوین
رام سہائے مل اور دیوالی مل مقرر کئے گئے کہ وہ پانسو روپیہ روز کی رسد خوراک وغیرہ
سرانجام کرکے پلٹنون مین پہنچا یا کرین۔ محمد ابراہیم بن علی محمد سوداگر کے گہر مین
چار ہزار کا مال پوشیدہ تہے سوارون نے سنکر سوداگر مذکور کے گہر کو لوٹ لیا اور دفترلشنو کو

مار ڈالا ایک بیچاری عیسائی عورت ہندوستانی کپڑے پہنے ہوئے لال ڈگی کے قریب چلی
جاتی تھی سواروں نے اوسے بھی قتل کر ڈالا ــ تلنگوں نے شہر میں چند دوکانیں لوٹ لیں بادشاہ
نے یہہ سنکر مرزا منیر الدین کو جو پہلے پہاڑ گنج کا تہانہ دار تہا منتظم شہر مقرر کیا اور لوٹ
اور غارتگری روکنے کے واسطے اوسکو معہ ایک پلٹن تلنگان کوتوالی روانہ کیا مرزا
مذکور نے اطلاع کی کہ سپاہی چوڑی والوں کا بازار لوٹ رہے تھے یہہ سنکر بادشاہ نے سب
پلٹنوں کے صوبہ داروں کو طلب کیا اور اون سے اس امر میں اپنی ناراضگی ظاہر کی اور کہا کہ یہ کام
انتظام ضرور ہے ایک پلٹن دہلی دروازہ پر تعین ہو اور ایک زیر جہروکہ اور ایک ایک
کمپنی اجمیری اور لاہوری و کشمیری دروازوں پر اور ایک کمپنی فراش خانہ کی کہڑکی
پر مقرر کی جاوے بعد ازان سوار اور پیادوں نے نگرسیٹہ کی گلی کو لوٹنا چاہا باشندوں
نے دروازے بند کر لئے اور اوپر سے اینٹ اور پتہر مار کے اونکو وہان سے ہٹا دیا ــ
اکثر انگریزی نویس عیسائی جو راجہ کلیان سنگہ کشن گڈہ والے کی حویلی میں پناہ گیر ہوئے
اونپر سواروں نے حملہ کیا اور بندوقیں چلائیں [illegible] تے ہی اندر سے مقابلہ کیا سوار [illegible]
پہر دو توپیں لے آئے اوسوقت سب عیسائی مع زن و بچہ انگریزی خانوں میں چلے گئے اور سوار [illegible]
واپس چلے آئے ــ شاہ نے مرزا مغل کو ہدایت کی کہ ایک کمپنی سپاہیوں کی ساتہہ لیکے
لوٹ کا انتظام کرے چنانچہ مرزا [illegible] ہاتھی پر سوار ہو کے تہانہ بہ تہانہ گئے اور اعلان عام

دیا کہ جو کوئی لوٹ کریگا اوسکے کان اور ناک کاٹ ڈالی جاینگی اور دوکاندار دوکانین اگر دوکانین
نہ کہولینگے اور سپاہیونکو سودا بیچنے سے انکار کرینگے تو سزا پاوینگے اور مقید ہونگے
دو فرنگی جو ہندوستانی لباس پہنے ہوے چلے جاتے تہے گرفتار ہوے اور کوتوالی سامنے
مارے گئے ۔ شاہ خود ہاتہی پر سوار ہوکے معہ دو پلٹن تلنگان اور چند ضرب توپ شہر مین
دوکانین کہلوانے کے واسطے آئے اور دوکاندارونکو حکم دیا کہ دوکانین کہولین اور سب
سامان فوج کو سرانجام پہنچاوین احسن اللہ خان کی وساطت سے حسین علی بادشاہ
کے سامنے مجرا بجا لا اور ایک اشرفی نذر کی گذرانی شاہ نے حکم دیا کہ دربار مین حاضر رہو جیسا مشورہ
مرزا منیر الدین کو بابت تقرری منتظم شہر خلعت عطا ہوا اوسنے چار روپیہ نذر کے گذرانے
۱۳ مئی ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ + شاہ تسبیح خانہ مین تشریف لائے نواب محبوب علیخان
اور راو رسبر وار آداب بجا لائے مرزا منیر الدین خان کو کہا کہ سرانجام خوراک فوج کے
واسطے ابہی تک نہین ہوا اسکی تدبیر کرنی چاہئے شاہ نظام الدین پیرزادہ اور پر
تذہن صاحب کو حکم ہوا کہ اوسنے خلوت ضرور ہے ۔ مرزا مغل اور مرزا خضر سلطان
اور مرزا عبداللہ کو حکم ہوا کہ وہ فوج پیادہ کے کرنیل مقرر ہوے دو دو ضرب توپ لیکے
کشمیری اور لاہوری اور دہلی دروازہ و نیز جا کے انتظام کرین شاہ نظام الدین
نے عرض کی کہ سنا ہے کہ اونہون نے میرحامد علیخان کو پکڑ لیا ہے اور جواہرخانہ تک بادشاہ حکیم احسن اللہ

کے پاس لے آئین اس الزام سے کہ اوسکے گہر مین فرنگی پوشیدہ ہین شاہ نے شاہ نظام الدین
کو حکم دیا کہ سوار اور پیادہ لیکر میر مذکور کے گہر کی تلاشی لو چنانچہ تلاشی کے وقت کوئی فرنگی
اونکے گہر سے نہ نکلا بعد تلاشی میر کو رہا کیا اور اوسکا مال دلوا دیا گیا ۔ مرزا ابوبکر سوارون
کے رسالہ کا کرنیل مقرر ہوا چند سوار کرنیل اسکنر صاحب کے گہر پر آئے اور مستر جوزف
اسکنر صاحب کے لڑکے کو گرفتار کرکے کوتوالی کے سامنے لاکے مار ڈالا سوارون نے بعض اشخاص
کے بہکانے سے رام سرن داس ڈپٹی کلکٹر مرحوم کے گہر پر گئے اور اس بہانہ سے کہ اوسکے
گہر مین فرنگی پوشیدہ ہین سارا مال اور اسباب لوٹ لیا بادشاہ نے سب پلٹنون کو چار
سو روپیہ خرچ کے واسطے عنایت کیا ۔ مرزا امیر الدین منتظم شہر نے اشتہار دیا کہ جن
کسی کو نوکری کرنی منظور ہو اپنے اپنے ہتیار لیکے حاضر ہو اور جسکے گہر مین کوئی عیسائی
پوشیدہ ہوگا اوسکو سزا سنگین ہوگی ۔ نواب احمد علی خان اور نواب ولی داد خان
والی مالاگڈہ حسب الطلب حاضر ہوے اونکو حکم ہوا دربار مین روز حاضر ہوا کرین ۔
شاہ نے سب پلٹنون کے چودہریون کو بلاکے حکم دیا کہ غلہ کا ایک بہاو مقرر کرکے
اپنی اپنی دوکانین کہولدو ۔ ۱۴ مئی ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ ۔
شاہ دیوان خاص سے تسبیح خانہ مین آئے حسین مرزا کپتان دلدار علیخان
احسن اللہ خان مرزا امیر الدین خان مرزا ضیاء الدین خان اور مولوی

صدر الدین خان اداب بجالائے اور مولوی صدر الدین خان نے ایک اشرفی
نذر کی گذرانی شاہ نے اونکو حکم دیا کہ تم سرانجام کار عدالت مالی کرو لیکن مولوی صاحب
نے اپنا عذر بیان کیا بعد ازان خزانچی سالگ رام حسب الطلب حاضر ہوا اور ایک
اشرفی نذر کی گذرانی بادشاہ نے پوچھا کہ خزانہ مین کتنا روپیہ ہے اوسنے کہا
مجھے معلوم نہین - رحمت علیخان کو حسن علیخان نے پیش کیا جسنے ایک اشرفی نذر
کی گذرانی شاہ نے پوچھا کہ یہہ شخص کون ہے عرض کیا گیا کہ یہہ نواب معز محمد خان کا
بیٹا اور حسن علی کا (جسنے حضور مین اسکو پیش کیا ہے) بھتیجا ہے - محمد علیخان
بن سالار جنگ خان نے ایک اشرفی نذر کی گذرانی بادشاہ نے اوسکا احوال دریافت
کیا عرض کیا گیا کہ یہہ شخص بھتیجا نواب بہادر جنگ خان رئیس دادری کا ہے
راجہ رام سنگھ والی جیپور کے نام فرمان جاری ہوا کہ وہ اپنے شمول معہ فوج دہلی مین حاضر
کرے - بعد ازان اسی حکم کے فرمان بنام عبد الرحمن خان والی جہجر اور بہادر جنگ خان
رئیس دادری اور اکبر علیخان نواب پالودی اور راجہ ناہر سنگھ والی بلب گڈہ اور حسن علیخان
دوجانہ والہ اور احمد علیخان نواب فرخ نگر کے جاری ہوے اور مرزا امین الدین خان
اور مرزا ضیا الدین خان کے نام بھی احکام اس مضمون کے جاری ہوے کہ وہ انتظام
جھرکہ فیروزپور اور گوڑگانوہ کا بخوبی کرین خبر آئی کہ جنگ راول کے گوجر ہر شب کو سبزی

منڈہی اور تیلی واڑہ اور راجپور وغیرہ کی دوکانین لوٹ لیتے ہین مرزا مغل کو حکم ہوا کہ
اس امر قبیح کا تدارک کرے — چنانچہ مرزا ابوبکر نے معہ اپنے رسالہ کے جاکے گوجرون کے گانوکو
لوٹا اور جلا دیا — ایک گورہ سپاہی جو بطور جاسوس شہر مین آیا تھا گرفتار ہوا شاہ نے
اوسکو جیلخانہ بہیجدیا اور ایک میم بہی مقید ہوئی — منیرالدین خان کے نام حکم ہوا کہ ساتوین پلٹن کو
چھاونی کیطرف لیجاکے سبزی منڈی اور پہاڑی وغیرہ کا انتظام کرادو کہ لوٹ وغیرہ نہونے پاوے
چار مسافرون نے میرٹھ سے آکے اطلاع دی کہ فوج گورہ وہان سے روانہ ہوکے آتی ہے تلنگون
کو یہہ خبر ... نماز کے بعد اون چارون آدمیونکو حوالات سپرد کیا تہانہ دار پہاڑ گنج کو حکم
ہوا کہ مسٹر فریزر صاحب کمشنر اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کی لاشون کو قبرستان مین
دفن کرادے اور باقی فرنگیون کی لاشون کو دریا مین پہکوادے اس حکم کی تعمیل
کی گئی — گوجرون نے فریزر صاحب کے گہر کو لوٹ لیا اور کمشنری اور ایجنسی کے دفتر کو
غارت کیا ۸ ا مئی ۵۷ روز جمعہ شاہ دیوان خاص مین تہے مولوی عبدالقادر
نے ایک فہرست بابت تنخواہ فوج (جو اوسنے تیار کی تہی) گذرانی مولوی مذکور کو بابت تقرری
عہدہ نیابت نواب محبوب علیخان ایک جوڑ دوشالہ عطا ہوا — غلام نبی خان مہتمم کالاکس
معہ میر اکبر علی سوار (جو فریزر صاحب کی اردلی مین رہتا تھا) حاضر ہوا سوار نے عرض کی کہ
پچاس سوار نواب جھجر کے حاضر ہین اور نواب صاحب خود بباعث اس امر کے کہ ملک مین بدعملی

اور بدانتظامی سے دربار مین حاضر ہونے سے معذور ہے ـ مولوی احمد علی بلبگڈہ کے راجہ کی طرف سے دربار مین حاضر ہوا اور ایک روپیہ نذر کا گذرانا اور راجہ کی عرضی پیش کی جسکا مضمون یہہ تہا کہ بباعث غارت اور فتنہ و فساد جو گوجروں نے مچا رکہا ہے مین خود حاضر نہین ہو سکتا انشاء اللہ بعد انتظام حاضر دربار شاہی کا ہونگا اوسکے نام حکم جاری ہوا کہ اپنے تئین جلد حاضر کرے ـ خبر تہی کہ صاحب مجسٹریٹ رہتک ضلع چہوڑ کے چلے گئے اور یقین ہے کہ خزانہ لت جاد ننگا شاہ نے ایک پلٹن پیادگان اور کچہہ سوارونکو حکم دیا کہ خزانہ رہتک کا لے آوین ـ عبد الکریم کے نام حکم ہوا کہ چار سو پیادہ سپاہی پانچ روپیہ ماہواری کے شرح پر اور ایک رسالہ سوار انکا ہر ۲۰ روپیہ ماہواری کے شرح پر بہرتی کرے چنانچہ دو سو آدمی آج کی تاریخ بہرتی ہوگئے ـ بادشاہ کی طرف سے [illegible] سوارونکے نام حکم جاری ہوا کہ مرزا ابوبکر موقوف کیا گیا اور سوار [illegible] خان شاہ کے زیر حکم ہین ـ ـ ـ قاضی فیض اللہ دربار مین حاضر ہوا اور پانچ روپیہ نذر گذرانی اور عرضی دی کہ مین کوتوال شہر مقرر کیا جاون بادشاہ نے اوسکی درخواست قبول فرمائی ـ ـ ـ جی سنگہ پورہ کے میواتیون نے مرکز اپنی کے افسر کا مال اور اسباب قریب چار ہزار روپیہ کا لوٹ لیا چنانچہ پیادہ اور سوارونکی کا یہہ مشورہ ہوا تہا کہ میواتیون کو گرفتار کرلین اور جی سنگہ پورہ کو غارت کرین یہہ سنکر لار بدہ سنگہ کا رندار جی پور متعینہ جی سنگہ پورہ نے

بادشاہ کو عرضی دی اوسپر حکم ہوا کہ کوئی سپاہی جی سنگہ پورہ کو بلا حکم شاہی نجانے پاوے
بادشاہ کو اطلاع ہوئی کہ سپاہی شہر کے انتظام کے واسطے ننگی تلوار لیکے گشت کرتے ہین
جس سے باشندون اور دوکاندارونکو دہشت معلوم ہوتی ہے حکم ہوا کہ اسیدہ سے کوئی
تلوار برہنہ لیکے شہر مین نہ پہرنے پاوے - پیادہ اور سوار باہم مشورہ کرکے شاہ کے پاس
حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اونکو تنخواہ اور کپڑے ابہی تک نہین ملے اور اونکو یقین ہے
کہ نواب محبوب علیخان اور حکیم احسن اللہ خان انگریزون سے سازش کیئے ہین
نواب محبوب علیخان نے قران ہر ہاتہہ رکہہ کے قسم کہائی کہ اوسکو انگریزون سے کچہ
واسطہ نہین ہے اغا محمد خان کا سپاہیون نے گہر لوٹ لیا ۱۴ امی سنہ ۵۷ء روز شنبہ
شاہ نے دیوان عام مین دربار کیا حکیم احسن اللہ خان اور بخشی اغا سلطان اور کپتان
دلدار علیخان اور رحمت علیخان وغیرہ حاضر ہوے سوار اور پیادے معہ
افسرون کے معہ ایک خط مہری حکیم احسن اللہ خان اور نواب محبوب علیخان کا بنام
صاحبان انگریز دربار مین آئے اونہون نے بیان کیا کہ یہہ خط دہلی دروازہ پر پکڑا گیا ہے
ہمین یہہ دو شخص مدد انگریزون کو بلاتے ہین کہ اگر انگریز [illegible] کو
ولی عہد مقرر کرین تو وہ سب سپاہیون کو گرفتار کرا دینگے - خط [illegible] احسن اللہ خان
اور نواب محبوب علیخان کے سامنے رکہا گیا اونہون نے محض انکار کیا اور کہا کہ یہہ جعلی

خط نہین ہے یہہ جعل ہے اور نہ اسپر ہماری مہر ہے عیسائیون کے سامنے اونکی مہرین مطابقت کے واسطے اوتار کے پہنک دین اور قران کی قسم کہائی کہ یہہ خط ہمارا نہین ہے بعض شخصون نے سوارونکو اطلاع دی کہ کچہہ فرنگی نہر کی موریون مین پوشیدہ ہین یہہ سنکر مرزا ابوبکر سوارونکے ساتہہ موقع پر جہان مخبرون نے نشاندہی کی تہی گئے اور مرزا مذکور نے نہر مین کو دکر گولی چلائی لیکن کوئی فرنگی وہان ظاہر نہوا بعد ازان سوارون نے تلوارین میان سے نکال کر حکیم احسن اللہ خان کو گہیر لیا اور کہا کہ تو انگریزون سے سازش رکہتا ہے اسواسطے تو نے سب فرنگیون کو جیلخانہ مین قید کر رکہا ہے کہ جب انگریز اوین تو اونکو حوالہ کیا جاوے غرضیکہ اس امر مین بڑا جہگڑا رہا اخر فیصلا اس بات پر ہوا کہ جملہ عیسائی اور میم اور بچے جو جیلخانہ مین مقید تہے سوارون کے حوالہ کئے گئے تاکہ وہ اون سبکو قتل کرین مرزا منجہلے نے اوسوقت بیان کیا کہ قتل عورتونکا شرع محمدی مین جایز نہین ہے سوار مرزا موصوف کے قتل پر آمادہ ہوئے لیکن وہ بہاگ کر بچ گیا تمام فرنگی قیدیون کو قلعہ مین نقارخانہ کے قریب بٹہایا کے ایک حوض قریب مین بہر کے مارتے تہے اوس سے ایک خاص شاہی نوکر زخمی ہوا بعد اوسکے خاص بادشاہ کے نوکرون نے تلوار سے سب کو مع عورتون و بچون کا سر کاٹتا ایک شخص کی تلوار ٹوٹ گئی اور بعد قتل کے لاشون کو چہکڑون مین بہروا کے دریا مین پہنکوا دیا نواب مالاگڈہ

کے نام حکم بہیجا کہ اضلاع شرقی دریا جمن مین گوجرون نے بڑا فساد اور بلوہ مچا رکہا ہے

اوسکا تدارک کرے - لاہوری دروازہ کے دو کاندار نالشی ہوئے کہ کاشی ناتہ تہانہ

دار جو کہ بطور امین ہے ایک ہزار روپیہ بطور رشوت مانگتا ہے اور دہمکاتا ہے کہ در

صورت نہ ادا کرنے روپیہ کے وہ سبکو گرفتار کرکے کوتوالی چالان کردیگا یہہ سنکر

حکیم احسن اللہ خان نے کوتوال قاضی فیض اللہ کے نام حکم بہیجا کہ تہانہ دار مذکور کو رسید بحوالات

کرے ۱۷ امی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ بادشاہ دیوان خاص مین

تہے جبکہ چند سوار اور پیادے معہ اپنے افسرونکے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہون نے

سلیم گڈہ کی بخوبی مضبوطی کی ہے اور مورچہ بنایا ہے حضور چلکر اوسکو ملاحظہ فرماوین چنانچہ

بادشاہ تخت روان پر سوار ہوکر وہان گئے اور توپونکا ملاحظہ کیا اور مراجعت کی اور

سپاہیون کی دلجمعی کی کہ مین تمہارے ساتہہ ہون اور اگر کوئی فرنگی تم گرفتار کرکے لاؤ

تو مین خود اپنے ہاتہہ سے مار ڈالنے کو تیار ہون اور تمکو چاہیے کہ حکیم احسن اللہ خان اور

محبوب علیخان اور ملکہ زینت محل پر بہی اعتبار کلی رکہو سپاہیون کو یہہ سنکر حکیم مذکور کی

طرف سے شک جاتا رہا دیوان عام مین چند سپاہیون نے قیام کیا تہا چنانچہ وہان سے

اونکو اوٹہا دیا گیا اور پہرہون تعد مکان کی سر نو آراستگی ہوئی اور فرش قالین اور

جہاڑ اور فانوس سے مکلف کیا گیا مرزا امین الدین خان اور ضیاء الدین خان

جسب الطلب حاضر ہوئے۔ اونکو حکم ہوا کہ ہر روز دربار مین حاضر ہوا کرین اونہونے
بیماری کا عذر پیش کیا تب بادشاہ نے اونکو حکم دیا کہ تمکو فوج بہرتی کرنی چاہئے کیونکہ
ایک بڑے ملک کا انتظام تمہارے سپرد کیا جاویگا۔ اونہون نے جواب دیا کہ حسب الحکم
عمل مین اویگا بعد ازان ارادت خان اور میر خان برادر نواب مصطفی خان جہانگیر آباد
اور اکبر خان وغیرہ حاضر ہوئے اور دو دو روپیہ نذر کے گذرانے اتنے مین ایک سوار
آیا اور خبر کی کہ چند لاکھ روپیہ بابت مالگذاری گورگانوہ بحراست ایک کمپنی پیادگان اور چند
سوار دہلی کو آتا تہا راستہ مین تین سو میواتیون نے حملہ کیا ہے اور لڑائی ہو رہی ہے یہہ سنکر
مولوی محمد باقر چھاپہ خانہ والہ کو حکم ہوا کہ فوراً دو کمپنیان سپاہی اور ایک ترپ سوار ون لیکے
جاوے اور خزانہ کو محفوظ لے آوے نزد دہلی کے زمیندارون نے حاضر ہو کر ایک ایک روپیہ بطور
نذر گذرانا اور اپنی نمک حلالی اور اطاعت ظاہر کی بادشاہ نے اون سے فرمایا کہ اپنے
گانو کا انتظام قرار واقعی رکہو دوہرکارہ شاہی میرٹھ سے واپس آئے اور خبر کی کہ قریب
ایک ہزار فرنگی مرد اور عورت اور بچہ صدر بازار مین جمع ہو کے رہتے ہین اور سورج کنڈ پر
توپین چڑہا کر مورچہ قایم کیا ہے۔ اور بیان کیا کہ گوجرون نے میرٹھ اور سلیم پور کے
بیچمین بڑی لوٹ اور مار مچا رکہی ہے اسواسطے بادشاہ نے دو کمپنیون کو پل جمن پر
تعین کیا حکیم عبد الحق نے حاضر ہو کر پانچ روپیہ نذر گذرانے پانچ کمپنیان سپر نٹینڈ مائنر ر

یعنی سفر مینا کی دہلی مین داخل ہوئین مہاراجہ نرندر سنگہ والی پٹیالہ اور رام سنگہ راجہ جی پور اور راجگان الور ادر جو دہپور اور ٹونڈا اور بوندی وغیرہ کے نام فرمان جاری ہوئے کہ وہ جلد حاضر حضور ہون ۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ بادشاہ دیوان خاص سے دیوان عام مین رونق افروز ہوئے اور تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور پانچ تلنگوں کا باجہ انگریزی بجتا رہا اور خلعت ہائی فاخرہ مرزا مغل کو بابت تقرری عہدہ سپہ سالاری کل فوج اور مرزا کوچک سلطان اور مرزا مینڈہو اور اور بیٹوں کو بابت تقرری عہدہ ہائی کرنیلی فوج اور ابوبکر پوتہ کو بابت تقرری کرنیلی سواران عطا ہوئے مرزا مغل نے پانچ اشرفیان نذر کی گذرانین اور اور شاہزادون نے ایک ایک اشرفی اور پانچ پانچ روپیہ نواب حسن علیخان دربار مین حاضر ہوکر آداب بجالایا نواب مذکور سے کہا گیا کہ ہر روزہ بلاناغہ دربار مین حاضر ہوا کرے پھر بادشاہ نے اون سے کہا کہ تمکو بہت سا ملک عطا ہوگا تمکو چاہئے کہ فوج پیادہ اور سوار بہرتی کرو حسن علیخان نے عرض کی کہ یہہ تو مجھسے نہ ہوسکیگا لیکن دربار مین حاضر رہا کرونگا دو سوار جو الور کو فرمان لیکے گئے تھے واپس آئے اور عرض کی کہ ہزارہا گوجرون نے راستہ مین فساد عظیم مچا رکہا ہے اور اونہون نے ہمارے کپڑے اور گھوڑے وغیرہ لوٹ لئے اور فرمان شاہی کو پہاڑ کر ہمارے ہاتھ پر رکھ دیا لیکن بہزار منت و سماجت ہمارے گھوڑے اونہون نے واپس کئے اور شتر سوار

سپاہی جو فرخ نگر والے نواب کے پاس فرمان لے گیا تہا واپس آیا اور کہا کہ گوجرون
نے راستہ بند کر رکہا ہے سفر مینا کی پلٹن کے افسر حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ میرٹھ
مین سب انگریزون نے دمدمہ پر جمع ہو کے مورچہ قایم کیا ہے اور جب اونکی پانچ کمپنیان
روڑکی سے میرٹھ مین آئین تب فرنگیون نے اونکو سمجہایا کہ تمہاری تنخواہ بڑہا دیجائیگی
تم سب اپنا اپنا کام کرو جب ہمنے یہہ منظور نہ کیا تو اونہون نے گراب بہر کر مارے دو سو سے
زیادہ سپاہی مارے گئے اور باقی ہم سب بہاگ کر حاضر حضور ہوئے ہین اونکو
ہدایت ہوی کہ سلیم گڈہ مین قیام کرین — نواب محبوب علیخان نے ایک فہرست نام
سوداگران اور ساہوکاران دہلی مثل رامجی داس گوڑ والہ رامجی داس گڑوالہ
اور خزانچی سالگ رام وغیرہ کی گذرانی چنانچہ یہہ فہرست اونکے پاس روانہ کی گئی اور
اونکو فہمایش ہوی کہ پچیس سو روپیہ روز کا خرچ فوج کا ہے تم سب کو چاہئے کہ
پانچ لاکہہ روپیہ کی سبیل کرو سب ساہوکار اور سوداگر جمع ہو کے محبوب علیخان پاس گئے
اور کہا کہ ہم سب لٹ گئے اب روپیہ کہان سے لاوین اور رامجی داس نے بیان کیا کہ اگر
اور سب ساہوکار روپیہ دین گے تو مین بہی دینے کو تیار ہون مرزا ابوبکر رسالہ کو لیکر
چند راول اور وزیرآباد کی طرف گوجرونکی تادیب کے واسطے گئے لیکن گوجر فرار ہو گئے۔

۱۹ مئی ۱۸۵۷ء بروز سہ شنبہ — بادشاہ دیوان عام مین برآمد ہوئے سو ہوا

میرٹھہ سے آئے انھون نے بیان کیا کہ بریلی اور مراد اباد سے فوج پیادگان
اور سوار معہ توپخانہ اور خزانہ کلکٹری میرٹھہ مین پہنچی اون سے انگریزون نے فرمایا کہ میرٹھہ
کی فوج نے نمک حرامی کرکے اور افسرونکو قتل کرکے دہلی کی طرف راہ لی فوج بریلی
اور مراد اباد نے انگریزونکو جواب دیا کہ اوسکا عوض تمنے تین سو سفر مینا کی
پلٹن کے سپاہی مار کے لے لیا یقین کہ ہمسے بھی تم ایسا ہی التفات کروگے
یہہ سنکر انگریز اپنے مورچہ گاہ مین چلے گئے اور فوج پر گولہ اندازی شروع کی
فوج نے بھی مورچہ جما کے گولہ مارنا شروع کیا خدا کی قدرت سے ایک
گولہ اوس سرنگ مین جو فرنگیون نے کھودی تھی جا پڑا اور سرنگ کے اوڑنے
ہی تمام فرنگیونکا مورچہ اوڑگیا اب کوئی فرنگی میرٹھہ مین باقی نہین یہہ سنکر
تمام فوج اور بادشاہ کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور سلیم گڈھ سے پانچ
توپین سرکین بعد ازان یہہ خبر ملی کہ کلکٹر گوڑگانوہ ضلع چھوڑنے کے وقت
سترہ ہزار روپیہ سرسروکی گڈہی مین چھوڑ گیا ہے اس خزانہ کے لے آنے
واسطے سو سوار اور دو کمپنیان پیادہ روانہ کین جب یہہ روپیہ آگیا
تو اوسکو خزانہ مین جمع کرا دینے کا حکم ہوا ایک شتر سوار بیجا بائی صاحبہ
کا آیا اور اوسنے بیان کیا کہ بائی صاحبہ کو قتل عیسائیان منہ زن و بچہ

ابھی تک اعتبار نہین ہے اس امر کی صداقت کے واسطے ایک ہول
باد شاہ نے اوس سبب فرمایا کہ کل فرنگیون کا خاتمہ ہوا اور سوار کو ہدایت
کی کہ معہ دو سو سوار شاہی گوالیار کو روانہ ہوا ور بائی صاحبہ سے کہو کہ جلد معہ فوج
حاضر حضور ہون حسین میرزا داروغہ محلات کو حکم ہوا کہ کنور اجیت سنگہ چچا
مہاراج پٹیالہ کو پیش کرے چنانچہ کنور موصوف دربار مین ایا اور ایک
اشرفی نذر کی گذرانی باد شاہ نے کنور صاحب سے فرمایا کہ مین تمکو خوب
جانتا ہون تم مدت سے دہلی مین رہتے ہو ایک خلعت بہی اونکو عطا ہوا
احمد مرزا اور حکیم عبدالحق حکیم کے لڑکے نے بہی دربار مین حاضر ہوکر پانچ
پانچ روپیہ نذر کے گذرانے — رسالہ دار رسلہ محمد اکبر علیخان حاضر حضور
ہوا اور دو روپیہ نذر کے پیش کئے اور اپنے اقا کی طرف سے عرضی
گذرانی اوسمین عذر غیر حاضری باعث بد عملگی ملک مرقوم تہا اور لکہا تہا کہ
خان مذکور بعد انتظام فی الفور حاضر حضور ہوگا — دو انگریز او تین میمین اور
ایک لڑکا تہو درزی کے گہر مین پوشیدہ تہے سوار باغی یہہ سنکر اونکو گرفتار
کر لاے اور درزی کا گہر جلا دیا باد شاہ نے اون قیدیون کو سپاہیون کی
حوالات مین رکہا باد شاہ سلیم گڈہ پر تشریف لیگئے وہان سلامی ہوئی —

~~بیسوین پلٹن کے افسرون نے بیان کیا کہ ہمکو باہت اور جانے مورچہ~~
~~میرٹھہ کے اون دو سوارونکے کہنے پر جو وہان سے آئے ہین اعتبار~~

اسواسطے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم خود میرٹھہ مین جاکر مورچہ کو اوڑا دین بادشاہ نے کہا کچہ ضرور نہین اور اگر تمہارا ارادہ یہی ہو تو حسب الحکم اپنے سپہ سالار مرزا مغل کے کام کرنا چاہیئے قاضی فیض اللہ کو توال شہر کے نام حکم گیا کہ دو کشتیان پل جن کی اپنی جگہہ سے ہٹ گئی ہین چاہیئے کہ سوموار کو بھیجکے کشتیونکو درست کرا دو — خبر پہنچی کہ پلٹن کے ہندوستانی ڈاکٹرون نے مسلمانان شہر کے ساتھہ ملکے ~~جہنڈا~~ محمدی جامع مسجد مین قایم کیا بادشاہ نے یہہ سنکے اونکو کہلا بہیجا کہ کوئی انگریز اب شہر مین باقی نہین ہے اسواسطے جہنڈا بلند کرنا ضرور نہین ہے مولوی صدرالدین خان اونکو سمجھانے کو گئے — بہت سے چھکڑے اناج اور نمک وغیرہ کے گرفتار کر کے شہر مین لائے گئے

۲۰ مئی ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ

بادشاہ محل کے اندر سے دیوان عام مین برآمد ہوئے محمد سعید ڈاکٹر حاضر ہوکر آداب بجالایا بادشاہ نے کہا کہ تمنے انگریزون کے خلاف ~~جہنڈا~~ محمدی جامع مسجد مین کھڑا کیا لیکن اب کوئی انگریز باقی نہین

اسلام کی کیا ضرورت ہے ڈاکٹر نے جواب دیا کہ جہنڈا ہنود سے
کہڑا کیا تہا یہہ سنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک ہندو اور مسلمان
ایک ہیں بعد ازان فوج کے افسر حاضر ہوئے اور اونہون نے فریاد کی کہ
مسلمانون نے جہنڈا مسلمانی ہنود کے خلاف کہڑا کیا ہے بادشاہ نے
اونکی فہمایش کی کہ وہ انگریزون کے خلاف کہڑا کیا گیا تہا۔ افسرون نے
یہہ بہی عرض کی کہ میگزین کے ایک نوکر و نمین سے ایک چہوٹی برنجی توپ لئے
جاتا تہا چنانچہ اسکو پل پر گرفتار کیا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو توپ
سے اوڑا دو مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیا الدین خان اور حسن علیخان
اور رحمت علیخان آداب بجا لائے بادشاہ نے اونکو ایک ایک چوب دستی
از راہ الطاف شاہانہ عطا کی اور اونہون نے پانچ پانچ روپیہ بطور نذر
پیش کئے مرزا مغل کے نام حکم ہوا کہ وہ لبر واری چار پلٹن پیادگان
اور سواران معہ چار ضرب توپ میرٹہہ کی طرف روانہ ہو اور مورچہ انگریزی کو
اوڑا دے مرزا مذکور نے عرض کی کہ مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیا الدین خان
اور حسن علیخان اور اور رئیس جو بڑے بڑے تعلقون کے مالک ہیں
اونکو بہی میرے ہمراہ جانیکا حکم ہو۔ سب رئیس یہہ سنکر خاموش ہو رہے بادشاہ نے

(یہ تصویر بے گی راشد صاحب کو چھپوانا تھا

شاہ سابق دہلی

مرزا ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ بسرداری فوج میرٹھ کو جاوے اور نواب محبوب علیخان اور
حکیم احسن اللہ خان کو ہدایت ہوئی کہ تمام سامان اخراجات اور رسد وغیرہ فوج کے
واسطے میرٹھ جانیکو تیار کرادین ــ چند سوارون نے مبارک باغ (جو جہاونی سے قریب ہے)
جاکے دو فرنگیون کو جو وہان پوشیدہ تھے مار ڈالا ــ فوج کے افسرون نے انکو عرض کی
کہ پانچ میمین جو قید ہین وہ فوج کے حوالہ کیجاوین بادشاہ نے محبوب علی ڈاکٹر
سے اس باب مین فتوی طلب کیا اوسنے بیان کیا کہ ازروی شرع محمدی عورتونکا
قتل جایز نہین ہے ــ بعد ازان بادشاہ دیوان خاص مین تشریف لیگیے اور
وہان بیگم صاحبہ اور میر منشی مکند لعل سے گفتگو کرتے رہے ــ

شاہ دہلی

۱۷۸۸ء مین غلام قادر خان روہیلہ نے شاہ عالم بادشاہ دہلی کی
آنکہین نکال ڈالین اور شاہ کی کمال بیعزتی اور خواری کی اس کے بعد مرہٹے سلطنت
پر قابض ہوئے اور بادشاہ کا نو لاکہہ روپیہ سالانہ مرہٹی روپیہ کے حساب
سے مقرر کیا اور شاہ نظام الدین کو مرہٹہ مادہوجی سیندھیہ نے
اپنی طرف سے دہلی کا صوبہ دار مقرر کیا ۱۸۰۳ء مین جنرل لیک صاحب
نے بعد قبضہ کرنے اگرہ کے دہلی کی طرف کو کوچ کیا دہلی سے چہہ

میل کے فاصلہ پر مابین فوج انگریزی اور مرہٹون کے لڑائی ہوئی اور مرہٹون نے شکست کامل کہاکر شہراور قلعہ کو خالی کیا اوسوقت شاہ عالم نے انگریزون سے پناہ چاہی چنانچہ فوج انگریزی ۱۴ دوم سپتمبر ۱۸۰۳ع کو خاص شہر دہلی مین پہنچی تعجب کی بات ہے کہ اس مرتبہ بہی اسی تاریخ یعنی ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ع کو فوج انگریزی شہر دہلی مین داخل ہوئی غرضکہ مرہٹون کے ہاتہہ سے دہلی فتح ہونے کے بعد صاحبان انگریز نے شاہ عالم کی بہت خاطرداری کی اور اونکے واسطے حسب درخواست شاہ مذکور کے بارہ لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر کیا چنانچہ اوس تاریخ سے بادشاہ دہلی سلطنت انگلشیہ کی حمایت مین آئے ۔ شاہ عالم ۱۸۰۶ع مین مرگئے اور اونکے بعد اکبر شاہ ثانی نے تخت پر جلوس کیا اور اکبر شاہ ثانی کے مرنے کے بعد ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری مطابق ۱۸۳۷ عیسوی شب جمعہ کو تخت پر بیٹھے یہی حضرت ابتک تخت پر موجود تہے جنہون نے سرکشون کا ساتہہ دیکے خاندان تیموریہ کو اختتام پہنچایا ۷ تاریخ اکتوبر ۱۸۵۸ع کو بہادر شاہ دہلی سے جلاوطن ہوگئے اب شہر رنگون مین جو ملک برہما مین واقع ہے موجود ہین عمر انکی پچاسی برس کی ہے تصویر انکی بہی مندرج کتاب ہوتی ہے

اشتہار معیار الشعرا

مخفی نرہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار ہر پندرھوین روز جاری ہوتا ہے اسمین غزلہای طرح مشاعرہ جو آگرہ مین ہوتا ہے اور غیر طرح اور دواوین استادان حال وقدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی سہ ماہی ہے اور خریداران اخبار مفید خلائق کو نصف قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری کے رکھتے ہون اپنی درخواست مطبع مفید خلائق میں بھیجین

واصلات بابت تاریخ بغاوت ۳۰ جون ۱۸۵۹ء تک

جناب بابو گوبند چند بوس صاحب توپخانہ عصہ جناب عبد الحمید العلی صاحب انبالہ ۸/

جناب مولوی مرزا حاجی محمد صاحب اجمیر ہے/ جناب منشی گوبند پرشاد صاحب مرادآباد ۸/

جناب مولوی کلب حسین خان صاحب فرخ آباد ۸/ جناب منشی شنکر لال صاحب اجمیر ہے/

جناب مولوی مومن علی صاحب میرٹھ ہے/ جناب مولوی غلام حیدر صاحب جبل پور ہے/

جناب مولوی محمد وزیر علی خان صاحب میرٹھ ہے/ جناب رای بختاور سنگہ صاحب مظفرنگر حلیہ ہے/

جناب منشی شیو نراین صاحب اعظم گڑہ عصہ جناب پنڈت رام نراین صاحب قنوج عصہ

جناب پنڈت تارا دت صاحب جوشی کماون عصہ جناب سید اصغر حسین صاحب فرخ آباد عصہ

جناب منشی کیدار ناتھ صاحب دہلی ۸/ جناب لالہ چمن لال صاحب آگرہ عصہ

جناب مولوی حفیظ اللہ خان صاحب دہلی عصہ جناب نواب علی بہادر نواب باندا اندور ہے

تاریخ
بغاوت ہند
اگست ۱۹۵۹ع
جلد ۱

محاصرہ دہلی

گیارہوین مئی ۱۸۵۷ء کو سر ہنری برنارڈ صاحب حاکم اعلی افواج انبالہ و سرہند نے
بذریعہ تار برقی اخبار وحشت آثار میرٹھ اور دہلی کے اطلاع پائی تو فوراً اونھوںنے اپنے
مصاحب کو جنرل انسین صاحب بہادر سپہ سالار افواج ہند پاس شملہ روانہ کیا اور کہلا بھیجا
کہ بہ حیثیت آپ کا پہنچنا بہت ضرور ہے ۱۴ تاریخ مئی کی شام کو کمنڈر انچیف صاحب ممدوح
شملہ سے روانہ ہوکے ۱۵ کی صبح کو انبالہ مین پہنچے اور وہان آکر ایک اشتہار عام فوج کے
واسطے دیا جسکا پہلے بیان ہو چکا ہے ۲۲ تاریخ مئی کو اونھوںنے محاصرہ دہلی کے واسطے
یہہ تجویز کی کہ جو فوج انبالہ مین موجود ہے اوسکے دو حصہ کیئے جاوین اور جو ولایتی
فوج کے دہلی کو جانے پر مستعد ہوئے اور سر ہنری برنارڈ صاحب کو بدستور انبالہ مین
ٹھہرنے کا حکم دیا اور دو نون حصون کی تقسیم اسطور پر کی اوّل حصہ کو زیر حکم برگیڈیر ہالی فاکس
صاحب کیا جسمین یہہ فوج تہی ۷۵ نمبر کی پلٹن شاہی گورہ ۔ اوّل پلٹن بنگال فیوزی لیرز گورہ
دو تمن رسالہ گورہ نمبر نہم لانسر یعنی بہالہ بردار اور ایک ترپ توپخانہ اسپی حصہ دوم

جو زیر حکم برگڈیر جونز صاحب کے تھا اور سمین حسب ذیل فوج تھی۔ پلٹن نمبر دوم بنگال فیوزی لیرز گورہ
پلٹن پیادگان ہندوستانی نمبر ۶۰ - دو تمن رسالہ نمبر گورہ - ایک تمن بھالہ برداران رسالہ
چہارم ہندوستانی ایک ترپ توپخانہ اسپی ۔ ان دونو حصون مین علاوہ توپخانہ کے
صرف اٹھارہ سو گورہ تھا اور قریب ایکہزار ہندوستانی فوج کے اس جماعت کو کمنڈر انچیف صاحب نے
انبالہ سے روانہ کرنا چاہا تاکہ ۳۰ مئی تک کرنال مین داخل ہو اور وہان سے پہلی تاریخ جون کو روانہ
ہو کے پانچوین تک باغپت مین پہنچ جاوے اور چھٹی تک سیج ترین یعنی توپخانہ قلعہ شکن بھی
اوس مقام پر جا پہنچے اور اسی اثنا مین ایک کمپو میرٹھ سے تیار ہو کے پانچوین جون تک باغپت
مین اس انبالہ کی فوج سے آملے بعد [illegible] کے دہلی کیطرف سب فوج روانہ ہو یہہ تجویز کمنڈر انچیف
صاحب بہادر نے مستحکم قرار دی لیکن تقدیر مین عمل کا اون کے ناتہ سے ہونا نہ تھا ۔ اب
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اول کمپو میرٹھ کا حال لکہین کہ اوسکو میرٹھ سے باغپت تک کیا کیا
واردات پیش آئین اور پھر انبالہ کی فوج کا احوال لکہینگے بعد ازان پھر دونو نے باغپت سے
عین زیر دیوار دہلی تک جو جو کام کیئے اون کو بیان کرینگے اور پھر [illegible] سے کیفیت محاصرہ دہلی
شروع ہو گی ۔ ۲۷ تاریخ مئی ۱۸۵۷ع کی شام کو میجر جنرل ہویٹ صاحب حاکم اعلی فوج
میرٹھ نے ایک کمپو زیر سرداری کرنیل ارچیبالد ولسن کے باغپت کیطرف روانہ کیا (اسی [illegible]
نے آخیر کو دہلی فتح کی اور لقب جنرل کا حاصل کیا) اس کمپو مین حسب قلیل فوج تھی یعنی ساٹھوین

نمبر گورہ کی رفل پلٹن کے پانچسو جوان سے بھی کم تھے اور دوسو سوار رسالہ قرابینی گورہ
اور ایک توپخانہ میدان جنگی اور ایک توپخانہ اسپی * یہہ تھوڑی سی فوج تین رات کوچ کرکے
تیسویں تاریخ مئی کی صبح کو قصبہ غازی الدین نگر مین پہنچی یہہ قصبہ ہنڈن ندی پر اٹھارہ
میل دہلی سے مشرق کی جانب واقع ہے ہنڈن پار ہونے کیواسطے ایک بہت عمدہ لوہے کا
پل انگریزون نے بنوایا ہے اس پل کے قریب فوج انگریزی نے قیام کیا گرمی کی وہ شدت
تھی کہ انسان اور حیوان تڑپے جاتے تھے اور لو بھی بشدت چل رہی تھی اس روز کبھی دشمن سے
مقابلہ ہونے کا گمان نہ تھا جب چار بجے تو یکایک دشمن کی فوج حملہ آور ہوئی ندی کے پرلے کنارہ
دشمنون کی ایک کثیر فوج نے معہ پانچ ضرب توپ حملہ کرنا شروع کیا انگریزی بیوگل فوج کو ہوشیار
نہ کرنے پایا تھا کہ ایک اٹھارہ پینی توپ کا گولہ آ کر پڑا اور دو کہارون کی ٹانگین جو کہ
شفاخانہ قرابینون کے دروازہ پر بیٹھے تھے صاف اڑ گئین فی الفور دو کمپنیان رفل اور
ایک تمن قرابینون کا پار ہوکے پل کیطرف گیا اور توپخانہ اسپی دہنی طرف ہمارے
کمپو کے آراستہ ہوا اور اسکاٹ صاحب کا جنگی توپخانہ پل کے نیچے متعین کیا گیا اور دو
بھاری توپین محصول گھر کے قریب اونچی سڑک کے سر پر لگا کے دشمنون پر آگ برسانی
شروع کی اتنے مین باقی رفل کی کمپنیان بھی تیار ہوکے میدان جنگ مین پہنچ گئین پل پار
کرکے دشمنون پر خوب فیر کرنا شروع کیا جب دشمنون کی توپون سے قریب آ گئے گز کے

فاصلہ پر پہنچ گئے تہے نتیجہ کرنیل رفل پلٹن نے ایکبارگی ان دونو کمپنیون کو جو اول تیار ہو
گئین تھین حملہ کرنیکا حکم دیا حملہ کرتے ہی دشمن پریشان ہوگئے اور دشمنون کی ایک گاڑی
محمولہ سامان جنگ اوڑگئی بعد تلنگون نے مایوس ہوکے دانستہ اوڑا دی سب توپین بھی
دشمنون سے چھین لین یہہ لڑائی اگرچہ بہت دیر تک رہی لیکن سرکار انگلشیہ کو فتح کامل حاصل
ہوئی یہہ اول ہی لڑائی تہی جسمین باغیون کی بسم اللہ غلط ہوئی صرف سات سو ولایت زا
فوج نے قریب پانچ ہزار آدمیون کو بھگا دیا اور ایسی مضبوط جگہہ سے کہ اگر دو کمپنیان
اسی رفل پلٹن شاہی کی یہان مقیم ہون توپھر کیا طاقت ہے کہ کوئی اور پلٹن ... اونکو
اوسجگہہ سے نکال سکے توپین اوس روز پانچ ہاتہہ لگین جنمین دو بڑی بہاری تہین بعد اس
فتح کے فوج انگریزی نے میدان جنگ سے دشمنونکا تعاقب کرکے اون کو اوس گانو سے
بھی نکالا جو کہ قریب پل کے واقع تھا اور جسکی اوٹ مین وہ لڑتے تھے اور گانو کو جلا کر
خاک کردیا اور ایک خندق مین پچاس سپاہی پوشیدہ تھے ایک بھی اون مین سے زندہ
نہ چھوڑا غرضکہ دشمنون کے آدمی بہت مارے گئے اور زخمی ہوئے اور چھکڑے اور گاڑیان
اسباب جنگ کی بھری ہوئین چھوڑ گئے ۔ فوج انگریزی مین گیارہ آدمی قتل ہوئے
اور اکیس زخمی ہوئے اور کپتان اینڈروز صاحب دشمنون کی دو بھاری توپین چھینتے
وقت ... مارے گئے بعد دوسرے دن ۳۱ مئی کو

اتوار تھا صبح کو جتنے لوگ جان بحق تسلیم ہوئے تھے دفن کیئے گیئے معلوم ہوا کہ اس
مقام کو ابھی تک دشمنون نے بالکل خالی نہین کیا ہے اونکے سوار اودہر اودہر
پھرتے ہوئے نظر پڑتے تھے ایک بجے دن کے معلوم ہوا کہ پھر پانچہزار
فوج باغی نے پل کے اوس پار ایک میل نشان انگریزی سے مورچہ قایم
کیا ہے اوسوقت توپخانہ اسپی اور دو ضرب اٹھارہ پونڈ توپ معہ ایک گروہ
قسرابینون کے روانہ کیا اور ایک جماعت پلٹن رفل اور قسرابینون کی نشان
کی مدد کے واسطے پل پر بھیجدی گئی دو گھنٹہ تک توپخانہ انگریزی سے برابر
مقابلہ رہا ہرچند سواران دشمن نے بار بار توپخانہ پر حملہ کیا لیکن ہر مرتبہ کامل زک
اوٹھائی جب دشمنون کی آگ مندی پڑی اوسیوقت برگیڈیر ولسن نے حملہ عام
بولدیا نتیجہ ظاہر تھا وہی امر پیش آیا جو کل ہوچکا تھا دشمن شکست کہا کر سراسیمہ
بھاگے البتہ اس بات کا بڑا افسوس رہا کہ بباعث قلت فوج اور کثرت تپش آفتاب
تعاقب دشمنون کا قرار واقعی نہو سکا اسی وجہہ سے وہ اس مرتبہ اپنی
ساتون توپین واپس لیگئے اس لڑائی مین انگریزون کی طرف سے کل چوبیس آدمی
زخمی اور مقتول ہوئے جنمین سے دس آدمی توصرف تمازت آفتاب سے مرگئے
اس امر سے گرمی کی کیفیت ہویدا ہوگی کہ کس قدر حرارت کی شدت تھی اور دن مین

لفٹننٹ برکنز صاحب متعلقہ توپخانہ اسمیں مارے گئے اور کپتان جالنس اور السٹائن
بے بیئر زخمی ہوئے ان دونوں لڑائیوں کے بعد بہادر غازی الدین نگر مین کوئی امر تازہ
نہ ہوا تیسری جون کی صبح اور ایک سو جوان اوسی ساٹھوین رفل پلٹن شاہی گورہ
کے جو کمپو مین موجود تھی میرٹھ سے انگریز شامل ہوئے اور ایک پلٹن گورکہہ
الملقب بہ پلٹن سرمور دیرہ دون سے اس فوج مین پہنچ گئی بعد ازان اہل کمپونے
باغپت کیطرف کوچ کیا اور ۷ تاریخ جون کو باغپت کے مقام پر مل [illegible]
ساتوین تاریخ اتوار کے روز علی پور مین فوج انگریزی سے جو انبالہ سے آئی تہی
شامل ہوا + یہہ فوج انبالہ اب زیر حکم میجر جنرل سر ہنری برنارڈ صاحب کے تھی کیونکہ
ستائیسوین تاریخ مئی کو جنرل جارج انسن صاحب بہادر کمنڈر انچیف افواج
ہند بعارضہ ہیضہ مر گئے تھے + اب ہم اوس فوج انگریزی کا بیان کرینگے
جو انبالہ سے دہلی کیطرف روانہ ہوئی تھی اوپر بیان کر چکے ہین کہ مئی مہینے کی
۱۳ تاریخ تہی جسروز کمنڈر انچیف صاحب بہادر [illegible] فوج دہلی کیطرف
فرمائی جس فوج کے ساتھ مقام باغپت مین فوج میرٹھ کو ملنے کو حکم دیا تھا چنانچہ
کمنڈر انچیف صاحب بہادر ممدوح ۲۴ چوبیسوین تاریخ انبالہ سے روانہ ہوئے
اور ۲۵ کو کرنال مین داخل ہوئے اور کل فوج انبالہ جسکا اوپر بیان ہو چکا ہے

اوس مقام مین پہنچ گئی لیکن دو ترپ توپخانہ ابھی ابھی تک نہ بھیجے پائے تھے

اور سیج ٹرین یعنی توپخانہ قلعہ شکن بھی بہت دور تھا اور اوسکے آنے مین عرصہ

تہا اسواسطے صاحب بہادر نے بذریعہ تار برقی کلکتہ کو خبر بھیجی کہ کرنال سے ۱۲ تاریخ

مئی تک روانگی عمل مین نہین آسکتی دوسرے روز ۲۶ تاریخ مئی کو تمام اون کی

تجویزین ایک طرف رکھی رہین اور وہ خود چند گھنٹے کے عرصہ مین بعارضہ ہیضہ

ایضا [illegible] راہی عالم بقا کے ہوئے ہم نے جابجا ہونے نہ چلنا ہونے

جابجا ہوا چلنا ہوا مرتے وقت جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے سر ہنری

برنارڈ صاحب کو انبالہ سے طلب کرکے اون کو حکومت فوج جو محاصرہ دہلی کو جا رہی

تھی دی اسموقع پر انتظار منظوری نواب گورنر جنرل کا بیفائدہ تھا کیونکہ سررشتہ

ڈاک بالکل مسدود تھا اور تار برقی شکستہ ہوگیا تھا نواب ممدوح نے ۳ جون کو

یہہ خبر سنی اور تقرری سر ہنری کی منظور فرمائی لیکن یہہ منظوری ایک مدت

بعد محاصرین دہلی کو معلوم ہوئی میجر جنرل ریڈ صاحب بہادر بعد وفات کمانڈر انچیف

صاحب کے اون کی جگہہ قایم مقام مقرر ہوکر ۲۸ تاریخ راولپنڈی سے دہلی کیطرف

روانہ ہوئے لیکن یہہ صاحب بباعث علالت مزاج اسقدر نا توان تھے کہ [illegible]

دہلی کی خود اپنے ہاتھہ مین نہ لے سکے اور سر ہنری برنارڈ صاحب بھی اگرچہ

بیمار تھے لیکن حسب الطلب جارج اینسن کمنڈر انچیف صاحب بہادر جنہون نے مرتے
وقت اونکو طلب کیا تہا فی الفور پلنگ سے اوٹھ کے کرنال مین پہنچ گئے اور حکم
فوج دہلی کی ہاتھ مین لی شبیہ اس شجاع حاکم جنگی کی اس جگہ درج ہوتی ہے

۱۲۱

سر ہنری برنارڈ صاحب

سر ہنری برنارڈ صاحب نے مناسب نہ جانی تاوقتیکہ بھاری توپخانہ پنجاب سے نہ پہنچ جاوے ۱۲ مئی کو ایک توپخانہ نو پنی توپوں کا کمپ میں پہنچ گیا چنانچہ اوسی روز اونہوں نے پانی پت کیطرف کوچ کیا اور توقع یہہ تہی کہ فوج میرٹھہ زیر حکم برگیدیر ولسن آ کے مقام پر جہاں جمنا پر پل واقع ہے آن شامل ہوئی لیکن چونکہ صاحب ممدوح نے غازی الدین نگر سے ایک چھیر کا راستہ کیا تہا اسی باعث سے وہ اوس روز اوس مقام پر فوج انبالہ سے شامل نہ ہو سکے برنارڈ صاحب نے علی پور کیطرف کوچ کیا اور ۵ جون کی صبح کو وہاں داخل ہوئے چونکہ توپخانہ کا سامان میرٹھہ کے کمپو کے سے زیادہ تہا اس لحاظ سے اونہوں نے میرٹھہ کی فوج کے انتظار میں قیام کیا چنانچہ ۷ تاریخ کی صبح کو فوج مذکور آن ملی جب یہہ دونوں فوجیں انبالہ اور میرٹھہ کی علی پور میں شامل ہو گئیں تو ساتویں تاریخ ماہ جون کی شب کو ایک بجے کے وقت اونہوں نے دہلی کیطرف ~~لڑائی کی نیت باندہ کر~~ کوچ کیا اور یہہ امر تحقیق تہا کہ دن نکلتے ضرور دشمنوں سے مقابلہ ہوگا علی پور سے یہہ فوج اسطور پر تقسیم ہوئی سب سے آگے کے غول میں تیسرا ترپ توپخانہ اسپی متعلقہ دستہ نمبر سوم زیر حکم میجر ٹومبز صاحب اور تین ٹمن رسالہ ہتم بھالہ بردار ان گورہ کے تہے اس غول کے کل توپخانہ کی کمان لفٹننٹ کرنیل ہوپ مکنزی صاحب کے سپرد ہوئی

اور کل غول اوّل کے بہ کمان بریگیڈیر ہوپ گرانٹ صاحب مقرر ہوئے + گروہ
دوم تحت حکومت برگیڈیر شورز صاحب مین ایک تمن رسالہ قرابینیان نمبر ۶
اور چار بھاری توپین اور ایک جماعت سپیرز یعنی سفر مینا مورچہ اور سرنگ
وغیرہ کے کام کے واسطے جنمین اکثر گورے تھے اور چار توپین اسکاٹ صاحب کے توپخانہ
کی اور ۵ ۷ وین نمبر کی پلٹن شاہی گورہ اور نمبر اوّل پلٹن بنگال فیوزی لیرز گورہ
داخل تھین + ~~لفٹننٹ چیپی صاحب جماعت مورچہ کن کالٹن کپتان مقرر~~
~~ہوا تھا +~~ تیسرے غول مین یہہ فوج تھی اوّل حصہ ساتھوین رفل شاہی گورہ اور
ایک جماعت سفر مینا زیر حکم لفٹننٹ سالکلد صاحب اور ترپ دوم متعلقہ دستہ
سوم توپخانہ اسپی زیر حکم کپتان ہنی صاحب اور ایک تمن رسالہ نہم گورہ بھالہ بردار
یہہ غول زیر حکم برگیڈیر گریوس صاحب کے تھا + عقب کے غول مین جو میجر کوب صاحب کے
مطیع تھا ۷۵ نمبر کی شاہی فیوزی لیرز گورہ اور ایک تمن رسالہ ششم قرابینیان
اور ایک کمپنی نمبر دوم بنگال فیوزی لیرز گورہ اور دو توپین میجر اسکاٹ صاحب کے
توپخانہ کی تھین + یہہ غول عقبی گروہ قلعہ شکن توپون کے ساتھ آراستہ ہو کے چلا +
اس طریقہ سے کل فوج انگریزی چار جماعت بنکر میدان جنگ کے واسطے آراستہ اور
مستعد ہو کے علی پور سے روانہ ہوئی ~~شاہزادہ فیروز شاہ ساتھ شاہزادہ کی~~

کم تھی جیسا کہ ابہی [illegible] کہ دشمنون کی فوج سے تو ان کی کچھہ بہی
نسبت نہ تھی * اوّل [illegible] آدہے گھنٹہ پیشتر روان ہوا جب چلتے
چلتے صبح کاذب نمود ہوئی اور چار بجے [illegible] اوسوقت فوج بدلی کی سرای
جو بادلی کی سرا کے نام سے مشہور ہے پہنچی یہہ جگہہ دہلی سے کل چار میل کے فاصلہ
پر ہے اسجگہہ دشمنون نے خوب مستحکم مورچہ قایم کر رکہا تھا یہان پہنچتے ہی لڑائی شروع
ہوگئی دشمنون نے اپنی مورچہ بندی ایک بہت اچھے موقع پر باغات اور مکانات کی آڑ مین
کی تہی توپین بہت عقل مندی کے ساتھہ سر کین اور اس سرعت کے ساتہہ آگ برسائی
کہ ایک لمحہ کا بہی توقف نہ تہا سب سے آگے [illegible] فوج کین جب دشمنون کی آگ سے بڑا نقصان
ہونا شروع ہوا تو اوسوقت جنرل صاحب نے حملہ کر کے توپین چہین لینے کا حکم دیا یہہ
کام دوسرے دستہ کی ۷۵ وین پلٹن گورہ کے ذمہ ہوا جسنے اس موقع پر کمال شجاعت
دکہائی سنگینین چڑہا کے پلٹن مذکور کے گورے بے خوف و خطر مورچہ دشمن کیطرف
دوڑ پڑے اور عین توپون کی آگ مین گہس کر دشمنون کو پسپا کیا اور مورچہ کی توپین
چہین لین اسی اثناء مین نوین رسالہ بہالہ برداران نے میدانی توپون کو چہین کے اون کا
منہہ دشمنون کیطرف پہیر دیا غرضکہ باغیون کو شکست کامل ہوئی بارہ توپین ان سے
چہین لین جن مین سے تین بہت بڑی تہین علاوہ توپون کے کل اسباب جنگ اور خیمہ

اور اونٹ وغیرہ جو دشمن میدان مین بجنسہ چھوڑکے بھاگے تھے قبضے انگریزی مین آئے
فوج انگریزی آگے بڑھی چلی گئی جب اوس بلند میدان مین جہیل نجف گڈہ کی ندی کے
کنارہ پر پہنچی تو وہان تھوری دیر ٹھیر کے اور کچھہ ناشتہ کرکے پھر کوچ کیا اور ارادہ
یہہ کیا کہ ندی پار کرکے جو اوندنون مین پایاب تھی چھاونی دہلی مین ہوکے اون بلند پہاڑی
زمین پر جو چھاونی سے اوپر کیطرف واقع ہے قبضہ کرلین یہہ مقام شمال مین
شہر دہلی کے قریب ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے ندی پار ہوتے ہی اسجگہہ پر دشمنون کا
ہجوم کثیر معلوم ہوا یہہ دیکھتے ہی جنرل برنارڈ صاحب ساٹھوین رفل پلٹن گورہ زیر
حکم کرنیل جونز اور دوسری بنگال فیوزی لیرز گورہ زیر حکم کپتان بائڈ صاحب اور
ایک ترپ توپخانہ اپنی زیر حکم کپتان منی صاحب کو لیکر جلد پہاڑی پر چڑھ گئے
اور دشمنون کو مارکے بھگا دیا اور بالکل مطلع صاف کیا اس جگہہ چھبیس ۲۶ توپین دشمنون
کی چھینین اور کل اسباب لشکر اور جنگ جو وہ بجنسہ سراسیمہ ہوکر چھوڑ گئے تھے انگریزون
کے قبضہ مین آیا رفل پلٹن گورہ نے اسمقام پر بڑی داد شجاعت دی + اس روز
صاحبان انگریزکی فوج مین کل اکیاون آدمی مارے گئے اور ایکسو تینتیس ۱۳۳ زخمی ہوئے
ان مین سے افسرون کی فہرست یہہ ہے کرنیل چسٹر صاحب فوج کے اجیٹن جنرل اور
کپتان ڈلامین اور کپتان رسل صاحب مارے گئے اور کرنیل ہربرٹ صاحب کپتان ڈاسن

کپتان گریوز لائٹ ہیر ڈیوڈسن ہیر فنٹر جرلیڈ

بارٹر روترس ایلس اور السائن یہ زخمی ہوئے ۔ اس لڑائی کے بعد عین

دہلی کے سامنے اس اونچی زمین پر جو پہاڑی کے نام سے مشہور ہوئی ہے آٹھویں جون

کی شام کو انگریزی فوج نے قیام کیا اور اُس روز سے لیکے تا تاریخ فتح دہلی وہاں سے

نہ ہٹی اب گویا محاصرہ دہلی شروع ہوا جب کہ یہ فوج باغی محصورین اندرون

دہلی اور فوج نصرت مند محاصرین انگریزی بیرون شہر مذکور کے قیام گاہوں کی کیفیت

بخوبی سمجھ لینی چاہئے اس کے سمجھنے کے واسطے نقشہ ذیل کو بغور ملاحظہ کیجئے مشہور دہلی

جہاں کہ باغی فوج ہندوستانی نے ہنگامہ آرائی کر کے بنیاد لی دریا جمن پر واقع

تھا دہلی سے چار سو میل کے فاصلہ پر مغرب کی جانب لاہور واقع ہے اور پشاور

قریب سات سو میل کے اور مشرق میں الہ آباد اس سے پانسو میل ہے جہاں کہ دریا

جمن دریا گنگ سے شامل ہوا ہے کلکتہ اور دہلی سے قریب نوسو میل کے فاصلہ

مشرق کی سمت میں دہلی کے دریا جمن بہتا ہے چار دیواری اس شہر کی بہت پختہ

اور سنگ سرخ سے بنی ہوئی تھی اصل میں شاہجہان نے یہ شہر پناہ بنوائی تھی لیکن

۱۸۰۳ء میں جب انگریز دہلی پر قابض ہوئے تو اس زمانہ میں یہ بہت سی مرمت

اور شکستہ ہو گئی تھی علاوہ شکستگی کے از رو قوانین جنگ یہ بھی ناقص تھی دیو

گرچہ یعنی بروج بہت چھوٹے چھوٹے تھے اور نہ مضبوط تھے اور نہ اون کے بازوؤن
کوئی پناہ گاہ تھی خندق بھی مناسبت کے ساتھ نہ تھی اور گرد و پیش شہر پناہ کی عمارات
بوسیدہ کئی جگہ ڈھیر پڑے ہوئے تھے سرکار انگریزی نے اسکی تیاری اور مرمت کا کام کپتان
ہجنسن صاحب اور اسمتھ صاحب کو تفویض کیا ان صاحبون نے اسکے قرار واقعی مرمت کی اور تو پون
کے برج از سر نو مع دیوار پردہ اور بازو پناہ گاہون کے تعمیر کرائے اور دیوار کے سامنے
چارون طرف میدان صاف کرا دیا خندق نئے سر سے تیار کرا دی چار دیواری اور اوسکے
ملحق برجون کے علاوہ اور بھی کئی گول برج اوسکے متصل تیار کرائے گئے ما بین جنکے اور فصیل
شہر کے آمد و رفت کیواسطے ایک ایک پل رکھا گیا کہ جب چاہین جب اوسکو اوٹھا دین
تو شہر پناہ کا ان سے تعلق جاتا رہے اور جنپر ایک ایک توپ اسطور محور پر رکھی جاسکے کہ
جاسکے جسطرف اوسکو چاہے فیر کرین یہہ برج اسواسطے بنائے گئے کہ اگر مبادا شہر مین کوئی
بلوہ ہو تو ادھر سے توپ چلائی جاسکے اور ۱۸۳۰ع مین جناب نواب لارڈ اکلنڈ صاحب
گورنر جنرل ہند نے پھر مرمت اور مضبوطی شہر پناہ اور اسکے بروج کی کرائی اور جمنا کی طرف
ایک برج بنام ویلیسلی تیار کرایا شہر پناہ کے برجون مین مشہور برجون کے نام یہہ ہین اکثر
ان مین سے بڑے بڑے حاکمان انگریز کے نام سے مشہور ہین نقشہ شہر پناہ کے دیکھنے
سے معلوم ہو گا کہ دریاے جمن کے پانی سے ملحق برج ہے اور بعد ازان اس سلسلہ بہی واقع مین

نصیر گنج کا برج + بدرو دروازہ کا برج + شاہ برج + برن صاحب کا برج +
گارسٹن صاحب کا برج + اکبر برج + اختر لونی یا اوکٹر لونی صاحب کا برج +
ایلنٹ صاحب کا برج + ولسلے صاحب کا برج + نواب برج + ان برجوں کے علاوہ تیرہ
دروازے اور سولہ کھڑکیاں شہر کی تھیں جنمین سے ایک دروازہ اور تین کھڑکیاں
مسدود ہو گئی ہین اور باقی آمد و رفت کے واسطے کھلی رہتی تھین اور تھوڑے
عرصہ سے انگریزوں کی طرف سے ایک نیا دروازہ نام کلکتہ دروازہ تیار ہوا
سلیم گڈہ سے شمال اور مغرب کی جانب ہین کلکتہ دروازہ اور نگمبود دروازہ
اور کیلے کے گہاٹ کا دروازہ واقع ہے اور یہان سے شہر پناہ مغرب کیطرف
مڑ جاتی ہے جسمین پانچ دروازے ہین کشمیری دروازہ بدرو دروازہ +
شہر کی دیوار قریب ایک میل کے شمال او جنوب کی سمت کو جاتی ہے جسمین پانچ
دروازے ہین + کابلی دروازہ + پتھر گہٹی دروازہ (مسدود) + لاہوری دروازہ
یہان سے پہر شہر کی دیوار گرد گہو مکر جمنا کے کنارہ کی طرف مشرق کی جانب جہکتی ہوئی
دو میل تک چلی گئی ہے اسمین اجمیری دروازہ ترکمان دروازہ اور دہلی
دروازہ ہے اخیر کو دیوار شہر دریا کے کنارہ کنارہ ڈیرہ میل تک برابر چلی گئی ہے
البتہ اوس جگہہ نہین ہے جہان ولسلے برج اور نواب برج واقع ہین اسطرح

راج گہاٹ دروازہ اور خضری دروازہ واقع ہے دیوار قلعہ شہر کا
احاطہ کیئے ہوئے ہے علاوہ ان دروازون کے کہڑکیون کے نام یہہ ہین + نگمبود کی
کہڑکی + بہادر علیخان کی کہڑکی + خلیل خان کی کہڑکی + امیر خان کی کہڑکی +
فراش خانہ کی کہڑکی + بلند باغ کی کہڑکی (مسدود) + سید بہوپے کی کہڑکی (مسدود)
اجمیری دروازہ کی کہڑکی (مسدود) + شاہ گنج کی کہڑکی + نئی کہڑکی + نصیر گنج کی
کہڑکی + سلیم گڈہ کی کہڑکی + ثمن برج کی کہڑکی + نواب غازی الدین خان کی کہڑکی
نواب احمد بخش خان کی کہڑکی + زینت المساجد کی کہڑکی + کل احاطہ شہر کا طول سات
میل کے قریب ہے + سلیم گڈہ کا مقام ہی سمجہہ لینا چاہیئے یہہ پرانی عمارت شمال
اور مشرق مین شہر دہلی کے دریا جمن کے بیچ مین قلعہ سے ملحق ہے قلعہ سے
اس گڈہ مین آنے کے واسطے دریا پر ایک پختہ پل بنا ہوا ہے جو کہ اس نقشہ
کے دیکہنے سے معلوم ہوگا + شمال اور مشرق کی جانب دریا پر کشتیون کا پل ہے
اس سے پار ہوکے میرٹھ اور پورب کیطرف سڑک گئی ہے یہہ تو مختصر بیان دہلی کا
ہے جہان کہ فوج باغی مقیم ہوئی اب مورچہ گاہ انگریزی کا احوال سنیئے
لشکر انگریزی بعد فتوحات تاریخ ہشتم ماہ جون دشمنو کو ہٹاتا ہوا ادسی روز شام کو
دہلی کے آ پہنچا اور پہاڑی قدیم پر جہان ہمیشہ سے فوج انگریزی رہتی

سلیم گڈھ
پل
قلعہ دہلی
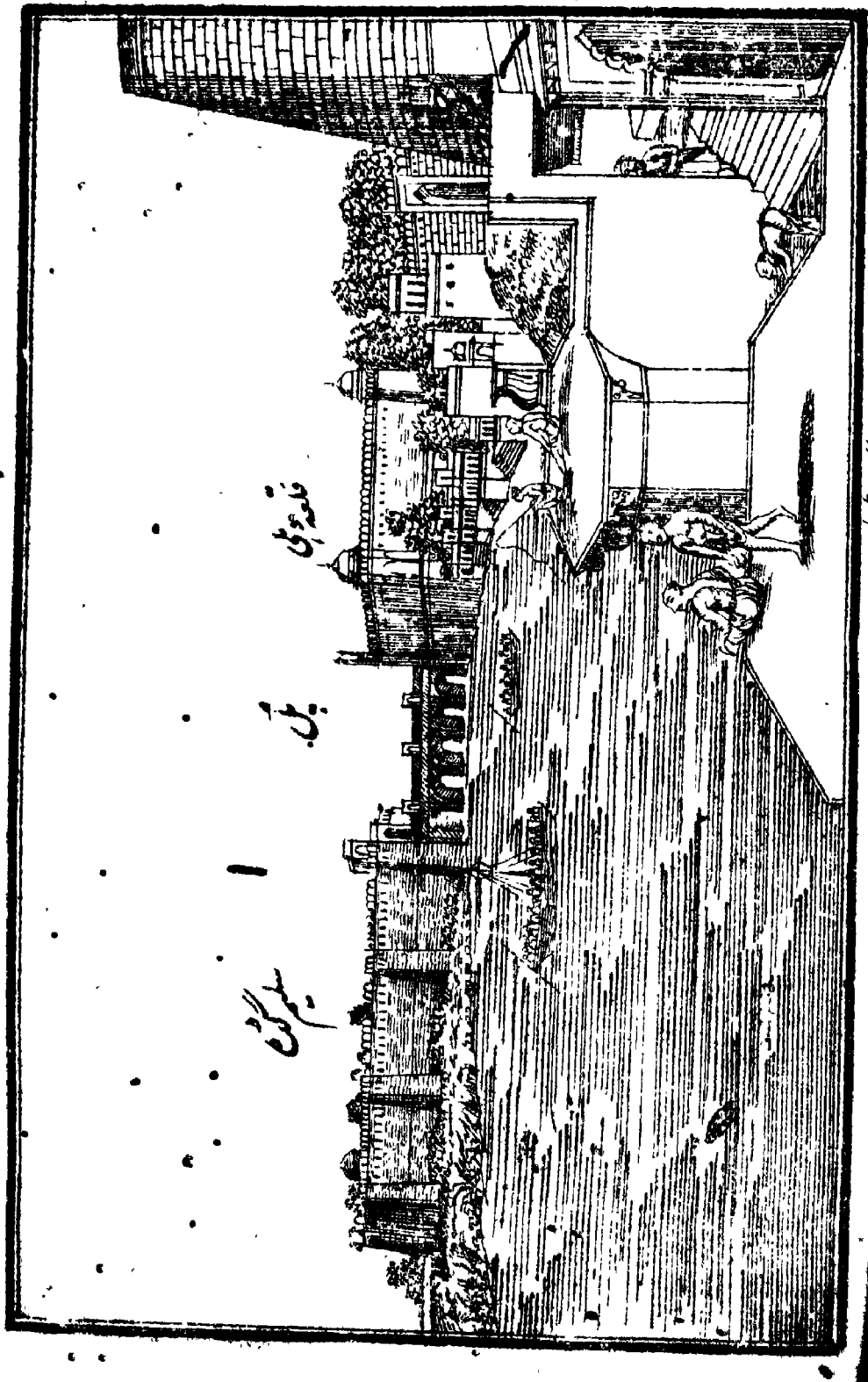
~~اور گیا تھا جس کو اوسنے چھوڑ دیا تھا قبضہ کرلیا~~ اور پریٹ کے میدان مین
لشکر کو خیمہ زن ہوا یہہ مقام شمالی حصہ شہر پناہ سے قریب ڈیڑہ میل کے
فاصلہ پر ہے اور اس سے تھوڑی دور آگے اونچی پہاڑ کی زمین واقع ہے
جس سے شہر اور لشکر گاہ کے مابین بہت اچھی آڑ تھی اس پہاڑ کی زمین کو مجنون کا پہاڑ
کہتے ہین اسی پہاڑی پر گول گھر یعنی چہاونیکا نشان برج جسکا پہلے بیان ہو چکا ہے واقع ہے
اور اس سے دہنے ہاتہہ کو جہان اس پہاڑی کا اوتار ہے ایک عالیشان عمارت ہے
جو ہندو راو کی کوٹھی کے نام سے مشہور ہے اور جسمین مہاراجہ بابا ہندو راو مرہٹہ رہتے تھے
اور ان دونون مکانون کے وسط مین ایک پرانے زمانہ کی مسجد واقع ہے اور ہندو
راو کے مکان کے متصل رصدخانہ کا مکان ہے ان سب مقامون پر مورچے انگریزی
ہندو راو کی کوٹھی کے سامنے تین مورچے بنائے گئے اور اون پر پلٹن رفل گورہ اور
گورکہون کی سرمور پلٹن اور گائڈ کور کی پنجابی پلٹن [illegible] یہہ پہاڑی تو گویا سامنے
کیطرف ابہی دیوار شہر اور لشکر انگریزی کے بیچ مین [illegible] لشکر کے نالہ بہتا جو نجف گڈہ کی
جہیل سے آیا ہے اور اخیر مین دہنے ہاتہہ کو سبزی منڈی تہی یہہ منڈی کابلی دروازہ
شہر سے شمال اور مغرب کی جانب قریب سوا میل کے فاصلہ پر ہے بائین طرف لشکر کے دریا
جمن تہا یہہ سب ملاحظہ نقشہ سے معلوم ہوجائیگا قریب سے قریب کا مورچہ اوس روز ہندو راو

جب اس مقام پر فوج انگریزی خیمہ زن ہوئی تو اول یہہ منظور تھی کہ کاشمیری دروازہ
کو اوڑا کے شہر مین یکبارگی داخل ہونا چاہیے لیکن بعد غور اور تامل یہہ تجویز
موجب مزید ملتوی کی گئی اور مناسب یہی معلوم ہوا کہ ابھی خود حملہ نکرنا چاہیے البتہ اگر
دشمنون کیطرف سے حملہ ہو تو اوسکا صرف مقابلہ ضرور ہے ۹ نوین تاریخ جون کو
گائیڈز کور یعنی جاسوس کی پلٹن پنجاب سے کیمپ انگریزی مین داخل ہوئی یہہ ایک
پنجابی پلٹن ہے جو مشتمل ہے دو نو سوار اور پیادون سے اور جسمین کوئی خاص قسم یا ذات
کے آدمی بھرتی نہین کیے گئے تھے بھرتی کیوقت پہاڑی اور افغان اور سکھہ وغیرہ
اسمین داخل کیے گیے تھے ۱۸۴۶ع مین یہہ عمدہ پلٹن بھرتی ہوئی تھی پلٹن کے کل آدمی
جوانمردی اور دلیری اور وفاداری اور نمک حلالی مین شہرہ آفاق تھے اور
یہہ باتین اون کی دہلی کے سامنے اور بھی ثابت ہو گئین اوایل مین اس رجمنٹ مین ایک
ترپ سواران اور دو کمپنیان پیادگان توپخانہ کی تھین یعنی کل تین سو
آدمی تھے لیکن لارڈ دالہوسی کی حکومت مین اس پلٹن مین چار کمپنیان پیادگان
توپخانہ اور دو ترپ سواران زیادہ کیے گیے یعنی کل پلٹن قریب ساڑھے
آٹھہ سو جوانون کے کی گئی یہہ پلٹن پنجاب کے برلے کنارے مقام مردان مین تھی
جب اسکو حکم روانگی دہلی کا ہوا چنانچہ ایسے سخت گرم موسم مین چھہ سو میل کا فاصلہ

بائیسوں روز مین طے کرکے لشکر دہلی مین داخل ہوئی اور اوسی روز لڑائی مین شامل ہوکے
کارہای بہادری اور شجاعت کے نمایان کیے یعنی نوین تاریخ کی دوپہر کو فوج باغی جوق
جوق آراستہ ہوکے معہ توپخانہ وغیرہ شہر سے نکلی اور انگریزی لشکر پر حملہ آور ہوئی
اور چاہا کہ مورچہ ہندوراو کی توپون کا قبضہ کرلین لیکن بہادران انگریزی سے کہ
سامنے جو دشمن کی نسبت شمار مین عشر عشیر بہی نہ تھے کیا مجال تہی کہ وہ کچھ کرسکین
دشمنون کو مار کے دہلی کے اندر کردیا ✤ اس روز کپتان کونٹن بیتانی صاحب
حاکم حصہ سواران پلٹن جاسوس زخمی شدید ہوکے چوبیس گھنٹہ بعد مرگئے ✤ اسی روز
صبح کو ہیضہ بہی لشکر مین نمودار ہوا اسسٹرجن کو کلن صاحب ڈاکٹر پلٹن گورہ نمبر ۷۵
ہیضہ کرکے گیارہ بجے رات کے مرگئے ✤ اوایل مین فوج باغی نے بڑی سختی اور
مضبوطی سے فوج انگریزی پر حملہ جاری رکہا اور کوئی تدبیر یا دقیقہ اون کے
وہان سے نکالدینے اور غارت کرنے مین باقی نہ چہوڑا اور واقع مین اس قلیل
فوج انگریزی نے ابتدا مین بڑی بڑی تکالیف اور مصیبتین برداشت کین رات
اور دن اپنے اپنے مقامون اور پہرون پر کمربستہ اور ہتیار بند رہنا پڑتا تہا اور
قلت فوج کے سبب کسی متنفس کو آرام کی نوبت نہین پہنچتی تہی دن مین لڑنا اور
رات کو پہرون پر ہوشیار رہنا ✤ اگرچہ فوج انگریزی محاصرہ دہلی کیواسطے

آئی تھی لیکن آتے ہی اوسکو معلوم ہوگیا کہ بجاے محاصرین کے وہ اصل مین خود
محصور ہین بلکہ لمبوین سہات کا چرچا پھیلا اور اچھے اچھے افسرون کی راے سنی
گئی کہ اتنی قلیل اور کم توپخانہ سے ایسے بڑے اور مضبوط شہر کا محاصرہ مناسب
نہ تھا اور اصل مین یہہ بات ہے کہ اگر دلی مین بجاے ہندوستانی فوج کے فرض
کرو کہ کوئی فرنگستانی فوج ہوتی تو کبھی کسی جنرل کی مجال نہ ہوتی کہ اسقدر کم فوج
سے اوسکے محاصرہ کی تدبیر کرتا ہندوستانی فوج ہر روزہ دلی سے نکلکر حملہ
آور ہوتی تھی بلکہ بعض روز تو دن مین چار چار مرتبہ اور اون کی مدد کو فوج بغاوت
اور بلوائی کرکے ہر چہار طرف سے دلی مین فراہم ہوتی جاتی تھی خلاف اسکے
انگریزی مین کہین سے جلد مدد آنیکی توقع نہ تھی بلکہ جتنے آدمی تھے اون مین
بھی ہر روزہ لڑائی اور بیماری سے کم ہوتے جاتے تھے دو یا تین
ہفتہ تک نتیجہ اچھا نہین دکھلائی دیتا تھا اور بڑے بڑے معبر اور تجربہ کار افسران
انگریزی کے نزدیک [illegible] دوسرے روز [illegible] جون کو پھر
باغیون نے ہندوراو کے مورچہ پر سبزی منڈی کیطرف حملہ کیا اور اگرچہ دشمنونکو
سبزی منڈی کے باغات سے مارکے نکالدیا لیکن بہت سے انگریزی
مارے گئے یہہ خیال کرکے کہ فوج باغی پھر اوسی جگہہ آکے قابض ہوگی اسواسطے ایک پہرہ

مورچہ سبزی منڈی کے قریب تعین کیا ۔ اسی روز دشمنون نے بڑی سخت آگ برسائی
لیکن انگریزی فوج خاموش اور مستعد کھڑی رہی جبکہ دشمنون نے شہر سے نکل کے بہت
[illegible] ہلا اور بارود خراب کر دیا اور انگریزی فوج کے نزدیک پہنچے اوسی وقت فوج انگریزی
اون پر جا پڑی اور مار کے پھر شہر کے اندر [illegible] دیا اس لڑائی کے بعد توقع ہوئی کہ آج سے
دن کی محنت ہو چکی رات کو آرام کرین کل پھر دیکھا جائیگا لیکن گیارہ بجے رات سے
بگل انگریزی بجا کا سب فوج پھر تیار ہو گئی لیکن اخیر کو معلوم ہوا کہ یہہ خطرہ بے اصل
تھا ۔ گیارہوین جون کو کوئی تازہ پیش نہ ہوا اور ایک حکم جاری ہوا کہ جو کوئی
دشمنون کا جو مین بنی گولہ لیے آویگا اوسکو دو آنہ کے پیسے ملینگے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ [illegible] یہان [illegible] مین بڑی توپون کا اسباب جنگ بہت کم تھا بہت سے
ہندوستانیون نے اپنی جان کو خطرہ مین ڈال کے یہہ [illegible] کیا [illegible] مفلسی اور لالچ
کیا کیا کام کراتی ہے اصل تو یہہ ہے کہ لالچ کی خاطر ہمارے ملک کے آدمی جان دینے کو
تیار ہین لیکن [illegible] الفضل نمک حلالی اپنے آقا مین وہی لوگ کتنے منزلت پیش
کرنیکو موجود ہو جاتے ہین ۔ بارہوین جون ہی تواریخ محاصرہ دہلی مین کچھہ کم خونی نہین
گذری ہے دشمنون کا ایک انبوہ کثیر جمع ہو کے ہمارے مورچے برج نشان کے قریب
آپہنچا اور قریب تھا کہ توپون کا قبضہ کر لین اور باوجود [illegible] سخت کے دشمن آگئے

بڑھے چلے آتے تہے اتنے مین پہنچین رفل پلٹن کی دو کمپنیان تیار ہوکے جلد فرودگاہ

سے پہاڑی پر چڑہ کر برج نشان پر جا پہنچین پہر تو دشمنون کے پاؤن اکھڑ گئے اور

اتنے جلدی وہ آگے نہ بڑھے تہے جتنے وہ پیچھے کو ہٹے بہلا جسوقت رفل کی

بندوق ساٹھوین پلٹن کے گورون کے ہاتھہ مین ہو اوسوقت مہاراج پانڈیے جی نمک حرام

کی کیا طاقت ہے کہ میدان مین مقابلہ کرے اس دن کی لڑائی مین کپتان نوکس صاحب ۷۵ وین

پلٹن کے اور بہت سے گورے کام آئے لیکن حسب دستور فتح کامل حاصل ہوئی

اس روز ایک انگریزی مٹکاف صاحب بہادر کی کوٹھی پر قایم ہوا نقشہ کی ملاحظہ سے

یہہ مقام معلوم ہوجایگا یہہ کوٹھی ایک نہایت عمدہ عمارت جناب سرتہیافلس مٹکاف

صاحب بہادر کمشنر اور ایجنٹ دہلی کی بنوائی ہوئی تہی اسکی تیاری اور آرایش مین ایک زر

کثیر صرف ہوا تہا اور بقول ایک مصنف کے یہہ شعر اوسپر صادق آتا تھا

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم ✣ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست ✣

اس کوٹھی کو گیارہوین تاریخ مئی کو سرکشون نے خاک مین ملادیا ✣ اسی تاریخ یعنی

بارہوین جون کی رات کو یہہ صلاح قرار پائی کہ رات کو حملہ عام کرکے دہلی لے لینی چاہئے

اور دروازہ شہر کو اوڑا کے دشمنون پر یکایک جا پڑنا چاہئے

سب فوج تیار ہوئی بلکہ رفل پلٹن تیار ہوکے چل نکلی اور قریب تین سو گز شہر کی دیوار تک

بھیجنے پائی تھی کہ یہہ تدبیر مناسب نہ سمجھی گئی اور پلٹن مذکور کو حکم واپسی کا دیا + تیرھوین
تاریخ کو پھر دشمنون نے ہمارے پہرون اور مورچون پر حملہ کیا لیکن پہر اون سے کچھہ نہ ہو سکا
اور لاچار دلی کے اندر بھاگ گئے + چودھوین تاریخ کو صبح نہ ہونے پائی تھی کہ دشمنون نے
انگریزی پرچا آیا بڑی مضبوطی کے ساتھہ لڑتے رہے مقابلہ سخت ہوا ساڑہی
پانچ بجے صبح سے تیسرے پہر کے دو بجے تک ہنگامہ جدال و قتال خوب گرم رہا لیکن
آخر کو دشمن نقصان عظیم اوٹھا کے ہٹ گئے اور پھر داخل اندرون چار دیواری شہر
ہوئے ۱۷ تاریخ کو کوئی امر تازہ نہین ہوا + اٹھارھوین تاریخ زخمیون کو باغپت
کے راستہ میرٹھہ روانہ کیا اور اسی روز خبر پہنچی کہ دشمن کشن گنج کی سرا کے قریب
مورچہ قایم کر رہے ہین فوراً اونپر حملہ کا کیا اور دو کمپنیان رفل پلٹن کی اور
دو گورکھون کی معہ توپخانہ ٹومب صاحب دو گروہ مین تقسیم ہو کے زیر حکم میجر ریڈ
صاحب اور میجر ٹومب صاحب روانہ ہوئین اور سرا کے دروازہ کو اوڑا کے
چالیس یا پچاس ہندوستانی سپاہیون کو جو اوسکے اندر تھے مار ڈالا اور اونکی
توپ چھین لی گورکھون نے دہلی کے محاصرہ مین اسقدر وفاداری اور دلیری
ظاہر کی ہے کہ وہ کمال مورد تحسین و آفرین ہوئے ہین گو دیکھہ ایک پست قد
پہاڑی قوم ہے اور دلیری مین فوج ولایتی سے کچھہ کم نہین + انیسوین

تاریخ کو کوئی تازہ نہ ہوا ۞ انیسوین کو دشمنون نے فوج انگریزی کے عقب
مین جاکے حملہ کرنا چاہا جب برگیڈیر گرانٹ صاحب کو خبر ملی کہ دشمن اس وقت پیچھے
حملہ کرنیکا ارادہ رکہتے ہین اونہونے فوراً مقابلہ کی تیاری کی اور برگیڈیر صاحب
موصوف معہ چھہ ضرب توپ اور ایک تمن رسالہ نہم ولایتی بہالہ برداران روانہ
ہوئے ٹہیک عقب مین لشکر انگریزی تہا شمال و مغرب کی جانب مبارک باغ
ایک میل پیچھے دشمن کو مقیم پایا مدد کو فوج اور پہنچ گئی اور لڑائی کا بازار گرم ہوا ٹہیک
شام کے وقت دشمنون نے بڑی عقلمندی اور چالاکی کے ساتھہ توپین سر کرنی شروع
کین اور قریب تہا کہ بازو کی فوج انگریزی کو شکست دیکر دو توپونکا قبضہ کر لین
لیکن برگیڈیر صاحب نے یکبارگی حملہ کا حکم دیا اور حملہ ہوتے ہی باغیون کے پیر نہ ٹکے
بہاگ اوٹھے اور انگریزی فوج نے اون کو بہگا کے شہر کے اندر کر دیا اس شام کو
یول صاحب کرنیل نوین رسالہ گورہ کے مارے گئے یہہ تہوڑے دن رخصت لیکر میرٹہ
گئے تہے جیکہ اونہون نے خبر فساد بغاوت کی سنی اسیوقت کشمیر سے
روانہ ہوکے اور دن منزلین طے کرتے ہوئے دہلی مین اپنی رجمنٹ
تک شامل ہوئے تہے ۞ لفٹنٹ الگزنڈر صاحب بہی قتل ہوئے اور ڈیلی صاحب
کی پلٹن کے کپتان معہ اور چھہ افسر دن کے زخمی ہوئے ۞ اس دن کی لڑائی مین

کل اونیس ۱۹ آدمی مارے گئے اور ۲۷ زخمی ہوئے اور ساٹھہ گھوڑے مارے گئے تین سپاہیون
مین سے دو ولایتی اور ایک ہندوستانی مسمی طامس ہین کاک اور جان پرسل اور رودیر خان
نے بڑی شجاعت میدان جنگ مین ظاہر کی + اگرچہ ۱۹ انیسوین کو دشمنون نے شکست کہائی
تہی رات کو اونہوںنے میدان بالکل خالی کیا تہا رات کو ان کو شہر سے مدد اور رسد
پہنچی اور قریب دس بجے صبح کے اونہون نے لشکر انگریزی مین پیچہے سے گولا اندازی
شروع کی اوّل گولہ جنرل صاحب کے باورچیخانہ مین آکے پڑا اور برتنون کا نقصان
ہوا فی الفور ایک ۷۵ وین پلٹن گورہ کا اور کل پلٹنین اوّل اور دوم بنگال
فیوزیلیرز گورہ معہ توپخانہ اور سوارون دشمنون کے مقابلہ کو روانہ ہوئے
مقابلہ ہوتے ہی دشمن حسب عادت بہاگے اور ان کی دو توپین اور تین گاڑیان اسباب
کی ہاتہہ لگین + ۲۱ اکیسوین اور ۲۲ بائیسوین تاریخ کو کوئی امر تازہ نہین ہوا بلا یہہ کہ
طرفین سے مورچہ کی توپین سر ہوتی رہین + ۲۳ تیئیسوین جون کو مخبرون نے
خبر دی کہ اس روز باغیون نے ساعت نیک نکالکے ارادہ مصمم کیا ہے کہ کل ہندو
اور مسلمان جمع ہوکے انگریزون کو نیست و نابود کرین اور ان کو یقین کامل ہے کہ
اس روز انکو فتح کامل نصیب ہوگی + علی الصباح ۲۳ تیئیسوین تاریخ منگل کے روز چہہ ہزار
سے زیادہ فوج سرکش دہلی سے نکلی اور اسیوقت لشکر انگریزی بہی مورچون پر فوج [illegible]

میدانی توپین روانہ ہوئین اور توپ اندازی شروع ہوئی دشمن سبزی منڈی
کی طرف اونکو چل گئے اونکے مقابلہ پر پلٹین رفل اور گورکہ اور گائڈ کور بہی متفرق ہو کر
سامنے ہوئین اور ایک معرکہ عظیم پیش آگیا ۱۰ بجے کے وقت سوجاپن ۶۰ دین
پلٹن گورہ زیر حکم کپتان بروکس صاحب اور چار کمپنیان ولایتی دوم بنگال فیوزی
لیرز کی معہ چہہ ضرب توپ اور کچہہ فوج پنجابی کی پنجاب سے لشکر انگریزی مین پہنچین
اوسوقت مقابلہ اسقدر سخت ہو رہا تہا کہ یہہ فوج بہی آتے ہی میدان پر بہیجی گئی
جب سخت لڑائی ہوتے ہوتے چار بج گئے اوسوقت رفل اور گورکہا اور گائڈ کور کی
پلٹنون کو حکم ہوا کہ ایکا ایک حملہ کرکے سبزی منڈی کو لے لینا چاہیئے اور
باوجودیکہ گیارہ گہنٹہ دہوپ مین اونکو لڑتے ہو چکے تہے اور کسی نے ایک لقمہ تک
نکہایا تہا دشمنون پر جا پڑے اور اونکو پریشان کر دیا جب میدان مین تلنگون
کی کچہہ پیش نہ چلی تو منڈی کے مکانون کی چہت پر پناہ گیر ہوکے لڑنے لگے لیکن باوجود
اس آڑکے بہی تاب مقابلہ کی نلاسکے اور چاردیواری شہر دہلی کے اندر بہاگ کر چلے
گئے ✤ اگرچہ فتح اس روز بہت بڑی ہوئی لیکن نقصان جانون کا بہی بہت ہوا
اس روز سے سبزی منڈی قبضہ انگریزی مین آگئی اور دہنی طرف کا اخیر مورچہ
اوس جگہہ قایم کیا گیا ✤ چہبیسوین تاریخ کو ایک خفیف مقابلہ جانب راست ہوا

لیکن طرفین میں کچھہ نقصان نہوا اس تاریخ مشہور و معروف شجاع الانگلیا بریگیڈیر جنرل جے میرلین صاحب لشکر انگریزی مین پہنچے ان کے آنے سے لشکر انگریزی کو نہایت تقویت حاصل ہوئی ۲۶ تاریخ کو کوئی امر وقوع مین نہین آیا ۲۷ تاریخ کو دشمنون نے پھر دونو طرف سے سخت حملہ کیا اور چھہ بجے صبح سے دو بجے تک لڑائی جاری رہی اخیر کو پھر وہی ہوا جو اب تک ہوتا چلا آیا تھا اس تاریخ سے برسات شروع ہوگئی اور خوب مینہہ برسا تمام لشکر گویا ایک تالاب ہوگیا تھا مینہہ کے ساتھہ ہی ہیضہ بھی شروع ہوگیا اور اس تاریخ کئی آدمی اس مرض مہلک سے مرگئے ۲۸ تاریخ اتوار کے روز سوا تعب باران کے طرفین سے کوئی مقابلہ نہوا اس مہینے کے اخیر دن پھر دشمنون نے حملہ کیا اور نو بجے سے دو بجے تک لڑائی رہی اور دشمن حسب معمول شکست کھا کے بھاگ گئے اس مہینے کا احوال پڑھہ کے خدا کی قدرت کا تماشہ نظر آتا ہے دشمنون کی فوج کو خیال کیجیے کہ انگریزی لشکر اوسکے سامنے کچھہ بھی نسبت نہین رکھتا تھا پھر اون کے سامان کو دیکھیے کہ اگر برسون ہوشیاری کے ساتھہ لڑتے تو بھی کم نہوتا اور شہر دہلی جیسے مستحکم اور مضبوط شہر مین بادشاہ اوس وقت مین ہمارے سرکار و دولتمدار کے مشکل احوال پر غور کیجیے کہ ایک شمار سے تقلیل فوج مشکل جمع کی گئی تھی البتہ جو آدمی کہ اوسمین تھے وہ نہایت مستقل مزاج اور شجاع سے تھے توپخانہ اور سامان جنگی

سبب قلت تھی ایک بھی سپاہی ہندوستانی قابل اعتبار نرہا تھا یہہ مشکلات دیکہہ کے اچھے اچھے انگریزی افسروں کو اندیشہ قوی تھا لیکن سچ ہے جسکی طرف خدا ہو اوسکو پھر کیا خوف

ماہ جولائی ۱۸۵۷ء

پہلی تاریخ کی صبح کو چارسو جوان ۶۱ ویں پلٹن پیادگان ولایتی کے کمپو انگریزی مین پہنچے لیکن اس تھوڑیسی مدد کے مقابل مین اوسی روز بریلی کا کمپو شورش باغیون کی اشتعالک کے واسطے دہلی میں داخل ہوا اور بیلے کنارے سے دریا جمن پر مقیم ہوا اسمین تین ہزار آدمی معہ چھہ ضرب توپ تھے اور چھہ لاکھہ روپیہ نقد خزانہ سرکاری کو لوٹ کے لیے آئے تھے

اس کمپو مین ۸ ویں اور ۱۶ وین پلٹنین پیادگان ہندوستانی معہ رسالہ سواران بیقاعدہ متعینہ بریلی تہیں اور ۲۹ وین پلٹن متعینہ مرادآباد بہی انکے شامل تھی

سے پہر کو اس تاریخ میجر ریڈ صاحب حاکم سمور پلٹن گورکہا نے جسکے زیر حکم دیسی [illegible] کا مورچہ سبزی منڈی سے ہندوراو کی کوٹھی تک تھا دیکھا کہ ایک اژدہام کثیر [illegible] کا اجمیری اور ترکمان دروازون [illegible] سے نکل کے میدان مین جمع ہوتا جاتا ہے پھر اپنے [illegible] دیکھا تو وہان بہی ایک فوج پیادہ اور سوار [illegible] معہ ۱۲ ضرب توپ اور غبار و نکے مقیم ہے [illegible] اس مقام پر ایک [illegible] پہنچانے سے پہنچا ہے [illegible] گروہ دشمنونکی عید گاہ سے ایک پیل شامل ہونے کے

آگے بڑہے اور اوسوقت اس [illegible] کے دیکہنے سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ اگر ایک ایک
مٹہی خاک بہی اوٹہا کر ڈالدیتے تو فوج انگریزی دب جاتی مغرب کے وقت فوج باغیان دشمن
قریب چہہ ہزار کے کشن گنج ہوتی ہوئی دہنی طرف لشکر انگریزی کے چلی حسب آخیر میں سبزی
منڈی سے آگے بڑہکے ایک شوالہ تہا جہان کل ایک سو پچاس پنجابی اور جوانان کالوس
کا پہرہ نیچے حکم کپتان ٹرلورس صاحب رہتا تہا دشمنون کی فوج کو آتے دیکہہ کے میجر رِیڈ صاحب
نے کپتان صاحب موصوف کے پاس حکم بہیجا کہ جبتک دشمن بہت نزدیک نہ آجاوین
اوسوقت تک فیر کرنا لازم نہین اسحکم کے ساتہہ ڈیڑہ سو ولایتی سپاہی بہی اون کی مدد کو
بہیجدیئے یہہ تین سو آدمی تمام رات ہزارون دشمنون کے مقابل لڑا کیئے اور ایک قدم بہی
اپنی جگہہ سے نہ ہٹے جب صبح ہوئی تو دشمنون نے اور بہی زور باندہا اور اس قلیل فوج انگریزی
کے ہٹانے کے واسطے بڑی بڑی جراتین کین لیکن ایک بہی کام نہ آئی اور آخر کار دوپہر
کیوقت بائیس گہنٹہ کی لڑائی کے بعد کل فوج دشمن پس پا ہوکر شہر مین واپس چلی گئی [illegible]
جانے یہہ تین سو آدمی کا ہیکے بنے تہے انکے دل اور گردہ کو دیکہئے کہ بائیس گہنٹہ برابر
ہزارون آدمیون کا مقابلہ کرکے اونکو مار ہٹایا رستم کا احوال تو ایک افسانہ ہے لیکن
ہر ایک متنفس کو ان تین سو جوانون مین سے رستم کہا جائے تو بجا ہے اگر نسبت سے دیکہئے
تو ایک ایک جوان ایک ایک سو کے مقابل بیس بیس گہڑی تمام باغی تہے لیکن ہر کبہا انجام ہی ہوا جیسا کہ ہونا تہا

خدا مہربان تو کل مہربان انگریزوں کے سر پر تو شتم حقیقی جاتے اور بدلہ لینے پر تہا ہر کسی

تاب و طاقت تہی کہ انگلشیہ کا بال بیکا کرسکے ۔ تاریخ صبح کو کوک صاحب کی

پلٹن پنجابی لشکر انگریزی مین پہنچی اس پلٹن کے آنے سے واقع مین انگریزی کو بڑی مدد

ملی اسنے اپنی شجاعت دہلی کے میدان مین دکہائی ۔ سب ہندوستانیون سے نمکحرامی کا شبہ

ہندوستانیون کی نسبت لشکر انگریزی مین چلا آتا تہا کیونکہ ہر لحظہ کی خبر اور صلاح فوج

انگریزی کی دہلی مین پہنچتی تہی اس سے صاف ظاہر تہا کہ نمکحرام آدمی فوج انگریزی مین ضرور

ہین ۔ تاریخ جولائی کو ایک سکہ کی وساطت سے اس امر کا افشاء راز

ہوا ایک پلٹن پنجابی مین ایک کمپنی پوربیون کی بہی تہی جسکے کل آدمی باغیان دہلی سے

ملے ہوئے تہے اونہونے اپنی پلٹن کے سکہون کو سمجہایا کہ خدا کی مرضی یہہ ہے کہ حکومت

انگلشیہ ہندوستان سے اوٹہہ جاوے اور خاندان مغلیہ کا دوبارہ عروج ہو تمکو چاہیئے

کہ انگریزون کا ساتہہ چہوڑو اور جسکو خدا سلطنت دینا چاہتا ہے اوسکے ساتہی ہو جاؤ اور

اگر ایسا نکروگے تو بہادر شاہ کے حکم سے ایک بہی سکہ زندہ نرہیگا یہہ سنکر ایک سکہہ

اپنے افسر انگریزی کے خیمہ مین گیا اور اس ماجرے سے مطلع کیا فی الفور نمکحرام سرغنہ گرفتار

ہوئے اور عدالت جنگی کے حکم سے تین شخصون پر جرم سرغنہ بغاوت ثابت ہوا جنکو

قبل از مغرب اونکو پہانسی دیدی گئی اور باقی کمپنی پوربیون کو اونکا حساب بیباق کرکے

اور تیار لیکے لشکر سے نکال دیا ہمو تاریخ جولائی کو ایک فوج باغیان دہلی سے

معہ کئی ضرب توپ کے لشکر عقب کی سمت جاتی ہوئی معلوم ہوئی یہہ دیکھہ کر خطرہ ہوا اور ایک

چہوٹی فوج لشکر انگریزی سے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوئی لیکن دشمن عقب مین جا کر

مقابلہ کا معلوم نہوا اسواسطے فوج واپس چلی آئی پیچہے معلوم ہوا کہ یہہ فوج باشندگان

علی پور کی سزا کیواسطے آئی تہی کیونکہ اوّل روز سے علی پور کے لوگ سرکار انگریزی کے

خیر خواہ رہے اور رسد وغیرہ کے پہنچانے مین سرگرم تہے چنانچہ رات کو تمام گانوکو

دشمنون نے جلا دیا اور لوٹ لیا اور قریب پچاس یا ساٹہہ سکہون کو جو وہان رہتے

مار ڈالا جب صبح کو یہہ خبر لشکر انگریزی مین پہنچی تو فی الفور فوج انگریزی روانہ ہوئی تاکہ

انکو دہلی کے اندر جانے سے روکے چنانچہ دو بار ریلی کی فوج پر اس روز انگریزی

فوج نے حملہ کیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ قریب سو باغیون کے مارے گئے اور دو گاڑیان محمولہ

اسباب جنگ چہین لین دوسرے روز پانچوین جولائی اتوار کے روز ایک ایسی

بڑی علامات لشکر انگریزی مین پیش آئی جسکا کبہی گمان نہ تہا نو بجے صبح کے جنرل سر

ہنری برنارڈ صاحب حاکم لشکر انگریزی مرض ہیضہ مین مبتلا ہوئے جتنے طبیب لشکر مین

تہے جو نہایت جانفشانی کی جہان تک آدمی کی عقل پہنچ سکی اور علم سے ممکن تہا

کوئی دقیقہ انکے علاج مین فروگذاشت نہوا اور جنرل صاحب موصوف کے ابتک کیا

برنارڈ صاحب بھی موجود تھے جنہوں نے اپنے والا جی کی تیمارداری اور خدمتگذاری

ایسی کی جیسا حق ہوتا ہے لیکن کچھہ پیش نہ چلی اور ان کی بخت زرا بھی موثر نہ ہوئی صاحب

ممدوح صرف چھہ گھنٹہ بیمار رہے تین بجے سے پہر کے راہی عالم بقا ہوئے ان کے

مرنے سے لشکر میں ایک ماتم ہوا اور ہر سپاہی اور متنفس لشکر انگریزی کو بڑا غم ہوا

اگرچہ محنت شدید اور طرح طرح کے افکار جنگ نے اون کی ضعیف عمر پر بہت اثر کیا تھا

لیکن تاہم نتیجے کا کسیکو گمان نہ تہا بلکہ توقع یہہ تہی کہ خدا تعالی اون کی محنتو نکا

اجر دیگا اور فتح دہلی کی عزت انہی کے ہاتہہ رہیگی لیکن تقدیر میں ایسا نہ تہا اور

یہی کہنا لازم آیا کہ اے خداوند وہی ہونا چاہیے جو تیری نظروں میں پسندیدہ

ہے راضی ہیں ہم اوسی میں جسمیں تیری رضا ہے ✤ مرتے وقت اپنے کنبے کی نسبت جو

انگلستان میں ہے جنرل صاحب نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اون سے کہنا کہ میں اس جہان سے

بہت خوش جاتا ہوں ✤ واقع میں یہہ اون کا کہنا بہت بجا تہا کوئی امر ایسا نہ تہا جس

سے موت کے وقت اونکو رنج ہوتا وہ ایک مذہبی آدمی تہے اور مسیح پر اونکا کل بہروسا تہا

علاوہ اسکے اونکا دل گواہی دیتا تہا کہ اونہوں نے اپنے علاقہ جلیلہ کے کل فرائض بہت

اچہی طرح سے ادا کئے ہیں اور اپنے ملک کے کام میں مطلق پہلو تہی نہیں کی ہے

بلکہ جان دی ہے ہر متنفس لشکر انگریزی اس امر کا گواہ تہا ✤ دس بجے صبح کے دو سرے روز

جنرل صاحب موصوف دفن ہوئے ٭ اسی تاریخ کچھہ خزانہ اور اسباب جنگ جس کو
کپتان بروکس صاحب معہ تین سو گوروں کے علی پور سے لینے گئے تھے بحفاظت تمام لشکر مین
داخل ہوا اور اس حکم کا اعلان ہوا کہ جنرل ریڈ صاحب بہادر بروونزل کمنڈر انچیف یعنی
قایم مقام سپہ سالار ہند نے کمان فوج دہلی کی خود لی ٭ تاریخ تک کوئی امر
نہ ہوا اور لڑائی نہ ہونے سے بیچاری تہکی ہوئی فوج کو بہت ارام ملا اسی روز
سے لشکر مین جنرل صاحب اور انریبل جارج اینسن صاحب بہادر کمنڈر انچیف
کا اسباب نیلام ہونا شروع ہوا کئی روز تک نیلام جاری رہا اور چیزین بہت گران
بکین ٭ آٹھہ روز برابر گذر گئے اور دشمنون نے کوئی حملہ نکیا اسکا کچھہ سبب معلوم نہین
ہوتا تہا اگرچہ سینکڑون افواہین اسبابت لشکر مین پہلین کہ دشمنون کے
دل ہار گئے تھے ایک مہینے بھر اونکو برابر لڑتے ہو چکا تہا تاہم ایک چند آدمی انگریزی
فوج کے وہ نہ نکال سکے لیکن اونہونے یہہ خیال نکیا کہ یہہ لڑائی دروغ اور راستی کے
بین ہے اور چونکہ اونہونے جہوٹ کی طرفداری کی ہے تو کبہی فتحیاب نہون کے
اور اپنے ہاتہون کو خون ناحق معصوم بچون اور بیکس اور بیگناہ عورتون مین آلودہ کیا ہے
وہ یہی خون خداوند تعالیٰ کی درگاہ مین مستدعی اور ملتجی انتقام ہے ٭ تیئسوین جولائی کو
بہی خونریزی نہین ہوئی البتہ طرفین نے مورچون پر سے توپ اندازی ہی البتہ

توپ اندازون نے ایسے نشانے مارے کہ ایک بڑی توپ کو جو لاہوری دروازہ شہر پر چڑہ رہی تہی ناکارہ کر دیا ✤

حاکمان اور افسران انگریزی کا فرار ہونا

پہلے اس سے مفصل احوال جو دہلی مین گیارہوین تاریخ مئی ۱۸۵۷ء روز بغاوت منود ہوا لکہا گیا اور ذکر ہوا تہا کہ سب انگریزی افسر اور بی بیان گول گہر یعنی چہاونی کے برج نشان مین جمع ہوئی تہین جب اونہونے دیکہا کہ اب کل فوج برگشتہ ہو گئی اور قتل کا بازار گرم ہے اور دہلی ہاتہہ سے جاتی رہی تو اوسوقت وہان سے سب صاحب لوگ جسطرف جسکا منہہ اوٹہا چلا راستہ مین ہر متنفس نے بڑی بڑی صعوبتین اور تکالیف اوٹہائین یہہ احوال اون صاحبون کے وقایع سے معلوم ہوتا ہے اس مرتبہ دو وقایع ہم بہی مندرج کرتے ہین اول دلچسپ وقایع ڈاکتر بیٹسن صاحب نے خود لکہا ہے کہ وہ دہلی سے کیونکر چلے اور راستہ مین اون پر کیا کیا گذرا اور دوسری سرگذشت ڈاکتر اود صاحب کی بیم صاحبہ کی ہے اس سے معلوم ہوگا کہ اون پر اور اون کے زخمی خاوند اور ایک اور میم صاحبہ پر کیا کیا سختیان اور مصیبتین گذری ہین ✤

ڈاکتر بیٹسن صاحب کا وقایع

گیارہوین مئی کو سواران باغی میرٹہہ کیطرف سے دہلی مین داخل ہوئے اور اونہونے

اپنی آتش غضب کو خون انگریزون سے بجھایا ۲۸ وین اور ۴۵ وین اور ۴۷ وین
ہندوستانی پیادون کی پلٹنون کو معہ توپخانہ مقابلہ کے واسطے حکم ہوا مگر ان حضرات کا
بھی وہی حال تھا جو تیسرے رسالہ میرٹھہ کا ۔ ذرا مقابلہ نکیا بلکہ بخلاف اسکے اپنے
افسرون سے بولے کہ جتنی جلدی ممکن ہو یہان سے بھاگ جاو کل افسر اور عورتین چھاونی کے
بیچ نشان یعنی گول گھر مین جمع ہوئین جبکہ خطرہ ظاہر ہو چلا مین برگیڈیر گریوس صاحب کے
پاس گیا اور کہا کہ مین انگریزی فوج لانے کے واسطے چٹھی میرٹھہ لیجا نیکو راضی ہون چنانچہ
برگیڈیر صاحب نے چٹھی لکھدی اول مین گول گھر سے اپنی بی بی اور تین لڑکیون سے
رخصت ہوکر بنگلہ مین آیا اور لباس فقیری پہن کے اور منھہ ہاتھہ پانو رنگ کے پل جمن پر آیا
تو دیکھا کہ پل ٹوٹ گیا ہے پھر وہان سے چھاونی کیطرف بارود کے میگزین کے نزدیک گھاٹ
پر سے اترنیکا قصد کیا اس عرصہ مین سواران باغی تیسرے رسالہ کے چھاونی مین
پہنچ گئے تھے اور قرب وجوار کے گنوار اور گوجر اور جاٹ دفعتہً چھاونی لوٹنے کو
گھس پڑے اور بنگلون مین آگ لگادی یہہ حال دیکھہ کر مین مایوس ہوا کہ شاید میرٹھہ تک
نہ پہنچ سکون میدان پر بیٹ پر ہوکر گذرا اور دو دفعہ سپاہیون نے مجھہ پر گولیان چلائین
مین باغ تک جو قریب شہر کے ہے پہنچا تہا کہ چند گنوارون نے مجھے پکڑ لیا اور سب کپڑے
چھین لیئے بعد سبزی منڈی اور زاہد کرنال کیطرف چلا اغلب ہے کہ شاید افسر اور بی بیان

جو اس راستہ کو گئی تہین مل جادین بدقت تمام ایک میل طے کیا ہوگا کہ دو سوار جو
تعاقب افسرون اور بی بیون کا جو چہلے گئی تہین نکر سکے میری طرف پہرے اور باواز
بلند چلاے کہ منز نگی سے مارو مارو مینے یہہ دیکہہ کے اونکی نہایت منت وسماجت
کی اور چونکہ مجہکو مذہب اسلام اور زبان ہندوستانی مین اچہا دخل تہا مینے محمد کی تعریف
کرنی شروع کی اور قسم دی کہ اگر آپکو امام مہدی اخر الزمان پر جو انصاف جہان کا کرینگے
ہونیکا یقین ہے تو میری جان بخشی کیجیے اور بہت سی خوشامدین کرین الا او ہونے تلوار کا
ایک وار میری گردن پر کیا مگر مین اوسکو بچا گیا جب اونہونے مجہپر ہاتہہ اوٹہایا مین لیٹ گیا
وے گہورون پر سوار تہے اونکا ہاتہہ مجہہ تک نہ پہنچا میری خوشامد اور لجاجت نے
اون کے دلون پر اثر کیا اون کو رحم آیا اور کہا اگر یہہ محمد رسول اللہ کی پناہ نہ لیتا
تو مثل اور کافرون کے واجب القتل ہوتا چونکہ مجہپر خوف بشدت غالب ہوگیا تہا بدقت
تمام کہڑا ہوا اور یہہ سوچکر کہ آگے بڑہنا ضرور ہے چل نکلا ایک میل آگے بڑہا تہا
کہ ایک گروہ مسلمانون کا ملا اونہونے مجہے گہیر لیا اور پیٹتے ہوئے سڑک سے ایک
میل سے زیادہ دور تک ایک طرف کو لے گئے اور مجہہ سے کہا کہ تم فرنگی ہم کو
عیسائی کرنا چاہتے ہو یہہ کہکر میرے ہاتہہ پیچہے کیطرف باندہ دیئے ایک نے کہا کہ
کریم بخش تلوار لاو ہم اس کافر کا سر تن سے جدا کرین کریم بخش تلوار لینے گیا مین نے

گانو سے آواز دوڑ دوڑ کی آئی اوہ وے سب یہہ سنکر اور مجہے تنہا چہوڑکے
گانو کو بہاگ گئے مین اس فرصت کو غنیمت جانکر جتنا مجہسے بہاگا گیا سڑک کیطرف کو
بہاگا اور اون پرچہون کے ہاتہہ سے جان بچائی اور سڑک کرنال کیطرف بہاگتا چلا گیا
راستہ مین لوہار جو سیکرین مین کام بنلاتے بیٹہے ملے اونہونے مجہے ٹہرایا اور ایک نے
میری تشفی کی کہ صاحب مت ڈرو ہمارے ساتہہ گانو مین چلو ورنہ مسلمان جو گانو سے
لوٹ اور قتل فرنگیون کے واسطے نکلے ہین تمکو مار ڈالینگے مین لوہارون کے ساتہہ اون کے
گہر گیا وے بڑے انسانیت اور مہربانی سے پیش آئے ایک نے دہوتی دی اور
ایک نے ٹوپی اور دودہ اور چپاتی کہلائین مین سمجہا کہ اب بڑے امن مین ہون
لیکن مجہمین اسقدر خوف بیٹہہ گیا تہا کہ بہت مشکل سے بول سکتا تہا اونہونے مجہے
ایک چارپائی دی مین اوسپر لیٹ رہا مگر نیند نہین آئی مجہے ڈاکتر جانکے اونہونے
میری اور بہی بہت خاطرداری کی دوسرے روز گانو کے چودہری نے مجہے بلایا وہان
سب گانو کے لوگ میرے دیکہنے کو جمع بیٹہے ہین بہت تہکا ہوا تہا اکثر لوگ مجہسے بات
کچہہ پوچہتے رہے جب اونہونے دیکہا کہ مین اون کی زبان خوب سمجہتا اور بولتا ہون
وے بہت خوش ہوئے اور اونہونے کہا کہ ہم تمہین بچالینگے جب مین گانو ہی مین تہا
اوسوقت یہہ سنا کہ ڈاکتر اوڈ صاحب سنی پور گانو مین پانچ یا چہہ میل کے فاصلہ پر ہین

چنانچہ ایک آدمی اوس گانو کا میرے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ ڈاکٹر اوڈ صاحب
زخمی اور بیمار میرے گانو مین ہین اگر تم کچھہ ہندوستانی دوا بتا دو تو مین اون کو دون
مینے اوسے نسخہ لکھدیا لیکن نہ معلوم کہ دوا اون کے پاس پہنچی یا نہین اور اسی گانو مین
میرے پاس خبر آئی کہ کرنیل بیلی صاحب برف خانہ مین بریٹ کے نزدیک زخمی پڑے
ہین مینے گانو والون کو ترغیب دی کہ اگر تم اون کے واسطے کہانا پینا لیجاؤگے تو سرکار
تمہین بڑا انعام دیگی کیونکہ کرنیل صاحب بڑے معزز عہدہ دار ہین وے چند روز تک برابر
اون کے واسطے کہانا لیگئے مگر دس روز بعد گانو چہوڑنے کے مینے سنا کہ اون کو ایک
سپاہی نے مار ڈالا جب مین موضع باوری مین تہا اوسوقت یہہ افواہ ہوئی کہ کلکتہ
اور انبالہ اور میرٹھہ مین کل انگریز مارے گئے اور شاہ دہلی بادشاہ ہندوستان ہوا
اگر کوئی زمیندار کسی انگریز کو اپنے گانو مین چہپاویگا تو وہ جان سے مارا جاویگا
اور گانو لوٹ لیا جاویگا جب یہہ خبر مالک موضع باوری کو ہوئی وہ گہبرایا اور رات کو
مجہے آبنون کے پیڑون مین چہوڑ آیا مین وہان تنہا رات دن رہا رات کو ایک آدمی گانو
سے آتا اور روٹی اور ایک گہڑے مین پانی دیجاتا تہا اوسوقت کا حال بیان نہین ہوسکتا
دن بہر تو سخت دہوپ اوٹہاتا تہا اور رات کو گیدڑ وغیرہ میرے قریب آکر چلاتے تہے
جو کچھہ وہان مجہپر گذرا اوسکو خدا ہی جانتا ہے پانچ دن اور رات بیابان درختون مین

رہا پھر وے لوگ مجھے گانو مین لے آئے اور چودہ ہفتہ تک بہوسہ کی کوٹھری مین
پوشیدہ رکھا بہوسہ کی گرمی کا بیان کرنا امر محال ہے غرض درختون مین رہنے کی
تکلیف بالکل بہول گیا اب ایک نئی افواہ پہلی کہ سوار انگریزون کے قتل کے واسطے متعین ہوے
ہین اور دیہات مین آتے ہین اس پر یہ امر مناسب اور قرین مصلحت قرار پایا کہ مین باوری
سے ایک جوگی کے ساتھ بلباس فقیرانہ کہین اور جگہ چلا جاؤن چنانچہ وہ جوگی میرے
پاس آیا اور اوس نے کہا کہ مین آپکو جہان کہو لیچلون کسواسطے کہ یہان پر بڑا خطرہ جان
ہے غرض وہان سے برسو کو چلے اور ایک شب وہان رہے اور اوس فقیر نے جو میرے
ساتھ تہا ایک اپنے دوست کے گہر جاکے میرے کپڑے رنگے اور مجھکو ایک رودراش
کی مالا دی تاکہ لباس جوگیانہ درست ہو جب بالکل سامان فقیری تیار ہو گیا تب ہم اور
وہ شل جاتریون کے وہان سے روانہ ہوئے جس گانو مین وہ مجھے لیگیا مجھے کاشمیری
برہمن ہندو بنکے فقیر ظاہر کیا اور اکثر لوگ مجھے ایک نئی وضع کا آدمی دیکھکے مجھ سے
میرا احوال استفسار کرتے تھے لیکن چونکہ مین رسومات مذہب ہنود اور علم جوتش وغیرہ
سے واقف تہا ہر ایک شخص نے مجھپر بڑی مہربانی کی کسی نے پیسے دیئے اور کسی نے
کہانا مگر بروقت گفتگو جملہ ہندوؤن کو انگریزون کے حال پر بڑا رحم پایا مگر مسلمان کی
بات سے خونخواری ہویدا تھی ایک روز کا اتفاق ہوا کہ مین ایک گانو مین ہوکر آ

سنت کبیر پنتھی کے مکان پر پہنچا مذہب کبیر کے عقائد اور شاستر کو مین سمجھتا تھا چنانچہ مینے
چند کتب بہی کبیر کے وہان پڑہے سنت مذکور نے کمال عنایت کی بر وقت استفسار مینے
اپنے تئین کاشمیری ظاہر کیا مگر اوسکے دل کو تشفی نہ ہوئی اوسنے کہا کہ تماری تقریر
اور طرز لباس البتہ ایسا ہی ہے الّا آنکھین تماری کاشمیریون کی سی نہین مین تم
بیشک فرنگی ہو اوسکا کہنا مجہکو تسلیم کرنا پڑا اتنے مین ایک سپاہی آیا اور اوسنے کہا کہ
مین فوج انبالہ کو جو مقام ریاہ پر ہے چٹھی لیئے جاتا ہون مگر اوسنے مجھے نہین پہچانا کہ مین
انگریز ہون مینے خود اوس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون میری چٹھی بہی افسر فوج کے
نام لیے جاو اوسنے قبول کیا اور میری چٹھی جسمین مینے مدد طلب کی تہی لیگیا اور ایک روز
تک مین منتظر جواب رہا مگر جب جواب نہ آیا تب مینے یہی مصلحت سمجہی کہ میرٹھ کو چلو وہی فقیر جو
یہان تک میرے ساتہہ آیا تہا آگے چلنے کو راضی ہوا بلکہ اور چند آدمی بہی اس گانو کے
ہرچند پور تک میرے ساتہہ آیئے ہرچند پور کے تعلقہ دار مسٹر فرانسیس کوہن صاحب جو
سابق مین عہدہ تحصیلداری رکہتے تہے نہایت شفقت اور عنایت سے پیش آیئے اونہو
نے میری بڑی خاطر اور تواضع کی اور سارٹیفکیٹ دستخطی کرنیل بی وٹ صاحب اور کپتان
سال کلڈ اور لفٹننٹ ہولیند اور مسٹر بارنل سوداگر دہلی اور اور صاحبون کے دکہلایئے
جنمین مندرج تہا کہ کوہن صاحب نے اون پر نہایت مہربانی او عنایت کی ہے اور بڑی شفقت سے تہہ کو

روانہ کرادیا ہے مینے بہی میرٹھہ جانیکا ارادہ کیا اتنے مین ایک چہٹی کیکرہ گانو سے
میرے نام اس مضمون کی آئی کہ سو آدمی راجہ جہنید کے لبرداری کپتان میک اینڈروس
صاحب گانو مذکور مین میرے انتظار مقیم ہین تاکہ مجہے راےکے مقام جہان فوج انگریزی کا
قیام ہے لیجاوین ستر کوہن صاحب نے اپنی گاڑی مین مجہے وہان بہیجدیا مین کپتان
میک اینڈروس صاحب اور لفٹننٹ میو صاحب جو دہلی مین میری پلٹن کے افسر تہے ملاقی ہوا
انکی ملاقات سے کمال خوشی ہوئی مین پچیس روز تک گانو اور جنگلون اور درختون مین
آوارہ پہرا اور مجہے یقین ہے کہ اگر مین ہندوستانی زبان اس فصاحت سے جیسا کہ
اپنی زبان انگریزی بولتا ہون نہ بول سکتا تو بلاشک مارا جاتا میرا زندہ رہنا ایک کرامات
مین داخل ہے خدا ہی میری مدد پر تہا * مین بیان نہین کرسکتا جو جو مجہپر گذرا ہے
مین اوس قادر مطلق کا بڑا شکرگذار ہون کہ مین سلامت ہون اور خاص دہلی مین پہر
اپنی فوج کے ساتہہ ہون میری بیوی اور لڑکے کسولی مین بخیریت ہین *

ڈاکٹر اوڈ صاحب کی میم صاحبہ کا بیان

میرے خاوند اوڈ صاحب کو گول گہر یعنی برج جہاولی مین اس نظر سے کہ وہ جاے
محفوظ تہی بلایا مگر وہ نہ آسیے اور گہر پر زخمی شدید ہوئے جب اون کے زخمی ہونیکی
خبر آئی تو مینے اون کے پاس جانیکا قصد کیا ایک دوست کی مہربانی سے مین اور پیل صاحب

کي ميم جو ہمارے ساتہہ حملہ لکالیف اور صعوبتون کي شريک رہين بگي مين سوار ہوکے
ڈاکتراوڈ صاحب کے پاس پہنچے وہان ايک ہسپتال کي ڈولي رکہي ہوئي تہي ہمنے خيال
کيا کہ اس سے زيادہ ترارام کي سواري ان کے واسطے نہ ملیگي اون کو اوس ڈولي مين
رکہکر ليے چلي تہوڑي دور چلکے کہارون نے ڈولي رکہدي اور آگے چلنے سے انکار کيا او
خوبي طالع سے پالکي گاڑي بہي آپہنچي جسکو ہمنے پيچہے آنيکا حکم ديا تہا اوس مين صاحب کو
سوار کراکے کرنال کيطرف چلے اور ميجر پيٹرسن صاحب اور مسٹر پيل صاحب سے رخصت ہوئے
ڈاکتراوڈ صاحب کي سوارياں تبديل کرنے مين ہمين بہت دير ہوگئي تہي قريب قريب کل جيتا
لوگ اور ميم دہلي سے روانہ ہوگئي تہين جب صرف دس ميل طے کرکے پہنچے اوسوقت
سائيس نے اطلاع کي کہ گنوار آگے سڑک پر بکثرت جمع ہين اور آمادہ ہمارے قتل کے ہين چنانچہ
گنوارون نے گہير ليا اور ہمارے گہوڑے پکڑ ليے اور سائيس تلوار کہينچي يہہ ديکہہ کے ہمنے
چاہا کہ باغ کمپني کي طرف مراجعت کرکے وہان ايک روز اپنے تئين پوشيدہ رکہا جاے
چنانچہ جب وہان پہنچے تو مالي باغ نے ہمين پناہ دينے کا وعدہ کيا تہوڑي دير گذري تہي
کہ چاليس يا پچاس آدمي لاٹہي ليے ہوئے اندر گہس آئے اور چاہا کہ کچہہ ہمارے پاس ہے ديدو
اوسوقت اونکا مقابلہ غير ممکن تہا کسواسطے کہ ہم دو بيچاري عورتين اور ايک مرد زخمي کہ
جنکو تاب حرکت کرنے اور گفتگو کي بہي نہ تہي کيونکر اون وحشيون کا سامنا کر سکتے تہے

جو کچھہ ہمارے پاس تہا اونہونے سب چہین لیا میرے اور پیل صاحب کی بیم کے پاس ایک
ایک بکس جواہرات اور زیور کا تہا اور سو روپیہ نقد میں چاہا کہ اون نقد اور جواہرات کو
بچا لین مگر غیر ممکن تہا اونہونے ہمارے کپڑے تک نہ چہوڑے اور سیج گاڑی کو توڑ
دیا اور گہوڑون پر سوار ہوکر چلدیئے بعد ازان گروہ کے گروہ گنوارون کے لطع لوٹ
ہمارے پاس آنے لگے آخر کار اون کو معلوم ہوا کہ اب ہمارے پاس کچہہ نہین ہے قریب ایک بجے
رات کے ہم باغ سے نکلے ڈاکٹر اوڈ صاحب کو جنکو چلنے کی طاقت مطلق نہ تہی ایک درخت
کے سایہ مین لٹا کے ہم دونو عورتین گانو کی تلاش مین چلے ایک گانو کے زمیندار کو بہت
سمجہایا آخر کو اوسنے ہم سبون کو اپنے مکان مین پناہ دی اور روٹی اور دودہ
کہلایا ہم ایک روز وہان رہے دوسری شب کو وہان سے کرنال کی جانب پیادہ پا روانہ
ہوئے شب کو سات میل چلتے تھے اور دن بہر زمین پر پڑے رہتے تھے ڈاکٹر صاحب کو
ہم دونو سہارا دیکے لے چلتے تھے اور گانو گانو بہیک مانگتے تھے بعض گانوین تو بڑے
مہربانی اور دلسوزی سے پیش آتے تھے لیکن اکثر گانوین لوگ کہڑا ہی نہین ہونے
دیتے تھے اور اون کے چہرون پر بیرحمی اور خونخواری برستی تہی اس مصیبت مین چہہ دن برابر
گذرے جسمین سے تین دن تو بالکل ہم پانی درختون اور بلون کے نیچے رہے اور ہر لحظہ موت
سامنے تہی اور یقین تہا کہ سوار لوگ ہمین زندہ نہ چہوڑینگے چہٹے روز بالگڈہ مین جو ایک

سکلادیبي کا گانو پہنچے اول روز تو اس گانوین رانی صاحبہ مدوحہ نے بڑی
مہربانی کري اور وعدہ کیا کہ ہمین اپني پناہ مین رکھین گي الاّ دوسرے روز معلوم ہوا کہ
خاص ملازم رانی صاحبہ کے ہمارے وہان رہنے سے بہت ناراض ہین بلکہ اونہونے قصد کیا
کہ اگر رانی صاحبہ ہمین پناہ دین گي تو کل گانو کو غارت کردین گے یہہ دیکہہ کے ہمین نہایت
رنج اور مایوسي ہوئی لاچار اوس حالت بیکسي مین شب کیوقت عزم روانگی کیا اس اثنا
مین ایک ہوڑي تشفي اور دلجمعي کي بات یہہ واقع ہوئی کہ میجر پیٹرسن صاحب زخمي اور آبلہ
پا اور تہکے ہوئے یہان پہنچے اور دو گہنٹہ بعد سترپیل صاحب بہي صحیح و سلامت ہمارا اثر
لگاتے ہوئے پہنچ گئے صاحبان موصوفین بہي مثل ہمارے لُٹ گئے تھے اور ہندوستاني
کپڑے پہنے ہوئے تھے چار ناچار قبل از غروب آفتاب اوس گانو سے چلے مگر سڑک
کلان کو چھوڑکے گانو کا راستہ لیا دو تین گانو چلکر اسقدر تہک گئے کہ مجبور ہو کر ایک
زمیندار سے التجا کی کہ ہمین شب کے واسطے پناہ دیے اوس مرد اشراف نے بہت
شفقت کي اور کہانا بافراط اور چارپائیان دین چار بجے صبح کے تہکے تہکائے وہان سے
بہي چلے ایک گانو والے نے میرے زخمي خاوند پر ترس کہا کر چارپائی اور کہار دیے
اس باعث اس روز ہم نے بیس میل کي منزل طے کي مگر میرے اور پیٹرسن صاحب کے جوتے
بالکل ٹوٹ گئے تھے لاچار ہم دونو برہنہ پا چلتي ہوئی ریتي اور کانٹون مین چلے جب کسي مین

پہنچے وہاں لوگوں نے ہماری بہت خاطر کی اور ایک آدمی نے رحم کہا کر ہمارے واسطے
ایک مزہ دار ترکاری پکا کے دی دوسرے روز دو گہوڑے اور دو خچر ہمارے
واسطے مہیا کیئے گئے اون پر ہمین سوار کرا کے تحصیلداری کسولی کیطرف روانہ کیا دو جگہ
ہمارے واسطے محفوظ تہی دوسرے دن سبا ہیان راجہ پٹیالہ معہ سواری شکرم
ہمارے لینے کیواسطے پہنچے شکرم مین سوار ہو کے بیسوین تاریخ مئی کو آدہی رات کے
وقت کرنال مین پہنچے اور ستر گی صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے اصل تو یہہ ہے
کہ جو کچہہ عنایات ان صاحب نے ہمارے حال زار پر فرمائین تا حشر نہ بہولین گے ان کے
مکان پر ایک ہفتہ سے زیادہ رہے وہان سے چوبے مین سوار ہو کے انبالہ کو گئے اور انبالہ
سے ٹنڈم کی سواری مین کالکا کی طرف روانہ ہوئے مگر راستہ مین بڑی تکلیف
ہوئی بعض اوقات گاڑی سے اوتر کر اوس جلتی ہوئی زمین پر گاڑی ڈہکیلنی پڑتی
تہی دہلی سے چلکے گیارہ روز تک برابر میرے اپنے خاوند کے زخم کی جنرداری کی کوئی طبیب نہ تہا
مین خود ہی زخم کو باندہ لیتی تہی زخم بہی کاری تہا ایک طرف کا جبڑہ اوڑ گیا تہا اس سفر
مصیبت ناک مین ہمارے اوپر بڑی آفتین گذری ہین جو کچہہ ہمارے پاس تہا سب لٹ گیا پیاس
کی راستہ مین کمال شدت تہی اور جب کبہی ہماری صراحی مین پانی ہو چکتا تہا تو جہیلون اور
گڈہون کا گدلہ اور کیڑے پڑا ہوا پانی پینا پڑا ہمین کمال افسوس اسبات کا رہا کہ

کہ کرنیل ریلی صاحب کی ڈولی کہاروں نے خدا جانے کہان رکہدی ہمکو کہین اونکا سراغ ملتا تو ضرور اون کے ملانے مین کوشش کرتے اور حتی الامکان اون کواس بیرحمی سے مارے جانے کے واسطے نہ چھوڑتے ✤

فرمان شاہ دہلی

اس مرتبہ ہم نے ایک فرمان شاہی جو بریلی مین بادشاہ کے نام سے چہاپا گیا تہا ذیل مین لکہا ہے اسکے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ اسکے لکہنے والون نے کتنا بیٹہکانے جہوٹ اور لغو بکا ہے اور اون کواس دنیا ہی مین جہوٹ اور فریب کا ثمرہ ملگیا ہے جنہون نے اس مکر اور فریب اور دغابازی کی عبارت کو لکہا اور جسکے نام سے اعلان دیا سب کمال بیعزتی کے ساتہہ خاک مین مل گیے اس فرمان پر ہم زیادہ کیا لکہین ہر متنفس اسکو پڑہ کر بخوبی سمجہہ لیگا کہ اسکے ہر لفظ سے مکر اور بے ایمانی اور دغابازی اور پرلے درجہ کا جہوٹ اسکے لکہنے اور طبع کرانے والون پر بالکل ثابت ہے ہماری سرکار ابدقرار کی نسبت کیسے کیسے کذب کے بہرے ہوئے کلمات تضحیک کے لکہے ہین لیکن ✤ کہین خاک ڈالے سے چہاپا ہے چاند ✤ مثل مشہور ہے کہ آسمان کیطرف تہوکنے سے اپنے ہی منہہ پر آکر گرتا ہے

فرمان شاہ دہلی بنام راجگان و رئیسان و رعایا ہند

جمیع راجگان و رؤسا ہند پر واضح و لایح ہو کہ تم بہہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین

مشتہر الدہر والعوام ہو اور تمہارے حسن حمایت طور اور فہم و درایت سے مذاہب
ہندوستان کی اعانت ہے لہذا از راہ خیر اندیشی تمہارے تمکو ہدایت ہوتی ہے کہ
خدا تعالی نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قایم کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے اور تم پر فرض
ہے کہ اپنے عقاید اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور اون پر ثابت قدم رہو
کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو یہہ مرتبہ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہے
کہ تم اون لوگون کو جو تمہارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص
کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اون کو ضرور ہے کہ وہ اون لوگون کو جو تمہارے مذہب کو
بگاڑا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل و جان ایسی
تدبیرون مین مشغول رہین جن سے اونکے مذہب کے دشمنون کی پایمالی ہو اور یہہ تمہارے
عقاید کی کتابون مین لکھا ہے کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہے اور واقع مین یہی حکم
خداوند تعالی کا ہے جو خاص و عام پر روشن ہے ٭ انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے
ہین اور ہندوستانیون کے تخلل مذاہب کے واسطے اونہونے ایک مدت سے بہت سی کتابین
لکھوا کر اپنے پادریون کے ہاتھہ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریون کو بلوا کر اپنے
مقولون کا اعلان کیا ہے سمجھنے کی بات ہے کہ انگریزون نے کیا کیا تدبیرین واسطے غارت
ہمارے مذاہب کے کی ہین اول یہہ کہ جب ایک بیوہ مرجاوے تو وہ دوبارہ شادی کرے

دوسرے یہہ کہ ستی ہونیکی ایک رسم مذہبی قدیم تہی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کی روسے موقوف کیا تیسرے یہہ کہ اونہونے تمام خلقت کو علانیہ سمجہایا کہ اگر وہ اونکا مذہب قبول کرینگے تو سرکارمین اونکی توقیر ہوگی اور یہہ بہی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤن مین جاکر وعظ سنو علاوہ اسکے اونہونے یہہ حکم قطعی دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد برادرانِ ریئسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچہہ حق نہ ہوگا حالانکہ از روے شاستر اس طرح کے مختلف وارث فرمایاب سلطنت ہوسکتے ہین اس تدبیر سے اونکا مطلب خاص یہہ ہے کہ وہ اخیر کو تمہاری ریاستین اور جاگیرین چہین لین جیسا کہ اونہونے فی زمانہ ریاست ہاے لکہنؤ اور ناگپور مین عمل کیا ورے ازین ایک اور تدبیر اونہونے یہہ بہی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبراً پکی ہوئی روٹیون کے کہانیکا حکم دیا اکثر قیدیون نے یہہ امر قبول نکیا بہوکے مرگئے اور جنہون نے لاچار ہوکر روٹی کہانا قبول کیا اونہونے اپنا ایمان کہو دیا جب یہہ تدبیر انگریزون کی اچہی طرح نہ چلی تو اونہونے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسوا کر ملوائین تاکہ لوگ اون کو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کہاکے اپنا ایمان کہووین اور جو چہوٹے ٹکڑے تنخواہ اور گوشت کے جانورون کے ساتہہ ملوا کر اون کو سر بازار رکہوایا علاوہ اسکے اونہونے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون نے بعد بغور یہہ امر قرار دیا کہ اگر ابتداءً اہل فوج اس معاملہ مذہبی مین بہروسا انگریزون کے

ہو جاوین تو فرقہ بنگالیان بہی اہنین کے مطابق کا ہند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو بہت
پسند کیا اور یہ اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کندہ را چاہ درپیش میے آید برہمنان اور
افضل قوم کے لوگون کو اون کارتوسکے کاٹنے کا جیکے بنانے مین چربی لگی تہی حکم دیا اس لیئے
اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسون کے کاٹنے سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم اونہون
اون کے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیونکو جنہون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا تہا انگریزون نے توپ سے اوڑا دیا
یہہ ظلم شدید دیکہہ کر سپاہیون نے انگریزون کا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا
مار ڈالا اور بفضل ایزدی اور امداد سروری بالفعل اون تدابیر مین مشغول ہین جس سے کہ چند انگریز
جو کہین کہین باقی رہگیئے ہین وہ بہی نیست و نابود ہو جاوین اور ہمارا یقین واثق ہے
کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیون کو مار ڈالینگے اور ہمارے
مذہبون کو مٹا دینگے ہر چند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بہی انگریزون سے موافقت رکہتے ہین
بلکہ اون کی طرف سے لڑتے بہڑتے ہین اون کے حال پر خوب بخوبی غور کیا گیا تو بہی ظاہر ہوا
ہے کہ انگریز نہ اون کا مذہب چہوڑینگے اور نہ تم سب کا پس اس صورت مین ہم تم سے
پوچہتے ہین کہ تم نے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہے
اگر ہماری اور تم سب کی رائے متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزون کو غارت کر کے
اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سب ہندو اور مسلمان کی بہلائی پیش نظر ہے

اور انگریز دو نو فرقون کے دشمن ہین لہذا صرف تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس و خیال
کر کے اور بنظر اندفاع اعداء دین بذریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے
کہ اہل ہنود کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانون کو قران کی قسم ہے
کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنی جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا
قتل اپنے ذمہ فرض سمجھین اور چونکہ گاے کے ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہے
بدین نظر روسا اہل اسلام نے یہہ عہد و پیمان کیا ہے کہ اگر ہنود قتل عیسائیان مین گرمجوشی اور
مسلمانون کے شامل ہونگے تو اوسی روز سے گاے اور بیل کا ذبح ہونا موقوف ہو جائیگا
اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ پیرو قران نہ سمجھا جائیگا
اور جو مسلمان کہ گاے کا گوشت کھائیگا وہ اوسکو سور کے گوشت کی برابر ہوگا اور
اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمربستہ اور آمادہ نہ ہونگے تو وہ خدا
کی نظر مین اوتنے ہی گنہگار ہونگے جیسا اونہونے گاے ذبح کی یا اوسکا گوشت
کھایا ✚ شاید اہل فرنگ بھی اپنے مطلب برآری کے واسطے ہندوؤن سے بحلف ایسا ہی
اقرار کرینگے الا کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آویگا کیونکہ اقراران اہل فرنگ
ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اون کا مطلب نکل آیا پہر وہ فوراً اپنے
عہد و پیمان کو بالا طاق رکہہ دیتے ہین اور ہر غریب اور امیر ہندو خوش اور جو پیدا ہے

کہ فریب انگریزون کی عادت جبلی ہے اور ہمیشہ دغابازی اون کا شعار ہے اسواسطے انگریزون کے کہنے پر کبھی یقین نلاؤ اور یقین واثق جانو کہ پہر کبھی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہے ہاتھہ نہ آئیگا فقط یہہ رسالہ مولوی سید قطب شاہ صاحب کے اہتمام سے

مطبع بہادری واقع شہر بریلی مین طبع ہوا

چند تاریخین اس بغاوت ہند کی ہمارے پاس کئی کرم فرماؤن نے بہیجین ہم اونہین درج کرتے ہین اور اون کی قدردانی کے بہت ممنون اور مشکور ہین

از نتایج افکار سید غلام حیدر صاحب سررشتہ دار بال ضلع جبل پور

جب مطبع مفید خلایق مین اندنون
تاریخ طبع ہونے لگی غدر ہند لی
بولا سروش دل یہہ سر جور کاٹ کر
غدر و فساد کی یہہ حکایت نئی چہپی

سمت ۱۹۱۶

ایضاً

چو شد طبع این نسخہ درد و غم
سر طبع بردم بفکر مزید
یکایک برآورده گفتم چنین
کہ اینست تاریخ بلوہ جدید

سنہ ۱۲۷۵

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ہفتم

جلد دوم

سرکشی علیگڈہ

بارہوین تاریخ مئی سنہ ۱۸۵۷ع روز شنبہ وقت سہ پہر مشہور شہر مین ہوا کہ دسوین مئی
روز یکشنبہ کو سپاہیان پلٹن و رسالہ میرٹھ نے نمک حرامی پر کمر باندھ کر بغاوت اختیار
کری اور چھاونی کو جلا پھونک کر اور بعد قتل افسران انگریزی اور زن و بچہ جو اون
تھانو مین آئے دہلی کی جانب کوچ کیا مسٹر واٹسن صاحب مجسٹریٹ اس ضلع نے یہہ خبر پاکر
توجہہ طرف انتظام کے فرمائی معرفت تحصیلدار و کوتوال تجویز ناکہ بندی کی
کری۔ ۱۴ مئی کو صاحب مجسٹریٹ نے تار برقی کو خاص ہی کوٹھی مین لگایا کہ اگرہ
سے خط و کتابت مین دیر نہو اور اشتہارات چھاپہ جو اگرہ سے مشتہر کرنیکے واسطے
آئے معرفت تحصیلدار و کوتوال شہر رئیسون کو تقسیم ہوئے۔ ۱۹ مئی روز سہ شنبہ کو
نراین برہمن اور لچھمن نجیب نے سپاہیان پلٹن سے کہا کہ خزانہ پر رات کو پانچ سو آدمی
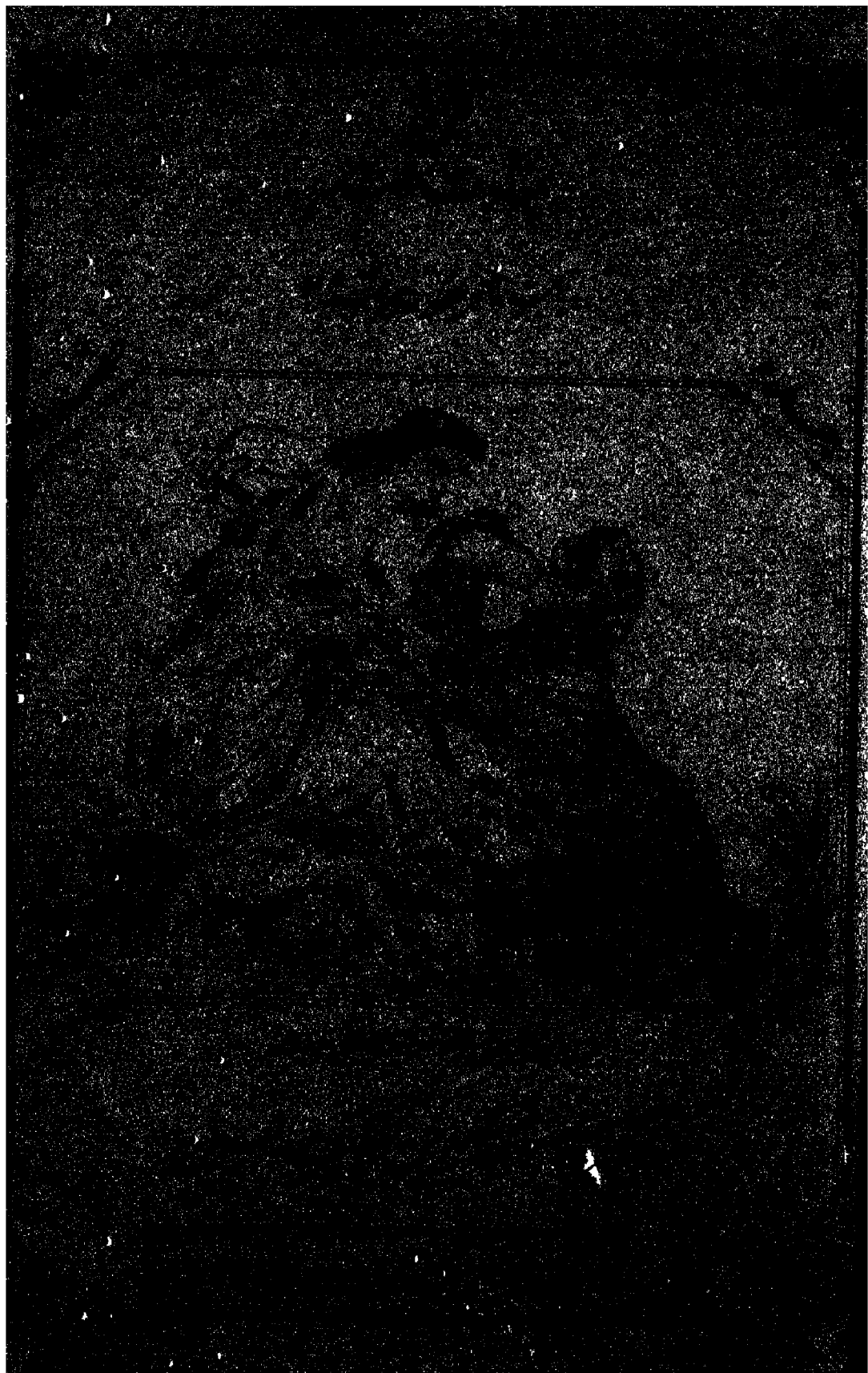
اوسکے تم ہوشیار رہنا علاوہ ازین نراین نے اون کو سمجہایا کہ تم سرکشی کیون نہین کرتے اگر تم ذرا بہی امادہ ہو تو ہم سب گانو کے آدمی ہمراہ ہین سپاہیون نے یہہ سنکر صاحب مجسٹریٹ بہادر کو اطلاع دی صاحب ممدوح نے فوراً نراین مذکور کو بازنجیر کرکے اظہار مجرم و مخبر قلم بند فرمائے ۔ بیسوین مئی روز چہارشنبہ ۱۲ جیٹھ سنہ ۱۲۶۴ فصلی فجر کو قریب دوسو سوار رسالہ اوّل کشتجنٹ گوالیار زیر حکم کپتان الکذر واسطے انتظام کے آگرہ سے آئے ڈاک بنگلہ پر ڈیرہ ہوا چار بجے تجویز حکّام علیگڈہ نراین مجرم کی تجویز پہانسی کی ہوئی اور باجازت صدر آگرہ پہانسی دیگئی سپاہیان پلٹن کے دل مین تو عزم بغاوت کا تہا مگر بہانہ چاہتے تہے علاوہ اسکے کچہہ سپاہی ہمراہ مستراوترم صاحب اسسٹنٹ بہادر تپل کیطرف گئے تہے سو انتظار اون کا بہی تہا چنانچہ وہ بہی اس تاریخ تپل سے واپس آگئے تہے پہانسی نراین کو دستاویز بغاوت کرکے یکلخت نمک سرکار فراموش ہوئے اور راہ بغاوت کی لی چہاونی علیگڈہ مین نوین پلٹن پیادگان ہندوستانی مین سے تین سو سپاہی کے قریب مقیم تہے اور باقی کمپنیان اسی پلٹن کی بلندشہر اور مینپوری مین مقیم تہین علیگڈہ مین حاکم اعلی جنگی میجر الڈ صاحب تہے . . . .

ذکر فتنہ و فساد من ابتدا سے ۲۱ مئی لغایت ۲۸ مئی سنہ ۱۸۵۷

بیسوین مئی کو بعد چار بجے جب نراین برہمن کو پہانسی ہوئی تو ایکا ایک تلنگہ برگشتہ بخت

باغی ہوگئے افسران اپنے پر حملہ آور ہوئے مگر وے لوگ اوس گروہ باغیان سے
کنارہ کرکے شامل حکام مال و رسالہ کشتہ کے ہوئے باغیان نے کلکٹری کی کوٹہی سے
خزانہ توڑا خزانہ مین سات لاکہ روپیہ تہا جس قدر باربرداری ملی روپیہ لیا اور چہاونی
اور کوٹہیون مین آگ لگادی جملہ دفتر مال سوختہ ہوگیا اور تخمیناً چار چہہ گھڑی رات گئے
تک حرام دہلی کو روسیاہ ہوئے جس وقت افسران فوج چہاونی سے آئے تو جملہ حکام
مالی اور جنگی بہ اندیشہ اس بات کے کہ سواران کشتہ و رباب تدارک تلنگہ ہائے باغی
عدول حکمی کرین سواران مذکور کو ہمراہ لیکر تشریف فرمائے آگرہ ہوئے جب یہہ خبر
شہر کے اوباشون کو ہوئی جوق جوق واسطے لوٹنے روپیہ مال سرکار و حکام و ڈاک گھر
کے گئے ۔ اکیسوین مئی ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ کو صبح ہوتے ہی شہر سے حرامزادے و
بدمعاش ہرایک قوم کے علی الخصوص قوم میواتی و قصاب و جولاہہ و خوگیر دوز و گھوسی و
گدی وغیرہ چہاونی کو دوڑے جس مکان و کوٹہی و ڈاک گھر سے جو ملا بلا تکلف اوٹہا
لانا شروع کیا کوئی معترض حال کسی کا نہ تہا سوا شہریون کے مردمان مواضع پلا
اور عیسن پور و پانکہانی اور اودون اور رسالہ سول وغیرہ دیہات نواحی نے خوب مال لوٹا
اور اکثر مکانات چہاونی جلائے اور روز روشن قوم قصاب و خوگیر دوز نے دکانات
بقالان بازار رفعت گنج شہر علیگڈہ لوٹین اور بدمعاشان اودون محلہ مانک چوک پر طبع

درخت آئے مگر بشربات خشت بہاگ گئے اور دو پہر کے بعد بازار جیسگنج کا دہونکل وکوپال

اقبال ان سے لیجایت وادہ داد چند بدمعاشان لوٹ لیا تب دو پہر ونتر عدالت دیوانی

وصدر الصدوری وصدر امینی وتحصیل شہر کے بدمعاشون نے جلائے جیلخانہ صبح کے قریب

بس بجے تک قایم تہا سپاہیان بغاوت شعار نے اوسکو نہین توڑا تہا لیکن

جب یہہ بدعملگی اور شر برپا ہوا مجیب حسین نے بلوہ کیا اور داروغہ نے بخیبون محافظ کا

حال دگرگون اور عند یہ مین فساد ہا کے کنارہ کیا پہر تو قیدی جیل نکلے اور آہنگرون کی

دوکان پر جاکر زنجیر پاؤن سے کٹوائین جو جو یہہ مجموعہ اسباب بنظر حفظ کچہری ونتیر بحکم تحصیلدار

جیلخانہ مین رکہے ہوئے تہے اون مین بہت مال بخیب لیگئے باقیماندہ شہری و دیہاتی

لوٹ لیگئے اور ڈاک خانہ کی پارسل شہری و دیہاتیون نے لوٹین محافظ اور کوچوان

اور ... گیر اور سپاہی مالامال ہوگئے یہہ نشان ایزدی ہے کہ چشم زدن مین حال

دگرگون ہوگیا اشراف ہوش باختہ فکرمند تہے کہ کیونکر جان بچاوین اور بدمعاش

در پے چہین لینے مال ومتاع کے تہے اجل تالاب کے قریب بدمعاش اون گانو وغیرہ

واسطے بدعت وبلوہ شہر کے مجتمع ہوئے تہے شام کو نجیبون نے جاکر بشربات بندوق

تین آدمی مارے باقی فرار ہوئے قریب شام رؤسا محلہ شاہ بارہ نے مشورت

کرکے کوتوال سے کہا کہ بکمال بہ تنخواہ برقندازان وچوکیداران لیکر بند وبست محلہ و بازار

گئے اور باچھہ پوڑہ ہوئی مگر کوتوال صاحب سے کچھ نہوا اون کی اب کون سنتا تھا
لاچار شہریان نے حفاظت اپنی از روے شب بیداری و ہوشیاری اور سپاہی
نوکر رکھہ کے کری مگر کہان ہوسکتا ہے ایک محفوظ رہا دوسرا برباد ہوا ۲۲ بائیسوین
مئی کو تمام بدمعاشون نے فراہم ہوکر شہر مین گشت کرنا شروع کیا اور بقال اور بوہرون اور
اور لوگون سے روپیہ لیا اور چند مکان لوٹ لیے اور علی ہذا القیاس قوم میواتیان نے
بہی یہہ کام کیا اور دیہات مین بدمعاشان نے یکدگر اتفاق کرکے اور جمعیت فراہم لاکے
مواضع ضعیف پر چڑہائیان کین اور لوٹنا اور آگ لگانا شروع کیا چنانچہ بہدیکا نوبہ
بدمعاشان بلاو عیسی پور وغیرہ قوم ملکانہ و برہمن و لودہ و دہوبی و میواتی وغیرہ
چڑہ کر غلہ و مویشی اور جو نقدی وغیرہ پایا لوٹ لیگئے * ۲۴ چوبیسوین مئی تمام کو
کسان مذکور معہ بدمعاشان سدہولی دادون و کوبہوند وغیرہ کے جمع ہوکر کمال پور پر
چڑہ گئے کئی آدمی مارے گئے نقدی و زیور و غلہ و مویشی لوٹ لیا اور آگ لگادی اور بدمعاشان
مواضع کوٹہیا وغیرہ نے بنگلہ مستر جان مکڈلین صاحب تاجر نیل واقعہ مدراک کا لوٹا اور
پسر صاحب موصوف کو قتل کیا * ۲۶ چھبیسوین مئی کو نت احمد ارکہ شہر کول مین بدمعاش
مشہور تھا مظفر فیض بخش کے مکان پر گیا اور کہا کہ انجی خزانہ تمہارے
مکان کے پاس شکست ہوئی اور تلنگہ چھوڑ گئے تمنے روپیہ لیا ہے حصہ دلاو جب

وہان سے ادلٹا پہرا تو متصل تکیہ رسلگنج ایک میواتی کے ہاتہہ سے مارا گیا یہہ تحقیق نہین
ہو سکتا کہ کچہہ ایما ناظر فیض بخش کا تہا یا قاتل نے اپنے ارادہ سے مارا ۔ کچہہ سوار
باغی پورب سے آئے کوتوال صاحب کو رسد کیواسطے تنگ کیا وہ لالہ موتی لال اور
جواہر لال کے مکان پر اوتہہ گئے سواروں نے جبراً بلا قیمت رسد لی چند رئیس شہر نے
بنام کوتوالی جمع ہو کر چاہا کہ انتظام کرین مگر نہو سکا ۔ ستائیسوین تاریخ روز چہارشنبہ
جو کمپنیان مین پورے کے خزانہ بر متعین تہین شہر مین ہو کر گذرین شہر مین تلوارین
جنکے پاس دیکہین چہین لین اور رسد کیواسطے تلاش چودہریان کی کری حسین علی جمعدار
کی نشاندہی سے چہنی حلوائی کے گہر پر آکر شیرینی چاہی انجام پچیس روپیہ حلوائی مذکور سے
اور کچہہ روپیہ دمارا بیت ساہو کار سے لیکر پڑاؤ کو گئے ۔ اٹہائیسوین روز پنجشنبہ کو
پروانہ صاحب بشریت بہادر بنام لالہ موتی لال و جواہر لعل شہر تشریف آوری صادر
ہوا اور سہ پہر کو تحصیلدار معہ چپراسی و برقنداز بموجب حکم صاحب ممدوح ہاتہہ رس کو
گئے اہل پولیس کوتوالی مین حاضر ہوئے خبر آمد حاکم سے بدمعاش مضطرب ہوئے اور المغرورہ
گہروں سے لٹنا لٹانا شروع کیا جسکا کہ کوچہ و سڑک پر انبار ہو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر واٹسن صاحب کلکٹر علیگڈہ کا واپس آنا

حکم علیگڈہ نے علیگڈہ چہوڑ کر معہ رسالہ گنجنشٹ ہاتہرس مین قیام کیا ہاتہرس علیگڈہ سے

۲۲ میل آگرہ کی جانب ہے ۔ چوبیسوین[۲۴] تاریخ مئی کو رسالہ کنٹنجنٹ مین سے سواران
نے سرکشی کی اور دہلی کی جانب چلے گئے چالیس صاحبان متعلقہ دفتران انگریزی
آگرہ سے فراہم ہو کر بارادہ خلاص کرانے بوتھہ صاحب اور ساندرس صاحب تاجران نیل
ہاتھرس پہنچے اور کوٹھی واقع ملوئی سے صاحبان مع صوفین کو خلاص کر کے بہمراہی واٹسن
صاحب ۲۹ تاریخ مئی روز جمعہ کو نو بجے صبح کے علیگڈہ مین داخل ہوئے صاحب
مجسٹریٹ کے ساتھ صاحب اسسٹنٹ اور ڈاکٹر صاحب و رضا صاحب بہادر مین پوری اور لوگ بھی تھے
و رباب مال سرکار و ڈاک گہر منادی کی گئی کہ جو لوگ اسباب لیگئے ہین واپس کرین
اور مرحلہ جات سڑک کیواسطے برقنداز مقرر ہوئے اور سپاہی جدید بھرتی کئے گئے
اشتہار حاضری قیدیان جاری ہوئے ۔ تیسوین[۳۰] مئی روز شنبہ کو بھولا کی تلاشی مین
بندوق و بارود و دیگر اسباب پلٹن چھاونی برآمد ہوا کچھہ روپیا نقد نکلا اور منادی
ہوئی کہ جو روپیہ سرکار برآمد کراویگا مستحق انعام کا ہوگا جناب ڈاکٹر کلارک صاحب کی
سعی اور کوشش سے ڈاک کا سلسلہ از سر نو جاری ہوا ۔ اکتیسوین[۳۱] مئی کو مرادآباد اور
میرٹھ سے ڈاک آئی محلہ رسلگنج سے کچھہ روپیہ خزانہ سرکاری برآمد ہوا ۔ یکم جون روز
شنبہ کو صاحب مجسٹریٹ بہادر کہیر کو تشریف لیگئے کہیر ایک چھوٹی سی بستی ہے
جانب مغرب چودہ میل واقع ہے براو ہو بال سنگھ چوہان نے سرکاری تحصیلدار کو

ہر طرف کرکے اپنی عملداری قایم کی تہی چنانچہ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے اوسکو گرفتار
کیا اور پھانسی دی اور ہمراہیان راؤ مذکور کو سزا تازیانہ کی ہوئی آٹھہ بجے رات کو
صاحب ممدوح علیگڈہ واپس آئے سلطانی سرا وغیرہ محلات شہر سے کچھہ روپیہ
حسنہ اللہ سرکار کو بہ دوسری جون رزیڈنٹ کو دریافت ہوا کہ تین سو سوار رسالہ
ہندوستانی جو یورپ سے انتظام کو آتے تہے مقام کرادلی میں باغی ہوئے اپنے
افسران انگریزی مین سے تین صاحب کو قتل کیا پانچ سوار رسالہ مذکور مین سے علیگڈہ
پہنچے اونہون نے صاحب مجسٹریٹ بہادر کو اس امر کی اطلاع دی صاحب ممدوح نے وقت
شام ہاتہرس کو نہضت فرمائی تیسری جون کو معلوم ہوا کہ سوار مذکور اکبراباد سے
براہ چہتری گہاٹ سڑک نہر پر ہو کر چلے گئے صاحب مجسٹریٹ علیگڈہ ساسنی سے
باغ لالا مان سنگہ پر تشریف لائے باغ لالا مان سنگہ علیگڈہ سے دو کوس قریب
اگرہ کی جانب واقع ہے اس جگہہ صاحب ممدوح نے کچہری کری شام کو چار بجے چوتہی جون کو
منادی ہوئی کہ ۳۱ مئی کو بالا پل ہیڈن ندی فوج سرکار نے باغیان نمک حرام
دہلی سے مقابلہ کیا بہت نمک حرام مجروح و مقتول ہوئے باقیماندہ فرار ہو کر
دہلی مین بہاگ گیئے چند ضرب توپ سپاہ منصور سرکار نے چھین لین عنقریب
کمانڈر انچیف بہادر مغرب سے اور ستر ہار وبصاحب گور گانوہ سے نہضت فرما ہو

باغیان بظہور کو نیست و نابود کرین گیے پانچوین جون کو ساتوین رسالہ باغی کے سوا علیگڈہ
مین پہنچے اور جتنا اسباب کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے فراہم کیا تہا سب کو جلا کر
خراب کر دیا اور شہر مین انکر بڑی بدعت کی اور لوگون کا اسباب لوٹ کہسوٹ کر کے
دہلی کی جانب روانہ ہوئے چونکہ علیگڈہ ایک بڑی گذر گاہ ہے اوس زمانہ مین اکثر
فوج باغی وہان ہوکر گذری صاحب کلکتر بہادر نے اسواسطے اپنا قیام مدراک کے
مقام پر مناسب سمجہا مدراک اگرہ کی جانب سات میل کے فاصلہ پر علیگڈہ سے ہے
اکیسوین جون کے قریب صاحبان و ولنٹیرز کو جو کہ صاحب کلکتر کے ہمراہ مدد کیواسطے تہے
جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب نے اگرہ واپس طلب فرمالیا اور صاحب کلکتر بہادر
کے ہمراہ صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گئے یعنی مستر کاکس صاحب جج مین پوری اور
اوترم صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور ڈاکتر کلارک صاحب نوسٹماستر اور ٹاندی صاحب
اور ساندرس صاحب تاجران نیل اور ہیرنگٹن صاحب اور مائنڈ صاحب اور السان ای دی
صاحب اور انسان ہارٹس صاحب اور کیبل صاحب اور بر کن نیگ صاحب تہے ۲۴ اجون کو
معلوم ہوا کہ ایک اور رسالہ کنٹجنٹ گوالیار زیر حکم میجر برلٹن صاحب معہ چہہ ضرب توپ
وارد ہاتہرس ہوا بعد ازان یہہ رسالہ بمقام ساسنی مین جو علیگڈہ سے چودہ میل ہے
آنکر مقیم ہوا یہہ رسالہ بنظر انتظام بہیجا گیا تہا ۲۶ چہبیسوین جون کو صاحب مجسٹریٹ بہادر

عزم تنبیہ مفسدان علاقہ لگسمہ کا ارادہ کیا اونہون نے ضلع مین بڑا غدر مچا رکہا تہا دو ضرب
توپ اور سواران سلسلہ و نیز ملازمان خاص اپنے ہمراہ لیکر اگلاس کو تشریف فرما ہوئے
علاقہ لگسمہ پر صاحب مجسٹریٹ بہادر نے جاکر مفسدوں مین سے قریب دو تین سو آدمی کے
باقی بہاگ گئے - مینپوری مین روز شنبہ کو بدمعاشان شہر نے بیگذرہ بانوائے
شیطان علم شیطانی کہڑا کیا اور ایک ہزار یا پندرہ سو آدمیون کے قریب شہر مین
جہادیکے واسطے مستعد ہو کر فراہم ہوئے اور بعد دوپہر تین بجے کے تب
صاحب مجسٹریٹ بہادر اور گیارہ صاحب لوگ جو اون کے ساتہ تہے اون کے قتل کو واسطے
روانہ ہوئے صاحبان موصوفین بمقام مدراک مین وقت افروز تہے وہین سب عملہ
بہی موجود تہا جہادی لوگ شہر مین یہہ کہتے تہے جو ہمارا ساتہ نہین کرتا ہے بعد واپسی
بہادیکے سمجہا جاویگا وان عجیب معاملہ ہوا کہ جب صاحبان والا شان کو یہہ خبر پہنچی تو سب
اور سوارونکو ہمراہ لیکر متوجہہ ہجوم مفسدان ہوئے اور سوارون اور نجیبون کو
حکم تفنگ زنی صادر فرمایا مگر اونہون نے نکلواری پر کمر باندہ کر فیر جانب آسمان کی دی
حریف پر کچہہ آسیب نہ پہنچا صاحبان موصوفین نے اس حال کو ملاحظہ فرماکر اون کو
بندوق چلانے سے منع کیا اور بذات خود سب صاحب گروہ مفسدین مین اسطرح گہس
پڑے جیسے شیر بکریون اور بہیڑون کے ریوڑ مین گہسجاتے ہین دیکہتے دیکہتے کہا ہوا ندی کا

کلکٹری و فوجداری کو حکم تقسیم تنخواہ کا دیا اور خود معہ صاحبان عالیشان اگرہ کی
جانب کوچ کیا ضلع علیگڈہ بہ حکام سے بالکل خالی ہوگیا اور رنگت اوسکی اور ہی
ہوگئی - چوتھی جولائی روز شنبہ ۱۸۵۷ء کو روسا ہنود و مسلمین بہ ارادہ انتظام
شہر کوتوالی مین مجتمع ہوئے بعد تقریرات منشی دیا شنکر ڈپٹی کلکٹر تہانیسر و لالہ
چہوٹے لال و نند کشور و جانی آسا شنکر و لالہ تلسی پرشاد فریق ہنود و منشی محمد داود
و حکیم تفضل حسین و شیخ ضیاء اللہ و خواجہ نجف علی صاحب مسلمانون مین پنچ منتخب ہوئے
اور منجملہ ان کے منشی محمد داود اور منشی دیا شنکر سرپنچ ہوئے - ۶ جولائی کو کریم بخش
ڈاکٹر ہندوستانی کو جو نوین پلٹن باغی کا ڈاکٹر تہا اور دہلی جانے سے رہ گیا تہا کوتوال
مقرر کیا خبر آئی کہ رسالہ و پلٹن باغی چہاونی جہانسی معہ تین ضرب توپ کلہہ وارد ہوگئی
اٹہائیسوین جولائی ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ صبح کو سوار و پیادہ پلٹن چہاونی جہانسی
معہ تین ضرب توپ داخل علیگڈہ ہوئے پنچون کے اہتمام سے رسد مہیا ہوئی مخبر
و بدمعاش سوارون اور تلنگون کو خاص شہر مین لیے آئے اور مکانات سترجان بیش
صاحب اور چہاونی بی بی صاحبہ و بابو تارنی چرن و محمد علی تحصیلدار کول وغیرہ کو
لٹوایا رات کو بارش ہوئی باغیون نے مقام کیا اور ہنگامہ برپا کیا اور خزانچی کلکٹری کے
مکان کو لوٹنے گئے دو باغی سپاہی مجروح اور ایک واصل جہنم ہوا خلقت تو تنگ

ہو رہی تھی جب یہہ خبر مشہور ہوئی جا بجا سپاہیون کو گوشمالی ہونے لگی یہہ فتنہ و
فساد دوپہر تک رہا ایسا خوف باغیون کے دل مین بیٹھا کہ لوٹنا بالکل بہول گئے الغرض
یہہ باغی گیارہوین تاریخ کو کوچ کر گئے پنچ کوتوالی مین فراہم ہوئے چند پنچ لوگ انتظام
مین کوشش کرتے تھے مگر کچھہ بن نہ آتا تھا چودہوین تاریخ جولائی کو قریب چار سو
سوار رسالہ باغی نمبر ١٣ بنارس سے شہر مین داخل ہوئے اور سرائے دکاکین بازار
رفعت گنج مین مقام کیا اور قریب شام سیمے غوث خان افغان سکنہ سکندرہ مع دو جمعیت
سو سوار بہ تحریک نسیم اللہ بہ نیت انتظام شہر آیا اور حویلی المعروف کالا محل مین مقام کیا
صبح کو کچھہ تجویز ملازمی پیادہ و سوار کی اور پنچون شہر سے انتظام مداخلت چاہی
مگر کوئی راضی نہ ہوا تب نسیم اللہ غوث خان کو مالاگڈہ لیگیا سترہوین تاریخ کو
سوار باغی مذکور راہی دہلی ہوئے ۔ ٢٢ جولائی کو یہہ خبر مشہور ہوئی کہ فوج سرکاری
الہ آباد سے کانپور پر آئی اور عند المقابلہ نانا راؤ پیشوا کو شکست ہوئی فوج باغی جو
اوسکے ہمراہ تھی بہت ماری گئی بقیہ فرار ہوئی کانپور مین تسلط سرکاری ہوگیا ۔ اٹھائیسوین
جولائی کو وقت شام نسیم اللہ اور غوث خان مالاگڈہ سے آئے اور حافظ محمد نصر اللہ خان
ڈپٹی کلکٹر مین مقام کیا یہہ مشہور ہوا کہ بادشاہ دہلی نے صوبہ داری علیگڈہ بنام
ولیداد خان نواب مالاگڈہ عطا کی ہے اور غوث خان اوسکا نائب ہوا ہے اب

پنچایتی انتظام ختم ہوا اور نئی صورت کا انتظام ہوا واضح ہو کہ نسیم اللہ ایک شخص ساکن کول صاحب جج کی عدالت مین وکیل تہا اور غوث خان سکندرہ راو ضلع علیگڈہ مین زمیندار تہا - - - - - - - -

غوث خان کی حکومت کا بیان

اونتیسوین[۲۹] جولائی کو غوث خان نے نگاہداشت سوار و پیادہ جاری کی اکثر مسلمان شہر واسطے نوکری کے حاضر ہوئے اور چہرہ لکھایا منا لال پسر جینی لال کو خدمت خزانچی گری عطا ہوئی اور بدمعاش باشندگان مواضع پلا و صاحب آباد اور سندہولی و عیسن پور و اودن وغیرہ کے ملکانے اور میواتی اور برہمن نوکر ہوئے اور انتظام مرحلہ جات و دروازہ تا اونکے ذمہ ہوا کوتوالی شہر کی حسن خان میواتی کے سپرد ہوئی پنچان شہر کو غوث خان نے بلا کر اپنی سند تقرری دکہائی لاچار وے لوگ کنارہ کش ہوئے اور دور باغیان پہیلا باغیون کی فتح مشہور کرنیوالا زمرہ خیر خواہان مین شمار ہوا جو کلمہ حق بولا مجرم ٹہیرا اور مشیر خاص غوث خانکا نسیم اللہ ہوا کل مدار سلطنت اونکے ذمہ ٹہیرا مردمان عاقبت بین اندیشہ مند ہوئے کہ اتنک صاحبان والا شان کی حکومت ہند سے نہین گئی ہے یہہ افغان زادہ بتمعیں اخوان شیاطین حاکم بن بیٹہا ہے اور علم بغاوت کہڑا کیا ہے چند اشخاص

شیطان سیرت اس کے مصاحب و مسازہین صاحبان عالیشان عنقریب واسطے
گوشمالی اس باغی کے توجہہ فرماوین گے اس شہر پر آفت نازل ہوگی بہتر ہے کہ کنارہ
کر کے چلے جاوین چنانچہ چند رئیسون نے ملک شہر چہوڑنے کا ارادہ کیا مگر نسیم اللہ نے
کسی کو شہر سے باہر نہ جانے دیا اور جس نے نکلنے کا ارادہ کیا وہی بہ شہر مین واپس
لایا گیا محبوب خان جو سررشتہ ڈاک انگریزی مین اوورسیر تہا تحصیلدار شہر علیگڈہ
اور حسین خان طاسہ نواز پیشکار مقرر ہوا اور ظفر الدین پسر کریم بخش بنی اسرائیل
غوث خان کے دفتر کا میر منشی مقرر ہوا فصل ربیع کے واسطے موافق فرد داخل کردہ
ہمت خان مرد بہ تحصیل کول طلبی زمینداران سکنا شہر کول کی ہوئی اور معرفت
مرد ہیہ مذکور لوگون سے جبراً روپیہ لیا اور بعض زمینداران پر تشدد حوالات وغیرہ کا
کیا مگر جبکہ روپیہ خاطر خواہ وصول نہوا اور کچہہ انتظام نہو سکا تو نسیم اللہ دار اگست کو
بہ بہانے لانے خزانہ اور توپ کے مالاگڈہ کو گیا مالاگڈہ تو برائے نام تہا وہ
دہلی کو بعزم دیگر گیا وہان ارادہ پورا نہوا واقعہ ۱۳ اگست کو ڈیڑہ سو سوار باغی
چہاونی ساگر وارد ہوئے اون کو غوث خان نے ملازم رکہہ لیا ابتدا غوث خانکا
مقولہ تہا کہ رعیت کو تکلیف نہ دونگا مگر اب کہ زمانہ بربادی قریب پہنچا نیت
بدل گئی شہریون پر روپیہ وصول کرنیکے واسطے تشدد بیجا کرنے لگا اور لوگون کا

مال اور اسباب لوٹنا شروع کیا . . . .

غوث خان کا فوج انگریزی سے شکست پانا

اکیسوین[۲۱] اگست کو خبر ہوئی کہ صاحبان والاشان انگریز بہادر معہ فوج مقام آگرہ سے گوشمالی غوث خان کے واسطے آتے ہین ۔ بائیسوین[۲۲] روز شنبہ کو غوث خان نے اپنی فوج کو ہمراہ لیا اور مان سنگہ کے باغ مین قیام کیا یہہ باغ علیگڈہ سے دو کوس جانب آگرہ واقع ہے اور یہہ منادی کی کہ شہر کے ہنود و مسلمین جہاد کے واسطے حاضر ہون کیونکہ معاملہ دین ہے قوم ہنود سے کوئی نہ گیا مگر مسلمانون مین کوئی باقی نرہا ہوگا کیونکہ اکیسوین تاریخ کو بعد نماز جمعہ مولوی عبدالجلیل نے جملہ مسلمانان شہر کو ہدایت کرکے امادہ جہاد کردیا تھا چنانچہ جوق جوق مسلمان شہر سے جا بے مقررہ پر[؟] اہم ہوئے علاوہ شہر کے صدہا مسلمان وتاولی وبھیکن پور وغیرہ قصبات سے آئے اور بدمعاشان دیہات بلا وعیین پور وادون تو مدام حاضر باش نوکر تھے ۔ الغرض تئیسوین[۲۳] تاریخ روز یکشنبہ کا اسی انتظام مین بسر ہوا اور دو کانات بھی باغ پر قایم ہوئین اور مسلمانان ذمیقدور شہر سے جہادیون کے واسطے دعوتیں بھیجی اور یہہ خبر غلط اوڑائی کہ رسالہ وپلٹن معہ ضربات توپ کے شاہ دہلی کل علیگڈہ داخل ہوگی اور جو روپیہ فروخت مال مغرورہ سے جمع ہوا تھا اور

تعلقہ داران بھیکن پور و دتاولی و بوڈہ گانو نے بطور مدد جہاد بھیجا تہا اوس سے
تنخواہ سواران باغی جہادی ساگرو سپاہیان کو تقسیم کی گئی - چونسیوین اگست روز دوشنبہ کو
فوج ظفر موج سرکار دولتمدار انگریز بہادر زیر حکم میجر منٹگمری صاحب بمقام ماتہرس سے
حملہ آور ہوئی اور قریب چاہ حجام سے گولا آیا اسوقت مولوی عبد الجلیل بآواز فرماتے
تہے کہ سب لوگ مردانہ مقابلہ کرین الغرض گولہ آتے ہی مولوی عبد الجلیل معہ غوث خان
و لیبر عزت علی و محمد یوسف خان افغان رام پور و چند اجل رسیدہ کو ہمراہ لیکر آگے
بڑہے اور ہجوم بدمعاشان پیچہے چلا اور توپ انگریزی پر جا پہنچے مولوی مذکور اور
اوسکے ہمراہی اپنی سی کر گذرے گوروں نے یہہ چالاکی کری کہ جسوقت دیکہا
کہ سامنے سے لوگ بیخوف غلولہ توپ و تفنگ برہنہ شمشیر لیے آتے ہین توپ کو چہوڑ
جدا ہو گئے حریف تو یہہ سمجہا کہ غالب آئے اور توپ ہمارے ہاتہہ لگی اور انگریزی
سپاہیان موصوفین نے پیچہے کی توپ سے گراب مارا اور حملہ کیا صدہا حریف مارے
گئے اور مجروح ہوئے بقیہ حواس باختہ ہوکر بہاگے عبد الجلیل معہ گروہ جہاد مارا گیا
اور جانب فوج سرکار سے مسٹر ٹانڈی صاحب تاجر نیل اور تین چار گورے قتل ہوئے
اور ٹہاکر کہڑگ سنگہ لیبر ٹہاکر جیوا رام سنگہ مجروح ہوئے اس لڑائی مین ٹہاکر
گوبند سنگہ صاحب معہ اپنے ہمراہیون کے فوج انگریزی میں کے واسطے شریک تہے

اور ڈپٹی کلکٹر اسے درگا پرشاد صاحب اور چوبے جگیشن داس صاحب جنکو اب
راجائی کا خطاب ملا ہے لڑائی مین شریک تہے اور چوبے گہنشام داس صاحب
بہی جنکی برابر خیر خواہ سرکار انگریزی بہت کم ہوئے ہوان گئے باوجود نابینا
ہونیکے لڑائی کے میدان مین موجود دیکھے سواران باغی جہاونی سا گرجو ملازم غوث خان
ہوئے تھے اور باغ واقع سرحد پلا مین رجہ لگا یا تہا گولہ کی صورت دیکھتے ہی
بہاگئے بعد ازان اکثر مسلمان عیال و اطفال لیکر شہر بدر ہوئے اور اسقدر
خوف و اسنگیر ہر ایک مسلمان کے ہوا کہ پیچھے پہر کر نہ دیکھا باغیون مین تو اضطراب
و خوف پھیلا اور خیر خواہان سرکار کو نور روز ہوا فوج سرکار نے اوس روز
تو اسقدر فتح پر اکتفا کر کے ہاترس کو نہضت فرمائی سہ پہر کو غوث خان واژون
طالع برگشتہ بخت بہمرہی سواران باغی جو شامل تہے براہ شہر مالاگڈہ کو چلا گیا
اور اوسیوقت باپ اور بہائی نسیم اللہ مع قبائل بہاگئے اور کوتوال و تحصیلدار
و منالال خزانچی و دیگر اہلکاران و مصاحبان غوث خان کا پتا نہ ملا کہ کب کافور ہوئے
حسین خان پیشکار جہاد مین ہی کام آیا پچیسوین و چہبیسوین اگست کو شہر انتظام
او حاکم سے خالی رہا اہالیان سرکار کی رونق افروزی کا انتظار رہا جو لوگ
بہاگئے تہے اونہونے پہر آنا شروع کیا مگر چہبیسوین تاریخ کو مشتہر ہوا کہ منتظم

سرکار آتے ہین باغی لوگ پہر فرار ہوئے ستائیسوین اگست ۱۸۵۷ع روز
پنجشنبہ کو قریب دو پہر ٹہاکر گوبند سنگہ بجمعیت سوار و پیادہ علیگڈہ تشریف
لائے اور جو کی کہری دروازہ پر توقف فرمایا منشی بندرلال صدر امین و چند کس
موجود ہوئے و چند رئیسان بازار حسب الطلب حاضر آئے اجازت کہولنے بازار کی
ہوئی شہر مین منادی ہوئی کہ سرکار انگریزی کی جانب سے انتظام شہر پنچایت کے
سے ہوا ہے کوئی خوف نکرے کوتوالی مین ٹہاکر [illegible] سنگہ برادر زادہ ٹہاکر
گوبند سنگہ نے اجلاس کیا دروازہ [illegible] سپاہی متعین ہوئے [illegible]
صاحب مین جو اسباب غوث خان باغی چہوڑ گیا تہا سرقہ ہوا صبح [illegible]
روز جمعہ کو مسٹر کاکس صاحب بہادر کمشنر خاص معہ دیگر [illegible] و سپاہیان گورہ [illegible]
توپ رونق فرما شہر ہوئے پریٹ پر ڈیرہ کیا منشی درگا پرشاد ڈپٹی کلکٹر بلند شہر
ہمراہ تہے بندوبست تہانہ و تحصیل جو کیا تہا جاری ہوا احکام قرقی مکانات باغیان
نافذ ہوئے اور مسلمانون کی دوکانین اور گہر سپاہیان ٹہاکر گوبند سنگہ نے
لوٹ لیئے دربارہ حاضر لانے تا [illegible] سرکاری منادی ہوئی + اونتیسوین اگست کو
پنڈت آفتاب رائے تحصیلدار کول و منشی [illegible] دار کلکٹری [illegible] مقرر ہوئے
نسیم [illegible] سرکار [illegible] واخا [illegible]

اور چند مکانات سلیمن زیر قلعہ سے اسباب نکالا گیا انگریزی اسباب بہت برآمد ہوا
محمد یوسف خان بہادر کا مال قرق ہوا کچہری اہل پنچایت وتحصیل کا مقام مدرسہ قرار
پایا ٹہاکر گوبند سنگہ ومنشی درگا پرشاد ڈپٹی کلکٹر بلند شہر ومنشی سندر لال صدر امین
اہل پنچایت ہوئے اور صدر امین صاحب کو جنٹ مجسٹریٹی کا اختیار بہی ملا گورون بے
جو پرگٹ پر مقیم تہے جیلخانہ مین ڈیرہ کیا اور حکام بہی اوسجگہہ قیام پذیر ہوسے
چوتہی تاریخ ستمبر ۱۸۵۷ء کو صاحب کمشنر بہادر معہ صاحبان جنٹ مجسٹریٹ واسسٹنٹ
مجسٹریٹ بہادر وفوج وتوپخانہ تشریف فرمائے ہاتہرس ہوئے اور انتظام متعلق
اہل پنچایت فرمایا اور مال برآمدہ ڈاک گہر ہاتہرس کو جالان ہوتا رہا اور مال باغیان
نذر نیلام ہوا میرٹہہ کی ڈاک کا سلسلہ معرفت ہرکارہ براہ چہاؤنی سفر جاری ہوا اور
آگرہ کی ڈاک جاری ہوئی * بندرہوین تاریخ کو یہہ سنا گیا کہ نسیم اللہ و نیاز احمد
اترولی مین آئے ہین اور جماعت بدمعاشان اون کے ساتہہ ہے * تیسوین ستمبر ۱۸۵۷ء
اشتہار فتح دہلی مشتہر ہوا اور یہہ خبر متواتر آئی کہ نسیم اللہ معہ جمعیت کے اکرآباد مقیم ہے
اور کول کا ارادہ رکہتا ہے تعلقدار دنادلی اوسکا مددگار ہے روپیہ بہی صرف کو دیا
ہے اور بدمعاش بہت ساتہہ ہین * بیسوین ستمبر کو نسیم اللہ باغی کے اشارہ سے رات کو
قوم ملکانہ سکنہ ادون نے برقندازچوکی پنیٹی پر شبخون لا کر قتل کیا کوئی زندہ

پہنچوڑا کہ حال سے مطلع کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نسیم اللہ کا علیگڈہ مین بھیر و خیل ہونا

صبح بیسوین ستمبر ۱۸۵۷ء روز جمعہ کو نسیم اللہ قصبہ اکراباد سے فتنہ پردازان
ساکن بھیکن پور و دتاولی ورائیپھ واتروئی و چاندپور وغیرہ فراہم کرکے اور
ایک ضرب توپ دتاولی کی ہمراہ لیکر متوجہ کول کا ہوا اور رستہ مین قرب و جوار کے
بدمعاش اور وے لوگ جو علیگڈہ سے بھاگ گیے تھے شامل ہوئے یہہ ہجوم جب قریب
شہر کے آیا تو ایک کو مارا اور وہ مدرسہ پر جہان پنچایت اور تحصیل کی کچہری
ہوتی تھی گرا اور دو برہمنون کو اچل تالاب پر مار کو لوگ کرنے سے حاکم اور اہلکار
اور اہل معاملہ اپنی جان لیکر بھاگے اور غلغلہ عظیم برپا ہوا وہ وقت ایسا نہ تھا
کہ گھر چھوڑ کر نکل جاتے کیونکہ حریف سر پر آپہنچا لاچار تن بہ تقدیر اہل شہر گھر کے
دروازے بند کرکے بیٹھ رہے جب ٹھاکر گوبند سنگہ نے یہہ اطلاع پائی تو مقابلہ کے
واسطے فوج کو حکم دیا اور کھاگولی بارود تقسیم ہو بہت سوار پیادون نے تو خبر سنتے ہی
راہ لی مفسدین دو گروہ ہوئے ایک شہر مین گھسا اور جو اجل رسیدہ اون کے
پیش آیا مارا گیا پولس کے لوگ بھاگے دوسرا گروہ براہ سڑک کوٹھی ٹھاکر صاحب
ممدوح پر جا پہنچا اور مقابلہ طرفین سے ہوا توپ و تفنگ چلی نسیم اللہ و نیاز احمد

مجروح ہوئے قریب تہا کہ بدمعاش بہاگ جاوین مگر سپاہ تہا کر موصوف نے
بملاحظہ نامردی سپاہ استقامت مناسب وقت نہ دیکہہ حسب سبیل سے دفع بابا معرکہ
سے آپکو نکالا تہا کر موصوف کی دلاوری مین کچہہ کلام نہین ہے کہ بدست خود
توپ سر کرتے رہے لیکن جب سپاہ بہاگ گئی تب مجبور ہو گئے مثل مشہور ہے اکیلا سورما ن
رن نہین جیتا پہر تو مفسدین نے غارتگری پر کمر باندہی جو مال و متاع تہا کر موصوف و الحاق
سرکار کو تہی مین موجود تہا لوٹا اور دو ضرب توپ اپنے تصرف مین لائے اور یہہ
خبر باقی ہی بدمعاش شہر کے نکل آئے اور باغی کے ہان شادیانہ بجنے لگے نسیم اللہ نے
ڈیرہ مین قیام کیا اور منادی ہوئی خلق خدا ملک بادشاہ حکم مولوی نسیم اللہ بہادر کا
بازار کہولو بعد اس منادی کے وہ انتظام ہوا کہ سلف کے حکام و سلاطین کو نہ سوجہا ہوگا
یعنی بدمعاش جوق جوق بازار پر گرے اور بآواز طاسہ و ڈہول دوکان توڑ لوٹنا شروع کیا
دوسری منادی یہہ ہوئی کہ جو منشی درگا پرشاد ڈپٹی کلکٹر اور پنڈت آفتاب رائے
وجوسے گہنشام داس و سندر لال صدر امین و منشی جمیعت رائے کا سر لاویگا ہزار ہزار
روپیہ انعام پاویگا تین یا چار گہڑی دن رہے اترولی مین خبر ہوئی کہ کول مین نسیم اللہ
نے فتح پائی اور ٹہا کر کو ہند سنگہ سردار ہوئے تب مفسدین اترولی نے منشی
محمد علی خیر خواہ سرکار کو قتل کیا رات تو بخوف و ہراس کٹی فجر ہوئی دہیگا مہ

تا این برپا ہوا غرض دس روز تک عملداری نسیم اللہ مین یہی حال علیگڈہ کا رہا ۔
جو تھی تاریخ دسمبر سے خبر ہوئی کہ افواج سرکار انگریزی بعد فتح دہلی دشمنون کا
تعاقب کرتی ہوئی چلی آتی ہے اور بروز سہ شنبہ خیمہ زن ہے صبح کو علیگڈہ داخل ہو گی
نسیم اللہ نے یہہ خبر پاکر مکر پہیلایا اور مقام ننادہی وسرائے حکیم پر مورچہ
لگانا تجویز کیا دروازہ شہر اور مسجد پر رات بہر توپین چہوٹا کرین اور رات مین
منادی کرائی کہ واسطے مقابلہ اور لڑائی کے مطابق شہر ہمراہ ہون صبح پانچوین اکتوبر
۱۸۵۷ع روز دوشنبہ کو سپاہ سرکار یلغار نازل ہوئی جب شہر کا تہوڑا فاصلہ رہا
تہا کہ بدمعاشان کی جانب سے گولہ چلا اور سیونت سزا دہی ان کی سرکار پر لازم
آئی فوج انگریزی کے ہاتہہ سے بہت سے بدمعاش اور مفسد مقتول و مجروح ہوئے
اور باقی بہاگے فوج انگریزی داخل علیگڈہ ہوئی اور چہٹی تاریخ کو اکبرآباد کی جانب
کوچ کیا اور وہان جاکر منگل سنگہ اور مہتاب سنگہ کو جنہون نے بڑی شورش مچا رکہی
تہی مارا ۔ بعد اس فتح کے فوج ممدوح برابر کوچ کرتی ہوئی دسوین تاریخ کو آگرہ مین
داخل ہوئی ۔ اور ۱۹ ین تاریخ اکتوبر ۱۸۵۷ع کو میجر الڈ صاحب بہادر داری
وغیرہ سوگورون اور دو ضرب توپ کے آگرہ سے علیگڈہ گئے اور وہان
جاکر قابض ہوئے اس تاریخ سے علیگڈہ کا رفع فساد ہوا اور جلد انتظام ہو گیا

وقایع ڈبلیو کونر صاحب بہادر درباب کیفیت علیگڈہ

جسوقت ہنیوین مئی ۱۸۵۷ع کو شہر علیگڈہ مین بغاوت ہوئی مین کہانا کہا رہا تہا
فوزاً میز پر سے اوٹھہ کہڑا ہوا اور اپنی میم اور لڑکون سے کہا کہ باہر آجاو
اور مینے اپنے ساتہہ انجیل اور دعا کی کتاب اور دو عدد تپنچے اور تہوڑی سی دوا
اپنے دو بیمار لڑکون کے واسطے اور بہت روپیہ نقد جو اوسوقت میرے پاس تہے
اور اپنی میم کی زیور کا صندوقچہ اور چند ڈبل روٹیان لین اور مسٹر رسید ما
مستر واٹسن صاحب کے گہر کو گیا راستہ مین میرا نوکر پکارا کہ مسٹر ہین صاحب
کے گہر سے ابہی آتے ہین مین فوراً ٹہر گیا اور وہ ہم سے شامل ہو گئے
اس عرصہ مین مسٹر واٹسن صاحب اور اور صاحب لوگ گوالیار کنٹنجنٹ کے سوارون
کے ساتہہ چہاونی کو چلے گئے تہے اور جب ہم واٹسن صاحب کے گہر پر پہنچے
ہمنے مکان خالی پایا کرسیان باہر رکہی تہین چار پولس کے سوار احاطہ کے
دروازے پر دیکہے وے گستاخ تہے اور تہوڑی دیر بعد دیکہا کہ ننگی تلوار
لئے دیوار کے باہر لوٹ کی تلاش مین تہے اگر ہم احاطہ سے جلدی باہر نہ نکل آتے
تو وے ہم پر آگرتے اب ہم تن بتقدیر چلے اور ہر ایک چیز ہمارے خلاف تہی
گروہ کے گروہ چمار اور اور اشخاصون کے چہاونی کی طرف بہاگے جاتے تہے

اور جب مینے پوچھا کہ اسکا کیا باعث ہے اونہون نے کہا کہ چھاونی مین فساد
سے یہہ ظاہر ہے کہ یہہ شہر کے لوگ پہلے سے ملے ہوئے تھے اور
باغیون نے انہین کہہ رکھا تھا کہ فوراً چھاونی کو لوٹ اور غارت کیواسطے
چلے آؤ پس اونہون نے ویسا ہی کیا کیونکہ بنگلون کا جلانا اور لوٹ آفتاب غروب
ہوتے ہی شروع ہو گئی سپاہی بعد جلانے چند گولیون کے ڈاک گھر کی طرف
گئے اور لدی ہوئی گراچیون سے اسباب اوتار کر خزانہ کی طرف لائے
سات بجے شام کے خزانہ پر حملہ کیا اور جس پوش برآمدہ مین جسمین دفتر اور
کچہری کا اسباب تہا آگ لگا دی اب خزانہ کی لوٹ شروع ہوئی صرف
باغیون نے ہی نہین بلکہ شہر کے لوگون نے بہی لوٹا کیونکہ خزانہ بڑے
بازار کے قریب واقع تہا اور اوسکے سامنے ہندوستانی گھر جسمین
بدچلن لوگ رہتے تھے واقع تھے ایک خوفناک ماجرا ہمارے روبرو تھا
سب جگہہ آگ لگ رہی تھی اور ایک جماعت لٹیرون کی چارون طرف دوڑ رہی تھی
ہتی لوگ اس غرض سے کہ ہنگامہ فرو ہو گوالیار کنٹنجنٹ کے قریب ہین اور
عجب نہین کہ ہم پر یکایک آگرین اس سبب جو کچہ خزانہ گراچیون مین لاد دیئے
سپرد کر گیا روپیہ بجے رات کے دہلی کو روانہ ہوئے ایک بڑے صاحب سلطان خان نامی نے

جو شہر کو بہاگا آتا تہا مجہسے کہا کہ کسی طرح آپ شہر مین نہ جایئے ورنہ جو
حال عیسائیون کا دہلی مین ہوا ہے وہی حال آپ کا ہوگا چنانچہ وہان سے
شہر کی دیوار کے باہر ایک چہوٹی جہونپڑی مین جہان اکثر خاکروب لوگ
رہتے تہے گئے وہان ایک امیر ادہر زمیداری کا گہر شہر کی دیوار کے پاس تہا اور
اسطرح واقع تہا کہ اوس کے گہر سے یہہ مکان جسمین ہم تہے سب نظر آتا تہا
مہترون کو ایک تعجب کا مقام تہا کہ ہم صاحب کے گہر بار کے اسباب کی بابت
مین اون کے ہان تہے یعنی ہر چند چاہا ملکہ [illegible] دیا گیا کہ کوئی بند وبست گاڑی
سواری ہمین ملجاوے اور ہم نا تہہ [illegible] پہنچ جاوین مگر میسر نہوئی بہنگی ایک ایک
کر کے ہمارے پاس سے سب چلے گئے اور نوبت [illegible] کے ہم اکیلے رہ گئے دو دو
لڑکے بیمار تہے بارہ بجے رات کے مستر مین صاحب نے مجہسے کہا مناسب ہے کہ
سا سنی کی طرف چلے چلو عجب نہین سوا تی ہم پر حملہ کرین کیونکہ اون کے گہر قریب
تہے اور مہترون سے دغا کا خوف تہا مستر مین صاحب اور مینے کمال تک ودو
پانچ مہترون کو جو گانو کے تہے راضی کیا کہ ہمین مدراک تک جو وہان سے
دس میل تہا پہنچا دیوین اور ہم اونکو بہت انعام دین گے اب ہم ہمیں میل کر اور
کپڑے پہنک کر ایک بجے صبح کے اوسطرف کو روانہ ہوئے مدراک کو جاتے وقت

ہمین دو تین مرتبے پولس کے لوگون نے روکا تو کا یہہ لوگ سب کے سب انگریزون
کے خلاف معلوم ہوتے تھے اور بہت گستاخانہ الفاظ سے انگریزون کا ذکر
کرتے تھے رات کے وقت نطو بند دھا تیرون کے چلے جاتے تھے اور
یہہ خیال کرتے تھے کہ مدراک مین ہمین امن ملیگا مگر برعکس اس خیال کے مدراک کی
دیوار کے قریب پہنچے ہی ایک جماعت نا ادمیون نے آگھیرا یہہ لوگ مدراک کے
بہت دایلے تھے اور اس کہات مین بیٹھے تھے کہ جو شخص علیگڈہ سے بہاگا ہوا
آدمی سے مارین اور لوٹ لین ۔ انہون نے ہمین کہا کہ کول کے ولایتی ہین اور
ایک نے اون مین سے پولادی سے سر پر ماری مگر عنایت ایزدی سے
بچ گیا دوسرے نے میری میم پر تلوار چلائی مگر اون کے بہی نہ لگی مجہے تو خیال تہا
کہ وہ ماری گئین اب اون لوگون نے ہمین گہیر لیا اور دہمکایا کہ مار ڈالینگے
ہمنے اون سے التجا کی اور کہا کہ جو کچہہ ہمارے پاس ہے وہ لے لو اور
ہماری جانین چہوڑ دو چنانچہ وہ سب ہمارا اسباب لیکر گا تو مین بہاگ گئے
اب ہم تنہا رہ گئے اور مسٹر ینگ لین صاحب کے کارخانہ پر گئے دروازہ بندپایا
اور سپاہیون نے اندر نہ جانے دیا اون سے ہمنے تہوڑا سا پانی پینے کو
مانگا اسپر انہون نے ایک حوض جہان مویشی پانی پیا کرتے تھے اور

ایک کویں کے قریب واقع تہا بتلا دیا بہت وقت کے بعد دروازہ کہولا گیا اور ہم مسٹر
نیکڑلین صاحب کے پاس گئے اونہون نے ہماری بڑی خاطر کی اور سب ارام
آرام کا موجود کر دیا یہہ صاحب خود بڑے تردد مین تھے کیونکہ بعض زمیندار
ٹڈراک اور اوس کے قرب وجوار کے جنکا حق ان صاحب نے نیلام مین خریدا تہا
دشمنی رکھتے تھے ان صاحب نے سبب کونت عرصہ دراز اور کارخانے قدیم
یعنی ۳۴ چونتیس برس کے گانو کی بڑی ترقی کی تہی لیکن باوجود اس کے وہ ارادہ فاسد
سے باز نرہے اور اس موقع کو جوکہ اس غدر کے سبب اون کے ہاتھہ لگا غنیمت
جانا مسٹر نیکڑلین صاحب نے زمینداروں کو بہت سا انعام بلکہ جو کچہہ وے
چاہئین دیئے کہا کہ کارخانہ کو بچاوین لیکن زمینداروں کو یقین تہا کہ انگریز
کی عملداری اوٹہہ گئی اور کارخانہ وغیرہ سب اونہین کا ہے مسٹر نیکڑلین صاحب کے
بنگلہ پر سے جو ایک بلندی پر تہا تمام دن ایک عکس واقع نظر آتا رہا ہر ایک راہ گیر کو
گنوار گہیر لیتے تھے اور لوٹ لیتے تھے ایک جماعت مع ایک گاڑی کے جسمین عورتین
اور لڑکے اور اسباب تہا جاتی تہی اور بعض مسلح آدمی اوس کے ساتہہ تھے
گنوارون نے اوسے گہیر لیا لیکن اون آدمیون نے اونہین ہٹا دیا مگر تہوڑی
دیر بعد ایک اور بڑے گروہ نے آگہیرا اور انجام یہہ ہوا کہ بعض آدمی بچ نکلے

اور اسباب سب لٹ گیا یہہ سب دیکھکر مینے نیکرلین صاحب سے کہا کہ اب جلدی
سے اسني یاہاترس کیطرف جہان تحصیلدار ہے چلیئے مگر اون صاحب کو ان
زمیندارون پر اعتبار تھا جنہون نے آخر کو اون کے ساتھہ دغا کی ایک میرا
نوکر ذات کا مہتر جو اسني کا رہنیوالا تھا اتفاقاً کول سے یہان آیا تھا
اور وہ کھانا لینے گانو مین گیا اوس نے وہان سُنا کہ لوگ رات کے وقت
کارخانہ پر حملہ کیا چاہتے ہین کہ آگ لگاکر اور لوٹ کر مار ڈالین اوس نے
ہم سے کچھہ نہین کہا اور چپکے ہي سے اسني کو چلا گیا اور جو لوگ ہمارے
ساتھہ آئے تھے ہمین چھوڑ کر چلے گئے اب اسکا بندوبست کیا گیا کہ رات مین
کارخانے کی حفاظت کرین نو بجے رات کے ہم سب نے آرام کرنا چاہا کہ ایک غل
سُنا کہ کارخانے مین آگ لگی ہم نے فوراً دروازہ کہولا اور دیکھا لکڑیون کے
ڈہیر مین آگ لگ رہی ہے اور چونکہ آگ ہوا کی جانب تھی ایکایک سارے
کارخانے مین آگ لگ اوٹھی ہم سب مشکل سے کارخانے سے باہر نکلے کیونکہ
تمام کارخانے مین آدمي ننگي تلوارین لیئے کھڑے تھے اس گھبراہٹ مین
میری سب سے بڑي لڑکي پیچھے رہ گئي مین لوٹ کر اوسکے لینے کو گیا اور عنایت
ایزدي سے ایک اور لڑکے کے ساتھہ چھپر مین کھڑا دیکھا وہان سے لے

لیے آیا اب ہم سب ایک گروہ مین جمع ہوکر ایک باغ مین کھڑے ہوئے اوسوقت
بنگلہ جل رہا تہا اور ہوا کی تیزی سے شعلہ اسقدر بلند ہوتا تہا کہ چنگاریان چارون
طرف پہیل رہی تہین اور آگ کی تپش ہم تک آتی تھی اب گنوارون نے کارخانے
کے دروازے توڑنے شروع کیے اور کارخانے مین گردہ کے گروہ
گنوارون کے جو ابتک مسٹر نیکڑلین صاحب کی عنایت سے فیضیاب ہوئے تھے
اوسکی لوٹ مین لگے اب کسیطرف سے صورت امن کی ندیکھی اور اس خوف
سے کہ یہہ لوگ ہمپر حملہ کرینگے اور مسٹر نیکڑلین صاحب کے پرانے پرانے
نوکر چہوڑکر چلے جانے لگے ہم نے ارادہ کیا کہ رات کی اندہیری مین ساسنی کو
چلدین ایک بیمار لڑکا میری گود مین تہا اور دوسرا میری میم کی گود مین ہین صاحب
کی میم کے پانو مین اسقدر آبلے پڑہ گئے تہے کہ مسٹر ہین صاحب تمام رستہ بہر اونہین
پیٹھ پر چڑہائے گئے رستہ مین ماندگی کے سبب سے مین بہت عاجز تہا اور خصوص
اس تکلیف سے جو مینے پچھلے روز پائی تہی مینے ایک شخص سے تہوڑا سا
پانی مانگا اور اوس نے کمال حقارت کے ساتھہ مجھے گالی دی اور بڑی جستجو
اور مشکل سے مجھے تہوڑا سا پانی ملا پھر ہمنے ہونان کی چوکی پر اور رسیر کا
بنگلہ جلتے ہوئے دیکھا اور ہمین خوف ہوا کہ یہہ لوگ ہمپر حملہ نکرین مگر خدا نے

فضل سے بچ گئے اس لڑائی اور سفر سے ہم بالکل تہک گئے تھے اور صبح ہونے
سے ذرا پہلے ساسنی مین جہان مستر جوزف شِس صاحب رہتے تھے پہنچے یہہ صاحب
مستر نیکڑلین صاحب کے دوست تھے اور اون کے لڑکے سمویل صاحب نے
ارادہ کیا کہ یہین رہنا چاہیے ہم گانو مین گئے اور پہر مستر شِس صاحب کے
بنگلہ پر کہ اونچی جگہہ پر واقع تہا پہنچے ہم سیڑہیون پر چڑہ گئے اور چونکہ تہک گئے
تھے برآمدہ مین فرش پر سو رہے بہت سے مسلح آدمی حفاظت کر رہے تہے
اور غل مچا رہے تھے یکایک بڑی بہاری آندہی اور طوفان اوٹہا ہم سب ایک گہنٹہ
سوئے ہون گے اور تب اوٹہکر دیکہا کہ بادل بہت گہرا ہے مستر نیکڑلین صاحب کا
گماشتہ بنالعل ساسنی مین رہتا تہا اور اوسکو صاحب ممدوح نے لکہا تہا کہ کچہہ آدمی
بہیجکر ہمارے ساسنی تک حفاظت سے پہنچنے مین مدد کرین اس عرصہ مین طوفان
آگیا اور ہم سب اندر ہو گئے اوسوقت یکایک غل ہوا کہ آدمی اس جگہہ کے لوٹنے کو
آئے ہین مستر شِس صاحب کے آدمیون نے مستر نیکڑلین صاحب کے صاحبزادے کے
ساتہہ جو اوسوقت باہر تھے ایک جماعت پر گولیان چلائین پیچہے جو معلوم ہوا
کہ یہہ جماعت بنالعل نے ہمارے ساسنی پہنچانے کیواسطے بہیجی تہی یہہ آدمی جب
ان پر گولیان چلین تو ساسنی کو لوٹ گئے اب ہمین نہین معلوم تہا کہ باہر کیا ہو رہا ہے

مگر یہہ خوف تہا کہ خطرہ قریب ہے میہہ اب فرو ہو گیا اور بادل صاف یکایک
پہر ایک خوف پیدا ہوا کہ بہت سے آدمی احاطہ مین لگ گئے ہین اور ایک آدمی
جو ضرور مستر متیس صاحب کا نوکر تہا باہر سے ہم سے کہا کہ دروازہ کہول دو
اور باہر آؤ یہہ لوگ تمہین پکارتے ہین اب ہم سبنے اپنے تئین خداوند مطلق
کے حوالہ کر کے دروازہ کہول دیا اور دو دو کر کے باہر نکل آئے ان آدمیون
نے ہمارے ساتہہ دغا کی پہلے اونہون نے کہا کہ ہم تمسے کچہہ مزاحمت
نکرینگے مگر ہم سیڑہیون سے اوترتے تہے کہ اونہون نے ہمپر حملہ کیا
ایک نے میری ڈاڑہی پکڑلی اور قریب تہا کہ مجہکو قتل کرے ایک اور ہندو نے
میرے کپڑے جو مستر نیکٹرلین صاحب سے مڈراک مین لیے تہے اوتار
لیے ایک تیسرے شخص نے بار بار مجکو قتل کرنیکو ڈرایا اور میرے سامنے
اپنی تلوار پہرائی ہر ایک شخص کل ہمارے ساتہیون مین سے جس کے پاس جو تہا
سب چہن گیا اب اوس جماعت نے بنگلہ کے دروازے توڑنے اور اسباب
لوٹنا شروع کیا کتابین پہاڑ ڈالین اور تمسخر کے ساتہہ کچہہ ورقے ہمین پڑہنے کو
دینے لگے پہی نوبت کہانے کی برتنون کی کی اور رکابی کے ٹکڑے ہمین
دکہلاتے تہے مستر نیکٹرلین صاحب کے نوکر پہلے سے ہمارے

حاضر ہی تیار کر رہے تھے وہ سب اونہوں نے لوٹ لی اور چند چیزیں اور بہوڑے سے
وال بدزبانی کے ساتھہ جسکا بیان کرنا ضرور نہین ہمین کہانے کو دی اصطبل کے
پاس ایک بڑی کوٹھی ناچ کی تہی اور ہم سب وہان بیٹھے تھے ایک گروہ مسلح میواتیونکا
کہ بدمعاش اور بہوراگنکا بہین سے تھے اوس ناچ کی کوٹھی پر آگرے اور اون مین
دو شخص جو ظاہر از میندار سے معلوم ہوتے تھے اور جو مستر نکلیٹ لین صاحب
سے عداوت رکہتے تھے شمشیر برہنہ اپنے ہاتھہ مین لیے مجھکو نکلیٹ لین صاحب
تصور کرکے ارادہ قتل کا کیا اور یہہ کہا کہ تم جان صاحب ہو کیونکہ اس نام سے
صاحب مذکور گانو مین مشہور تھے مینے اون سے کہا کہ مین وہ صاحب
نہین ہون بلکہ ایک کول کا مسافر ہون تب اونہون نے پوچھا کہ جان صاحب کو
بتلا دو مینے کہا کہ مجہہ کو معلوم نہین مستر نکلیٹ لین صاحب تن برہنہ میرے
پاس بیٹھے تھے اور تمام مکان ان بدمعاشون سے بھرا ہوا تھا ایک میواتی
نے اپنا تیر کلا اون صاحب کیطرف تانا اور چاہا کہ اونکی طرف بندوق سر کرے
مگر اون صاحب کے ایک نوکر نے اوسکو دہکا دیدیا اور اپنے آقا کے واسطے
التجا کی اوسیوقت یہہ خبر پہنچی کہ مستر نکلیٹ لین صاحب کے اکلوتے لڑکے کو مار ڈالا
اور دروازہ کے باہر گوبر کے ڈہیر کے پاس پڑے ہین ایسا معلوم ہوتا تھا

کہ یہہ لڑکا ٹیس صاحب کے دہوکے مین مارا گیا اگر یہہ ہمارے ساتہہ رہتے تو یقین
ہے کہ بچ جاتے مگر ہمین نہین معلوم کہ کسطرح مسٹر ٹیس صاحب کے بنگلے سے معہ اپنی
مادمیم و بڑے لڑکے اور نوکرون کے باہر نکل گئے اون کی جماعت پر رستہ مین
گنوارون نے حملہ کیا اور صاحب مارے گئے ان صاحب کے تین زخم لگے
ایک اون مین سے پھر سے کا تہا جس سے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے تہے
ایک اور صاحب کا نوکر جو اپنے آقا کے پاس تہا اوسکی بہی یہی نوبت ہوئی
ایک پھر سے مین اوسکی کہوپری کے بہی دو ہو گئے مسٹر نکٹیلین صاحب
کی میم کے چہرے پر زخم آیا اور کل جماعت کم یا زیادہ زخمی ہوئی ایک شخص
ان خون کے پیاسون مین سے شمشیر بکف میرے پاس آیا اور کہا کہ مسٹر ٹیس صاحب
کہان ہین مینے جواب دیا کہ مینے نہین دیکہا ہے مینے پوچہا کہ تمہارا کیا ارادہ
ہے اوسپر اوس نے جواب دیا کہ اونکو مارونگا مجہے یقین ہے کہ وے
مجہے کبہی نہین چہوڑینگے اس جماعت میواتیون مین دو نیک بخت بڈہے تہے
اونہون نے ہندو زمیندارون سے ہماری سفارش کی لیکن جوان جوان
میواتی فساد کیطرف مایل تہے اونہون نے ہمارے سامنے کہا کہ مردون کو مارکر
عورات کو لیچلو ایک نے ان مین سے پیچہے سے میرا ایک فولادی دارہی جسکے

صدمے سے ایک عرصہ بعد مجھکو ہوش آیا میواتی کہتے رہے کہ نواب کی عملداری
ہوگئی اور ہندو کہتے تھے کہ گانو مین ٹھاکرون کا تھانہ اگیا ان دو بڈے میواتیون
سے اب کچھہ گفتگو ہوئی اور مسٹر ٹنکیٹر لین صاحب نے کہا کہ اگر مجھے معہ میرے
قبائلون کے سانسنی پہنچا دو تو ایک ہزار روپیہ دونگا اور کرنیل سمیل صاحب
ایک استعفی افسر تھے کہ مسٹر ٹنکیٹر لین صاحب کے رشتہ دارون مین سے تھے
اسیقدر روپیہ دینا کہا میواتیون نے مجھہ سے اور مسٹر ہٹن صاحب سے بھی
اسیقدر روپیہ مانگا مگر چونکہ میرے پاس اوسوقت روپیہ نہ تھا اور نہ یہہ امید تھی
کہ ایسی صورت مین سانسنی مین کوئی اتنا روپیہ دیدیگا ہمنے ایکو مرضی خدا پر
چھوڑا اب اس جماعت مفسدون نے غلہ کو جمع کرنا شروع کیا اور کسیطرح کی
امید رحم کی ان سے نہتی یہان سے سانسنی صرف ایک یا دو میل کے فاصلہ پر تھی
مگر راہ مین اسقدر بدمعاش اور غارتگر بھرے تھے کہ ایک قدم باہر نہین دہر سکتے
تھے اوسوقت دن کے دو بجے ہونگے اور ہم چپکے بیٹھے تھے کہ مضبوط جماعت
جو بنالعل نے سانسنی سے بھیجی تھی یکایک آموجود ہوئی ہمین اور زیادہ خوف ہوا
کہ ایک اور جماعت آئی اور ہمین لوٹیگی مگر یہہ خداوند کا رحم تھا کہ یہہ لوگ یہان
اس غرض سے آئے تھے کہ ہمین سانسنی پہنچادین ہمین یقین نہ تھا کہ یہہ لوگ

ننا لعل کے بہیجے ہوئے ہین مگر جب اونہون نے ایک فارسی اور ایک ہندی چٹہی
اوس کے ہاتہہ کی لکہی ہوئی دکہائی تب یقین ہوا تہانہ سانسنی کا جمعدار میر خان
نامی منظفر نگر کا رہنیوالا اس گروہ کا سردار تہا یہہ شخص بہت بہادر اور نیکبخت
آدمی تہا اوس نے جماعت میواتیون پر تلوار ہاتہہ مین لیکر حملہ کیا اور مویشخانہ سے
ہمین باہر لگا لا بہت عنایت کے ساتہہ ہم سے پیش آیا اس جماعت مین لئی ایک
تہانہ کے برقنداز بہی تہے اس کل جماعت مین قریب تین سو یا اس سے زیادہ آدمی
ہونگے اور بہت سے ان مین سے ساکنان سانسنی تہے جو ہمارے بچانیکے
واسطے مسلح آئے تہے ہم اوسوقت بہت مصیبت کی حالت مین تہے اور جسوقت
ہم سانسنی مین پہنچے تو اوس قصبہ کے تمام مرد اور عورت اپنی اپنی چہتون اور
سڑک پر سے ہمین دیکہتے تہے ہم قصبہ کو تاہ ننا لعل کے مکان پر پہنچے اور
وہان ہماری خاطرداری ہوئی قصبہ سانسنی مین ہمنے دیکہا کہ مسلح آدمی گروہ
کے گروہ اوہر اودہر پہرتے ہین کسیکا حکم نہ تہا اور ہر ایک اپنی آپ کو مالک
تصور کرتا تہا تہانہ دار ہمین دیکہنے کو آیا اور کہا کہ گنوارون نے میرا حکم برطرف
کر دیا اور اون کی طرف سے حملہ کا ہمین بڑا خطرہ تہا کیونکہ ننا لعل ایک مشہور
ساہوکار تہا اور اوسکا گہر خاص سڑک کے کنارے پر جو آگرہ کو آتی ہے تہا

اوسکے دوسری طرف ایک بڑا باغ تھا قصبہ مین اور اوس سے باہر ہندوؤن کی
آوازین متواتر سننے مین آتی تہین شام کے وقت بیچارے سمول نکلٹرلین صاحب کی
نعش مقام دامین سے ایک چارپائی پر آئی بدمعاشون کے حملہ کا خوف جو ادہر ادہر
مڈرا رہے تہے اسقدر تہا کہ کسی کی ہم مین سے ہمت نہ تہی کہ پہنچے اور ترکر سمول
صاحب کی تجہیز تکفین کرین ان صاحب کے والد ایک دیرینہ شخص کو جو ماندگی راہ
اور غم اس اکیلے صاحبزادہ کے قتل سے نہایت افسردہ خاطر تہے دریچہ مین
نعش کو دیکہکر نہایت مضطر ہوئے آفتاب غروب ہونے کے بعد اوس باغ مین
طامس پیرو صاحب کی قبر کے پاس انکو دفن کیا یہ قبر اگرچہ بہت پرانے وقت کی تھی
مگر اب تک سلامت موجود تہی چونکہ ہمارا قیام سانسی مین بہت خطرناک تہا ہمنے
شہرامی سے ایک آدمی کو راضی کیا کہ میرا خط مسٹر واٹسن صاحب بہادر مجسٹریٹ
علیگڈہ کے پاس جو اوسوقت ہاترس مین تہے لیجاوے یعنی اوسمین لکہا
کہ ہم لوگ نہایت خطرہ مین ہین اور اب ہماری مدد کیجئے صاحب موصوف میری
چٹہی دیکہکر بہت خوش ہوئے اور اوس آدمی کو دس روپیہ انعام دیا اور ایک
کنبہ گوالیار کنٹنجنٹ کا ہمارے واسطے بہیجا جو کمال عنایت سے اوسی شام کو
ہمین ہاترس لیے آیا ہم افسرون کو دیکہکر بہت خوش ہوئے کیونکہ اوس خطرہ مین

ہمین امید نہ تہی کہ پہر انگریزون کی صورت دیکہینگے جسوقت ہم باترس کو آتے
تہے ہمنے بہت سی نعشین راہ پر پڑی ہوئی دیکہین یہہ نعشین روہی سیکے
گنوارون کی تہی جنہون سے لوٹ کا بازار خوب گرم کر رکہا تہا جو ادہر کو نکلا
اوسے لوٹ لیا انیرگہ ارلیا کشتجنت سینے لبہ داری نفٹننت کو کیپرن صاحب
بہادر اور اونرافسرون کے حملہ کیا اور قتل کیئے اس حملہ سیسے گنوار لوگ
بہت خوف زدہ ہوگیئے اور یہہ امر ظاہر کرادیا کہ سرکاری عملداری ابہی نہین
گئی ہیسے مسٹر واٹسن صاحب بہادر وڈاکٹر کلارک صاحب اور اور افسر
ہمسے نہایت عنایت سیسے پیش آیئے اور مسٹر واٹسن صاحب بہادر نے یہی صلاح
دی کہ کل اگرہ کو چلے جاؤ مگر چونکہ اوس روز اتوار تہا مینے ارادہ کیا کہ دوشنبہ
کے روز جاؤنگا اتوار کے روز مسٹر نیکلسن صاحب کے پاس اگرہ سے جو
ضروری دہلی گزٹ پہنچا اوسمین چہپا تہا کہ ایک فوج جرار سزادہی باغیان
دہلی کے واسطے تیار ہوئی ہیسے اور بہت سے مہاجنون اور لوگون نے جو مسٹر
نیکلسن صاحب کو جانتے تہے اور اونہین دیکہنے کو آیئے دریافت کیا کہ کیا
خبر آئی ہیسے اور صاحب نے جواب دیا کہ اب خوف نہین ہیسے دہلی کے مفسد دنکو
جلد سزا ملتی ہیسے بہت سے سوار گوالیار کنتجنٹ کے جو مسلمان تہی اس خبر کو

سن آپہنچے تھے ادنہون نے جاکر اپنے بہائی بندون سے کہہ دیا اور قریب
دو گہنٹہ ہیں وہان یہہ خبر مشہور ہوئی کہ ہاترس پر حملہ ہوگا چونکہ غل زیادہ تہا
میں نے باہر جاکر دیکھا کہ یہہ کیا ماجرہ ہے اور کیا دیکھتا ہون کہ گوالیار کنٹنجنٹ
کے قریب نصف سپاہیونکے بغاوت اختیار کی اور دہلی جانے کی تیاریان
کر رہے ہیں آدہے اون مین سے افسرون کے ساتہہ رہے اور ہم فوراً
اگرہ کی جانب روانہ ہوئے دوسرے روز عید تہی اور اوس روز ہمین زیادہ
خوف تہا کیونکہ اوس روز مسلمانون کی بغاوت عام کی خبر تہی اوسوقت جس حالت
مین ہم سب تہے کچھہ بیان نہین ہوسکتا اور گہبراہٹ اسقدر زیادہ تہی کہ ایک
گاڑی مین ہم قریب پندرہ شخصون کے سوار ہوئے اور دوسری مین بہی قریب
اسیقدر سوار ہوکر آگرہ کو چلے جب دو گانو ہاترس کے قریب کی جانب ہوکر نکلے
تو دیکھا کہ گنوار لٹہہ برچہیان اور تلوارین لیے اپنے گہرون کے دروازون پر آراستہ
کے سہرے کہڑے ہین اور حملہ کا ارادہ ہے اور ضرور حملہ کرتے اگر گوالیار
کنٹنجنٹ کے آدمی ہمارے ساتہہ نہوتے اور جسوقت ہم چلے جاتے تہے بعض
مسلمان سوار کنٹنجنٹ کے جو نیک طینت تہے ہم سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ کیا
ہی غیر ملک کا دشمن آوے ہم سرکار کیطرف سے لڑینگے لیکن اس موقع پر دہلی کے

مقابلہ مین دین کی لڑائی سے ہے اون سے خلاف نہین لڑ سکتے اور تب ہماری
طرف سے کچھہ جواب نہ پایا تو بہت ملامت کے ساتھہ پوچھا کہ آپکا کیا ارادہ ہے
ہمارے نزدیک یہہ مناسب ہے کہ آپ اپنے ملک کو ہندوستان چھوڑ کر
چلے جاؤ ہم تمام رات چلے اور ۸ بجے صبح کے پل آگرہ پر داخل ہوئے مسٹر واٹسن
صاحب بہادر کی راے تھی کہ مطلق راہ مین ٹھہرنا نہ چاہئے اور سیدھے
آگرہ کو چلنا مناسب ہے کسیطرحکا پردہ گاڑی پر نہ تہا نہ ہمارے سر دون پر
ٹوپیان تہین صرف ایک کپڑہ سے اپنا بدن ڈھکے ہوئے تھے پل پر پہنچ کر
سارجنٹ پوپ صاحب لوئل کلکٹر سے کمبڑے مانگ لین اب اس پتر آفتاب
مین ہم آگرہ کی سڑک پر جارہے تھے اور جو راہ مین ملتا تہا ہمین پوچہتا تہا
کہ آپ کون ہین مین معہ ۱ اپنے گہر کے آدمیون کے جنمین دو بیمار لڑکے سے تھے
ولیم پورتر صاحب کے گہر گیا اونہون نے ہماری بڑی خاطرداری کی اور جو ہمین
ضرورت تہی مہیا کردی ان صاحب کی میم میری میم اور بچون کو اندر لے گئین
اور کپڑے دیے اور اسی رات کو ہم ڈاکتر ڈکروز صاحب کے بنگلہ پر گئے میری
لڑکی نے جو علیگڈہ سے بیمار آئی تہی ہیضہ کیا اور ڈاکتر صاحب ممدوح کے
علاج سے اچہی ہوگئی گویا ان کی عنایت سے وہ لڑکی ہمین از سر نو ملی

مسٹر جیمیس ہیلو صاحب اسسٹنٹ سکرتری گورنمنٹ اور اونکی میم نے اگرچہ پہلے سے ہم سے کبھی واقف نہ تھے کمال عنایت ہم پر کری اور جو کچھہ ہمین درکار تھا دیا اور اسی عنایت سے میم ہیس صاحبہ اور میم ڈایل صاحبہ مسٹر ہنری بلنٹ اور اونکی میم صاحبہ اور میم موبن صاحبہ پیش آئین + + + + + + + + + + + + +

وقایع صاحب مجسٹریٹ بہادر بابت سرکشی اٹاوہ

قریب ایک گہنٹہ رات گیے کوتوال محمد علیجان کو جو سڑک آگرہ کا سعہ تین سوار دین بے آئین رسالہ کے گشت کر رہا تھے خبر پہنچی کہ بعض مسلح آدمی پیتول اور تلوار لیئے آتے ہین جب اونکے نزدیک پہنچے اور دریافت کیا کہ تم کون ہو تو جواب معقول نہ دیسکے اسپر اونسے کہا کہ تمہین صاحب مجسٹریٹ کے روبرو لیچلین گے اسپر اونہون نے اپنی بندوقون سے گہوڑے چڑہائے اور کہا کہ اگر نزدیک آؤ گے تو ہم گولی مارینگے چنانچہ کوتوال اون سے ملایمی سے گفتگو کرنے لگا اور میرے پاس لایا اور چونکہ مجہے اون کی روایت معقول معلوم نہ ہوئی اس لیئے اونہین کپتان کورفیلڈ صاحب کی پاس بہیجدیا وے صاحب فوج متعینہ اوس مقام کے افسر تھے اور کوتوال سے کہا کہ راہ مین حفاظت سے لیجانا کہ کوئی بہاگ نہ جاوے ۲۰ منٹ نہ گذرے ہونگے کہ بندوقون کی آواز آئی اور مین سمجہا کہ یہہ خزانہ پر ہے اسکا بندوبست پہلے سے کر رکھا تھا اور صرف تین منٹ کے عرصہ مین

تیار اور مسلح ہوکر خزانہ پر پہنچا دیکھا تو سپاہی سب استر ہین بندوقین بھرتے ہین اور
لڑنے اور مقابلہ کو تیار ہین اونہین یہہ خیال تھا کہ یہہ بندوقون کی آوازین لین پر بنا
چنانچہ مین گھر پر لوٹ کر آیا اور میم صاحبہ کو بگی مین جو تیار کھڑی تہی سوار کرا کر کپتان
راس صاحب کی بنگلہ پر چہاونی کے راستہ پر سے لیگیا اور وہان جنگی فوج کا پہرہ تہا چنانچہ
کپتان راس صاحب کو لیکر چہاونی کو روانہ ہوا راہ مین مستر یوک صاحب اور رڈ انیل
صاحب مسلح گہوڑون پر ملے یقین ہے کہ پہلی گولی کی اواز سننے سے دس منٹ گذرے
ہونگے جب ہم سب کوارٹر گارد پر پہنچ گئے اور وہان ڈاکٹر صاحب ہمارے شامل ہوگئے
اور وہان مینے سُنا کہ جسوقت کوتوال مطابق میرے حکم کے کپتان راس صاحب کی کوٹھی
گیا راہ مین تین سوار اور اوسکے شامل ہوگئے کپتان راس صاحب اوسوقت چلتے
اور اون سے استفسار کیا اونہون نے وہی جواب دیا کہ ہم دوسرے رسالہ کے سواہین کانپور سے
گئے تھے اور اب آگرہ سے لوٹ کر آتے ہین اونکے پاس وردی نہ تھی ہتیارون سے لدے ہوے تھے
کسیطرحکا کاغذ اونکے پاس نہ تہا اور نہ خرچ تھا کپتان کورفیلڈ صاحب بہی اوسوقت آگئے
اور اونکی روایت اسقدر مشتبہ معلوم ہوئی کہ اونہین چہاونی لیجلنے کا حکم دیا وے چلے تو سہی
مگر ناراضگی کے ساتھ جب کوارٹر گارد کے قریب پہنچے تو لفٹننٹ ایلن صاحب اور کوتوال اور حسین علی
دفعدار نے گہوڑون سے اوتر کر کہا کہ اپنے ہتیار دیدو ایک نے دیدئے مگر جسوقت کپتان

کورفیلڈ صاحب نے وہ ہتیار دفعدار کو دیئے اون کے مالک نے فوراً چھین لیئے اور ایک شخص نے
کپتان کورفیلڈ صاحب کے گولی ماری کہ وہ فوراً گر پڑے گولی داہنین بازو مین لگی زخم کاری
نہ تہا اور گولی زخم سے نہین نکلی ایک شخص نے لفٹننٹ ایلین صاحب پر حربہ کیا اسکے ہاتہ مین
دونالی بندوق تہی اور اوسکے گہوڑے پر پستول کی گولی رک گئی تیسرے نے اونکی چہاتی پر
گولی چلائی اور ایکساعت مین اونہین قتل کیا ہوتا کہ کوتوال نے ایک ضرب تلوار سے اوسکا
کام تمام کیا اس عرصہ مین جہادیون کی سپاہی کہ جو دہ پندرہ ہونگے اور جو اس سبب کے سب ہم
ملے ہوئے تہے اس جماعت پر گولی نہ چلا سکے دور آئے اور ایک ساتہہ گولیان چلائین دو کے
گولیان لگین اور ایک کوتوال کے ہاتہ سے مارا گیا اور دو سوار اون کے ہاتہ سے مجروح
ہوئے اور دو اوسوقت بچ گئے مگر ایک کو ان مین سے پولس نے پیچہے گرفتار کیا اونمین سے جو سوار کے
ہاتہہ سے گرے ایک ابتک زندہ تہا اور اوس نے کہا کہ میرا نام شیر انداز خان ہے اور مین
قوم کا پٹہان گارہ کوٹ ضلع فتح پور ہنسوا کا ہون پہلے ترب کا لیس نائک تہا میرٹھہ کے
فساد مین شریک تہا یہہ چہہ شخص میرے ساتہی پٹہان ہین اور اونکے یہہ نام ہین یاسین خان
دوسیرے ترب کا مارا گیا باقند خان دوین ترب کا مارا گیا نبی ولد خان پہلے ترب کا
مارا گیا کرم خان دوسیرے ترب کا مارا گیا دوستن خان دوسیرے ترب کا بچ گیا انور خان چہتے
ترب کا جیلخانہ مین ہے پہلے اونہون نے بیان کیا کہ ہماری جماعت یہان اس سبب سے آئی تہی کہ ۹ جون

پلٹن کو بہکا کر بغاوت کرا دین مگر یہہ کہا کہ اصل مطلب یہہ تہا کہ کسیطرح چہپ کر اپنے گہرونکو
چلے جاوین اور میرے نزدیک بہی بیان صحیح ہے اوس مفرور سپاہی کی خوب تلاش کی
اور امید تہی کہ وہ گرفتار ہو جاویگا یہہ میرے امکان سے باہر ہے اگر مین لفٹننٹ کورفیلڈ صاحب
اور رابن صاحب بہادر کے استقلال اور بہادری کی اس آزمایش کے وقت پر تعریف کرون
مگر گورنمنٹ کی اطلاع کیواسطے اسقدر لکہنا ضرور ہے کہ فوج جو انکے زیر حکم تہی اوسکا رویہ
بہت نیک تہا اسمین بسبب تعیناتی جابجا و بیماری اور رخصت کی قریب ۹۶ سپاہی رہگئے تہے
اور چہہ سات جگہہ پہرون پر تعینات تہے اور اون چند سوارون آٹہوین بے آئین رسالہ
متعلقہ سررشتہ تہگی سے جو کپتان راس صاحب نے عنایت کرکے میرے پاس تعینات کر دیے
تہے اچہی کارگذاری کی رپورٹ کرتا ہون اور کوتوال محمد علیجان نے جسکی نیک چلنی
کی رپورٹ درباب گرفتاری دیوا اور راو رشتہاری مفسدون کے پہلے کرچکا ہون بڑے استقلال
اور بہادری سے کام کیا اور اون صورتون مین سفارش کرتا ہون کہ بیس روپیہ زاید ذاتی
تنخواہ مین اضافہ کیئے جائین اس سے ان کی تنخواہ پوری سو روپیہ کی ہو جائیگی اور یہہ اضافہ
جب تک کہ انکی ترقی جسکے یہہ بہرصورت مستحق ہین اور یقین ہے کہ جلدی ہو جاری رہے

سرکشی بلند شہر

پہلی خبر بغاوت میرٹہہ کی بلند شہر مین ایک صاحب نے جو میرٹہہ کو جاتے تہے پہنچائی یہہ صاحب

ایک گاڑی مین جب ہاپور اور میرٹھ کے بیچ مین پہنچے تو اوس پر حملہ ہوا اور لٹ گئے
لاچار جب معلوم ہوا کہ بغاوت کے سبب میرٹھ نہین پہنچ سکتے تو بلندشہر کو
لوٹ آئے چند روز مین بہت سے مسافر جو ادہر کو جاتے تھے بلندشہر مین
پہنچے اور وہان پر بہی میرٹھ کا فساد اور باغیون کا وہان سے لوٹنا بلندشہر کی
بد دل رعایا کے واسطے گویا بغاوت کا اشارہ تہا وہان قریب بیس صاحب لوگ
تھے اور مستر سپیٹ صاحب بہادر کلکتر مجسٹریٹ کے پاس ایک کمپنی نوین رجمنٹ
کی اور بعض بے آئین سوار اور رنگروٹ اور کچھہ فوج نو بہرتی جو اوسوقت بسبب ضرورت
کے رکہہ لی گئی تہی یہہ مختصر سے اوس مقام کی حفاظت کے واسطے کافی تھے
اور تمام ضلع گوجرون کے ہاتہہ تہا دو یا تین دفعہ اون پر حملہ کیا اور دو یا تین گرفتار
کرکے جیلخانہ مین رکھے گئے اکیسوین مئی تک اسیطرح گذری جبکہ خبر بغاوت نوین
ہندوستانی رجمنٹ علیگڈہ کی بلندشہر مین پہنچی میم صاحبان فوراً بحفاظت صاحبان
جو وہان ٹہرے ہوئے تھے اور چند سوارون کے میرٹھ کو روانہ کی گئین
حکام مسٹر ٹرنبل صاحب جنکی بجا مستر سپیٹ صاحب بہادر مقرر ہوئے تھے
وہین رہے یہہ خبر مشہور ہوئی کہ پانچ بجے شام کے شہر پر حملہ ہوگا اور اوسوقت
سے پہلے خزانہ لد وانیکی تدبیر کر رہے تھے اس امید سے کہ ایک بہرا

نوین ہندوستانی پلٹن کا ساتھہ کرکے میرٹھہ کو روانہ کرین لیکن جسوقت وہ اوسکو
لادرہی ہے تھے شہر پر گوجرون نے یورش کی اون کا مقابلہ کیا گیا اور بہت
سے اون کی جماعت کے مارے گئے مگر اونہون نے قیدی چہوڑ دیے
اور اتبک نوین ہندوستانی پلٹن کا پہرا خزانہ پر رہا جب گوجر بہگا دیے گیے
حکام نے پہر اوسکو حکم دیا کہ خزانہ میرٹھہ کو لیجاؤ مگر بجاے میرٹھہ کے
اونہون نے دہلی کا راستہ لیا اور اوسیوقت صاحب لوگون سے
کہا کہ آپ میرٹھہ کو جاسیئے چنانچہ لاچار وہ اوسطرف کو گیے اور چند سوار
زیر حکم کپتان ٹرڈٹ صاحب کے لیکر ایک دو روز بعد پہر بلند شہر مین آئے
جہان اونہون نے دیکھا کہ گورے کہے اور قریب دو سو رامپور کے سوار
ایک روز پہلے آگئے تھے ان سوارون نے دو یا تین روز بعد بغاوت کی
اور نکال دیے گیے ہر ایک گھر جلا ہوا تھا اور کل اسباب سرکاری اور
ذاتی لٹ گیا تہا تینون میں کو گورے کہے کمنڈر چیف صاحب کی فوج سے
شامل ہونیکو چلے گیے دوسرے روز گوجرون نے سکندر آباد پر کہ ایک بڑا
قصبہ قریب نوسیل کے وہان سے ہے اور کئی ہزار آدمی وہان رہتے ہین
حملہ کیا وہ یہ جانتے تھے کہ اون کے مقابلہ کے واسطے فوج نہین ہے اور

اسطرح خوب دلجمعی کے ساتھہ لوٹتا دسوین جون کو بلند شہر مین خبر پہنچی کہ چند باغی سوار مقام خورجہ پر آ پہنچے ہین یہہ سنکر سپاہیون کے دل ایسے پھر گیٔے کہ بہت سے اون مین سے چلے گیٔے اور حکام کے پاس قریب تیس ۳۰ کے رہ گیٔے اور اگر حملہ ہو تو اون پر سے کچھہ بھروسا نہین تھا اس لیٔے یہہ قرار پایا کہ مقام گلاوٹی کو جو بلند شہر سے بارہ ۱۲ میل جانب شمال ہے چلنا چاہیٔے دوسرے روز شہر کو پھر آیٔے مگر وہان ولیداد خان ایک قرابتی شاہ دہلی کا قبضہ پایا شہر کے پاس آتے ہوئے اونہون نے دیکھا کہ تین توپین لگ رہی ہین ہماری جماعت مین کپتان ہروت صاحب مسٹر سیپٹ صاحب و لائل صاحب کلیفرڈ صاحب اور اینڈرسن صاحب اور قریب چودہ سوار سے ہمنے دشمنون پر حملہ کیا اور اونہون نے توپون اور بندوقون سے گولیان مارنی شروع کین جس سے ہمارے تین سوار اور گھوڑے گر پڑے مگر صاحب لوگ محفوظ رہے اور آخر کار اوس مقام کو ولیداد خان کے قبضہ مین چھوڑ کر صاحب لوگ میرٹھہ کو روانہ ہوسے - - - - - - - - - - - -

العلم طاقتہ

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ع

جلد ۱

نمبر ۳

قیمت ماہواری

یہہ تکبر کا بدل ہے سزا یہہ جفا کی ہے

الفہ وصنفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق محلہ پیپل منڈوی میں منشی شونارائن کے اہتمام سے چھپی

تاریخ بغاوت ہند

حصہ چہارم

سرکشی روہیلکھنڈ
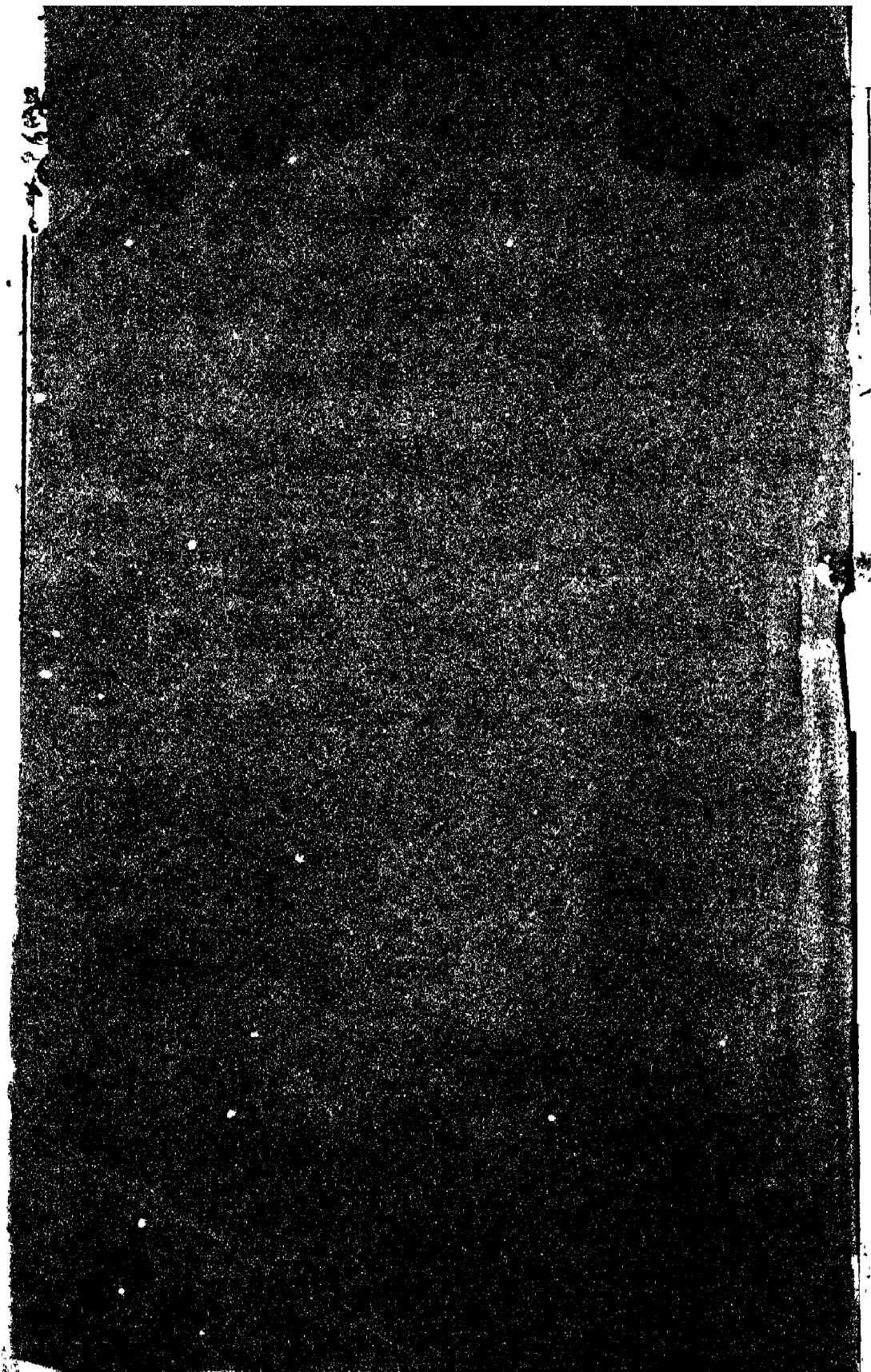
بدایون کا حال اور و انکے صاحب کلکٹر کی سرگذشت

بریلی کی سرکشی کا احوال تو ہم لکھہ چکے ہین اب بدایون کا فساد سنئے اس جگہہ بعد پہنچنے خبر قتل میرٹھہ اور دہلی قریب اونیسوین مئی کو بدعملگی شروع ہوئی ولیم اڈوارڈز صاحب یہان کے کلکٹر اور مجسٹریٹ تہے اور ۶۸ وین پلٹن جسکی بریلی مین چہاونی تہی اسمین سے ایک کمپنی سوا دمیون کی خزانہ بدایون پر تعین تہی فساد بغاوت دہنے کنارہ دریا گنگ کے پہلتا چلا اتا تہا اور ۱۹ امئی تک وہ اضلاع بالکل سرکش ہوگئے تہے اور وہان پر لوٹ اور مار جاری تہی یہہ دیکہہ کر جناب صاحب کلکٹر موصوف نے اپنی میم صاحبہ اور بچہ کو نینی تال کی طرف روانہ کیا جبکہ بدایون مین بدعملگی نمایان ہوئی تو صاحب کلکٹر بہادر نے پولیس سپاہی اور سوار دو چند کردئے باوجود کوشش بلیغ کے بدنظمی ہوتی جاتی تہی اور ضلع ایٹہ مین جو دس پار گنگا کے ٹہیک بدایون کے سامنے واقع ہے کمال فساد برپا تہا ڈاک بدایون کی ہر طرف سے مسدود ہوگئی تہی اور جنوب

کی طرف جو مراد آباد ملحق ہے وہان کا جیلخانہ ۱۹ تاریخ ٹوٹ گیا اور قیدی لوٹ
ہرطرف پہیلگئے ۲۶ مئی کو صاحب کلکٹر بدایون کو خبر ملی کہ شہر کے مسلمان بعد نماز عید
دوپہر کے وقت نیزہ سرکشی بلند کرینگے یہہ خبر سنتے ہی صاحب ممدوح نے سب
مسلمان رؤسا شہر کو اپنے گہر بلا کے جمع کیا اور اونسے بڑی دیر تک تقریر اور
گفتگو کرتے رہے غرض وہ وقت جو مسلمانون نے بغاوت کے واسطے مقرر کیا تہا
اسطور پر ٹل گیا اور وہ دن خیریت سے گذرا ۲۷ تاریخ مئی کو ایلفرڈ فلپس صاحب
مجسٹریٹ ایٹہ معہ چند سوار گنگا پار ہوکے بدایون پہنچے اور اوڈوارڈز صاحب
سے اپنے ضلع کی خرابی کا احوال بیان کیا یہہ صاحب اس امید پر گئے تہے کہ بریلی
سے مدد ملا وین ۳۱ تاریخ کی شب کو قریب تین ۳ بجے کے ایک چپراسی نے صاحب مجسٹریٹ
بدایون کو خبر دی کہ بریلی مین سرکشی ہوگئی اور سپاہیون نے افسران انگریزی
کو قتل کیا اور چہاونی جلادی اور بدایون سے اٹہہ میل کے فاصلہ پر بریلی کی
سڑک پر قیدیون کا ہجوم ہے اور اسطرف کو چلے آتے ہین اور کچہہ فوج باغی بریلی
سے بدایون کی طرف چل چکی ہے یہہ خبر سنتے ہی صاحب مجسٹریٹ نے مستر
فلپس صاحب کو جگا یا وہ یہہ خبر وحشت اثر سنتے ہی معہ اپنے ہمراہیون کے گہوڑے
پر سوار ہوکے گنگا پار اپنے ضلع کی طرف چلے گئے اور صاحب مجسٹریٹ نے

کوتوال کو طلب کر کے ہدایت کی کہ جہان تک بن سکے انتظام کرے اور کسی طرح سے
قیدیان بریلی کو شہر مین نہ انے دے دس بجے صبح کے اول تاریخ جون کو یعہ
غلغلہ بغاوت سنکر مسٹر ڈونلڈ صاحب سوداگر نیل معہ اپنے لڑکے کے اور بعض صاحب
سپتروال اور مسٹر استوارٹ صاحب انگریزی نویس فوجداری معہ اپنی بیوی اور
اطفال کے صاحب کلکٹر کے گہر مین ائے اور رہنا چاہی لیکن جمع ہونا اتنے صاحبو نکا
ایک جگہہ بہت خطرناک تہا کیونکہ اگر ایک ادمی اکیلا ہو تو وہ جہان چاہے چلا جا سکتا ہے
اور پناہ بہی اوسکو مل سکتی ہے ہرچند صاحب کلکٹر نے اون صاحبون کو سمجہایا
کہ علیحدہ ہو جاوین اور پہاڑ کی طرف روانہ ہون لیکن اونہون نے نمانا قریب
چہہ بجے شام کے اوسی تاریخ وہ سوار ۶۸ وین پلٹن متعینہ بریلی کے جو بداون
کے خزانہ کی حفاظت کے واسطے مامور تہے سرکش ہوگئے اول تو اونہون نے جیلخانہ توڑا
جو صرف ایک سو قدم کے فاصلہ پر خزانہ سے تہا اور وہانسے تین سو قیدی جو مقید تہے
رہا کئے معلوم ہوا کہ سپاہیان بداون کے پاس اوسی روز چار بجے صبح کے
بریلی سے ایک سپاہی خبر بغاوت دینے ایا تہا کہ اونکی پلٹن منحرف ہوگئی شہر میں عجیب
غل و شور مچگیا اور اوسیوقت باغی فوج بریلی بہی بداون مین داخل ہوئی اب
صاحب کلکٹر بہادر کو سوا سے بہاگنے کے اور کوئی چارہ نہ تہا اپنے گہوڑے پر سوار

ہوکے گہرسے باہر نکلے اور مسٹر ڈونلڈ معہ اپنے لڑکے اور گبسن صاحب اونکے پیچھے ہولیئے
مرادا باد کی سڑک کی طرف چلنے کا ارادہ کیا راستہ مین شنیچو پورہ کا رئیس علاوہ
صاحب کو اپنے گانو مین جو قریب تین ۳ میل کے فاصلہ پر تہا لیگیا لیکن وہان پہنچنے سے
شیخ کے بہائی نے اونکو وہان نہ ہنے دیا اور کہا کہ اتنے صاحبونکا یہان رہنا خالی
از خطر نہین ہے مناسب ہے کہ چار دن صاحب لکو رہ گانو کو جو اٹھارہ میل کے فاصلہ
پر ہے چلے جاوین لاچار وہانسے چلکے صاحب کلکٹر ممدوح معہ دیگر صاحبان مذکور
بارہ بجے شب کو اوس گانو مین پہنچے اور ایک مکان کی چہت پر تہوڑا سا ارام لیا
چار نہ بجنے پائے تہے کہ شیخ نے حکم قطعی بہیجا کہ یہان بہی رہنا صاحب کلکٹر کا مناسب
نہین لازم ہے کہ وہ گنگا پار ہوکے قادر چوک جو ضلع ایٹہ مین ہے چلے جاوین
پانچ بجے صبح کے وہانسے بہی یہہ سب صاحب روانہ ہوئے اور گنگا پار ہوکے
قادر چوک پہنچے تہوڑی دیر وہان ارام کرکے پٹیالی کی طرف کوچ کیا جہان سات
بجے شام کو پہنچ گئے وہان مسٹر فلپس صاحب مجسٹریٹ ایٹہ اور ریبرا لی صاحب مجسٹریٹ
پٹیالی سے ملاقی ہوئے یہہ دونو صاحب بڑے متردد تہے کیونکہ دو روز ہوئے تہے
کہ جو رسالہ اونکے ضلع کے انتظام کے واسطے اتا تہا وہ باغی ہوگیا اور راستہ
مین افسرونکو مار ڈالا اور دہلی کی طرف چلا گیا اِن دونو صاحبان موصوفین کے

ہمراہ صرف ساٹھہ سوار ہندوستانی تھے جنپر مطلق بہروسا نہ تہا اور ملک مین
فساد اور بدعملگی کا بڑا روز و شور تہا اور چارون طرف دشمن نظراتے تھے ان سب
صاحبون نے اگرہ جانیکا قصد کیا لیکن راستہ مین باغیون کا ہجوم دیکہہ کے پٹیالی
مین لوٹ اٹے جون کو گیارہ بجے صبح کے اڈوارڈز صاحب کلکٹر بدایون معہ مسٹر
ڈونلڈ اور مسٹر گبسن پہر بدایون کی طرف چلے اور فلپس صاحب اور برامل صاحب
پہر اگرہ کا قصد کیا جب صاحب کلکٹر بدایون گنگا کے کنارہ پہنچے وہان خبر ملی کہ بدایون
مین نہایت بدعملگی ہے اور سواران باغی اونکو تلاش کرتے پہرتے ہین علاوہ ازین
اونکو کوئی کشتی بہی پار اوترنے کے واسطے نہین ملی اور قادر گنج کا زمیندار اونسے
بڑی طرح پیش ایا لاچار صاحب ممدوح فرخ اباد کی طرف جو صرف وہانسے ساٹھہ
میل کے فاصلہ پر تھا معہ ہمراہیان چلے دو ادمی راستہ بتانے کو اونکے ہمراہ ہوئے تمام
شب چلکے صبح کے اٹھہ بجے ایک پٹھانون کے گانوسے قایم گنج مین پہنچے نواب احمد یار خان
نے کمال بیدلی سے اور بعد منت اور سماجت ملتان خان اپنے نوکر کو ساتھہ کیا کہ
صاحبون کو شمس اباد نواب دولہ پاس لیجاوے نواب مذکور ایک کشتی واسطے
روانگی صاحبان بطرف فرخ اباد مہیا کردیگا شمس اباد دریاے گنگا کے کنارہ
پر قایم گنج سے اٹھہ میل کے فاصلہ پر تہا وہان پہنچ کے معلوم ہوا کہ نواب مذکور کا ارادہ

اماده قتل سے ہے چنانچہ گبس صاحب بہادر وہان مارے گئے اور صاحب کلکٹر
مع مسٹر ڈونلڈ اور اونکے لڑکے کے بہزار دقت اور دشواری بچ کے قایم گنج کو واپس
بھاگ آئے نواب احمد یار خان رئیس قایم گنج نے بھی اونکو اپنے گھر مین پناہ دینے
سے انکار کیا لیکن صاحب کلکٹر اور تحصیلدار قایم گنج کے سمجھانے سے نواب نے تھوڑی
دیر کے واسطے اپنے گھر مین رہنے دیا اور شام کے وقت دو آدمی اپنے رشتہ دارون مین
سے صاحبون کے ساتھ جانے کو مقرر کئے کہ اونکو فرخ آباد پہنچا دین اور صاحبونکو
ہندوستانی پوشاک پہنائی الغرض یہہ تینون صاحب گھوڑونپر سوار قایم گنج سے روانہ
ہوکے راتون رات چوبیس میل کی منزل طے کرکے آٹھ بجے صبح نوین تاریخ جون
کو فرخ آباد مین داخل ہوئے پیروین صاحب کلکٹر فرخ آباد کے گھر اوترے وہان
جاکے معلوم ہوا کہ دنونمین رعیت ہندوستانی منحرف ہوگئی تھی لیکن بہزار دشواری
اونکو سمجھا کے تھانہ سر کیا ہے اور کچھہ صاحب لوگ تو کانپور چلے گئے ہین اور اکثر دہرم پور
مین جو گنگا پار علاقہ اودہ مین ہے کنور ہردیو بخش زمیندار کی پناہ مین ہین اونہین
پیروین صاحب کلکٹر فرخ آباد کی میم اور لڑکے بھی چلے گئے تھے دوسرے روز نوین
تاریخ جون کی شام کو صاحب کلکٹر بدایون مع ڈونلڈ صاحب اور اونکے خلف کے
اور پیروین صاحب کلکٹر فرخ آباد گنگا پار ہوکے دہرم پور جہان کنور ہردیو بخش کی گڑھی

مین سب صاحب لوگ جمع تھے پہنچے وہان ایک مجمع کثیر صاحبان کا جمع تھا لیکن سب
کی راے یہہ تھی کہ چونکہ اب پلٹن راضی ہو گئی ہے تو فرخ اباد کو واپس چلے جاوین
ہر چند پروبن صاحب نے منع کیا کہ پلٹن مذکور کا کچھہ اعتبار نہین ہے لیکن کسی نے نمانا اُم
سب صاحب لوگ فرخ اباد کو واپس چلے گئے اور بارھوین تاریخ کی صبح کو وہان پہنچ
گئے لیکن یہہ دونو صاحبان کلکٹر یعنی اڈوارڈز صاحب کلکٹر بدایون اور پروبن
صاحب کلکٹر فرخ اباد معہ اپنی میم صاحبہ اور چارون بچون کے ہردیو بخش کی
پناہ مین رہے ۱۴ تاریخ کی صبح کو دسوین پلٹن فرخ اباد پھر منحرف ہو گئی لیکن چونکہ
سب صاحب لوگ قلعہ مین سوتے تھے اس سبب سے بازار قتل اوسیوقت گرم
نہوا جب بغاوت کی خبر دہرم پور پہنچی تو ہردیو بخش نے صاحبان کلکٹر سے کہا کہ ایکا
یہان رہنا مناسب نہین کیونکہ فوج باغی ضرور میرے قلعہ پر حملہ کریگی اسواسطے رام
گنگا پار ایک گانو مین جسکا نام کسورہ ہے اور جو تین میل کے فاصلہ پر ہے چلے جاؤ
وہان تمہاری خبرداری ہو گی لاچار اڈوارڈز صاحب اور پروبن صاحب معہ
اپنی میم اور چارون بچون کے پیادہ پا وہانسے چلے اور ٹھاکر سنگہ ایک نہایت وفادار
نوکر صاحب کلکٹر بدایون کا بھی ساتھہ تہا دہرم پور سے ایک میل چلکے گنگا کنارہ
پہنچے اور وہانسے قریب نصف شب کے رام گنگا پار ہوئے اور کسورا گانو مین

پہنچے اور گاؤ خانہ مین جہان گوبر کا انبار لگا ہوا تھا ٹہیرنے کو جگہہ ملی ۲۹ تاریخ
اونکو خبر پہنچی کہ صاحبان انگریز جو بعد مقابلہ سخت قلعہ فتح گڈہ چہوڑکے دریا کی راہ سے
کشتیون پر بیٹھہ کے جانا چاہتے تہے سپاہیون کے ہاتہہ سے اکثر قتل ہوئے جب
فرخ اباد انگریزونسے بالکل خالی ہوا تو نواب فرخ اباد نے ہردیوبخش پاس پیغام بہیجا کہ ہمنے
سب فرنگیونکو جو ہمارے ملک مین تہے مار ڈالا تمکو چاہئے کہ ایک لاکہہ روپیہ ہمارے
پاس بطور نذرانہ جلد بہیجدو یا ایک لاکہہ روپیہ کی عوض جن دونو کلکٹر ونکا سر جو تمہاری
پناہ مین ہین کاٹ کے روانہ کرو لیکن ہردیوبخش نے اسکے جواب مین نواب سے یہہ
بہانہ کیا کہ مین آپکے ساتہہ ہون لیکن چونکہ مین سابق مین مطیع سرکار اودہ کا تہا
لہذا مینے درباب دونو کلکٹر ونکے شاہ اودہ کو پیغام بہیجا ہے جو کچہہ وہانسے حکم اونکا
عمل مین لاونگا وہانسے وسط بارہ روز مین جواب اجاویگا نواب اور صوبہ دار
فوج یہہ جواب سنکر راضی ہوگئے جبکہ فتح گڈہ مین نوابی ہوگئی اور ہر طرفسے اخبار
قتل اور بغاوت اور خرابی حکام انگریزی کے آنے لگے تو لوگ کسورہ گانوکے ان
صاحبون سے بہت گستاخ ہوگئے اور بدسلوکی سے پیش آئے اور کہنے لگے کہ اگر کنور
ہردیوبخش کا خوف نہوتا تو ہم تمکو مار ڈالتے چند روز بعد ایک شخص رشتہ دار ہردیوبخش
کا ان صاحبون کے پاس آیا اور کہا کہ کنور صاحب اب تمکو زیادہ پناہ نہیں دیسکتے

فوج باغی دہرم پور پر آنکر تمام قلعہ مسمار کر دیگی لہذا تم رام گنگا پار ہو کے راہ دریا
کانپور چلے جاؤ صاحبان موصوفین نے اونسے کہا کہ ایسے وقت مین ہم کیونکر جا سکتے
ہین بلا شک راستہ مین مارے جاوینگے لیکن اوس شخص نے نہ مانا لاچار صاحبون نے
تیاری چلنے کی کی اور یقین کامل تہا کہ تہوڑی دور پر سب مارے جاوینگے آٹہہ بجے
رات کے یہہ دونو صاحب معہ ہرون صاحب کی میم اور چارون بچون اور وفادار
وزیر سنگہ کے کشتی پر سوار ہونیکو چلے راستہ مین بڑی کیچڑ تہی بیچاری ہرون صاحب
کی میم کو اوس کیچڑ مین چلنا سخت دشوار ہوا پیر اور کپڑے اونکے کیچڑ مین بہر گئے جب
قریب نصف میل کے چلے تہے کہ اوسوقت ایک شخص دوڑتا ہوا دہرم پور سے آیا
اور کہا کہ ہردیو بخش صاحب کا حکم ہے کہ تم سب ایک گانو کو جو کسو راسے پر لی
طرف ہے جلد چلے جاؤ کیونکہ فوج باغی دہرم پور پر حملہ کرنے کو فتح گڈہ سے
چل چکی ہے اور ہردیو بخش معہ اپنی سپاہ مقابلہ کے واسطے گئے ہین یہہ سنکر بیچارے
آفت زدہ پہر واپس اوس گانو کی طرف جہان ہردیو بخش نے حکم بہیجا تہا چلے اور
جب قریب تین میل کے چلے تہے کہ ایک دوسرا شخص ہردیو سنگہ کے پاس سے
یہہ پیغام لایا کہ صاحبان موصوفین پہر رام گنگا کو جاوین اور کشتی پر سوار ہوکے
روانہ کانپور ہوون کیونکہ سپاہی لوگ جو دہرم پور پر حملہ کرنے کے واسطے آئے تہے وہ واپس

گنگا پار چلے گئے لاچار یہہ سنکر وہ پہر واپس دریا کی طرف چلے کلکٹر پیرون صاحب
کی میم بہت تہک گئی تہین اس سبب سے صاحبون نے ادہا گہنٹہ کسورہ گانو مین ارام کیا
لیکن اونکو وہان پر لوگون نے ٹہیرنے نددیا لاچار وہ سب گنگا کی طرف دوبارہ چلے
جب ادہی دور پہنچے تو اپسمین دونو صاحبون کے یہہ صلاح ٹہیری کہ کلکٹر پیرون صاحب
ہردیوبخش پاس جاوین اور اوسکی منت کرین کہ وہ کاہیکو ہم سب کو اس بیرحمی
سے قتل کرایا چاہتا ہے ممکن نہین کہ اس غدر اور فساد کے زمانہ مین ہم لوگ کانپور
تک پہنچ سکین چنانچہ کنارہ دریا پر پہنچ کر پیرون صاحب دہرم پور کی طرف ہردیوبخش
کے پاس پار ہوکے گئے اول تو ہردیوبخش اونکے آنے سے بہت ناخوش ہوا لیکن پیچہے
سے پیرون صاحب کے سمجہانے سے وہ راضی ہوگیا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ اونکو
اپنے گانو مین پہر پناہ دیگا چنانچہ یہہ دونو صاحب مع میم صاحبہ اور بچونکے پہر کسورہ گانو مین
گئے اور تین بجے رات کو وہان پہنچے اپنی پرانی جگہہ مقیم ہوئے تمام رات اسطور پر
پریشان کیچڑ مین پہرنے سے کمال تہک گئے تہے کسورہ گانو مین پہنچکر بہت خدا کا شکر کیا
چند روز بعد کنور ہردیوبخش خود دہرم پور سے ان صاحبون کے پاس ایا اور
بہت متردد اور غمگین معلوم ہوا اور بیان کیا کہ نواب فرخ اباد اور صوبہ داران
فوج نمکحرام کے پروانجات اور حکامات برابر چلے اتے ہین کہ مین دونو صاحبان

کلکٹر کے سرکاٹ کے فرخ اباد بہیجدون والا نہ میرے واسطے بہت برا ہوگا لہذا اپ
دونو صاحب ایک گانو مین جو یہانسے بیس میل کے فاصلہ پر دریا کے کنارہ واقع ہے
جاکے پوشیدہ رہیے یہان رہنا اپکا ممکن نہین ہے اور اپکے لکہنو بہیجنیکا جو مینے قصد
کیا تہا وہ ملتوی رکہا کیونکہ مجہکو خبر تحقیق پہنچی ہے کہ وہان فوج نمکحرام کا ہجوم ہے
اور صاحبان انگریز حویلی گارڈ مین محصور ہین وہ بہت خستہ اور پریشان حالتمین
ہین علاوہ ازین کوئی راہ اپکے وہان جانیکی نہین ہے یہہ سنکر صاحبان نے خیال کیا کہ
ہردیو بخش کے ادمی جو ہمارے دشمن جانی ہین ضرور جنگل مین ہمکو مار ڈالینگے یا
کشتی پر بٹہاکے دریا مین چہوڑ دینگے وہ مار ڈالنے سے بدتر ہوگا اڈوارڈز صاحب
نے اپنے وفادار نوکر وزیر سنگہ کو کیسری ٹہاکر کسورہ گانو پاس بہیجا کہ وہ اس
حالت بیکسی مین اونکی مدد کرے چنانچہ ٹہاکر مذکور نے کنور ہردیو بخش کو سمجہایا کہ
مین صاحبان مذکور کو خود اپنی حفاظت مین کسی گانو مین رکہونگا چنانچہ کنور ہردیو بخش
اس بات سے راضی ہوگیا اور واپس اپنی گڈہی کو چلا گیا چند روز تک یہہ
صاحب اسی گانو مین مقیم رہے اور ٹہاکرون سے بہت رد و بدل رہی توقع
یہہ تہی کہ برشکال جلد شروع ہوگی اور چارونطرف گانو مذکور کے پانی ہوجاویگا
اور باغی حملہ نکرسکینگے لیکن مینے بہت کشش کی اور ٹہاکر کیسری اور ٹہاکر پورن

ایک روز انکر صاحبون نے بہت لضد ہوے کہ اب اپکا یہان رہنا غیر ممکن اور رہنا بہت
پر خطر ہے آج ہی کے روز مہورت نکلا ہے کہ آپ کو ہم کسی گانو مین لیجاکے پوشیدہ
رکھین اور چونکہ رات اندہیری ہے اور ماہتاب نکلنے مین دیر ہے لہذا اسیوقت یاتراب
کرنا پر ضرور ہے کوئی چیز آپ اپنی دیدیجے تاکہ ہم اوسکو ابہی اوسی راستہ پر جہان
ہم آپ کو لیجاوینگے روانہ کرین تاکہ ساعت نیک نہ ٹلجاوے صاحبان موصوف نے کہا
کہانے کا ایک کانٹا دیا اوسکو ٹہاکر لوگ لیگئے اور پیشتر سے روانہ کیا جب پچہلی رات
باقی رہی اور ماہتاب برآمد ہوا اوسوقت یہہ دونو صاحب اور میم صاحبہ اور وزیر سنگہ
اور ایک نوکر پیروبن صاحب کا ٹہاکران موصوف کے ہمراہ روانہ ہوئے میم صاحبہ
اور بچون کے لئے ایک ہاتہی سواری کے واسطے مہیا کیا گیا چلنے کے وقت مینہ برسنا
شروع ہوا جب ایک میل چلے تو ایک نالا بڑے زور و شور سے روان تہا
اور ہاتہی اوسکو پار نکر سکا لاچار ہاتہی کو چہوڑا اور ایک کشتی مین سوار ہوکے پار ہو
اور پار ہوکے پہر سب پیدل چلے چار آدمیون نے چارون لڑکون کو گود مین لے لیا
مینہ بڑی زور سے پڑ رہا تہا ڈیڑہ میل چلکر ایک اور نالہ پڑا اوسمین پانی تہوڑا تہا
اسواسطے پیادہ پا اوسکو پار کیا پار ہوتے وقت بیچاری پیروبن صاحب کی میم
صاحبہ پر بڑی سختی اور مصیبت تہی صبح ہوتے پانی مین تر اور کیچڑ مین سنے ہوئے ایک چہوٹے

سے نہایت خراب گانومین پہنچے اونمین کل چار یا پانچ چرانے والون کے گہر
تہے مینہ ابتک برس رہا تہا اس گانوکا نام رنج پور رہ تہا اور واقع مین یہہ گانو
اسم بامسمی تہا اسقدر ویران اور خراب تہا کہ بیان سے باہر ہے گاوخانہ کا
مکان جہان ٹخنہ تک گوبر اور کیچڑ جمع تہی اور بدبو سے دماغ بیٹہا جاتا تہا ان صاحبون
کے رہنے کے واسطے تجویز ہوا یہہ حال مصیبت اور بیکسی کا دیکہہ کے یہہ دونو صاحب نہایت
دلگیر ہوئے اور میم صاحبہ اول مرتبہ انکہونمین انسو بہر لائین کہ اب کوئی توقع اونکے
بچون کے ارام اور زیست کی نہین ہے اخر کو ایک چہوٹا سا مکان ایک جہونپڑے
کی چہت پر نظر ایا وہ اگرچہ نہایت تنگ تہا لیکن بہ نسبت گاوخانہ کے صاف تہا
اونمین ان صاحبون نے قیام کرنے کی اجازت چاہی ٹہاکرون نے قبول کیا
لیکن کہا کہ دنمین کبہی باہر نہ نکلنا مبادا کسی پر تمہارا یہان چہپنا ظاہر ہوجاوے
اور راہیرون کو خوب سمجہا دیا کہ گانومین کوئی نیا شخص نہ انے پاوے یہہ کہکر ٹہاکر لوگ چلے
گئے جب مینہ بہت برسا تو چہت اوس کوٹہری کی ٹپکنے لگی کمال خرابی اور مصیبت عاید
ہوئی اول تو وہ مکان اتنا تنگ تہا کہ یہہ دونو صاحب اور میم اور بچے بمشکل اوسمین گذران
کرتے تہے اور اب مینہ نے اور بہی تنگ کیا ایک چہوٹا سا گاوخانہ وزیر سنگہ نے
اڈوارڈز صاحب کے واسطے دو روپیہ مہینہ کو کرایہ لیا اور ایک چارپائی کرایہ لی

جہان صاحب ممدوح نے گذر کی اوس جہونپڑی کے دروازہ مین کوی کیواڑ
یا ٹٹی نہ تہی جسکا جی چاہتا تہا گہس اتا تہا ایک روز ایک رشتہ دار اوس اہیر کا
جو سیج پورہ مین چودہری تہا ایا اوسکا نام رتنا تہا دہاڑ وارڈ ز صاحب پاس سے
اونکی جہونپڑی مین گیا ادمی عقیل معلوم ہوا صاحب ممدوح نے اوس سے بیان کیا
کہ مجہکو میم صاحبہ اور اپنے بچہ کا جونینی تال پر ہین بڑا فکر اور رنج ہے اگر تم میرے حال
خستہ پر رحم کرو اور ایک چہٹی لیجاو تو میرے پاس اٹہہ روپیہ ہین مین تمکو دونگا
اور یقین ہے کہ جب تم نینی تال پہنچوگے تو میم صاحبہ تمکو بڑا انعام دینگی اوسنے قبول کیا
اتفاقاً ایک ٹکڑا کاغذ اور ایک ذرا سا ٹکڑا سرمہ کی قلم کا صاحب کے پاس تہا
اونہون نے ایک انچ ٹکڑی کاغذ پر اپنی میم کو چہٹی لکہی اور اوسیقدر کاغذ پر مصر
بہیجا تہہ رئیس بریلی کو ایک خط اسمضمون کا لکہا کہ وہ رتنا کو نینی تال پہنچنے مین مدد کرین چہٹی
لکہتے وقت سرمہ کا ٹکڑا پنسل سے گر پڑا نہایت خرابی اور پریشانی ہوی کیونکہ وہان
سیاہی اور قلم کا مطلق نشان بہی نہ تہا بڑی تلاش اور تجسس سے وہ ٹکڑا سرمہ
کا مل گیا جب دونو چہٹیان تیار ہوئین تو صاحب نے اونکو دودہ مین ڈبو کے دہوپ
مین رکہدیا تاکہ سرمہ کے حرف پختہ ہوجاوین اور راستہ مین نہ مٹ جاوین دہوپ
مین سکہلاتے وقت ایک کوا اوس چہٹی کو جو اونہون نے اپنی بیوی کے واسطے لکہی تہی

چونچ مین لیکے اوڑ گیا یہہ دیکہہ کر صاحب ممدوح کو جو رنج اشد ہوا اوسکا کیا بیان کیا
جاوے اب اور کاغذ کہان جو دوسری چہٹی لکہی جاوے وزیر سنگہ اونکا وفادار
نوکر یہہ دیکہہ کر اوس زاغ کے پیچہے چلا اور ایک گہنٹہ بہر اوسکے پیچہے خراب ہوا آخر
کار خدا کی مہربانی سے ایک مقام پر وہ چہٹی اوس زاغ کی چونچ سے گر پڑی اور
وزیر سنگہ اوسکو واپس اوٹہا لایا صاحب موصوف بہت شکر خدا بجا لائے
اور دونو چہٹیون کو رنہا کے ہاتہہ روانہ کیا بائیسوین تاریخ جولائی کو ستیارام
برہمن ساکن کسورہ جو ہمیشہ ان صاحبونکے حال پر مہربانی کرتا رہا تہا ایا اور خوشخبری
لایا کہ انگریزی فوج نے نانا رائو کو شکست دیکر کانپور فتح کر لیا یہہ سنکر صاحبون
کو نہایت خوشی ہوی اور واقع مین اس فتح کو سنکر اتو لوگ ان صاحبونکی دلداری
خاطرداری کرنے لگے تہا کہ کیسری بہی کسورہ سے ملاقات کے واسطے آیا اور
کنور ہردیو بخش نے بہی اپنے سالہ کو خبر کے واسطے بہیجا اڈوارڈز صاحب نے کہلا
بہیجا کہ اس گانو مین ہمکو نہایت تکلیف ہے ہردیو بخش سے امید ہے کہ وہ ہمکو
پہر کسورہ گانو مین رہنے کی اجازت دے سنیچر کے روز ۲۵ جولائی انکو اجازت
پہر کسورہ مین جاکے رہنے کی ملی پانی چارون طرف گانو کے محیط تہا لہذا ایک
ہاتی اور ایک کشتی ہردیو بخش نے انکی سواری کے واسطے بہیجی شام کو اوسی تاریخ یہہ دونو

صاحب معہ میم صاحبہ او بچو نکے روانہ ہوئے اور نو بجے رات کو کسورہ مین پہنچے اور اپنی قدیم جگہہ نین ٹہیرے ریخ پورہ مین جہان یہہ صاحب دو ہفتہ تک مقیم رہے تہے بڑے بڑے ریخ اوٹہاسئے نہ رہنے کا ارام تہا اور نہ کہانے کا ایک ذرا سا دودہ اور چند پوری کہانے کو ملتی نہین اور اتوار کے دن دودہ بہی نصیب نہین ہوتا تہا کیونکہ اوس روز گانوکے ادمی دودہ غیر شخص کو نہین دیتے تہے اگرچہ کسورہ گانو مین بہی گاو خانہ مکان انکا مسکن تہا لیکن تاہم ریخ پورہ کے مکان کی نسبت اسکو محل شاہی کہنا چاہئے کیونکہ بیر پہلا نے کو تو اسمین جگہ تہی جس روز یہہ صاحب اس گانو مین واپس پہنچے بیر ودن صاحب کا چہوٹا بچہ جو چند روز سے بیمار رہتا مر گیا اوسکو اخیر شب مین ایک درخت کے نیچے دفن کیا اتوار کے روز دوسری اگست کو وہ شخص جسکو بتاریخ ۲۰ جون اڈوارڈز صاحب نے بدایون کی راہ نینی تال اپنی میم صاحبہ کے پاس بہیجا تہا واپس ایا اوسنے صاحب سے اپنا احوال بہ اختلال اسطور پر بیان کیا کہ بدایون مین خاص ایکی اردلی کے چپراسی مسمی حسینی نے مجہکو گرفتار کیا اور نواب کے پاس جو خان بہادر خان کی طرف سے بدایو نمین حکمران تہا لے گیا نواب نے میری چہٹی چہین لی اور مجہکو خوب پیٹ کے مقید جیلخانہ کیا بارہ روز تک قید رکہا اور پہری

سختی کی اخر کو مجھکو اس شرط پر کہ پہر کسی انگریز کی طرف سے کبھی چٹھی نہ لیجاؤنگا
چھوڑ دیا جب وہانسے رہا ہوا تو فرخ اباد کے راستہ انکے پاس آنا چاہا جب
فرخ اباد بیس میل کے فاصلہ پر رہا تو نواب فرخ اباد کے سپاہیون نے اس گمان
سے کہ مین انگریزونکا جاسوس ہون پکڑلیا اور فرخ اباد بہیجدیا جہان تین ہفتہ
تک مقید رہا کل تاریخ شام کو مجھے داروغہ جیلخانہ نے اٹھہ انہ جو میرے پاس تھے لیکے
چھوڑ دیا اوسوقت مینے دیکھا کہ تین شخص جو انگریزی چٹھی لئے ہوئے اگرہ سے جاتے تھے
اور نواب کے سپاہیون نے اونکو گرفتار کیا تہا پریٹ کے میدان مین نواب کے
حکم سے توپ سے اوڑائے گئے کل ضلع بدایون اور اون اضلاع مین جہان
مین گذرا بڑی پریشانی اور خرابی مین پایا گانو ہر روزہ لٹتے ہین اور جلائے جاتے ہین سڑک
پر کوئی ادمی نہین چلتا اور جو چلتا ہے تو اوسکی زندگی اور اسباب کا کچھہ ٹھکانا نہین
خاص بدایون مین مابین ہندو اور مسلمانون کے لڑائی ہوئی اور مینے کئی سر ہندوون
کے لکڑی پر لٹکتے ہوئے بدایون مین دیکھے تمام عملہ کچہری اور پولیس بدایون نے
خان بہادر خان کی نوکری کرلی ہے وہ پیر سال سرشتہ دار فوجداری بدایون جو چالیس
برس سے نمکخوار سرکار رہتا مجسٹریٹ بدایون بن بیٹھا اور کوتوال بدایون بہی باغیون کی
طرف سے کلکٹر مقرر ہے ۱۰ اسی تاریخ اگست کو مسٹر جونز صاحب جو قتل فتح گڈہ

اور کچھہ حصہ انجیل کا اوسکے سامنے پڑہتا تہا پانچ بجے شام کو اکثر نہاتا تہا جب شام ہوتی
تو چارپائیون پر بیٹھہ کر کہانا کہا لیتے تہے اسوقت ہمکو قدرے چانول اور چپاتی اور
کدو وغیرہ کی ترکاری ملجاتی ہتی اور بعض روز تہوڑا گوشت خرید لیتے بعد کہانا
کہانے کے ہم آپسمین بیٹھہ کر باتین کرتے یا گہر سے باہر نکل کے ٹہاکر سے بات چیت
کرتے جب تہوڑی رات جاتی تو بعد نماز شام چارپائیون پر پڑ رہتے ـــــ پہر کے روز
دسوین تاریخ اگست کو خان سنگہ ملازم مصر بیچ ناتہہ رئیس برایون کا اوڈوارڈز
صاحب کے پاس پہنچا اور علیحدہ بیان کیا کہ میرے آقا نے مجہے آپکی خبر خیریت کے واسطے
بہیجا ہے اور مین بڑی دشواری سے یہان آپکے پاس پہنچا ہون میرے آقا نے پانسو روپیہ
کی ہنڈوی فرخ اباد کے ایک ساہوکار پر بہیجی ہے اونکو معلوم تہا کہ اگر آپ زندہ
ہونگے تو خرچ کی نہایت تکلیف ہوگی لیکن اوسنے بیان کیا کہ فرخ اباد سے یہان تک روپیہ
آنا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے ٹہاکر کیسری کی یہہ صلاح ہوئی کہ وہ ٹٹو ناج کے
بہرکے بیچنے کے بہانہ فرخ اباد دلیجاوین آمدنی غلہ کو نواب کے ادمی ہرگز نہین روکتے
بلکہ اور اونکو ناج لانے کے واسطے تحریک کرتے ہین اور ناج بیچ کر روپہ ساہوکار
کی دوکان سے خالی ناج کے تہیلو نمین سینکے لے اونگے چنانچہ اسی تدبیر سے پانسو روپیہ
فرخ اباد سے اگیا جسکو صاحب نے ٹہاکر کیسری پاس جمع کر دیا ـــ ایسے وقت نازک

مین مصر موصوف کی اس مدد سے صاحب ممدوح نہایت احسانمند اور مشکور رہے
اور خدا تعالی کا شکر بجا لائے - اکیسوین اگست کو پرون صاحب کی چھوٹی لڑکی
بھی مرگئی اوسکو اوسی رات کو ایک کپڑے مین لپیٹ کے دفن کیا + ایسی ہی صلاح
ٹھیری کہ گنگا کے راستہ کانپور جاکے جنرل ھیولاک صاحب بہادر کے کمپو مین شامل
ہو جاوین اور ہردیو بخش نے بھی یہی صلاح دی چنانچہ اتوار کے روز تئیسوین اگست
کو سات بجے صبح کے یہہ دونو صاحب معہ میم صاحبہ اور جونز صاحب اور دونو
بچونکے کشتی پر سوار ہوئے ہردیو بخش نے اپنا رہ نما بدھو بخشی اور اپنے سالہ ٹھاکر بیٹی پال
کو ہمراہ کیا ہردیو بخش بھی چند میل تک سوار ہوکے ہمراہ گیا شام کو ترو الیا گانو کے
نزدیک پہنچے وہانکا زمیندار دہنا سنگھ ہردیو بخش کا رشتہ دار تہا حسب فہمائش
ہردیو بخش صاحبون کے ہمراہ ہوا دہنا سنگھ نے دو اپنے ادمیون کو کشتی مین باہر
بٹھایا کہ جو کوی راستہ مین اواز دے تو وہ لوگ جواب دین کہ دہنا سنگھ کے گھر
کے لوگ گنگا اشنان کے واسطے کانپور جاتے ہین اگر اس جواب سے کوی راضی
نہو تو کہنا کہ دہنا سنگھ خود کشتی مین موجود ہین اکثر جگہہ دریا کے کنارہ پر لوگون نے
اواز دیکے روکا اور دہنا سنگھ کے ادمیون نے اسیطور پر جواب دیا ایک بجے کے
قریب کشتی [illegible] گہاٹ پہنچی یہہ ایک بڑا گہاٹ مابین فرخ اباد اور اودہ کے ہے

وہان باغیون کا بڑا خوف تہا لیکن چونکہ بادل کے سبب سے ماہتاب چہپ گیا تہا
اور اندہیرا ہوگیا تہا اور دریا بہی بڑے زور سے جارہا تہا اسی باعث سے
کشتی چپ چاپ اس جگہہ سے جلد نکل گئی اور گیارہ بجے دن کے ٹہور پہنچی وہان
دہنا سنگہ نے صاحبون سے کہا کہ اب آپ اپنے ملک مین آن پہنچے یہہ اوسنے
کہا ہی تہا کہ ایک شخص نے کنارہ دریا سے آواز دی دہنا سنگہ نے پوچہا کہ تم کون
ہو اوسنے جواب دیا کہ مین جسا سنگہ کے بیٹے کا سپاہی ہون اور فتح پور چوراسی
سے نانا صاحب کا اسباب لینے کو آیا ہون جو وہ ٹہور سے بہاگتے وقت چہوڑ گئے
تہے دہنا سنگہ نے بہت خوش ہوکے جواب دیا کہ بہت خوب ہوا کہ نانا صاحب
اور اوسکے دوست جسا سنگہ کی فوج نے پہر ٹہور کا قبضہ کرلیا اور انگریزونکو نکال دیا
جب کشتی ٹہور سے نکل گئی تو کانپور نظر آیا کانپور دیکہہ کے صاحبونکو نہایت خوشی
ہوئی اور امید زندگی قوی ہوئی لیکن یکایک طوفان کا ایسا جہوکا آیا کہ وہ کشتی
کو کنارہ اودہ کی طرف لیگیا جہان باغیون کا لشکر مقیم تہا اوسوقت امید زندگی
پہر منقطع ہوگئی لیکن خدا کی مہربانی سے بادتند موقوف ہوگئی اور کشتی کو ملاح
لوگ پہر کانپور کی طرف کہینچ لائے اور تہوڑے عرصہ مین پرانے میگزین کانپور مین
پہنچے وہان پر سکہونکا پہرہ تہا اونکو کبہی یقین نہ تہا کہ اس کشتی مین کوئی فرنگی ہوگا

اسواسطے اونہون نے بندوقین سنبہالین اور چاہتے تہے کہ فیر کرین لیکن وزیر سنگہہ نے پنجابی زبان مین کہا کہ اس کشتی مین صاحب لوگ ہین اسوقت سکہہ سپاہی اور اونکے افسر کشتی کے نزدیک صاحبون کے پاس آئے اور اونکو دیکہہ کے نہایت خوش ہوئے اور کہا کہ کشتی کو اگے لیجاؤ تہوڑی دور پر جہان وخالی کشتی کہڑی ہے ہمارا شکر بڑا ہوا ہے اور ہے گہنٹہ کے عرصہ مین اوس گہاٹ پر کشتی جا پہنچی اسطور پر خدا کے فضل سے یہہ دونو صاحب کلکٹر یعنی ولیم اڈوارڈز صاحب بہادر کلکٹر بدایون اور پروبن صاحب بہادر کلکٹر فرخ اباد معہ اپنی میم اور بچون اور جونز صاحب بہادر جو دوسری اگست کو اونکے سامنہہ کسورہ گانو مین آن ملے تہے بخیریت تمام ۱۳ اگست کو دو بجے دن کے بعد اوٹہانے ان تکالیف بیشمار کانپور پہنچ گئے اور گہاٹ سے اوترکے شرر صاحب کلکٹر کانپور کے دیرہ مین گئے شرر صاحب انکو زندہ دیکہہ کے اسقدر خوش ہوئے کہ جسکا پایان نہین اور اونکی طرح سے خاطر داری کی

سرکشی مرادااباد

ملک روہیلکہنڈ مین شہر مراداباد دہنے کنارہ رام گنگا پر میرٹہہ اور بریلی کے

وسط مین واقع ہے جسمین قریب ساٹھہ ہزار باشندونکے رہتے ہین زمانہ فساد کے
وقت چہاونی مراداباد مین جو شہر سے مغرب کی جانب ہے ۲۹ نمبر کی پلٹن
مقیم تہی جسنے اوایل زمانہ سرکشی مین اچہی اچہی خدمات کین اور بہروسا پڑتا تہا
کہ وفادار اور نمک حلال رہے گی + ۱۸ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو مراداباد مین خبر
پہنچی کہ پانچ میل کے فاصلہ پر دہنے کنارہ دریای گنگ پر مظفر نگر کی پلٹن کے
بہت سے سپاہی جنہون نے میرٹہہ مین بغاوت کی تہی اور معہ خزانہ کے آ پہنچے ہین
رات کے وقت یہہ خبر معلوم ہوئی گو کہ تاریکی تہی لیکن اوسیوقت گیارہ بجے
ایک کمپنی ۲۹ وین پلٹن کی معہ تمبل سوار کے وارس صاحب جج بہادر اور صاحب
مجسٹریٹ بہادر اونکی سرزنش کے واسطے روانہ ہوئی اور ڈاکٹر صاحب بہی
ساتہہ تہے مقام دشمن پر پہنچکر اونپر ایکا یک حملہ کیا ایک ادمی اونکا مار ڈالا اور
سب گہوڑے خزانہ اور ہتیار اونکے لے لئے دس ہزار روپیہ ہاتہہ لگا اور اٹہہ
ادمیون کو قید کیا اور باقی تاریکی شب کے باعث سے جنگل مین بہاگ گئے
دوسری روز ۱۹ تاریخ کو بہت سے سپاہی جو رات کو بہاگ گئے تہے چہاونی
مراداباد مین آئے اونمین سے ایک کو ایک سپاہی پلٹن ۲۹ متعینہ مراداباد نے
مار ڈالا اور باقیونکو قید کرلیا + جو شخص مارا گیا وہ حوالدار تہا اور اوسکا ایک رشتہ دار

کی طرف آتی ہین اوسیوقت دو کمپنیان پلٹن ۲۹ معہ دو توپون کے تیار ہوکے
چلین باغیون نے یہہ خبر پاکے جلد دریا پار ہوکے ترائی کی طرف کافور ہونا
چاہا لیکن جنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر نے کل چار سوارونکے ساتھہ جاکے اونکو
روک رکہا اتنے مین فوج پہنچ گئی اونسے سب ہتیار چہین لئے جملہ اسباب لوٹ
لے لیا اور وہ بالکل مفلس ترائی کی طرف بہاگے غرض اسیطرح پر ۲۹ پلٹن مرادآباد
کی کارخیرخواہی کرتی رہی لیکن جب خبر سرکشی بریلی مرادآباد مین پہنچی تو اونہون نے
بہی رنگت بدلی اور ۳ جون کو وہ بہی علانیہ باغی ہوگئے تب لاچار سب حکام ملکی
اور فوجی ضلع کو چہوڑکے میرٹہہ اور نینی تال کی طرف چلے گئے یہہ احوال چہٹی مرقومہ
ذیل صاحب مجسٹریٹ بہادر مرادآباد سے معلوم ہوگا

ترجمہ چہٹی جناب سترسانڈرس صاحب بہادر مجسٹریٹ و کلکٹر مرادآباد بنام قایم مقام سکرتری گورنمنٹ اضلاع شمالی و مغربی

کمال تاسف اور رنج کے ساتہہ واسطے اطلاع وہی گورنمنٹ رپورٹ کرتا ہون کہ
۳ جون ۱۸۵۷ء کو جملہ حکام انگریزی ملکی اور فوجی اور تمام عیسائیونکو ضرور ہوا کہ مرادآباد
سے میرٹہہ نینی تال کی طرف بہ تعجیل تمام چلے جاوین یہہ تدبیر اوسوقت عمل مین آئی
جبکہ یہہ بخوبی معلوم ہوگیا کہ اب زیادہ رہنے سے کسی طرحکا فایدہ متصور نہین بلکہ

جس حالت مین کہ ۲۹ وین پلٹن معہ کمپنی توپخانہ برملا نمکحرام اور سرکش ہوگئی اور جنکی
خاص حفاظت مین خزانہ سرکاری تہا اونہون ہی نے اوسکو لوٹ لیا اس
صورت مین مرادآباد مین مطلق رہنے کا گذر نہ تہا اور در صورت ٹہیرنے کے غالباً نقصان
جان ہوتا تمام روہیلکہنڈ اور خصوصاً میرے ضلع مین بدعملی اور بدنظمی کمال ہوگئی
اور ضلع رامپور کے مسلمانون کے اطوار بدل گئے اور آمادہ فساد ہونے اور
اسکے ساتہہ دو روز پہلے خبر سرکشی بریلی بہی پہنچ گئی اور معلوم ہوا کہ انگریزی افسر
اوس جگہہ قتل ہوئے ان سب باتون نے ہمکو آگاہ اور ہوشیار کیا کہ اب زیادہ
مرادآباد مین اپنی جگہہ پر قایم رہنا ممکن نہین ہے اور ٹہیرنے مین کوئی صورت فایدہ
سرکار یا پاس عزت اپنی کا نہین بلکہ اگر کوئی تدبیر یا کوشش یہان زیادہ
رہنے کی کیجاتی تو جملہ اہل فرنگ کی قتل کا گمان قوی تہا — غالب ہے کہ باعث بدعملی
اضلاع و دواب اور شکستگی سلسلہ ڈاک مابین مرادآباد و دہلی جو عرصہ
دو ہفتہ سے وقوع مین آئی اون کوایف اور مشکلات کی اطلاع حضور بابت انتظام
اور برقراری امن حکام مرادآباد کو بعد ۱۹ تاریخ مئی جس روز ایک گروہ سپاہیان
پلٹن ۲۹ نے جیلخانہ توڑ دیا پیش آئین جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر
کو کما حقہ نہوگئی جو جو واقعات میرے ضلع مین وقوع مین آئے اونکی کیفیت

سفر مینا پر جو میرٹہہ سے بغاوت کرکے اپنے گہر کو جاتے تہے حملہ کیا اور اونکے سب ہتیار
چہین لیے بیس سپاہی پلٹن بستم[۲۰] مظفر نگر کا خزانہ لوٹ کے اپنے اپنے گہر جاتے تہے
اونپر بہی حملہ کیا اور اونسے روپیہ چہین لیا دو سپاہی اونمین سے مار ڈالے اور بارہ[۱۲]
یا تیرہ[۱۳] قید کئے — بدطالعی سے خبر بغاوت او رقتل بریلی جو اتوار کے روز اسومی
کو وقوع مین آی علی الصباح دوسری جون کو مراداباد مین پہنچی — اور نواب رامپور
کے ایک معتمد خاص نے بہی جسب ایما نواب رام پور کے یہہ خبر ہمکو پہنچائی اب پلٹن
کے ادمیون کی طبیعت بہی بدل گئی اور اونکے دل برگشتہ معلوم ہوئے اور اسی طرح
کی تبدیلی بدمعاشان مراداباد کے اطوار سے بہی ظاہر ہوئی تیسری[۳] جون کی
صبح کو سپاہیون نے کچہری کے مکانمین جانے سے روکا اور اظہار کیا کہ اگر رامپور کے مفسد
انکر حملہ کرین گے تو یہہ جگہہ پرخطر اور نامحفوظ ہے ۵ ہزار روپیہ جو خزانہ سرکاری
مین موجود تہا اوسکا سپاہیون نے قبضہ کرلیا لیکن سپاہیون کو یقین یہہ تہا
کہ خزانہ مین روپیہ بہت زیادہ ہے اور اسی گمان سے اونہون نے خزانچی کو
گرفتار کیا اور توپون کے پاس لے گئے اور اوس سے کہا کہ باقی روپیہ کی نشاندہی
کرے ورنہ توپ سے اوڑا دینگے مین حکمت عملی سے خزانچی کے چہوڑانے
مین کامیاب ہوا لیکن جو سپاہی کہ بہت امادہ فساد تہے اونہون نے میرا اور

ولسن صاحب جج کا راستہ روکا بلکہ بندوقون پر ٹوپیان چڑہالین اور چاہتے تہے
کہ ہمکو مار ڈالین لیکن افسران ہندوستانی و وڑیسے اور سپاہیون سے کہا کہ
تمنے قسم کہائی ہے کہ اپنے انگریزی افسرونکو کسی طرح کا زیان نہ پہنچاوین گے غرض
اونکو سمجہاکے اونہین ہمارے مارنے سے باز رکہا جبکہ سپاہیان پلٹن اور رنگروٹ
نے سرکاری خزانہ اور افیون اور صندوق وغیرہ کا قبضہ کرلیا اور اہلکار پولیس بہاگ
کے روپوش ہوگئے اور معلوم ہوا کہ بدمعاشان مرادآباد ہم پر حملہ اور ہوا چاہتے
ہین تو اسحالت مین ہمکو ضرور ہوا کہ یہان سے جلد مراجعت کی تدبیر کرین چنانچہ ہمنے اون ہندوستانی
افسران رسالہ کو جو اپنی رجمنٹ سے چہٹی لیکے آے تہے طلب کیا اور اونسے اپنا
ارادہ ظاہر کیا اونہون نے اقرار کیا کہ ہم آپکو اپنی حراست مین میرٹہہ بخیریت تمام
پہنچاوین گے چنانچہ اکثرون نے اپنا اقرار پورا کیا اور ہمین میرٹہہ پہنچا دیا اور بجلدوے
اس خیرخواہی کے اون سب کی ترقی مدارج ہوی مسترجے سی ولسن صاحب جج
مرادآباد اور مستر جے اس کیمبل صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ڈاکتر ایچ ایم کینن
صاحب سول سرجن اور مین معہ اپنی اپنی بیویون کے یہان بخیریت تمام پہنچ گئے اور
ایک شخص ولایتی گولہ انداز مسمی گرین نوکری سے جو موقوف ہوگیا ہے وہ بہی
ہمارے ہمراہ آیا افسوس ہے کہ ابتک ہمین باقی افسران اہل فرنگ مرادآباد کا

خبر نہین ملی ہے ہمنے افسران پلٹن ۲۹ کو اپنے ارادہ میرٹہہ جانے مطلع کیا اور اونسے
کہلا بہیجا کہ وہ ہمارے ساتہہ چلین بلکہ اونکے انتظار مین ہم ایک گہنٹہ تک ٹہہرے رہے
اور پل گنگا پر بہی جو مراداباد سے چار میل ہے تہوڑی دیر تک اونکا انتظار کیا لیکن
کوئی افسر ہمارے ساتہہ نہ آیا اکثر افسرون نے نینی تال کی طرف جانیکا ارادہ کیا تہا اور
مجہے امید یہہ ہے کہ سب افسر معہ تین یا چار شیمون کے جو مراداباد مین تہے نینی تال کی
طرف چلے گئے ہین وہان پر توقع یہہ ہے کہ ۶۶ وین پلٹن گورکہہ وفادار رہیگی اور اون
صاحب لوگون کی جنہون نے وہان پناہ لی ہے حفاظت کری گی + قبل از ختم کرنے
اس چہٹی کے مجہپر فرض ہے کہ مین اون صاحبون کی شکر گذاری جنہون نے اس
زمانہ نازک مین میری مدد کی ہے اور شریک رہکر نہایت محنت اور کوشش کی
ادا کرون + اگرچہ ایک عہدہ دار کی لیاقتون پر جسکا مرتبہ مجہسے کہین زیادہ ہے
اپنی رائے لکہتے ہوئے مجہکو لحاظ اتا ہے لیکن یہہ بہی میری طبیعت کو گوارا نہین
ہوتا کہ مین اپنی ممنونیت اور شکرگذاری جو میرے دلمین مسٹر ولسن صاحب جج
مراداباد کی طرف سے بہری ہوی ہے ظاہر نکرون انہون نے میری ہمیشہ
بڑی مدد کی اور صلاح بتاتے رہے ۲۹ وین پلٹن کے سپاہیون کے دلون کو
اونہون نے تسخیر کر رکہا تہا اور اونسے اکثر اونکی لین مین جاکر تقریر اور گفتگو

کیا کرتے تھے شجاعت اور کمال بے خوف و خطر ہو کے کام کرنا اونکی ایک بڑی
صفت ذاتی ہے جسکو اونہون نے کل زمانۂ فساد مین ظاہر کیا مین اپنے جنٹ مجسٹریٹ
مسٹر جے سی کیمبل صاحب کا بھی نہایت مشکور اور ممنون ہون اونہون نے
غارتگرون کی تنبیہ اور سزا دہی مین کوشش بلیغ کی اور ہمیشہ بڑی مستعدی
او ردل سے میری مدد کرتے رہے جب باغی پلٹن سفر مینا کے آدمی میرے ضلع
مین آئے تو اول انہی صاحب نے جاکے اونکا سراغ لگایا اور کل چار سوار روکے
اونکو روکے رکھا جبتک کہ ہم فوج لیکے پہنچ گئے + ڈاکٹر کین صاحب سول سرجن
مراد اباد بہی صرف اپنے ہی کام مین مستعد او مشغول نرہے بلکہ جنگی خدمات
بہی اونسے نمایان ہوئین ہر مرتبہ جب فوج لٹیرون اور غارتگرون کی سزا کو
جاتی تہی تو ڈاکٹر صاحب موصوف ساتہہ جاتے تھے علاوہ ازین کیمبل صاحب کے ساتہہ
دو سو سوار بہرتی کرنے مین جنکی اجازت مجھکو صاحب کمشنر سے حاصل ہو گئی تہی
کوشش بلیغ فرمائی + کپتان وش صاحب اور کپتان فیڈی صاحب افسران
پلٹن ۲۹ وین کی عمدہ خدمات کو بہت تعظیماً اور ادب کے ساتہہ لکہتا ہون کہ صاحبان
موصوفین نے کوئی دقیقہ اپنی پلٹن کے سمجہانے مین باقی نرکہا اور دو ہفتہ تک
برابر اپنے سپاہیون کے ساتہہ رہے اور سوئے اور پلٹن کے بانتظام اور باقواعد

سہنے مین جہان تک ممکن ہو سکا کوشش کی + اگر فوج بریلی وفادار رہتی تو ۲۹ ویں
پلٹن بہی سرکار کمپنی سے نمکحرامی نکرتی - مجہے امید ہے کہ افسران متعلقہ مرادآباد
کو جو یہہ اشد ضرورت ضلع چہوڑنے کی بڑی اس الزام سے گورنمنٹ اونکو بریتی فرما
کی میرا دل گواہی دیتا ہے کہ مینے اپنے علاقہ کو ایک لحظہ پیشتر ہی نہین چہوڑا بلکہ اوسوقت
وہانسے ہٹا جب کہ مین بالکل لاچار ہو گیا اور دیکہہ لیا کہ اب کوئی صورت نفع سرکار یا بہتری
خلایق کی نرہی اس صورت مین متوقع ہون کہ سرکار مجکو اس جرم کا ملزم کہ مینے اپنے
عہدہ کے فرایض ادا کرنے مین غفلت کی نہ ٹہیراویگی

خلاصہ چہٹی پوسٹماسٹر صاحب مرادآباد

مسٹر لول صاحب جو لفٹننٹ وارک صاحب کے ساتہہ رہتے تہے بدذات
مسلمانان شہر کے ہاتہہ سے زخمی ہوے + چوتہی تاریخ جون کو سپاہیان نمکحرام
نے اونکو اور مسٹر ہل صاحب کو معہ دیگر عیسائی انگریزی تولیون کے قید کیا اور
لفٹننٹ وارک صاحب معہ اپنی میم کے اوسوقت مقتول ہوئے بعد ازان
مسٹر لول صاحب اور عیسائی قیدیون سے یہہ کہا گیا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ
تو تمہاری جان بخشی ہوگی غرض اونکو جبراً مسلمان کیا اور شہر مین ایک گہر رہنے
کو دیا ابتک مسٹر گرین صاحب معہ عیال و اطفال شہر مین پوشیدہ رہے مگر قید ہو گئے

جون کو جب فوج باغی بریلی مرادآباد مین پہنچی تو مسٹر پول صاحب وغیرہ جو مسلمان
ہوگئے تھے پھر گرفتار اور مقید ہوئے اور مسٹر کپن صاحب کو بھی مسلمانون نے تلاش
کرکے مارڈالا اور اونکے بڑے صاحبزادہ اور اونکے سالہ مسٹر کاربری صاحب
اور پول صاحب اور ہل صاحب اور مسک گایز صاحب اور ڈارلنگٹن صاحب
کو فوج نمکحرام ۱۸ تاریخ جون کو دہلی کی طرف گرفتار کرکے لے گئی اور اونکی میمون
اور بچون وغیرہ کو جو ۲۳ اشخاص تھے مجو خان کے حوالہ کیا فوج باغی نے مجو خان
کو نواب مرادآباد بنایا تھا لیکن جب نواب رامپور کا تسلط ہوا تو نواب رامپور کی
حفاظت مین آئے نواب ممدوح نے اونکی حفاظت کے لئے ایک پہرہ سپاہیان تعین
کیا ہے تاکہ اونکو کوئی نستاوے اور فی کس پانچ روپیہ ماہواری مقرر کردیا ہے
چنانچہ اب یہہ سب آرام اور امن مین ہین اور دوست مدعا ہین کہ دہلی جلد فتح
ہوجاوے اور روہیلکھنڈ مین پھر سرکار انگریزی کا دخل اور قبضہ ہو تیسری
جون کی شب کو جبکہ تمام افسران اور حکام انگریزی کا اسباب لٹا اور بنگلہ اور
مکانات جلائے گئے اوسوقت مین ایک قریب کے گانو مین جا چھپا اور کل مال
اور اسباب اپنا ڈاکخانہ مین چھوڑ گیا لیکن پھر واپس آکر جو دیکھا تو ڈاکخانہ
مین ایک ٹکڑا کاغذ تک کا بھی نہین پایا بلکہ کیواڑ اور چوکھٹین دروازونکی مفسد

لوگ اور کہار ڈر کر لیگئے فقط

سرکشی وقتل شاہجہان پور

یہہ شہر بہی روہیلکہنڈ مین واقع ہے اس جگہہ ۲۸ نمبر کی ہندوستانی پلٹن پیادہ
مقیم تہی جسنے اتوار کے روز وقت صبح ۳۱ تاریخ مئی کو ۱۸۵۷ء کو سرکشی کی اوسوقت
گرجاگہر مین نماز ہو رہی تہی اور سب صاحب لوگ اوسمین عبادت خانہ مین جمع تہے
سپاہیون نے گرجاگہر کو گہیر لیا اور اندر گہس گئے پادری صاحب پر اول حربہ کیا لیکن
وہ جان سے اوسوقت بچ گئے صرف ایک ہاتہہ اونکا جاتا رہا مسٹر ریکٹس صاحب
کلکٹر و مجسٹریٹ شاہجہان پور یہہ دیکہہ کر اپنے گہر کیطرف بہاگے لیکن سپاہیون نے تعاقب
کیا اور اونکے گہر کے برامدہ مین پہنچکر اونکو قتل کیا پلٹن کے سپاہی صاحب موصوف
سے بہت خفا تہے کیونکہ اونہون نے خزانہ سے اونکا پہرہ بدل دیا تہا اس سبب سے
کل روپیہ خزانہ کا اون کے ہاتہہ نہ لگ سکا مسٹر لباڈو صاحب انگریزی پولیس
خاص چرچ کے اندر مارے گئے اور اونکی بیوی اور بہائی کی میم ایک بینڈ ماسٹر
کی ہمراہی مین وہان سے بہاگین لیکن اخیر کو بہت بری طرح ماری گئین کپتان جیمس صاحب
حاکم پلٹن مذکور نے سپاہیون کو بہت سمجہایا لیکن کچہہ موثر نہوا جب اونہون نے
پیٹہہ موڑی تو فوراً اونکو گولی سے مار دیا پادری صاحب نے معہ انگریزی پولیس

مسٹر اسمتھہ صاحب دریا مین اپنے تئین چھپایا شام کے وقت اسمتھ
مسٹر کرٹس صاحب کی کوٹھی کی طرف گئے جہان سپاہیون نے اونکو ما
پادری صاحب نے اوسوقت چند کسانون کو کھیت مین دیکھہ کر خیال کیا کہ
میری مدد کرینگے اسی امید پر وہ دریا سے نکلکے اونکے پاس گئے اور
کہا کہ اگر تم مجھے کسی جاے محفوظ مین پہنچاو تو مین تمکو روپیہ دونگا جب
نابکارون نے پادری صاحب کے پاس کچھہ روپیہ دیکھا فی الفور
سے مارکے گرادیا اونکے چلانے کی اواز ایک پٹھان نے کانون مین سے
اوسوقت مسلح ہوکے وہان ایا اور پادری صاحب کا سر اپنی تلوار سے
اسمتھہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ کچہری کی طرف پناہ لینے گئے لیکن براہ
نے اونکو گولی سے مارڈالا مسٹر ڈاکٹر لولنگ صاحب نے جب ہسپتال سے
یہہ فساد دیکھا تو وہ معہ اپنی میم صاحبہ اور بچہ کے گاڑی مین سوار ہوکے
راستہ مین سپاہیون نے بندوقین مارین صاحب ممدوح کوچ بکس
ہوئے تھے گولی لگتے ہی زمین پر گر پڑے اور اونکی میم صاحبہ کی پشت
لگی لیکن زندہ اور صاحبون کے ساتھہ جو بچ کے فرار ہوئے تھے
ہوئین بعض صاحب لوگ اور میمون نے گرجا گھر کے اندر کمرے میں

برج پر اپنے تئین بند کرکے کیواڑ بند کر لیے تھے اور چونکہ اوس وقت سپاہیان باغی کے
پاس بندوقین نہ تہین اور صرف لاٹھیان تہین اس سبب سے کواڑ نہ توڑ سکے اور جلد چھاؤنی
کو اپنے ہتیار لینے گئے + یہہ موقع پاکر جو صاحب لوگ اور میمین وہان تہین باہر نکلین اور جو
گاڑیان اور گہوڑے کہ باہر کہڑے ہوے تھے اونمین سوار ہوکے پوین کی طرف بہاگے پوین
سرحد اودہ مین واقع ہے لیکن شاہجہانپور سے متعلق ہے وہانکے راجہ نے صاحبان مجروح
کو پناہ ندی اور نہایت بدسلوکی سے پیش آیا مسٹر جنکنز صاحب جنٹ مجسٹریٹ شاہجہانپور
نے پوین پہنچکر ایک چہٹی مسٹر طامسن صاحب ڈپٹی کمشنر محمدی کو لکہی اور شاہجہانپور کے
احوال سے اطلاع دی اور درخواست کی کہ جتنا جلد ممکن ہو ہم سب مفرورون کے واسطے
سواری بہیجدو تاکہ ہم محمدی پہنچین + اوسی روز یعنی ۱۳ تاریخ مئی کی شام کو طامسن صاحب نے
یہہ چہٹی پائی اور فی الفور گاڑیان روانہ کین + قبل اس واقعہ کے محمدی مین بہی جو
ملک اودہ مین واقع ہے لوگون کی طبعیتین پہر گئی تہین اور معلوم ہوتا تہا کہ کچہہ فساد ہونے
والا ہے اس مقام مین طامسن صاحب ڈپٹی کمشنر اور کپتان پاترک اور صاحب اونکے
اول اسسٹنٹ معہ اپنی میم صاحبہ اور ایک بچہ کے موجود تھے اور فوج اوس
جگہہ یہہ تہی دو کمپنیان اودہ کی نوین پلٹن مین سے اور دو کمپنیان اودہ کی جنگی پولیس
پلٹن مین سے اور پچاس سوار جبکہ مسٹر جنکنز صاحب کی چہٹی محمدی مین پہنچی

اوسوقت طامسن صاحب اور کپتان پاٹرک اوئر صاحب کو یقین ہوا کہ اب زمانہ نازک
سر پر آن پہنچا اور یقین ہے کہ ۲۸ وین رجمنٹ باغی شاہجہان پور سے بطمع لوٹنے
خزانہ سرکاری محمدی کی طرف آویگی اوسوقت یہہ بات قرار پای کہ کپتان اوئر صاحب
کی میم کو معہ بچہ راجہ متہولی کے پاس بہیجدین طامسن صاحب ہمیشہ راجہ متہولی کی
بہت خاطر اور تواضع کرتے تہے اور علاوہ ازین قبل شامل ہوتے ملک اودہ عمالک
محروسہ سرکار انگریزی مین کپتان اوئر صاحب نے راجہ مذکور پر بڑے بڑے احسان
کئے تہے اس صورت مین امید یہہ تہی کہ راجہ مذکور اونکی میم صاحبہ کو بڑی خاطرداری اور
حفاظت سے رکہے گا ـــ اور یہہ بہی قرار پایا کہ دونو صاحب قلعہ محمدی مین جو ایک
میل کے فاصلہ پر ہے جا کر رہین قلعہ مین خزانہ سرکاری اور جیلخانہ تہا طامسن صاحب
کو یہہ امید تہی کہ زمینداروں سے مدد لیکے قلعہ کو مستحکم کرینگے اور درصورت حملہ باغیون
سے مقابل ہونگے لیکن پہر معلوم ہوا کہ قلعہ نہایت بوسیدہ اور شکستہ حال ہے اور
جای محفوظ نہین ہے ۳۱ تاریخ مئی ۱۸۵۷ع کی شب کو کپتان اوئر صاحب کی میم
بحراست ایک پہرہ سپاہیان پلٹن ۹ نمبر اور دہ زیر حکم ایشری سنگہ صوبہ دار متہولی
کی طرف روانہ ہوئین سپاہیون اور صوبہ دار نے قبل از روانگی قسم کہائی کہ ہم
میم صاحبہ کی حفاظت مین اپنی جان دینے کو تیار رہین ـــ متہولی وہان سے ۲۶ میل تہی

چنانچہ تمام رات چلکے صبح اول تاریخ جون کو میم صاحبہ وہان پہنچین قلعہ متھولی پہنچکر
خبر ملی کہ راجہ صاحب سوتے ہین اور اسوقت ہرگز نہین جگ سکتے + دو گھنٹہ تک
بیچاری میم صاحبہ انتظار مین رہین بعد اس عرصہ کے راجہ نے اپنا وکیل میم صاحبہ کے پاس بہیجا
اور کہلا بہیجا کہ آپ میرے قلعہ کچیانی میں جو جنگل مین واقع ہے جاکے رہئے وہ جگہہ محفوظ
ہے اور باغیون کو اوس جگہہ آپکا سراغ لگانا مشکل ہوگا میم صاحبہ نے اسمین بہت
انکار کیا اور وکیل کو بہت سمجہایا کہ راجہ صاحب اپنے خاص قلعہ متھولی مین پناہ
دین لیکن اونکا کہنا اصلا پذیرا نہوا لاچار میم صاحبہ معہ سپاہیان حراست کچیانی
کی طرف روانہ ہوئین اور وہان پہنچکے قلعہ مین ایک مقام اونکے اور ایک مقام
سپاہیون کے رہنے کے واسطے تجویز ہوا قلعہ مذکور ایک لق و دق جنگل مین نہایت
خراب وخستہ اور ویران پڑا تہا اور وہان رہنے مین کوئی صورت آرام نہ تہی
میم صاحبہ کو اوسکے اندر جاتے ہوئے نہایت خوف معلوم ہوا لیکن راجہ کے آدمیون
نے میم صاحبہ کی دلجمعی کی کہ راجہ صاحب خود اوینگے اور جو چیز آپکے آرام اور آسائش
کے واسطے ضرور ہوگی مہیا کردینگے چنانچہ اوسی روز شام کو راجہ متہولی میم صاحبہ
کے پاس آیا اور قسمین کہائین کہ مین آپکی نہایت حفاظت کرونگا اور
کبہی آپسے دغا نکرونگا آپ نے خوف وخطر اس جگہہ رہئے اور راجہ نے یہہ بہی بیان

کیا کہ کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور نے میرے سب ہاتہی طلب کئے تہے
لیکن مینے صاحب ممدوح سے یہہ بہانہ کردیا ہے کہ میرے ہاتہون کی پیٹہہ زخمی
ہے لہذا خدمت مین نہین بہیج سکتا اور یہہ بہانہ مینے اسواسطے کیا ہے کہ فوج
سیتاپور عنقریب سرکشی کریگی اس صورت مین میرے ہاتہی کہوئے جاتے یہہ کہہ کر راجہ
مذکور متہولی کی طرف روانہ ہوا اور مطلق کوئی چیز ضروری میم صاحبہ کے ارام کے
واسطے مہیا نہ کی بلکہ راجہ نے کہانے تک کو نہ پوچہا اور تمام دن میم صاحبہ کو فاقہ
سے گذرا جب تمام شب گئی تو ایک گانو سے تہوڑا سا خراب قسم کا کہانا کو مشکل
دستیاب ہوا + اب ہم اس احوال کو چہوڑکے پہر محمدی کا احوال لکہتے ہین جبکہ
اور صاحب کی میم متہولی کی طرف روانہ ہوئین تو صبح کو طامسن صاحب اور راؤر صاحب
معہ فوج قلعہ محمدی کو چلے گئے اس روز اول تاریخ جون تہی دوپہر کے وقت سب
صاحب لوگ اور میمین مفرورین شاہجہان پور پوین سے محمدی پہنچین یہہ
افت زدہ کمال پریشان حالت مین تہے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا زخمی اور برہنہ
پا تہکے ہوئے ہزار دقت اور مصیبت محمدی مین پہنچے جو صاحب لوگ کہ زخمی تہے
اونکے زخم میم لوگون نے اپنی پوشاک پہاڑکے باندہے تہے + مسٹر طامسن نے
مسٹر کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور کو لکہا کہ جتنی گاڑیان اور سواریان ممکن

ہون محمدی روانہ کرو تاکہ سب لوگ یہان سے سیتاپور کی طرف روانہ ہون کیونکہ
سیتاپور بہ نسبت محمدی کے جاے امن معلوم ہوتی ہے فی الفور کرشچن صاحب نے
گاڑیان اور ڈولیان بحراست سپاہیان محمدی روانہ کین جو تیسری جون کو محمدی مین
پہنچین مخبر و پہنچنے کے اون سپاہیون نے جو سیتاپور سے آے تہے مشہور کیا کہ اونکے
پلٹن کے دو کمپنیون کو انگریزون نے اس جرم مین کہ اونہون نے عیسای ہونے سے
انکار کیا مارڈالا یہہ مشہور کرکے جوتہی تاریخ جون کو ڈولیان وغیرہ جو اونکے پہرہ مین تہین
توڑ پہوڑ ڈالا اوسی تاریخ شام کو جتنے صاحب لوگ اور میمین محمدی مین جمع تہین
سیتاپور کی طرف کوچ کیا اور راستہ مین جو ماجرا جانکاہ ان بدذات اور نمکحرام
سپاہیون کے ہاتہہ سے عاید ہوا وہ ترجمہ چہٹی مرقومہ ذیل سے معلوم ہوگا
اس چہٹی کو کپتان اوڑ صاحب اسسٹنٹ اول ڈپٹی کمشنر محمدی نے اپنے چہوٹے
بہائی ایڈولف اوڑ صاحب کو جو لکہنو مین تہے لکہا اور سب سرگذشت جسکے پڑہنے
سے چہاتی شق ہوتی ہے مفصل رقم کی اوسکا ترجمہ ہم بہی لکہتے ہین

مقام جنگل متہولی محررہ ہشتم جون ۱۸۵۷ء

میرے عزیز ایڈولف مینے تمکو ایک خط اس مہینہ کی ۶ تاریخ کو لکہا تہا
لیکن خوف یہہ ہے کہ اوس خط کو لوگون نے تمہارے پاس روانہ نہین کیا—

۳۱ مئی ۱۸۵۷ع اتوار کے روز ۲۸ وین پلٹن نے شاہجہانپور مین سرکشی کی اور سپاہی
گرجا گہر مین گہس گئے کلکٹر ریکٹس صاحب کو مار ڈالا اور سپینر صاحب افسر متعلقہ
پلٹن مذکور زخمی ہوے اور ڈاکٹر صاحب مارے گیے اور جیمس صاحب حاکم پلٹن
مذکور کو بہی پریٹ کے میدان مین گولی سے مار دیا باقی افسر اور اونکی میمین اور بچے
سب ۲۸ اشخاص پوین کی طرف بہاگے لیکن وہانکے راجہ نے اونہین نکال دیا دوسرے
روز وہ محمدی مین پہنچے وہین کمشنر طامسن صاحب اور مینے صلاح کرکے ایلچی کو
متہولی روانہ کیا اور ہم خود خزانہ کی حفاظت کے واسطے قلعہ محمدی کو چلے گئے سوموار کے روز
اول تاریخ جون وقت دوپہر مفرورین شاہجہانپور محمدی مین پہنچے اوسیوقت سے
فوج متعینہ محمدی کے دل برگشتہ ہوگئے اگرچہ مینے اونکے سمجہانے مین بہت کوشش کی
لیکن موثر نہ ہوئی ہر لمحہ اخری کا زمانہ معلوم ہوتا تہا میری کوشش سے سپاہی
تہوڑی عرصہ کے واسطے خاموش ہورہے چوتہی تاریخ کو پچاس سپاہی جو کرنیل صاحب
نے سیتاپور سے میمون اور صاحبون کے لینے کے واسطے بہیجے تہے پہنچے ان لوگون
نے مشہور کیا کہ انگریزون نے اونکی پلٹن کی تمام لائٹ کمپنی کو تہ تیغ کیا اور اسکا
عیوض اب وہ ضرور لینگے یہہ دیکہہ کر مینے ہندوستانی افسران فوج کو بلا کے پوچہا
کہ تم اپنے ارادہ سے صاف صاف ہمکو مطلع کرو اونہون نے بیان کیا کہ ہم سیتاپور جاتے

کو مستعد ہین اور اپکو اور طامسن صاحب کو بحفاظت تمام لیجا وین گے اور باقی
صاحب لوگون اور میمون پر بہی کچہہ زیادتی نکرین گے مینے اس بات کی اون سے
قسم لی اون سبون نے لچھمن سنگہ جمعدار پر ہاتہہ رکہہ کر قسم کہائی بعد ازان ہم
سب صاحب لوگ معہ میمون اور بچون کے بحراست پچاس سپاہی ستیاپور اور
فوج متعینہ تمدری ساڑہے پانچ بجے شام کو جمعرات کے روز ستیاپور کی طرف
روانہ ہوئے مینے میمون کو بگی مین اور اسباب کی گاڑیون پر سوار کیا پیشتر
چلنے کے فوج نے ایک لاکہہ اور دش ہزار روپیہ خزانہ سرکاری سے نکال کے
اپنے قبضہ مین کر لیا اور جیلخانہ توڑ کے سب قیدیونکو رہا کیا ساڑھے دس بجے
رات کو ہم بروان مین پہونچے اور صبح کو جمعہ کے روز پانچوین تاریخ جون کو اورنگ اباد
کی طرف کوچ کیا جب تخمینہ دو کوس چلے تہے کہ فوج نے مقام کیا اور ایک سوار نے
مجہسے کہا کہ جہان تمہاری خوشی ہو چلے جاؤ یہہ سنکر ہم آگے بڑہے اور جتنی جلدی
ہوسکا روانہ ہوئے لیکن دیکہتے کیا ہین کہ ایک گروہ سپاہیان ہمارا تعاقب
کرتا ہوا چلا اتا ہے جب اورنگ اباد قریب نصف میل کے رہا ایک سپاہی نے
لفٹنٹ کے صاحب سے بندوق چہین لیجا کے سپرال لفٹنٹ شیلز صاحب
کو جو پہرے گہوڑے پر سوار چلے جاتے تہے مار ڈالا پہر تو اون جنہیون نے نہایت

بیرحمی سے قتل شروع کی ہم سب معہ میموں اور بچوں کے ایک درخت کے نیچے جمع ہو کے کہڑے ہو گئے میم صاحبوں نے جمع ہو کے خداوند کی بندگی پڑہنی شروع کی چارونطرف سے گولیاں برسنے لگیں میں تین منٹ تک ان سب صاحبوں کے ساتھہ کہڑا رہا لیکن بعد ازاں مجھکو اپنی میم اور بچہ کا خیال آیا اور اونکی خاطر اپنی جان بچانی چاہی اور نمکحرام سپاہیوں کی طرف چلا گورے دین سپاہی نے مجھے آواز دی کہ صاحب اگر آپ اپنا پستول پہینک دینگے تو میں آپکو بچا لونگا میں نے فی الفور پستول پہینک دیا اور سپاہی مذکور میرے اور اور سپاہیوں کے بیچمیں کہڑا ہو گیا اتنے میں اور بہی سپاہی میری مدد کو آن پہنچے اس اثنا میں قتل جاری تہی اور دس منٹ کے عرصہ میں سب صاحب لوگوں اور میموں اور بچونکو مار ڈالا میں قتل کے مقام سے تین سو گز کے فاصلہ پر تہا کپتان لے سیٹ صاحب گہٹنے زمین پر ٹیکے ہوے اور دونو ہاتہہ چہاتی پر رکہے ہوئے میدان میں خداوند کی بندگی پڑہنے لگے اور اپنے ہتیار علیحدہ رکہدئے سپاہیوں نے اول تو اونکے گولی ماری جب وہ زخمی ہوئے تب دوڑکے اونکو قتل کیا اور بچوں کو نہایت بیرحمی اور بےرحمی سے ہلاک کیا اسطور پر سوا ایک لڑکے طنبورچی اور سب صاحب موذن وچہ شاہجہانپور اور محمدی کی قتل سے ہو گئی کمشنر طامسن صاحب اور ہمارے دونو صاحبان انگریزی

اونکو بہی مار گئے نگر امون نے اونکا پرت تک اوتار لئے اور گیارہ سو روپیہ نقد جو اونکے پاس تہا لیکے یہہ روپیہ ہمنے آپس مین تقسیم کر لیا تہا کہ عند الضرورت کام اویگا اورنگ اباد پہنچکر چند سپاہیون نے مجھے اپنی کو بالینے کی صلاح دی اور کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ہم تمھین اپنی پلٹن کا افسر بناوین گے میں نے جواب دیا کہ مین بلا استمزاج تمھارے ہندوستانی افسرونکے یہہ امر قبول نہین کرسکتا ہندوستانی افسرون نے سپاہیون کو سمجہایا کہ صاحب کی جان صرف ہم دو کمپنیون کی اجازت سے بچی ہے نہین معلوم باقی کمپنیون ہماری پلٹن اور دوسری پلٹنو نکا کیا ارادہ ہے جب تک اونکی رائے نہ معلوم ہو اوسوقت تک صاحب کو بہتر ہے کہ متہولی جاوین وو مجھکو اونہون نے ایک گہوڑا اور چند کپڑے دئے اور چہ سپاہیان مجھکو اپنی حراست مین متہولی پہنچا گیا اور ایک خط اپنی طرف سے لکہکے مجھے راجہ لونی سنگہ کے حوالہ کیا مجھے راجہ لونی سنگہ نے ایک کوس کے فاصلہ پر جہان اپنی مقیم ہین بہیجدیا ہم تمام سینچر کے روز یہان رہے لیکن اتوار کی صبح کو راجہ کے ادمیون نے یہہ سنکر کہ باغی لوگ متہولی کو اتے ہین ہمین صلاح دی کہ جنگل کو نکل جاوین چنانچہ کل صبح سے ہم جنگل مین پڑے ہین گرمی کی نہایت شدت ہے دہوپ کے بچاؤکے واسطے کوئی چیز ہمارے پاس نہین صرف ایک چادر زنان رکہی ہے

منشی ستیارام ہمارے ساتھہ ہماری تکلیفوںکا شریک ہے جب مین یہان
ایا تو باقی وغیرہ کو علیحدہ کرنا ضرور پڑا چند وفادار نوکر ابہی تک گرد وپیش
ہمارے پہرتے ہین ہمارا خدمتگار رتن اور کانسٹیبل لیکے بہاگ گیا راجہ کے ادمی
ہمین کہانا پہنچا دیتے ہین لیکن تم خیال کرسکتے ہو کہ اس حالت مین ہماری کتنی
بہوک ہوگی میری بیچاری میم ولی کی مانند سب شدائد اور مصیبتون کی برداشت
کرتی ہین لیکن تقیہہ بدرجہ غایت ہوگئی ہین راجہ نے ہمارے پاس کہلا بہیجا ہے
کہ وہ حتی المقدور ہماری بڑی حفاظت کریگا فوج باغی محمدی اور ستیاپور مین
ستیاپور اور اورنگ اباد کے پہر رہی ہے اور اونکا ارادہ معلوم نہین ہوتا
شاید وہ دہلی کو روانہ ہوگی بعض دہلی جانا چاہتے ہین اور بعض لکہنو تقرریہ
کا فیصلہ اونمین الپسمین ابہی تک نہین ہوا ہے شاید اونمین جہگڑا اور
تنازع پہیلیگا میری راے یہہ ہے کہ آہستہ اہستہ وہ سب اپنے اپنے گہر چلے
جاوینگے تمنے ستیاپور کی قتل کا احوال سن لیا ہوگا اوس مقام سے تین صاحب ایک میم
اور ایک بچہ زندہ یہان بہاگ کر آئے ہین لیکن ہمسے علیحدہ ہین راجہ کی صلاح یہہ ہے
کہ ہم ایک جگہہ اکہٹے نرہین یہہ صلاح اوسکی درست ہے جہان تک مجہے معلوم ہوسکا
اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خلف جیکسن صاحب اور اوسکی بہن اور دپٹی کمشنر کرچین

صاحب کی لڑکی صوفیا بالکل صحیح اور ہارنس صاحب قتل ستیاپور سے بچکر اس علاقہ مین
پناہ گیر ہوے ہین اور تیسرے صاحب کا نام مجھکو دریافت نہو سکا راجہ نے کہلا بھیجا ہے
کہ جب فوج باغی یہان سے روانہ ہوجاویگی اوسوقت وہ مجھے لکھنو پہنچا دیگا یہہ چٹھی سرہنری
لارنس صاحب کو دکھلا دو اور اونسے کہدینا کہ میرا یہان پر رہنا کسیکو معلوم نہین ہے اگر چند
روز مین کچھہ صورت بہتری کی ہوئی تو خیر ہے والا ان مصیبتون کا زیادہ تر برداشت ہونا
غیرممکن ہے مجھسے جہان تک ہوسکتا ہے مین اون بیچارے مفرورین کے
کہانا وغیرہ بہجوانے مین بڑی کوشش اور سعی کرتا ہون وے لوگ ایک گہر مین پوشیدہ ہین
لیکن یہہ اونکو اطلاع نہین ہے کہ مین کہان ہون اور مین اونسے ملاقات کرنیکی تدبیر
اسواسطے نہین کرتا کہ مبادا کچھہ افت آوے میرے نہایت عزیز بہائی مینے
تمہین ایک بڑا طویل خط تیسری تاریخ روانہ کیا ہے لیکن چونکہ اوسی روز ستیاپور
مین قتل ہوی اس باعث سے یقین ہے کہ وہ تمہارے پاس نہ پہنچا ہوگا اوس
اوس خط مین مینے تمہین لکھا ہے کہ اگر کوی افت ہم پر نازل ہو تو تم بیچارے لاہائن
اور ڈگلس کی خبرداری اور خبرگیری کرنا مینے آج سنا ہے کہ دونگی ڈایل کی طرف
بہاگ کے چلے گئے ہین اور جان ھیرسی صاحب ہاتی پر سوار ہو کر کسی طرف کو چلے
گئے ہین لکھنو کی طرف پلٹن گورہ کی آتی ہین یا نہین ایک پلٹن گورہ پرگنہ ستیاپور کے

انتظام کے واسطے لبس ۔۔ تاریخ ۔۔ اس چھٹی ۔۔ پاس

مینے اج ستیا رام کی وساطت سے ... پاس چھٹی پہنچی اونکا نام معلوم

یہہ ہین مسٹر ... ارٹ جیکسن صاحب اور اونکی بہن اور اونکی لڑکی

بارلس جسا اور سارجنٹ ... مارٹن صاحب اور صوفیا کرسچن میرے

ہے وہ ان بیچارونکو کہانا کہلاتا ہے فوج ابہی تک مہولی مین ہے اج صبح کو

دہلی اورنگ اباد کی طرف گئی تہی لیکن تہوڑی دور جا کے پہر مہولی لوٹ ا

کا قصد رکہتی ہے وہ ابہی تک بابت تقسیم لوٹ جہگڑا کر رہے ہین

اور لیے سب روپیہ باسانی چہین سکتے ہین سپاہیان ستیا پور کے پاس

روپیہ ہے اور محمدی کی فوج کے پاس ایک لاکہ اور دو تین ہزار ۔ ہندو

خیال ہے کہ یہی مہولی مین بڑا محفوظ مکان ہے اوسمین دشمن کا گذر

یہان ہم سخت حالت بیکسی مین گرفتار رہین لیکن سب سے بڑی مصیبت گذر

اج کی تاریخ ساڑہے پانچ بجے معلوم ہوا کہ فوج ابہی مہولی مین ہے اور تقسیم روپیہ کی بابت اپسمین جہگڑ

بعض بعض سپاہیون کے پاس اٹہہ اٹہہ اور نو نو سو روپیہ نقد ہے ایسے کہ ضرور اپنے گہر کو چلدینگے

راقم پاٹرک اور ان بیچارے غمزدونکا کیا حال ہوگا ایک بڑی طویل غم و الم کی داستان

اس مرتبہ کوئی تصویر کی موقع مجہکو دستیاب نہوئی اسواسطے نہین درج ہوئی اختتام محاصرہ دہلی کے واسطے

Part IV October 1859

History
Of the
Indian Revolt

By

Mookund Lall G.M.C.B.

Sub: Asst Surgeon.

Price 8 Ans.

AGRA

Printed by Sheo Narain.
at Moofeed Khulaik Press.

العلم طاقت

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع

جلد ۱ — نمبر ۵

قیمت ماہواری

یہہ کبر کا بدل ہے سزا یہہ جفا کی ہے

الفہ وصنفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق محلہ پیپل منڈی میں منشی شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

تاریخ بغاوت هند

حصہ پنجم

بقیہ سرکشی روہیلکھنڈ

پچھلے رسالہ مین ہم لکھ چکے ہین کہ کل صاحبان او میمین جو شاہجہان پور سے
محمدی مین بہاگ کر پہنچین اور وہان سے مع افسران انگریزی متعینہ محمدی
سیتاپور کی طرف چلین تو راستہ مین اورنگ اباد کے قریب سب کو سپاہ
باغی نے قتل کیا صرف کپتان اوڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر محمدی بچے
تہے چنانچہ وہ متہولی مین اپنی میم پاس چلے گئے اور جنگلون مین پوشیدہ
رہے اور سیتاپور سے بہی پانچ اشخاص جنکے نام پچھلے رسالہ مین مندرج
ہین قتل سے بچکر علاقہ متہولی مین آن چہپے تہے غرضکہ ۱۲ جون کو محمدی اور
سیتاپور کی فوج باغی مہولی سے حسب الطلب نواب علی تعلقہ دار کے
محمداباد کی طرف روانہ ہوئی محمداباد لکہنو سے جانب شمال و مشرق قریب
تیس ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے فوج کے چلے جانے کے بعد لونی سنگہ
راجہ متہولی نے کپتان اوڈر صاحب کو جنگل سے قلعہ کچیانی مین واپس لاکر

رہنے کی اجازت دی اس جگہہ کپتان صاحب مفرورین سیتاپور سے
ملاقی ہوئے اس روز سے یہہ سب صاحب اور میمین اور بچے ساتھہ رہے
کپتان صاحب نے بارہا راجہ مذکور سے درخواست کی کہ ہمکو لکہنو روانہ کردو
لیکن اوسنے ہمیشہ حیلہ اور بہانہ چند در چند کئے اور ان سب صاحب
لوگون اور میمون کو بڑی آفت اور تکلیف مین ڈال رکہا ۵ جولای کو راجہ لونی سنگہ
نے برجیس قدر کے تخت اوده پر بیٹہنے کی متہولی مین سلامی سر کی یہہ سنکر انگریزون
کو نہایت مایوسی ہوئی اور جبکہ راجہ مذکور نے صاحبون سے یہہ کہلا بہیجا کہ
قلعہ چہوڑ کے جہان چاہو چلے جاؤ اب مین تمہاری حفاظت نہین کرسکتا اسقدر
مایوسی اور پریشانی ہوئی کہ جسکا حد و حساب نہین اسی قید مین جولای کا مہینہ
آخر ہوا راجہ کے ہان سے ان سب صاحبون اور میمون کے واسطے چار سیر
آٹا اور ایک ذرا سا گہی آتا تہا اخیر جولای مین راجہ لونی سنگہ نے ظہور الحسن کو اپنا
وکیل مقرر کرکے دربار شاہی اوده مین ہمراہی تین سو سپاہیون کے روانہ کیا ظہور الحسن
وہی شخص تہا جسکو کپتان اور صاحب نے سفارش کرکے راجہ مذکور کے پاس
نوکر کرا دیا تہا اس بدذات نے اس حالت مین صاحب ممدوح کی مطلق خبر نہ لی
بلکہ اونکے ساتھہ کمال نمکحرامی اور دغا بازی کی اور لکہنو چلنے کے وقت اپنے آقا سے

در باب ان فرنگی قیدیون کے مصلحت چاہی راجہ نے جواب دیا کہ اگر کوئی صورت
فایدہ کثیر کی متصور ہو تو بلا شک انگریزونکا میرے ہان پوشیدہ ہونا ظاہر
کرنا مین اونکو لکھنو روانہ کرونگا چھٹی تاریخ اگست کو لونی سنگہ نے صاحبون
سے یہہ کہلا بہیجا کہ فوج لکھنو سے چلی آتی ہے لازم ہے کہ تم سب قلعہ
کچیانی کو چہوڑ کے جنگل مین پناہ لو معلوم ہوا کہ ظہور الحسن نے لکھنو مین جا کر انگریزون
کا پوشیدہ ہونا ظاہر کیا اور درخواست کی کہ فوج اونکو جا کر پکڑ لاوے
غرض ۷ تاریخ اگست کو دس بجے رات کے سب صاحب اور میم اور بچے
قلعہ کچیانی سے نکل کے جنگل کی طرف چلے اور جو مصیبتین اور اشد تکلیف
اس تاریخ سے بیسوین اکتوبر تک جنگل مین اوٹھائین قلم بیان نہین
کر سکتی دہوپ اور مینہ کا بچاو نہ تہا کوئی نوکر کہانا پکانے کو نہ تہا
اور بیماری کی شدت ہوئی کپڑا تن پر نہ تہا اور نہ پیر مین جوتا بیسوین
تاریخ اکتوبر کو لونی سنگہ کے تین سو مسلح ادمی جنگل مین آئے اور ان
بیچارے قیدیون کو لے چلے ظہور الحسن بہی انکے ہمراہ تہا ہرچند صاحبون
نے پوچہا کہ تم ہمین کہان لئے جاتے ہو لیکن کچہہ جواب نہ پایا کپتان اور صاحب
کی میم نے ایک چادر ہمراہ لینے کی اجازت چاہی تو ایک شخص نے

اونکو ایسا مارا کہ وہ زمین پر گر پڑین تہوڑی دور پر جا کے ظہور الحسن نے سب
صاحبون کے پیرونمین بڑی بڑی بہاری بیڑیان ڈالین اور جہکڑونمین ڈال
کے حکم کوچ کا دیا ۲۶ تاریخ اکتوبر کو یہہ سب قیدی لکہنو مین پہنچے اور قیصر باغ
مین اصطبل کی جگہہ مقید ہوئے پہرہ سپاہیون کا اونپر مقرر رہا اور اسقدر
سخت عذاب مین اونکو گرفتار رکہا کہ اوسکا بیان مشکل ہے ۱۶ تاریخ نومبر کو
نو بجے صبح کے یکایک بہت سے سپاہی پلٹن ہندوستانی نمبر ۱۷ قیصر باغ
مین گہس آئے اوران قیدیون کو حکم دیا کہ اوٹھہ کر سامنے اوین یہہ سب سامنے
آئے تو اوسوقت سپاہی لوگ صاحبان کو گہسیٹ کر لے گئے اور عورتون
کو چہوڑ گئے تہوڑے عرصہ بعد ان بیچاری مظلوم میمون نے اواز بندوقون
کی سنی لیکن بہت روز تک کچہہ احوال نہ کہلا کہ ان صاحبون کا کیا حال ہوا
۷ جنوری کو کپتان صاحب کی میم کو واجد علی نے اطلاع دی کہ سب صاحب
اوسی روز گولیون سے مارے گئے ۲۴ تاریخ نومبر کو صوفیا کرشچن نے
اسی قیدخانہ مین وفات پائی میر واجد علی ہمیشہ سے ان قیدیون پر نظر ترحم
کی رکہتا تہا میر واجد علی سلطان محل کے ہان داروغہ کل تہا براے نام عہدہ
اوسکے نام تہا اصل مین وہ بیگم صاحبہ سے علاقہ بیجا رکہتا تہا جنرل اوٹرم صاحب بہا

سنے واجد علی سے اقرار کیا تہا کہ اگر تم باعث رہائی ان میمونکا ہوگے تو تمکو ایک
لاکہہ روپیہ انعام کا ملیگا واجد علی نے قسمیہ اقرار کیا تہا کہ مین اونکی خلاصی مین
کوشش بلیغ کرونگا چنانچہ اول اوسنے یہہ تجویز کی کہ کپتان اور صاحب کی چہوٹی
لڑکی کو کسیطرح سے بچانا چاہئے اسواسطے اوسنے حکیم دربار شاہی کو جو ادمی رحیم
تہا اپنی طرف کرکے یہہ عرض کرایا کہ لڑکی فرنگی بچہ نہایت بیمار رہے اور عنقریب مرجائیگی
چنانچہ چندروز بعد حکیم صاحب نے دربار مین یہہ شہرت دی کہ وہ لڑکی مرگئی اسی
اثنا مین واجد علی نے پہرہ والونکے افسر کو تین سو روپیہ رشوت کے دیئے اور ایک
عورت ہوشیار کو نوکر رکہا جو اوس لڑکی کے ہاتہہ اور پیرون کو سیاہ رنگ کے
کپڑے مین لپیٹ کے قیدگاہ سے پیٹہہ پر دہر کے لے گئی اور نہایت زار زار روتی
اور پیٹتی چلی گویا اوسکا بچہ مرگیا ہے قیصر باغ سے صاف نکلگئی کسیکو کسی طرحکا
شک واقع نہوا اول اس لڑکی کو شہر مین راجہ مان سنگہ کے مکان پر لیگئے اور
وہان سے اننت رام وکیل راجہ موصوف نے اوسکو راجہ مذکور کے ایک قلعہ
مین پہنچادیا اور بعد چند روز کے صحیح و سلامت کمپو انگریزی مین جا پہنچایا
اب جنرل اوترم صاحب عالم باغ سے روانہ ہو چکے تہے اور لکہنو توڑنے کے واسطے
حملہ ہو رہا تہا اور قیصر باغ جہان یہہ دو نو عورتین انگریزی مقید تہین محفوظ

رامن کی جگہہ نہ تہی گولے بہت آکر پڑتے تہے واجد علی نے دونو عورتون کو
ایک ڈولی مین بٹہا کے شہر مین کسی اور مکان پر لیجانا چاہا لیکن صدر دروازہ
قیصر باغ پر سنتری نے ڈولی کو روکا اور کہا کہ جب تک ہاتہ [illegible] عورت
کے ڈولی مین سے نہ دکہا دوگے اوسوقت تک یہہ ڈولی باہر نہین جانے پائیگی
واجد علی نے یہہ امر پیشتر سے سوچ رکہا تہا اوسنے ایک چوبدار کو جو کپتان [illegible]
صاحب کی عنایات کا نہایت مشکور اور ممنون تہا رشوت دیکے ساتہہ لے لیا تہا
اوس چوبدار نے اوسیوقت نہایت خفا ہوکے سنتری سے کہا کہ ڈولی مین
بیگم صاحبہ ہین اور زیارت کے واسطے باہر جاتی ہین تم کیونکر اونکی بے پردگی
کرسکتے ہو سپاہی خاموش ہو رہا اور ڈولی نکلگئی اگرچہ باغ سے نکلکے راستے
مین ہرطرح کا خوف تہا اور جوق جوق سپاہی اور بدمعاش پہرتے تہے لیکن
خدا کی قدرت سے کسی نے کچہہ مزاحمت نہ کی علاوہ ازین شہر پر حملہ انگریزی
ہو رہا تہا اس سبب سے سب بدحواس اور گہبراہٹ مین تہے حوالی شہر
مین جہان سلطان محل اور واجد علی کے سب عیال و اطفال مقیم تہے وہان
پر ان دونون بیبیون کو جاکے رکہا جہان اونکو ہرطرح کا آرام ملا اور کپڑے
وغیرہ اونکو پہنائے گئے اس اثنا مین قیصر باغ اور اور بڑی بڑی عمارات

قبضہ انگریزی مین آگئین لیکن مولوی احمد اللہ شاہ نے ابہی تک شہر کو بالکل خالی نہین کیا اور شہر کے قرب مین بڑی فوج سے پڑا تہا اگرچہ مولوی مذکور کو واجد علی کی طرف سے مدت سے شک تہا کہ وہ انگریزون سے ملا ہوا ہے لیکن اب اوسکو اس امر کا بالکل یقین ہوگیا تہا اور ۱۰ تاریخ مارچ ۱۸۵۸ع کو اوسے وہ مکان جہان یہہ دونو میمین اور واجد علی کے عیال اطفال چہپے تہے معلوم ہوگیا اور فوج لیکے اوس مکان کی طرف چلا کہ سبکو قتل کرے واجد علی یہہ سنکر نہایت سراسیمہ ہوا اور کپتان اَور صاحب کی میم سے کہا کہ اب ایک چہٹی کسی انگریزی افسر کے پاس جلد لکہئے تاکہ کمپو مین بہجوادون اگر بہت جلد مدد نہ پہنچے گی تو تمہارا سب کام تمام ہوتا ہے اوسیوقت میم صاحبہ نے ایک چہٹی لکہی جسکو واجد علی کا بہنوئی لیکے چلا تہوڑی دور چلا تہا کہ ایک جماعت گورکہہ زیر حکم کپتان میکنیل صاحب اور کپتان بوگل صاحب کے ملی اوسنے اوسوقت اوس چہٹی کو اونکے حوالہ کیا فی الفور دونو صاحب اوسکے ساتہہ ہولئے مولوی بہی اس عرصہ مین قریب ان کے پہنچا تہا لیکن دونو افسر بلا تامل گہر مین ہس گئے اور دونو میمون کو پالکی مین سوار کراکے بہ تعجیل تمام روانہ کیا اور خود کپتان میکنیل صاحب پالکی کے ساتہہ ہوئے اور جنرل میلگریگر صاحب کے کمپو کی طرف چلے اور کپتان بوگل صاحب کو معہ گورکہہ سپاہیون کے وہین چہوڑا

تاکہ وہ واجد علی کے کنبے کو اپنی حراست مین لے اوین یہہ وقت نہایت پرخطر تہا واقع مین اسوقت ان دونوافسرون انگریزی نے ایسی دلیری اور بہادری کی کہ ہر ایک سے نہین ہوسکتی غرض افغان وغیرہ ان یہہ دونوافسر معہ دونو میمون اور کنبہ واجد علی کے جنرل میلگگر صاحب کے کیمپ مین بہیج گئے دوسرے روز ۲ مارچ ۱۸۵۸ء کو دونومیمون کو جنرل اوترم صاحب کے کیمپ مین پہنچادیا اسطور پرکل مفرورین مین سے جنکے نام اوپر لکہے گئے ہین اور جنہونے تولی سنگہ راجہ متہولی پاس پناہ لی تہی صرف ایک بچہ اور دومیمین یعنی کپتان آؤر صاحب کی میم اور مس میڈیلائن جیکسن صاحب کی ہمشیر اور آؤر صاحب کی چہوٹی لڑکی بچین اور باقی سبونکو انکے امون نے قتل کیا جیسا اوپر مذکور ہوا

سرکشی بجنور

بجنور کے ضلع کی تاریخ سرکشی جناب سید احمد خانصاحب نے جو اوس زمانہ مین اوس جگہہ کے صدر امین تہے اور اب مرادا باد کے صدر الصدور ہین نہایت عمدہ لکہی ہے اوسمین سے ہمنے بہی انتخاب کیاہے بارہوین تاریخ مئی کو بجنور مین میرٹہہ کے فساد کی خبر پہنچی اور ۱۹ مئی ۱۸۵۷ء کو جب مرادا باد کا جیلخانہ نہ ٹوٹا تو یہہ خبر بہت جلد ضلع بجنور مین پہیلگئی اس خبر کی شہرت سے ضلع مین بہت

بدنظمی ہوگئی اور ہر چہار طرف دیہات مین ہزار ہا گنوار جمع ہونی لگے اور سبکے
دلمین عملداری کی دہشت باقی نرہی پلٹن سفر مینا کے چند سپاہی جنہونے
روڑکی مین بغاوت کی تہی بیسوین تاریخ نجیب اباد مین پہنچے اور اوسی روز
نگینہ مین جاکے تحصیل کو لوٹا تحصیل مین کل زر نقد اور اسباب سرکاری وس
ہزار تین سو اڑتالیس روپیہ چودہ انہ اور گیارہ پای کا تہا اسیوقت خزانہ خاص بجنور کا بہی جیلخانہ
لوٹ گیا اور ضلع مین بدانتظامی ہر روز زیادہ ہوتی گئی تیسری تاریخ جون
شام کے وقت بذریعہ چہٹی معتبر خبر بگڑ جانے بریلی اور مراداباد کی پہنچی محمود خان
رئیس بجنور نے ارادہ فساد کیا اور خود حکومت لینے پر امادہ ہوا اور خوف عملداری
سرکار کا اوسکے دلسے بالکل جاتا رہا کیونکہ جملہ مقامات روہیلکہنڈ بگڑ گئے تہے جب یہ
معلوم ہوا تو یہی مصلحت ہوئی کہ حکام انگریزی ضلع چہوڑ کے چلے جاوین کیونکہ کوئی
صورت انتظام کی نرہی تہی اور نہ معتمد فوج صاحب کلکٹر بجنور کے ہاتہہ مین تہی
اور نہ عنقریب ہاتہہ انیکی توقع تہی چنانچہ ساتوین تاریخ جون کو جناب مستر الگذ نذر
شیکسپیر صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع بجنور بنظر دور اندیشی خط مرقومہ ذیل محمود خان
کے نام لکہہ کے اور اوسکو ضلع حوالہ کرکے معہ دیگر صاحبان روڑکی کی طرف تشریف
لیگئے مضمون خط موسومہ محمود خان از طرف جناب صاحب کلکٹر بہادر

مرقومہ شب مابین ہفتم و ہشتم جون ۱۸۵۷ء ہو کہ بالفعل انتظام ضلع بجنور کا جب تک کہ سرکار کی مرضی ہو آپکے سپرد ہوتا ہے آپکو چاہیئے کہ ضلع کا بخوبی انتظام کرو اور جسقدر اسباب جناب صاحب کلکٹر بہادر اور جناب جنٹ مجسٹریٹ بہادر کا کوٹہی مین ہے اور جسقدر مال و اسباب و دفتر سرکاری ہے اسکی بخوبی حفاظت رکہو مرقوم ساتوین جون ۱۸۵۷ء + مناسب ہے کہ اس مقام پر تہوڑا سا حال محمود خان کے خاندان کا بیان کرون محمود خان پوتا ہے نجیب خان کا جو احمد شاہ کے وقت مین یعنی ۱۷۴۸ء مین دوندے خان کا نوکر تہا اور اسکی طرف سے پرگنہ دارانگر کی تحصیل کرتا تہا اسنے بہت سے لوگ اپنے ساتہہ جمع کئے اور ان پرگنہ جات پر جو اب ضلع بجنور مین ہین قبضہ کر لیا پہر دوندے خان کی بیٹی سے اسکی شادی ہوئی اس سبب سے مستقل مالک اس ملک کا ہو گیا اور بادشاہ کے دربار تک بہی رسائی کر لی جب عالمگیر ثانی تخت پر بیٹہا یعنی ۱۷۵۴ء مین تو نجیب خان نے جیت سنگہ ڈکیت کو مار کر کچہہ گنگا پار کا علاقہ بہی جو اب ضلع سہارنپور مین شامل ہے اپنے ملک مین ملا لیا اور بادشاہ کے دربار سے اس کو نجیب الدولہ امیر الامرا کا خطاب ملا اور ۱۷۵۵ء مین اسنے قلعہ پتہرگدہ بنایا اور نجیب آباد بسایا جب نجیب الدولہ ۱۷۷۰ء مین مر گیا اس کا بیٹا ضابطہ خان اس کی جگہہ بیٹہا نواب شجاع الدولہ لکہنو والے

بسبب نہ ادا ہونے روپیہ معاملہ مرہٹون کے جسکا ضامن شجاع الدولہ ہوگیا
تہا ضابطہ خان کو ۱۷۷۲ء مین اس ملک سے خارج کردیا ضابطہ خان نے نواب
عبدالاحد کی سفارش سے ۱۷۷۶ء مین باونی سہارنپور کی سند بادشاہ سے
حاصل کی اور غوث گڈہ مین رہنا اختیار کیا اُس کے مرنے کے بعد غلام قادر خان
اُسکا بیٹا اُسکی جگہہ بیٹہا اور اُسنے شاہ عالم کو اندہا کیا مہاراجہ سیندہیا نے اس
جرم مین اُسکو بعد مقابلہ گرفتار کیا اور لوہے کے پنجرہ مین قید کرکے اور ایک ایک
عضو جدا جدا کرکے مار ڈالا معین الدین خان عرف بہنبو خان غلام قادر کا بہائی بہاگ
کر پنجاب چلا گیا جب سرکار دولتمدار انگریزی نے اضلاع دہلی کو فتح کیا تب بہنبو خان
کو بلاکر بہت خاطر کی اور پانچ ہزار روپیہ مہینے کی پنشن مقرر کرکے بریلی مین رہنے کا
حکم دیا اور [illegible] مسٹر کولبرک صاحب بہادر کی رپوٹ سے ۱۸۱۲ء مین نجیب آباد مین
آباد ہوا اُسکے مرنے کے بعد سرکار دولتمدار انگریزی نے بنظر ترحم محمود خان اور جلال الدین خان
اُسکے بیٹے اور بیٹیون کے لئے ہزار روپیہ ماہواری پنشن مقرر کی اور ہر ایک شخص
کو اس خاندان مین سے بہت بڑے بڑے معزز عہدہ عطا فرمائے کہ تمام خاندان
بہ کمال عزت اپنی زندگی بسر کرتا تہا بہنبو خان نے اُس زمانہ مین جب کہ ایک جعلی
غلام قادر خان دہلی مین اکر بادشاہ کے دربار مین آیا تہا بادشاہ کے ہان رسائی پہنچا

کی اور اپنے بیٹوں کے نام خطاب حاصل کیا اب اس غدر میں اس خاندانے سرکار دولتمدار انگریزی سے نمک حرامی کی چنانچہ بعد تشریف بری حکام انگریزی محمود خان نے سوروج کو بہی اچہی طرح نکلنے نہ دیا کہ بجنور میں اپنے نام کی منادی ان الفاظ سے کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم نواب محمود خان بہادر کا پٹوائی اور نواب بن بیٹھا اور اپنی طرف سے انتظام کرنا شروع کیا اور اوس وقت سے جو کوئی اوسکے سامنے انگریزوں کا نام بہی لیتا تہا تو نہایت خفا ہوتا تہا بعد ازان اوسنے اپنی ریاست کی مضبوطی کے واسطے ایک عرضی شاہ دہلی کے نام بامید عطاء سند ریاست ضلع بجنور جہان کے ہاتہہ دہلی روانہ کی جسکے جواب مین شاہ دہلی نے جو فرمان بہیجا اوسکی نقل یہہ ہے نقل فرمان بادشاہی مورخہ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۲ جلوس مطابق ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ع

۱۲ ۵۳
محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی
ابوظفر سراج الدین سنہ احد

فدوی خاص لایق العنایت والاحسان امیر الدولہ ضیاء الملک محمد محمود خان بہادر مظفر جنگ مورد تفضلات بودہ بداند عرضداشت ارادت سمات ان فدوی خاص مشعر ظہور ابتری و بے نظمی در کل پرگنات و دیہات ان ضلع از شورش و فساد

غارتگران ومفسدان وتدبیر انتظام آن به فراهمی جمعیت سوار و پیاده بقدر تاب وتوان
وعرض احوال رسوخ عقیدت و وثوق ارادت موروثی دربارگاه خسروی بر
استدعا، بذل توجهات شاهی درخصوص انتظام ان ملک بدستور سلف بملاحظه
قدسی گذشت وکاشف معروضات گشت فی الواقع آبا و اجداد ان فدوی خاص
همه مورد نوازشات سلاطین پیشین انار الله برهانهم بوده اند ومخصوص ان اللایق
العنایات والاحسان در رضاجوئی وخدمتگذاری قره باصره خلافت مرزا [illegible] شاه بهادر
مرحوم دقیقه فروگذاشت نکرده باعث رضامندی خاطر دریامقاطر گردیده بود
نظر بران مستحق رعایت وعنایت است ولیکن وراے خدمات سابقه اگر
فی الحال مصدر حسن خدمتی خواهد گشت مورد مزید الطاف بادشاهی خواهد گردید
و درخواست ان فدوی خاص که عبارت از اجازت انتظام کلی آن ضلع
است برتبه پذیرائی خواهد رسید پس وقتیکه از پیشگاه قدسی سند مستند شرف
اجرا یابد جمله محاصل ملکی را بعد وضع مصارف فوج وعمله تحصیل بطریق امانت
تصور باید کرد و بارسال آن درحضور فیض گنجور باید پرداخت ونیز زرخطیر
خزانه کلکتری واسباب واسپانش که بعد فرار انگریزان بقبضه خود در آورده
همه معه فرد واصلباقی آن بجمعیت متهرا داس و دو سوار ملازم بادشاهی

کہ وران نجا میرسند زود تر روانہ نماید تا نقد فدویت وارادت آن فدوی خاص بمحک امتحان کامل برآید وظہور این گونہ دولتخواہی وخیر اندیشی وسیلہ ترقی مدارج ومراتب گردد فقط زیادہ تفضلات شناسد المرقوم ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲معلی +چند روز بعد چودہریان ضلع بجنور او رمحمود خان مین نفاق پہیلا اور باہم لڑائی شروع ہوئی اول لڑائی جو شیرکوٹ مین ۲۸ جولائی کو ہوئی او سمین چودہریونکو زک ہوئی اور شیرکوٹ کی گڈہی و تالکے رئیس چودہری امراؤ سنگہ کے ہاتہہ سے چہین گئی دوسری مرتبہ پہر سب چودہریون نے ملکے اور فوج کثیر جمع کرکے حملہ کیا اور پانچوین تاریخ اگست کو نواب کے آدمیون کو شیرکوٹ سے نکال دیا اور تاریخ چودہری مہاراج سنگہ ہلدور والہ اور چودہری نین سنگہ اور چودہری جودہ سنگہ رئیسان بجنور نے بجمعیت چار ہزار آدمی بجنور مین خاص نواب محمود خان پر چڑہائی کی اور دوسرے روز وہان سے نواب کو بہگا دیا اور بجنور کا قبضہ کرلیا اس فتح کے ہوتے ہی بجنور مین چودہری صاحبون کے حکم سے ان الفاظ سے منادی ہوئی خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم چودہری نین سنگہ اور چودہری جودہ سنگہ بجنور والون اور ہلدور کے چودہری صاحبونکا ڈہم ڈہم ڈہم ان لڑائیون کے بعد ایک خط جناب مسٹر الگزنڈر شیکسپیر صاحب

کلکٹر و مجسٹریٹ بجنور کا مقام کوہ صوری سے بنام چودھریان ہلدور چودھری
پرتاپ سنگہ رئیس تاج پور اور چودھری امراؤ سنگہ رئیس ہلدور کو اس مضمون
کا آیا کہ بالفعل ضلع کا انتظام اپنے ذمہ سمجھو اور زر خزانہ سرکاری اپنے پاس امانت
رکھو اس خط کے آنے کے بعد چودھری صاحبان اسباب پر متوجہ ہوئے کہ جملہ حالات
ضلع کی اطلاع حکام انگریزی کو کی جاوے چنانچہ یہہ لوگ ہمیشہ حکام انگریزی کی خدمت
مین عرایضات متضمن احوال ضلع بہیجتے رہے اور اونکی صلاح پر چلے جب ضلع مین
چودھریونکا تسلط ہوا تو حکام انگریزی نے خطوط بنام سید احمد خانصاحب صدرامین
بجنور اور محمد رحمت علیخانصاحب ڈپٹی کلکٹر کے بہیجے کہ وہ سرکار کی طرف سے بجنور
مین چودھریون کے شمول انتظام کرین اس حکم کے پہنچتے ہی دونو صاحبون نے
انتظام ضلع کا کرنا شروع کیا اور اشتہارات عملداری سرکار دولتمدار کے جاری کئے
اور تمام ضلع مین سرکار کمپنی انگریز بہادر کے نام سے منادی پٹوائی اور روبکاری
جسکی نقل اسجگہہ لکہی جاتی ہے بحضور حکام میرٹہہ روانہ کی

روبکاری کچہری فوجداری ضلع بجنور بہ اجلاس محمد رحمت خان صاحب بہادر
ڈپٹی مجسٹریٹ و سید احمد خان صدر امین منتظمان ضلع بجنور واقعہ ۱۶ اگست ۱۸۵۷ء
احکام جناب صاحب کمشنر بہادر ضلع میرٹہہ اور جناب صاحب جج بہادر ضلع

مراوابا و اور جناب صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع بجنور مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۵۷ع
ہمارے نام پندرہوین اگست سنہ حال کو وقت شام اس ارشاد سے پہنچے
کہ ڈپٹی کلکٹر و صدر امین باہم متفق ہو کر تا تشریف آوری حکام انگریزی کے انتظام
ضلع بجنور کا کرین چنانچہ بمجرد پہنچنے احکام سرکار کے ہم لوگ بمقام بجنور حاضر
ہوئے اور چودہری رندھیر سنگہ اور چودہری بدہ سنگہ رئیسان ہلدور اور
چودہری پرتاب سنگہ رئیس تاجپور بہی بمقام بجنور موجود ہین چنانچہ ہم باعانت رئیسان
مذکور اور رئیسان بجنور انتظام ضلع مین مصروف ہوئے اور احکامات او اشتہارات
مناسب جاری کیئے اور جہان جہان کہ لوگ واسطے مفسدہ کے جمع تہے انکو
متفرق کرنیکی تدبیر کی گئی لہذا

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی بحضور جناب صاحب کمشنر بہادر میرٹھہ اور جناب
صاحب جج بہادر ضلع مراوابا و اور جناب صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع
بجنور کے بہیجی جاوے + اندونو صاحبون نے ضلع کے انتظام
مین نہایت کوشش کی اور بجنور سے میرٹھہ تک براہ میران پور ڈاک بٹھائی
جبکہ یہہ انتظام ہو رہا تہا کہ نگینہ مین مابین ہندو او مسلمانون کے فساد عظیم ہوا

اور خونریزی ہوئی مسلمان بہت سے قتل ہوئے جب اس قتل کی خبر نجیب اباد
مین پہنچی تو نواب محمود خان کو بہت اچھا حیلہ جمعیت جمع کرنیکا ملا اور احمد الله خان
نے ۲۲ اگست ۱۸۵۸ء مطابق یکم محرم ۱۲۷۵ہجری نجیب اباد کے باہر محمدی جھنڈا کھڑا کیا
احمد الله خان نجیب اباد کا تحصیلدار رہا لیکن فی الفور بعد روانگی حکام انگریزی وہ
باغی ہوگیا اور محمود خان کو اپنے قابو مین کرکے کل انتظام ضلع کا اپنے اختیار مین
لے لیا تہا غرضیکہ بہت سے مسلمان مذہبی لڑائی کے ارادہ سے واسطے قتل ہنود
کے جمع ہوئے اسمین نواب کی فوج بہی شامل تہی اور قواعد سیکہے ہوئے مختلف
جمعیتون انگریزی کے ادمی بہی نواب نے بہرتی کرلئے تہے غرض جب کہ ایک انبوہ
کثیر جمع ہوگیا تو احمد الله خان نے بسرداری اس فوج اور رجباولیون کے اول سوہاہیڑی
کی طرف کوچ کیا اور اوسکو پہونک دیا جب یہہ خبر بجنور مین پہنچی تو وہان چودہری
صاحبان پاس کچہہ جماعت نہ تہی کہ بمقابلہ پیش اوین لاچار سب چودہری اور
ڈپٹی کلکٹر صاحب اور صدر امین صاحب بجنور سے ہلدور چلے آئے احمد الله خان
اول نگینہ گیا اور وہان ہندون سے عیوض لیا وہان سے لوٹ مار کرکے
ہلدور پر چڑہائی کی چودہری رندہیر سنگہ اور چودہری بدہ سنگہ نے معہ اپنی
سپاہ اور دو ضرب توپ اور چند جزائلیون کے مقابلہ کیا لیکن شکست کہائی

اور اپنی حویلی مین ان چہپے دفعتہً ہلدور کے مکانات مین اگ لگنی شروع ہوئی

یہہ اگ غالباً مسلمانان ہلدور نے جو چودہریون کے خلاف تہے ہندون کے مکانونمین

لگائی تہی جب چارون کو نومین اسقدر اگ روشن ہوئی کہ راستہ امد و رفت

بالکل مسدود ہوگئے اور معلوم ہوا کہ یہہ اگ کئی دن تک نہ بجہے گی تب اوسوقت احمد الله خان

نے بجنور کی طرف کوچ کیا اور گیارہ بجے رات کے بجنور آداخل ہوا یہہ ماجرا ۲۷

تاریخ اگست روز پنجشنبہ کا ہے + ۲۸ اگست کو بعد چلے جانے احمد الله خان کے

چودہریون نے پہر تین ہزار ادمی کی جمعیت جمع کی اور جسقدر مسلمان حلوای اور

چہیپی اور کمہار وغیرہ جنپر اگ لگانے کا شبہہ تہا دستیاب ہوئے سبکو برابر

قتل کیا اور جسقدر مسلمانون کے گہر تہے سب جلائے گئے غرض کہ ہلدور بیچراغ

ہوگیا اور مسلمانون کا نام تک نرہا اب ڈپٹی صاحب اور صدر امین صاحب کا یہان

رہنا بالکل مناسب نرہا کیونکہ گنوار انکو مسلمان سمجہکے انکی قتل کے درپے تہے غرض

۲۹ تاریخ کی رات کو یہہ دونو صاحب پیادہ پا وہان سے چلے اور راستہ مین

کمال تکلیف اور مصیبت اوٹہائی بلکہ چاندپور مین تو صد ہا بدمعاش مسلح ہوکر

انکی قتل پر امادہ ہوئے لیکن میر صادق علی رئیس چاندپور نے بمشکل تمام

ان مفسدون کو روکا اور دونو صاحبانکو اپنے مکان پر لیجاکے امن دیا دوسرے روز خود ساتہہ

ہوکر موضع چجولاتک بہیجا دیا اخر کو یہہ دونو صاحب میرٹھہ پہنچ گئے ۰ ۲۰ اگست کو
احمد اللہ خان نے دوبارہ ھلدور پر یورش کی اور پہر چودہریون کو شکست دی
اگرچہ اونکی حویلی نہ توڑ سکا + اس معرکہ کے بعد تمام ضلع بجنور مین نواب محمود خان
کی حکومت بے کھٹکے ہوگئی اور احمد اللہ خان اور جملہ مشیران نواب انتظام ضلع
کی طرف متوجہ ہوئے اور چودہریون سے صفای کرنی چاہی اور نئی مہرین
فوجداری اور کلکٹری کی بنوائین اور ان مہرون پر الفاظ ولہ ملک السموات والارض
بڑہایا گیا اور بجاے سنہ عیسوی کے سنہ ہجری لکہے گئے اور لفظ ضلع بجنور
موقوف کرکے لفظ تحت حکومت نجیب اباد کہہ دا گیا چودہریون نے پہر نواب
پر حملہ کا ارادہ کیا اور بہت سے گنوار اکہٹے کرکے نجیب اباد کی طرف چلے اور پتڑاولی
کے متصل نواب کی فوج سے لڑای ہوئی اور چودہریون کو پہر شکست ہوئی اخکار
نواب اور چودہریون مین بہت بعد نامہ وپیغام صفائی ہوگئی اور ۲۶ ستمبر کو
چودہری پرتاب سنگہ رئیس تاج پور اور چودہری امراو سنگہ رئیس شیرکوٹ نجیب اباد
مین سعد اللہ خان کے ساتھہ آئے اور نواب محمود خان کو کچہہ اشرفیان نذر دین
اور نواب نے بہی ایک ایک دوشالہ بطور خلعت دیا اور دوسرے دن رخصت کیا بعد
ازان چند مہینہ تک اگرچہ بجنور مین نواب کی عملداری رہی مگر اس اثنا مین بہت سے

جھگڑے اور فساد ہوتے رہے اخیر کو اپریل کے مہینہ ۱۸۵۸ء مین لشکر انگریزی بسرداری
جنرل جونس صاحب بہادر رورکی مین فراہم ہوا اور وہان سے کوچ کرکے ستروین
تاریخ گنگا پار ہوکے ضلع بجنور مین داخل ہوا اور نگینہ سوت پر لشکر غنیم بسرداری احمد اللہ خان
پڑا تھا لیکن انگریزی فوج نے غنیم پر ایسی آگ برسائی کہ وہ بالکل سراسیمہ ہوگئے
اور بھاگ نکلے اور اسباب چھوڑ کے کافور ہوگئے + اٹھارھوین تاریخ لشکر انگریزی
خاص شہر نجیب آباد مین داخل ہوا قبل اسکے نواب اور جملہ باغی وہان سے بھاگ گئے
تھے اور شہر خالی پڑا تھا شہر قبضہ سرکار مین آگیا اور اسیوقت شہر مین بکثرت
آگ لگ گئی انیسوین تاریخ جلال الدین خان نواب بجنور کا بھائی اور سعداللہ خان
نواب کا مشیر جو پہلے امروہہ کا منصف تھا گرفتار آئے اور بیسوین تاریخ کورٹ
کے حکم سے گولی سے مارے گئے + اسی تاریخ مکانات حکومت نواب کے اوڑا
دیے گئے ۲۱ تاریخ کو فوج سرکاری نجیب آباد سے نگینہ کو آئی اس مقام پر بھی
غنیم کی فوج نے تھوڑا سا مقابلہ کیا لیکن جلد سب توپین اور اسباب چھوڑ
کے بھاگ گئے پندرہ توپین نگینہ کی لڑائی مین سرکار کے ہاتھ آئین بعد انتظام
شہر نگینہ لشکر انگریزی نے دھام پور کی طرف کوچ کیا وہان معلوم ہوا کہ تمام
باغی ضلع بجنور کے مرادآباد کی طرف بھاگ گئے جو کہ مرادآباد مین فیروزشاہ آگیا تھا

اسلئے تمام لشکر نے ۲۲ تاریخ اپریل کو مراد اباد کی طرف کوچ کیا اور جناب الگزنڈر شیکسپیر
صاحب بہادر مجسٹریٹ بجبوری نے بمقام نور پور کل ضلع کا انتظام پہر اپنے ذمہ لیا
اور تہوڑے عرصہ مین وہان انتظام سرکاری قرار واقعی ہوگیا

سرکشی اعظم گڈہ

قصبہ اعظمگڈہ شہر غازی پور سے جانب شمال ومغرب واقع ہے اسمین بارہ یا چودہ
ہزار ادمیونکی ابادی ہے اسجگہہ شروع جون ۱۸۵۷ء مین پلٹن ہندوستانی نمبر ۱۷
مقیم تہی جبکہ میرٹہہ اور دہلی کی خبرین اعظمگڈہ مین پہنچین اوسیوقت سے اس پلٹن
کے سپاہیون کے اطوار بدلگئے اور چندان تابع حکومت نرہے اخیر ماہ مئی مین صاحب
محاسب اضلاع شمالی و مغربی کا حکم پہنچا کہ دس لاکہ روپیہ خزانہ گورکہپور اور سات
لاکہ روپیہ خزانہ اعظمگڈہ سے الہ اباد کو روانہ کیا جاوے چنانچہ دس لاکہ روپیہ خزانہ
گورکہپور سے لفٹنٹ پلیس صاحب بحراست تیس سوار رجمنٹ ۱۲ بیقاعدہ رسالہ کے
لائے اور اعظمگڈہ مین پہنچے وہانکے سات لاکہ روپیہ بہی لئے اور ۱۷ پلٹن کی دو
کمپنیان واسطے حفاظت خزانہ کے اور لین اور تیسری تاریخ جون کو شام کے وقت یہہ خزانہ
الہ اباد کے واسطے روانہ بنارس ہوا تین گہنٹہ بعد باقی چہہ کمپنیون ۱۷ ویں رجمنٹ
نے اعظمگڈہ مین سرکشی کی اور اپنے کوارٹر ماسٹر لفٹنٹ ہچنسن صاحب کو مار ڈالا اور

محبس کو توڑ کے سب قیدیونکو رہا کیا اور چھاونی اور بنگلونمین اگ لگاوی اور
بدمعاشون نے لوٹ شروع کی جسوقت کہ سرکشی شروع ہوئی اوسوقت سب افسر
فوج کے مسکوٹ گھر مین کہانے پر تھے اوسوقت سب صاحبون نے میمون کو
کچہری کی چھت پر چڑہا دیا سب سپاہیون نے افسران انگریزی کو انکر گھیر لیا اور
اونکے سامنے قسم کہائی کہ ہم آپکو نہین مارین گے بلکہ اپکی حفاظت کرین گے لیکن
چونکہ چند ادمی ہماری پلٹن کے اماوہ قتل عیسائیون کے ہین لہذا مناسب یہہ ہے
کہ اپ سب صاحب یہان سے جلد چلے جاوین چنانچہ سپاہی لوگون نے افسرون
کی گاڑیان فراہم کین اور اونمین سب افسرونکو سوار کراکے وسات میل تک غازی اباد
کی طرف پہنچا گئے سب حاکمان ملکی بہی اوسی شہر کی طرف سب گہر بار اور اسباب چہوڑ کر
بہ تعجیل تمام چلیگئے بعد ازان سب سپاہیون نے خزانہ لوٹنے کے واسطے کوچ کیا جب
کہ اعظمگڈہ سے خزانہ روانہ ہوا تو لفٹننٹ پیلی صاحب کو تلنگون پر اعتبار تہا
اونکا ارادہ ہوا کہ دو کمپنیان ، اوین رجمنٹ کی جو اونہون نے اپنے ساتھہ لین
ہین اونکے ہتیار چھین لین اور جب اونہون نے اس اپنے حکم سے تلنگون کو مطلع
کیا اوسوقت تلنگون نے صاحب ممدوح کی نہایت انکساری اور عاجزی سے
التجا کی کہ اپ ہماری ایسی بے عزتی نکرین ہم بدل خیر خواہ اور نمک حلال سرکار

انگریزی ہین اونسے کبھی خطا نہوگی غرض جبکہ تلنگون نے ہزار طرح کی قسمین
کہاکر لفٹننٹ صاحب کی دلجمعی کی تو صاحب نے بہی اونپر اعتبار کیا اور اونکے ہتیار نہ لئے
تین گہنٹہ نگذرنے پائے کہ اونکی پلٹن کی باقی کمپنیون نے اعظمگڈہ مین سرکشی کی اور
جلد خزانہ پر آن پڑے اور دونو کمپنیان بہی باوجود اس اقرار اور قول قسم کے
اپنے بہائیون کے ساتہہ مل گئین اور کل خزانہ کا قبضہ کرلیا سوار جو لفٹننٹ پیلمر صاحب
کے ساتہہ تہے اونہون نے کہا کہ ہم اپکو بیشک بچاوین گے لیکن خزانہ کے واسطے
اپنے بہائیون سے نہ لڑین گے لاچار صاحب ممدوح کو کل خزانہ چہوڑ کے ایک طرف
ہونا پڑا اور سوار اونکے ساتہہ ہوئے جب صاحب ممدوح معہ لفٹننٹ سیمسن صاحب
اور رٹیز صاحب کے جو اونکے ہمراہ تہے علیحدہ ہوئے اور ارادہ بہاگنے کا کیا
اوسوقت سپاہیون نے اونکے مارڈالنے کا ارادہ کیا لیکن سوارون نے اونکی حمایت
کی ہرچند سپاہیون نے سوارون کو سمجہایا اور رنڈہی ولیلین اونکے سامنے
بیتّس کمین حتی کہ ہر سرفرنگی کے واسطے اونہون نے پچاس روپیہ دینے کہے لیکن
سوارون نے ہرگز نمانا اور کہا کہ ہم اپنے افسرون کو کبہی تمہارے حوالہ کرین گے
غرضکہ سوارونے ان تینو افسرونکو اپنی حراست مین صحیح وسلامت بنارس پہنچایا
جبکہ سب حکام غازی پور مین پہنچے تو معلوم ہوا کہ بعض صاحب اہل تجارت نیلگر وغیرہ

اور غریب عیسائی پیچھے رہگئے اونکے واسطے بہت تردد تہا حضوصاً ونیبلس صاحب
کو جو بڑے نیل کے صاحب دول سوداگر ہین اور بچکر غازی پور پہنچ گئے تھے
اونہون نے مسٹر اسٹل صاحب جج اور اور حکام ملکی کو سمجہایا کہ اپ میرے ہمراہ
واپس اعظمگڈہ کو چلئے تاکہ اون عیسائیون کو جو پیچھے رہگئے ہین واپس لے اوین لیکن
حکام بہت خایف تھے علاوہ ازین بے حکم صاحب کمشنر کے وہ واپس نہین جاسکتے تہے
لہذا اونہون نے صاحب کمشنر بنارس سے اجازت چاہی مگر صاحب کمشنر نے تار برقی
پر حکم بہیجا کہ ونیبلس صاحب کو اعظمگڈہ واپس جانے کا اختیار ہے لیکن حکام ملکی اپنی
جانونکو ناحق جوکہون مین نہین ڈال سکتے اس حکم کے بعد ونیبلس صاحب جو بڑے
عالی ہمت اور نیک خصلت اور رحیم ہین تنہا اعظمگڈہ کی طرف روانہ ہوئے اعظمگڈہ
کے دوری گہاٹ مین بائیس میل جانب گورکہپور اونکی بڑی ریاست اور جایداد
اور کارخانہ نیل ہے اونہون نے وہان پہنچکر اپنی رعیت کو مسلح کیا اور خاص اعظمگڈہ
مین جاکے اپنا قبضہ کیا اور کل کام حکام ملکی کی طرف سے خود کرتے رہے بلکہ
مالگذاری سرکار بہی جمع کی اور ضلع مین سرکار کی طرف سے انتظام کیا اور جتنے
عیسائی کہ وہان رہگئے تہے اونکی حفاظت کی اور قریب ڈیڑہ مہینہ تک ان صاحب
عالی ہمت نے اعظم گڈہ کو اپنے ہاتہہ مین رکہا ———

سرکشی بنارس

بہت مشہور شہر ہے بکنارہ دریائے گنگ الہ آباد سے قریب ۷۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
اس شہر سے کلکتہ چار سو بیس میل ہے گھاٹ اور اونکی بلند سیڑھیاں بنارس
میں بہت مشہور ہیں کنارہ دریا پر برابر برابر خوبصورت خوبصورت گھاٹوں کی قطار سے
جب سے عجیب شان اس شہر کی معلوم ہوتی ہے شوالوں کی بھی اسجگہ بڑی کثرت ہے
کئی سال ہوئے جب حساب سے معلوم ہوا تھا کہ ایک ہزار سے زیادہ شوالہ ہنود کے
اس جگہہ ہیں مسجدیں بنارس میں بہت کم ہیں اورنگ زیب کے وقت میں کتنی ہی مسجدیں
بن گئیں اس متعصب بادشاہ نے اکثر شوالوں کو مسمار کرا کے اونکی جگہہ مسجدیں بنوائیں
بشن کا مندر تڑوا کر اوسکی جگہہ ایک خوبصورت مسجد بنوائی جو کہ مادہو راے کے گھاٹ
سے متصل واقع ہے — گلیاں بنارس کی بہت تنگ اور غلیظ ہیں لیکن مکانات
بہت بلند اور سنگین بنے ہیں کئی سال ہوئے جب خانہ شماری سے معلوم ہوا تھا
کہ آبادی بنارس کی قریب دو لاکھ آدمیوں کے ہے جو تیس ہزار گھروں میں آباد ہیں شمال
اور مغرب کی جانب شہر سے دو میل کے فاصلہ پر چھاؤنی انگریزی ہے جسکا نام سکرول
ہے اور وہیں مکانات اور کوٹھیات صاحبان ملکی کی ہیں — ابتداے غدر میں
یہاں فساد برپا ہوا لیکن اگر فوج گورہ اوس موقع پر یہاں نہ پہنچ جاتی تو بڑا اندیشہ تھا

بنارس کے گھاٹ
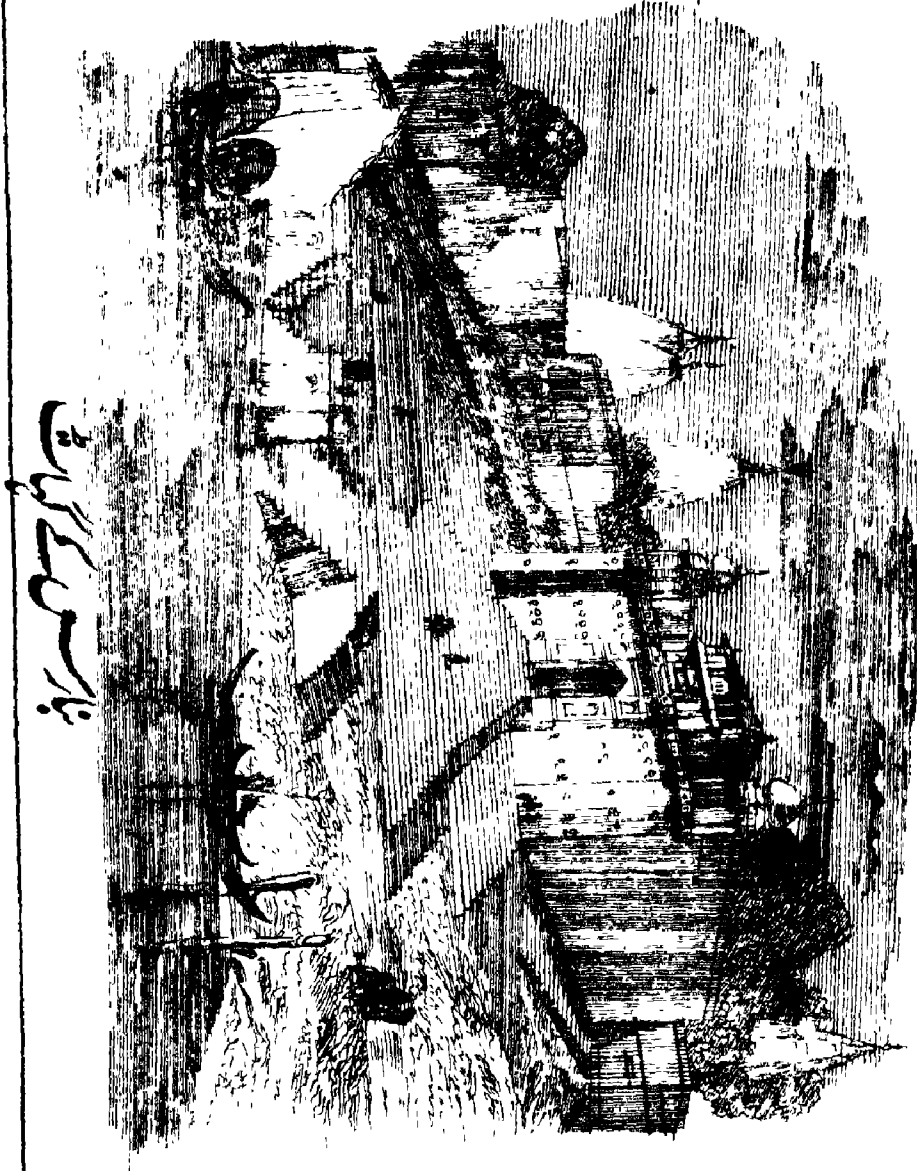
تیسری تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو لفٹننٹ کرنیل نیل صاحب بہادر معہ ساٹھہ پیادگان پلٹن اول مدراس فیوزی لیرز اور تین افسرون کے بنارس مین پہنچے پانچ کمپنیان اسی پلٹن گورہ کی پیچھے آئے نہین اور عرصہ چند روز مین بنارس داخل ہونے والی تہین یہہ پلٹن نہایت جلدی کوچ کرتی ہوئی کانپور کے واسطے کلکتہ سے چلی آتی تہی چوتہی تاریخ کو نیل صاحب کا ارادہ تہا کہ بنارس سے راہی کانپور ہون لیکن اونہون نے لفٹننٹ پلیس صاحب سے خبر پای کہ ۱۷ وین رجمنٹ ہندوستانی متعینہ اعظم گڈہ نے سرکشی کی اور خزانہ لوٹ لیا یہہ خبر سنتے ہی برگڈیر پونسنبی نے جو ضلع بنارس مین اعلی حاکم جنگی تہے نیل صاحب سے یہہ مشورت کی کہ ۳۷ وین پلٹن ہندوستانی جو بنارس کی چہاونی مین مقیم ہے اوسکے ہتیار لئے جاوین نیل صاحب نے کہا کہ بلا تامل اس پلٹن سے ہتیار چہین لینے ضرور ہین کیونکہ اب بہروسا کسی ہندوستانی پلٹن پر نہین رہا چنانچہ اوسی روز شام کو پانچ بجے نیل صاحب لبرداری ایکسو پچاس گورہ پلٹن نمبر ۱۰ اور ساٹھہ گورہ پلٹن مدراس فیوزی لیرز اور تین توپ پریڈ کے میدان پر آئے اور یہہ تجویز ہوئی کہ پلٹن سکہہ اور ۱۳ سوار رجمنٹ بیقاعدہ ہی اس فوج گورہ کے ہمراہ ہوکے ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار لینے مین مددگار رہون پلٹن سکہہ مذکورہ بالا اور رسالہ بیقاعدہ ہی چہاونی بنارس مین متعین تہا لفٹننٹ کرنیل گورڈن صاحب سکہہ کی پلٹن کے افسر تہے

اور انکو اپنی پلٹن پر اعتبار کلی تہا جب کہ یہہ فوج اراستہ ہوئی تو ۳۷ وین پلٹن کو
معلوم ہو گیا وہ فی الفور دوڑ پڑی اور اپنے ہتیار لیکے اور بہر کے گولیان چلانی شروع
کین اور مستعد بمقابلہ ہوئی جنرل صاحب کے سر مین طپش افتاب کے باعث سے گرمی
چڑہ گئی اور نیل صاحب نے حکومت فوج لیکے پلٹن باغی پر حملہ کیا لیکن پلٹن سکہہ
نے اوسوقت دغا دی اور باغی ہوکے اپنے افسرون اور فوج گورہ پر بندوقین
چلانی شروع کین اور منتشر ہو گئی فی الفور نیل صاحب نے تینون توپین دشمن
کی طرف سر کرانی شروع کین اور تہوڑے عرصہ مین ۳۷ وین پلٹن سراسیمہ
ہوکے بہاگی بہت سے ادمی قتل ہوئے اور نیل صاحب نے اونکی چہاونی کو بالکل پہونک
دیا اور کل چہاونی پر اپنا تسلط کیا صبح پانچوین تاریخ جون کو اونہون نے خزانہ سرکاری
بہی چہاونی مین منگوا لیا اور اپنی فوج مین سے ادمی بہیجے کہ جو کچہہ ہتیار اور مال
۳۷ وین پلٹن بہاگتے وقت چہوڑ گئی ہے لے اوین جب کہ یہہ سرکشی اور لڑائی ہو چکی
تو کل میمین اور صاحب لوگ اوس مکان مین جو ٹکسال گہر کے نام سے مشہور ہے
چلے گئے تہے اگر یہہ شجاع سردار نیل صاحب بارہ گہنٹہ بہی دیر کرتے تو ضرور ۳۷ وین
پلٹن فساد مچاتی اور یقین ہے کہ اوسی رات کو سب عیسائی قتل ہوتے اور خزانہ
لٹجاتا نیل صاحب نے جو بابت سرکشی وغیرہ چٹہی اطلاع کی کمانڈر انچیف ہند

کو لکھی اوسکا بجنسہٖ ترجمہ ہم اس جگہہ لکھتے ہین

ترجمہ چہٹی لفٹننٹ کرنل جے جی نیل صاحب بہادر متعلقہ فوج مدراس بنام ایجوٹنٹ جنرل فوج احاطہ بنگال از مقام بنارس مورخہ ۶ جون ۱۸۵۷ء

واسطے اطلاع جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کشور ہند کے اپکو مطلع کرتا ہون کہ تیسری تاریخ ماہ حال کو معہ ایک فریق اوس رجمنٹ کے جو میرے زیر حکم ہے (یعنی اول مدراس فیوزیلیرز) یہان پہنچا قبل میرے انکے ساتھہ سپاہی اور تین افسر رجمنٹ مذکور کے اس جگہہ داخل ہو چکے تہے اور ایک کمپنی دوروز مین پہنچنے والی تہی اور باقی تین کمپنیان بسواری چہ بیئہ اتی تہین میرا ارادہ تہا کہ چوتہی تاریخ شام کے وقت معہ ایک حصہ پلٹن مذکور کانپور کی طرف کوچ کرون اس اثنا مین لفٹننٹ پیلیسر صاحب سے جو یہ افسری پچاس سوار رسالہ سیزدہم خزانہ لانے کے واسطے اعظمگڈہ گئے تہے خبر ملی کہ ۱۷ ادین پیادگان ہندوستانی نے بلا کرشی کی اور بعد شان شہر اور قیدیان جیلخانہ انکے شامل ہوئے اور خزانہ لوٹ لیا جب یہہ خبر بنارس مین پہنچی تو برگیڈیر پونسبی نے مجھسے مشورت کی کہ ۳۷ وین پلٹن متعینہ چہاونی بنارس کی بندوقین لے لینی ضرور ہین اونہون نے فرمایا کہ اج صبر کرنا چاہئے کل کے روز صبح کو ایسا

عمل مین اویگا مینے اونسے کہا کہ یہہ امر اسیوقت ہو تو بہتر ہے اونہون نے میرا
کہا قبول کیا اور میری قیام گاہ سے اس امر کے انتظام کے واسطے چلے گئے اور
مجہسے فرما گئے کہ معہ فوج گورہ پانچ بجے شام کو پریٹ کے میدان پر آجاؤ
اور پلٹن سکہہ جسپر لفٹننٹ کرنل گورڈن صاحب کا بڑا اعتبار تہا اور نشتر سوار
رسالہ سیزدہم کو حکم شامل ہونے فوج گورہ کا تہا وقت معینہ پر برگڈیر پونسنبی
پریٹ پر تشریف لائے لیکن مجہے معلوم ہوا کہ طبیعت برگڈیر صاحب کی علیل ہے
اور اس موقع ضرورت پر جیسی مضبوطی کے ساتہہ کام کرنا چاہئے نکر سکین
گے ایک طرف سے توپخانہ اور فوج گورہ ۳۷ وین پلٹن ہندوستانی کی طرف
چلی اور دوسری طرف سے پلٹن سکہہ اور اونکے پیچہے سوار ونکو لانے کا حکم
تہا جب کہ ہم کو تہون کے نزدیک پہنچے اوسوقت ۳۷ وین پلٹن کے ادمیون نے
دوڑ کے ہتیار ونکا قبضہ کرلیا اور بندوقین بہر کے ہماری طرف سرکین فی الفور
توپخانہ اور فوج گورہ نے اوسکا جواب دیا جس سے بہت سے ادمی پلٹن
ہندوستانی کے قتل ہوئے ہمارے ادمی بہی بہت سے زخمی ہوے اور
اسیوقت طپش افتاب کے صدمہ سے برگڈیر صاحب بہی زمین پر گر پڑے
اور اونہون نے بیان کیا کہ اسوقت مجہسے کچہہ نہوسکے گا تم دعب دوم کے افسر ہو

میری جگہہ حکومت فوج کی لو اور اوسید میں مینے حکومت فوج کی لی اور سکہہ
اور فوج گورہ کو دونو طرف توپخانہ کے رکہہ کے چہاونی پر حملہ کیا مین خاص
چہاونی مین وہنی طرف اپنے ادمیون کے تہا جسوقت معلوم ہوا کہ سکہہ
یکایک ٹہیر گئے اور اپنے دل مین مذبذب ہوکے اخر کو اپنے افسراور اجیٹن اور
اور افسرون پر بندوقین چلائین اور سوارون پر بہی جو اونکے پیچہے تہے
فیر کی سو جو کچہہ کہ مینے دیکہا اور سنا اوس سے یقین ہوتا ہے کہ علاوہ چند
اشخاص کے کل پلٹن سکہہ وفادار معلوم ہوتی تہی اور ۳۷ وین پلٹن کے
خلاف لڑنے مین بہت رضامند اور خواہشمند تہی باعث اونکے یکایک بگڑ
جانے اور اس عجیب بد اطوار یکا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اونکے پیچہے تیرۂوین رسالہ
کے ایک سوار نے اپنے برگڈیر میجر کپتان ڈوگسن صاحب پر جو حسب الحکم برگڈیر
صاحب کے اونکی افسری کے واسطے جاتے تہے گولی چلائی اور ارادہ مارڈالنے
کا کیا اس امر کے پیشتر خاص اوس رسالہ کے افسر کو ۳۷ وین پلٹن کے ادمیون
نے مارڈالا تہا یہہ غل اور بندوقون کی اواز سنکے سکہہ بہی لوٹ پڑے
اور اپنے افسرون اور ہمارے ادمیون کی طرف بندوقین چلانے لگے ایک
شخص جسنے کرنل گورڈن صاحب حاکم پلٹن سکہہ پر گولی ماری تہی اونہی

کے ایک حوالدار نے اوسکو مار ڈالا توپخانہ والوان نے یہہ نمکحرامی پلٹن سکہہ دیکہہ کے اونپر توپین مارنی شروع کین چنانچہ کل پلٹن اور رسالہ کے ادمی متفرق اور پریشان ہوکے بہاگ گئے بعدازان مینے کل ۳۷ وین پلٹن کو چہاونی سے نکال کے بہگا دیا اور اونکے گہرون کو جلا دیا اور اپنی توپون اور ادمیون کو رات بہر بارکون مین مقیم رکہا علی الصباح مینے اپنے ادمیون کو ہتیار اور نشان اور اسباب کی تلاش مین بہیجا جوکہ ۳۷ وین پلٹن کے ادمی اور سکہہ لوگ بہاگتے وقت چہوڑ گئے تہے مینے حکام ملکی سے مشورت کرکے کل خزانہ سرکاری کو جوکہ محفوظ جگہہ مین نہ تہا بحراست ایک سو جوان پلٹن دہم گورہ اور مدراس فیوزی لیرز اور پچیس سوار زیر حکم لفٹننٹ کرنل گورڈن کے بارک مین منگوالیا جبکہ مین یہان پہنچا تو مینے اوسیوقت اپنی رائے بیان کی تہی کہ خزانہ صرف ایک پہرہ سکہون مین محفوظ نہین ہے لیکن یہہ لوگ تعینہ خزانہ بڑے وفادار رہے اور اس نمک حلالی کے باعث سے مستحق بہت بڑی تعریف کے ہین مجہے یقین ہے کہ اگر ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار لینے مین صبح تک دیر کیجاتی تو اوسی رات کو سرکشی ہوتی اور چہاونی مین جتنے گہر صاحبان انگریز کے تہے اونپر وہ کل قابض ہوجاتے اور جو چاہتے سو کرتے کیونکہ اس موقع پر فوج گورہ کو اونکی مدد دینا

بہت مشکل ہوتا مینے اوس مکانمین جو ٹکسال کے نام سے مشہور ہے ایک پہرہ پلٹن

مدراس فیوزی لیر زمین سے متعین کردیا تہا اور بریگڈیر صاحب کی مصلحت

سے یہہ قرار پایا تہا کہ بشرط واقع ہونے کسی فساد کے کل صاحبان انگریز اور

بی بیان اوسمکان مین انکر پناہ لین چنانچہ بروقت فساد ایسا ہی عمل مین ایا اور

پہرہ گورون نے اونکی حفاظت کی اور کوئی بدمعاش اوس مکان کے نزدیک

تک نہ پہنچنے پایا سرکشی سپاہی اور سوار بہت سراسیمہ ہہاگے بلکہ کتنے ہی ادمی تو اپنے

ہتیار چہوڑ گئے اب مین بارکون اور ٹکسال گہر پر قابض ہون جو کہ مابین چہاونی

اور شہر بنارس واقع ہے اور مختلف جگہون چہاونی مین ہندوستانی سپاہیون

اور سوارونکے جو وفادار اور قابل اعتبار ہین پہرے لگا دئے ہین اور بروقت

انے اور فوج گورہ کے ایک پہرہ گرجا گہر پر تعین کرونگا اوسوقت کل صاحبان

انگریز پہر اپنے اپنے گہرونمین جا کے بحفاظت تمام رہ سکینگے قریب ۹۰ نوے سوارون

کے رسالہ سیزدہم مین سے نمک حلال رہے ہین اور ہمارا کام دیتے ہین اور

کل چہاونی مین گشت کرتے ہین تا کہ کوئی بدمعاش شہر سے وہان نہ انے پاوے

او رایکسو نوے ۱۹۰ ادمی سکہہ کی پلٹن مین سے ہمارے ساتہہ رہ گئے ہین چند کی

اونمین سے حسب اونکی خدمات نمک حلالی مینے ترقی مدارج کی ہے انکی اور

اون سواروں کی جنگی وفاداری اور جان نثاری کے باعث سے ترقی ہوی ایک
مفصل رپورٹ خدمت مین ترسیل کرونگا فقط ـ راقم جے جی نیل لفٹننٹ کرنیل
ـــ اسی دن کے روز کل الکیس ادمی سرکاری فوج مین سے مجروح اور
مقتول ہوئے ایک کپتان صاحب اور دو گورہ سپاہی اور ایک دوا ساز ولایتی
قتل ہوئے اور ایک کپتان اور تین انسائن اور ایک گولہ انداز اور اٹھہ گورہ
سپاہی اور ایک حوالدار اور تین ہندوستانی سپاہی زخمی ہوئے یہہ واقعات
چوتھی اور پانچوین جون کے ہین چونکہ کرنیل نیل صاحب نے خود اپنی چٹھی مرقومہ
بالا مین بیان کئے تیسروان رسالہ اور پلٹن سکہہ جو لدہیانہ کی پلٹن کے نام سے
مشہور تھی بہت خیرخواہ اور وفادار سرکار کی فوج مین سے گنی جاتی
تھی اور ۳۷ وین پلٹن پیادگان ہندوستانی نے بہی جنگ افغانستان اور
پنجاب مین بہت اچھے اچھے کارنمایان کئے تھے یہہ تینو رجمنٹین اس زمانہ سرکشی
مین متعینہ چہاونی بنارس تہین، ۳۷ وین پلٹن نے پہلی تاریخ جون کو علامات نافرمان
برداری ظاہر کین اور تیسری تاریخ کو افسر دوم لفٹننٹ کرنیل گورڈن صاحب
نے برگڈیر پونسنبی کو مطلع کیا کہ ۳۷ وین پلٹن کے ادمی بدمعاشان شہر سے
سازش کرکے فساد کیا چاہتے ہین ـ چنانچہ قبل از خبر بغاوت اعظمگدہ اور پٹنہ

انے کرنیل نیل صاحب سے برگڈیر صاحب اور ٹکر صاحب کمشنر اور گبنس صاحب
جج نے مشورت کرکے ارادہ مصمم کیا تہا کہ ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار چہین لینے ضرور
ہین چنانچہ ایک جماعت تیرہ وین رسالہ کی جو سلطانپور مین تہی اوسکو بہی طلب
کرلیا تہا کہ رسالہ مذکور اور رجمنٹ سکہہ فوج گورہ کی مددگار رہوکے ۳۷ وین پلٹن
کے ہتیار لے لین لیکن ان دونو یعنی پلٹن سکہہ اور رسالہ نے وقت ضرورت پر
دغا بازی اور نمک حرامی کی جیسا اوپر مفصل بیان ہوا چند سپاہی ۳۷ وین پلٹن
مین سے بہی ثابت قدم رہے اونکو چنارگڈہ کی حفاظت کے واسطے بہیجدیا
اگر اس شام کو ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار چہین لینے مین دیر ہوتو اوسی رات کو بنارس
مین وہی حال برپا ہتا جو میرٹھہ اور دہلی مین ہوا کیونکہ بعد ازان خود اوسی پلٹن
کے ادمیون نے اقرار کیا کہ اونکا ارادہ تہا کہ دس بجے رات کو سرکشی کرکے سب
انگریزونکو قتل کرین اور بنگلے جلادین ـــ دہ سکہہ جو خزانہ پر متعین تہے اونہون نے
اوس سرکشی کے وقت نمک حلالی کرکے خزانہ بچایا اونکو دس ہزار روپیہ انعام
ملا جبکہ فوج باغی کو پریٹ کے میدان مین شکست ہوئی اور بہاگی تو راستہ مین
بہاگتے وقت اونہون نے انگریزون کی کوٹہیون پر گولیان چلائین لیکن بہت سے
صاحب اپنے اپنے اصطبلون اور شاگرد پیشہ کے مکانونمین چہپ گئے اور

بعض اپنی چہتون پر چڑہ گئے ٹکر صاحب کمشنر کے مکان پر بہت سی میمون نے
چہت پر چڑہ کے بہوس کی اوٹ مین پناہ لی اور صاحب لوگ اونکی نزدیک
ہتیار بند کہڑے رہے تین یا چار صاحبون نے معہ اپنے عیال و اطفال ناؤمین
بیتہہ کے دریامین پناہ لی اور پیچہین دریاء گنگ پر چلیگئے اور وہان تا ہونے امن
کے رہے توپون اور بندوقون کی اواز اور شعلہ اگ اور دہوان دیکہہ کے یہہ
دریا کے لوگ بہت خایف تہے لیکن جب اونہون نے خبر فتح کی سنی اوسیوقت
کنارہ پر اٹے اور ٹکسال گہر مین جہان سب صاحبون اور میمون کو پناہ لینے کا
حکم تہا چلیگئے اور قریب ادہی رات کے اس مکانمین پہنچے رفتہ رفتہ سب عیسای
عورت اور مرد اور بچے اس مکانمین پہنچ گئے اور قریب قریب کل مہینہ جون یہہ سب
لوگ اس مکانمین پناہ گیر رہے دنمین صاحب لوگ باہر جاتے تہے اور رات
کو واپس اجاتے تہے لیکن چونکہ بعد ازان فوج گورہ بکثرت اوس راستہ گذرنے لگی
توتہوری فوج ولایتی سے جو وہان تعین رہی شہر اور چہاونی مین بالکل امن
اور انتظام ہوگیا اور بدمعاشون اور مفسدون کو نیل صاحب اور ٹکر صاحب
اور جبس صاحب نے جلد گرفتار کرکے پہانسیان دینی شروع کین جس سے ضلع مین
فتنہ پرداز نہایت خایف ہوگئے اس جگہہ ہم تصویر لفٹننٹ کرنیل نیل صاحب بہادر

جسکو چند روز بعد لقب جلیلہ برگڈیر جنرل کا حاصل ہوا لکہتے ہین اونھون نے واقع مین بنارس
کو بچایا اور جو جو کچھہ انسے کار بہادری اور شجاعت الہ آباد اور کانپور وغیرہ مین بن
آئے اونکا ذکر اپنے اپنے موقع پر ہوگا ——

برگڈیر جنرل نیل صاحب بہادر

بنارس کے حکام ملکی کا احوال

جبکہ چوتھی تاریخ جون کو پانچ بجے شام پریڈ کے میدان مین یہہ فتنہ برپا تہا تو حکام ملکی معہ اپنے قبایل مکان خزانہ کی چہت پر جمع ہوئے اور یہی تجویز پیشتر سے ہو گئی تہی مکان خزانہ کا چہاونی سے قریب دو میل کے فاصلہ پر تہا تہوڑی دیر پیشتر شروع ہونے لڑای کے صورت سنگہ سکہہ گنس صاحب بہادر جج بنارس سے مرخص ہوکر چلا گیا لیکن بمجرد سننے اواز توپ کے وہ پہر اونکے پاس جہان اورا ور صاحب لوگ بہی جمع تہے والپس ایا اور رو رو نالی بندوق اونکے ہاتہہ سے لیکے بیان کیا کہ اب مین اپکے ساتہہ ہون جو ایکا حال ہو سو میرا حال صورت سنگہ کا اوسوقت آنا بہت اچہا ہوا اس بات کو جو تہائی گہنٹہ نگذرنے پایا تہا کہ سکہون سے جو خزانہ کے مکان پر تعینات تہے اور جسکی چہت پر سب حکام کہڑے تہے کسینے آنکر کہا کہ انگریز تمہاری پلٹن کے سکہون پر توپین مار رہے ہین اور ہر سکہہ قتل ہوتا جاتا ہے یہہ بات سنکر سکہون نے سوچا کہ اپنے ملک کے ادمیون کی عیوض وہ بہی اوسوقت کسیقدر عیوض لے سکتے ہین لیکن صورت سنگہ نے اونکو سمجہایا کہ تم مغالطہ مین ہو کبہی پیشتر سے صاحبان عالیشان کی یہہ صلاح نہ تہی کہ سکہون پر حملہ کرکے اونکو قتل کرین اگر ایسا ہوتا تو یہہ سب حکام معہ اپنے بال

واطفال خاص تمہاری حفاظت مین کیون آتے یہہ ایک نہایت بڑی دلیل ہے
کہ صاحبونکو تم پر پہلے سے بڑا بہروسا ہے اور اوسوقت پر جٹ پر تمہاری پلٹن
کے خلاف توپین مارنے کا کچہہ اور باعث ہوا ہوگا صورت سنگہ کے سمجہانے سے
وہ پہر راضی ہو گئے اور بعد ازان کبہی ارادہ نمکحرامی کا نکیا اور اپنا کام وفاداری سے
کئے گئے۔ گبنس صاحب اور لن صاحب کے موجود ہونے سے خزانہ کا مکان لٹنے سے
بچ رہا اگر یہہ دونو حاکم وہان موجود نہون تو ضرور خزانہ لٹ جاوے اگر جناب
گبنس صاحب وہان نہوتے تو صورت سنگہ وہان کا ہیکو ہوتا اور سکہونکو کون
سمجہاتا سب سکہہ فی الفور اپنے بہائیون کا احوال سنکے بڑی بدعت مچاتے چہاونی کی
میمین اور وہ صاحب لوگ جو لڑائی مین شامل نتہے مکان ٹکسال مین آگئے
اور اسی مکان مین بعد فرو ہونے فتنہ سرکشی حکام ملکی ہی اکر رہے اگرچہ اوس
شام کو سب بنگلے صاحب لوگون کے خالی ہو گئے اور کوئی اونکا محافظ نتہا اور
دروازے بالکل کہلے تہے لیکن کسطرحکی چوری یا لوٹ نہین ہوئی سچ ہے
کہ اوسجگہہ سپاہیونکی سرکشی کا تعجیل تمام اور جلدی علاج ہو گیا لیکن جب یہہ خبر
سرکشی کی ضلع مین پہیلی تو تمام ضلع کی رعیت منحرف معلوم ہوئی اور بدانتظامی
ہو گئی اس زمانہ نازک مین جناب گبنس صاحب کا بنارس مین ہونا نہایت مغتنمات

سے ہوا لوگ اون سے نہایت خایف تھے اور اونکی دلیری اور شجاعت سے
سب بخوبی واقف تھے شہر مین اونکے باعث سے کوئی ذرا سر بھی نہین اوٹھا
سکتا تھا سب جانتے تھے کہ سنہ ۵۷ء مین جو بنارس مین بلوہ ہوا تھا اوسکا ثمرہ
انہی صاحب ممدوح کے ہاتون سے کیا ملا تھا بدمعاش انکے نام سے لرزان
تھے — دو بڑے رئیس بنارس مین راو دیوناراین سنگہ اور راجہ بنارس
نے اس موقع پر سرکار کی بڑی وفاداری کی راو صاحب نے جو کچھہ اونکے پاس
تھا سب خدمتگذاری سرکار کے واسطے حوالہ کیا اور خود خاص جناب گبنس صاحب
کی کوٹھی مین قیام کیا اور معتمد جاسوس ہر طرف دوڑائے اور صحیح صحیح
خبرین منگوائین اور جہان تک اون سے ممکن تھا خدمتگذاری سرکار مین کوتاہی
نکی — علی ہذا القیاس راجہ بنارس نے بھی بڑی مدد کی اور جو کچھہ سرکار کو مطلوب
ہوا اوسیوقت راجہ موصوف نے پیش کیا صورت سنگہ نے بھی جو وفاداری اور
نمک حلالی کا حق ہے . ایسا ادا کیا کہ ہر کسی سے نہین ہوتا اوسنے اپنی جان
بیچ دیتی تھی کہتے ہین کہ جب سکرول مین توپ چلی تو اوسیوقت سے سب زمیندار
ضلع بنارس کے برگشتہ ہو گئے لیکن اونکی درستی کے واسطے صاحبان انگریز نے
بڑی شجاعت ظاہر کی تہوڑے سے سوار زیر حکم لفٹنٹ پیلی صاحب ثابت قدم رہ گئے تھے

لیکن اونپر شبہہ بغاوت قوی تہا باوجود اسکے چیپ من صاحب ایک تاجر نیل نے درخواست کی کہ مجہکو ان کے ساتہہ جہان کہین سرکار چاہے انتظام کے واسطے بہیجدیے اور اونہون نے یہہ بہی چاہا کہ اون سوارونمین سے اونکو کچہہ ملین تو وہ اعظمگڈہ کے باغیون کا جاکے مقابلہ کرین کرنیل نیل صاحب بہادر نے اس درخواست کو منظور نہین کیا کیونکہ اونکو فوج ہندوستانی کا احوال بخوبی معلوم ہوگیا تہا چیپ من کو اختیارات مجسٹریٹ ملکے لبسرداری ایک جماعت سواران ضلع کے انتظام کے واسطے بہیجا جسمین اونہون نے بہت کوشش اور محنت کی اور اونکی جانفشانیون سے بہت صورت امن اور انتظام کی ہوئی ——

سرکشی جونپور

مسٹر بینن صاحب تاجر نیل جو اپنے کارخانہ نیل مین قریب چار میل کے فاصلہ پر جونپور سے رہتے تہے اونمبر ۳۷ وین پلٹن کے سپاہیون نے جو بنارس سے بغاوت کرکے بہاگے تہے پانچوین تاریخ جون کی صبح کو حملہ کیا وہ بہزار دشواری جان بچاکر معہ دو اور صاحبون کے وہان سے سوار ہوکے شہر مین آئے اور اس خبر سے اور صاحبون کو اطلاع دی سب صاحب لوگ اوسوقت مشورت کرکے کچہری کے مکانمین جمع ہوئے اور اکیسو پچاس کہہ جولدہیانہ پلٹن کے زیر حکم

لفٹننٹ مارا صاحب جون پور مین متعین تہے اونکو بہی وہان تیار ہوکے آنیکا
کا حکم دیا یہہ سکہہ اوسی پلٹن کے تہے جنہنے پچہلی شام کو بنارس مین سرکشی
کی تہی اول تو یہہ سکہہ جو جون پور مین تہے نمک حلال معلوم ہوئے لیکن جب معلوم ہوا
کہ وہ سکہہ اونہی کی پلٹن کے بنارس سے پہنچ گئے اور اونکو سرکشی بنارس کی
اطلاع دی اور اونکو بہی ترغیب دی کہ وہ مثل اپنے اور بہائیون کے عمل کرین
چنانچہ وہ بہی منحرف ہوگئے اور جب کہ دوپہر پر ڈہائی گہنٹے گذرے تہے اونہون نے
اپنے افسر لفٹننٹ مارا صاحب کے جو معہ اور حکام کچہری کے برامدہ مین کہڑے
تہے گولی ماری گولی اونکی چہاتی مین لگی اور وہ زمین پر گر گئے فی الفور سب صاحب لوگ
کمرے کے اندر گہس گئے اور دروازے بند کر لئے لیکن اوسوقت ہر دم یہہ یقین تہا کہ
سرکش لوگ دروازے توڑ کے سبکو مار ڈالین گے مسٹر کپیج صاحب
جنٹ مجسٹریٹ جون پور جو تہوڑی دیر پیشتر اس ماجرے کے جیلخانہ دیکہنے تشریف
لیگئے تہے اونکو جب وہ تہوڑی دور دروازہ سے گئے تہے باغیون نے مار ڈالا گولی اونکے
پشت مین لگی اور سامنے کی طرف دل مین ہوکے پار ہوئی اونکی لاش پیچہے
دیکہی گئی تو چہوٹی انگلی کٹی ہوئی تہی جسکو بدمعاشون نے انگوٹہی کے لالچ کاٹ
لیا تہا مطلب سکہون کا یہہ تہا کہ صرف اپنے افسر کو جس سے وہ راضی نہ تہے مار ڈالین

چنانچہ اونکو مار کے پہر وہ کسی اور حاکم کی طرف متوجہ نہوئے والا سب حکام
اونکے ہاتھ مین تہے ایک لحظہ مین اگر وہ چاہتے تو سبکو مار ڈالتے لیکن وہ چند
گولیان کہڑکی کیطرف چلاکے خزانہ لینے کے واسطے چلے گئے سب صاحب لوگ مطلع
صاف دیکہہ کے دو گاڑیونمین سوار ہوکے وہان سے بہاگے اور اوسی روز شب
کولبا والگانو مین جو ستترہ میل جون پور سے ہے پہنچے اسجگہہ لفٹننٹ صاحب مارا
کی میم اشتد رنج کے باعث سے بیماری سکتہ مین مبتلا ہوکے مرگئین اونکو اوسی وقت
مشعل جلاکے دفن کیا — صبح کو چہٹی تاریخ جون دریا کی راہ ایک کشتی مین سب
صاحب سوار ہوکے چلے قریب پانچ میل گئے تہے کہ گنواران کراہٹ نے اونپر
نہایت تشدد کیا اور پہر اونکو اوسی گانو مین واپس اتا پڑا اور قریب تہا
کہ سب صاحب مارے جاتے لیکن لالہ ہنگن لال نے اونکو تا آنے مدد کے بنارس
سے اپنے گہر مین بحفاظت تمام رکہا اور حتی المقدور سب صاحبون کی خاطرداری
کی مستر تہرنی پلانڈ صاحب ڈپٹی کلکٹر معہ میم جو پیچہے جون پور مین رہگئے
اونہون نے بروقت انے سواران باغی بنارس کے ایک چپراسی کے گہر مین
پناہ لی لیکن اوس بدذات نے اونہے اپنے گہر سے نکالدیا جب کہ وہ بیچارے
اس تدبیر مین تہے کہ کسیطرح یہان سے بچکر بہاگین اتنے مین چند سوارونے دیکہہ

پایا اونکو اول تو جو کچہہ اونکے پاس تہا چہین لیا بعد ازان دونونکو نہایت بیرحمی
سے گولیون سے ہلاک کیا لیکن اونکے بچون کو نہ مارا تہوڑی دیر بعد چلے جانے
سب صاحبون کے قریب چالیس یا پچاس سوار نمکحرام بنارس سے جونپور مین
پہنچ گئے اور حاکمون کی تلاش مین نہایت جستجو کی لیکن مایوس ہوکر تمام بنگلون
مین اگ لگادی اور تمام مال اور اسباب لوٹ لیا اور برباد کردیا سب
صاحب ۵ وین جون کی شب کو لبا و امین پہر والیس آئے اور نوین تاریخ
تک وہان مقیم رہے اوس روز بنارس سے چند گورہ سپاہی اونکو اپنی
حراست مین بنارس لے آئے

مسٹر جولیس سپیز صاحب کا وقائع و باکشی جونپور

۱۸ یا ۱۹ مئی کو خبر قتل دہلی اس جگہہ پہنچی ایک یا دو روز بعد کل ہندوستانی
اس خبر سے واقف ہوگئے دو کمپنیان لدہیانہ رجمنٹ کی جونپور مین متعین
تہین اور چونکہ یہہ اومی بڑے وفادار معلوم ہوتے تہے اس سبب سے کوی اندیشہ
سرکشی اسجگہہ نہین تہا لیکن البتہ یہہ خوف تہا کہ مبادا فوج باغی سلطانپور
حملہ آور ہو یا کہ راجپوت اور برہمن سرحد اودہ کے جو مشورے کرتے تہے کچہہ
فساد اور بلوہ کرین ۲۳ مئی کو یہہ خبر اوڑی کہ صاحب کلکٹر آج رات کو مارے

جائینگے اسواسطے صاحب ممدوح نے ایک پہرہ خزانہ پر زیادہ کیا اور
چاہا کہ وہین وہ اوس رات کو سووین لیکن پہر اونہون نے مناسب نہ جانا
اور اپنے گہر مین سوئے غرض وہ رات تو بخیر گذری ایک یا دو روز بعد
پہنچنے اخبارات دہلی کے بعض دوستون نے مجہے یہہ صلاح دی کہ مدرسہ
کو بند کرکے موسم گرمی کی تعطیل جو نزدیک ہی ہی دیکے اپنی میم کو کسی اور جگہہ بہیجدون
یہہ تدبیر مینے مناسب نہ جانی کیونکہ مبادا مجہکو لوگ یہہ کہین کہ مین خوف کہا کہ
چلا گیا اور میرے جانے سے کوئی طرحکا تہلکا پڑجاوے سب کو یہی منظور
تہا کہ لوگون کو کوئی خوف بیجا نہ دلایا جاوے مدرسہ اخیر ماہ مئی تک حسب دستور
کہلا رہا لیکن پچیسوین کو مینے بباعث سالگرہ ملکہ معظمہ تعطیل دی اگرچہ سالگرہ
کا دن چوبیسوین تاریخ کو تہا لیکن اوس روز اتوار تہا اور پہلی تاریخ جون سے
حسب معمول تعطیل شروع ہوئی چوتہی تاریخ جون بازار مین خبر مشہور ہوئی
کہ اعظمگڈہ مین فوج نے سرکشی کی یہہ خبر پانچوین کو تحقیق ہوگئی اور اسی روز
جونپور مین بہی سرکشی ہوئی اوسی روز صبحکو اٹہہ گہنٹہ پر قریب جو تہائی گہنٹہ گذرا
ہوگا کہ سپینن صاحب اور رٹلا صاحب اور رانزورو صاحب تاجران نیل جنکا
کارخانہ بیچہ مین تہا جو قریب ڈہائی میل کے جونپور سے واقع ہے جونپور

مین پہنچے اور بیان کیا کہ اسوقت ایک جماعت سپاہیان باغی نے ہم پر حملہ کیا اور
جب کہ گولیون کی ہم پر بارش ہو رہی تھی ہم گھوڑون پر سوار ہو کے یہان بہاگ آئے
چند پہلے از ین سے یہہ تجویز ہو گئی تھی کہ مبادا جب کبھی کوئی فساد برپا ہو تو سب صاحب
کچہری کے مکانمین آنکر جمع ہون چنانچہ اوسوقت ہم سب اوس مکانمین چلیگئے
ادہے سکہہ خزانہ پر تعینات تھے خزانہ کا مکان بہی کچہری کے احاطہ مین ہے
لفٹننٹ مارا صاحب افسر فوج متعینہ جون پور باقی سکہون کو بہی لیکر کچہری کے
مکان پر آئے جو سب کہ مسلح اور مستعد ہو کے کہڑے رہے اب توقع یہہ تہی کہ باغی
سپاہی بیجہ سے جون پور کو اوینگے ہم بہی اونکے مقابلہ کے واسطے
تیار رہے اگر وہے اوسوقت صبح کو جون پور مین اجاتے تو ضرور سکہہ ہماری
طرف سے لڑتے کیونکہ اوسوقت اونہون نے اپنی بڑی وفاداری اور
نمک حلالی ظاہر کی تہی قبل از دو پہر ہمارے پاس خبر ائی کہ باغی لوگ
کارخانہ بیجہ کو لوٹ اور جلا کے لکھنو کی طرف چلیگئے آب اون سے مقابلہ
اور حملہ کی توقع نہ تہی لیکن پہر بہی ہم سب کچہری کے مکان مین رہے نوکر ہمارے
حاضری لائے اور اونکو شام کا کہانا تیار کرنے کے واسطے حکم دیا لفٹننٹ مارا صاحب
نے جہان جہان سکہون کو پہرہ پر مقرر کیا تہا وہان سے ہٹالیا اور خود

وردی اوتار کر ایک بیندلی تیسرے پہر قریب ڈہای بجے مین اور لفٹنٹ مارا صاحب
معہ اور صاحب لوگون کے برامدہ مین کہڑے تہے اور مینے لفٹنٹ صاحب
سے کہا کہ شاید آج ہم اپنے اپنے بنگلو نمین شب کو نہ جاسکینگے اونہون نے
جواب دیا کہ اج رات کو یہین سونا چاہئے اور تم کو جو چیز درکار ہو اپنے گہر
سے یہان منگوا لو کئے تیار رہے اور صندوق تو منگوا لئے تہے اور اور چند
چیز ونکے منگوانے کے واسطے مین اپنے ایک نوکر کو حکم دیرہا تہا کہ اتنے مین
ایک بندوق کی اواز ہوئی مڑکر دیکہتا کیا ہون کہ لفٹنٹ مارا صاحب کے
سینہ مین گولی لگی اور وہ صاحب مجسٹریٹی کچہری کے دروازہ پر گر پڑے
اور ہم سب اندر مکان کے گہس گئے اور جہان جنٹ مجسٹریٹ کا اجلاس ہوتا تہا
اوس کمرے مین جاکے دروازے بند کر لئے اس وقت باغیون کے ہاتہہ سے
بچنے کی بہت کم امید تہی ایکسو چالیس سکہہ سپاہی اوسوقت وہان پر تہے اور ہم
کل اٹہہ یا نو صاحب تہے توقع یہہ تہی کہ باغی لوگ اندر گہس کر ہم سب کو قتل
کرینگے خزانہ مین قریب دو لاکہہ اور پینسٹہ ہزار روپیہ تہا اوسکو باغی لوٹنے
لگے اور بندوقین چلانی بند کر دین لفٹنٹ مارا صاحب کی میم ایک دوسرے کمرے
سے ہمارے کمرے مین ایئن اور ہمارے اندر انے کے وقت اونکے خاوند کو باہر کے

کمرے مین زخمی چہوڑ جانے کے باعث سے ملامت کرنے لگے لیکن ہمکو صاحب
موصوف کو لاچار چہوڑ جانا پڑا تہا کیونکہ کثیر لوگ بندوقین مجسٹریٹ کے
کمرے کی طرف چلا رہے تہے اور وہان اوسوقت کوئی ذرا بہی کہڑا نہین
ہوسکتا تہا اسوقت چند صاحب باہر جاکے لفٹننٹ صاحب کو اندر لے
آئے اونمین ابتک کچہہ جان باقی تہی اگرچہ مجہکو چند صاحب منع کرتے تہے لیکن
مینے باہر جاکے ایک دروازہ سے باہر کی طرف جہانکا تو دیکہا کہ باغی پیدون
کی ٹہلیان کندہون پر دہرکے چلتے جاتے ہین مینے اس خوشخبری کی اطلاع
دی ہم تہوڑی دیر ٹہیر کر باہر برامدہ مین نکلے تو دیکہا کہ میدان خالی پڑا ہے اور
سب سپاہی خزانہ لیکے چلے گئے اوسیوقت ہمنے وہان سے روانہ ہونے کا قصد کیا اور
سوای دو نیل کے صاحبون کے جنہونے اپنے گہوڑون پر خود زین کس لیا ہم سب
پیادہ پا چلے کیونکہ ہمارے سائیس بہاگ گئے تہے باغیون نے اونکی طرف شاید چند
گولیان ماریں اس باعث سے وہ سب فرار ہوگئے لفٹننٹ مارا صاحب کو ایک
چارپائی پر رکہہ کر ہم لیچلے ایک طرف مینے بہی چارپائی کو اوٹہایا تہا لیکن
صاحب موصوف بہت جسیم تہے اس باعث سے مین جلد تہک گیا اور ایک
ہندوستانی کو دیکہہ کے مینے اوسے بلاکے اپنے کندہے کی جگہہ اوسے لگادیا تہوڑی

دیر بعد صاحب موصوف کی میم نے مجھسے کہا کہ میرا ہاتھہ پکڑ کے مجھے لیچلو وہ بہی بڑی جسیم تہین بڑی مشکل سے مینے اونکو اپنے ساتہہ چلایا کچہری کے دروازہ پر پہنچ صاحب جنٹ مجسٹریٹ کی لاش پڑی تہی معلوم ہوا کہ صاحب موصوف واسطے ملاحظہ نجیبون کے جیلخانہ جاتے تہے جسوقت کہ سرکشی شروع ہوی اوسیوقت نجیبون نے اونکا کام تمام کیا تہوڑی دور کچہری سے چلکر بیچارہ لفٹننٹ مارا صاحب کو چارپائی پر سڑک کے کنارہ چہوڑنا پڑا اسوقت وہ حالت نزع مین تہے کسیطرح کی امید اونکے بچنے کی نہ تہی ایسی حالت مین چارپائی کو لیکے چلنا کچھ فائدہ نہتہا بلکہ اگر ایسا کرتے تو سب صاحب مارے جاتے جیسا اگے معلوم ہوگا بیچاری مارا صاحب کی میم ہمارے ساتہہ نہین چل سکتی تہین لاچار مینے ایک ہندوستانی کو بلا کر اونکا دوسرا ہاتہہ پکڑوا یا کچہری کے مکان سے نکلکے راستہ مین ڈاکٹر پاسک صاحب کا گہر آیا اونکی گاڑی وہان تیار تہی خوش نصیبی سے گاڑی مذکور کو ڈاکٹر صاحب موصوف نے کچہری کے مکان سے تہوری دیر پیشتر گہوڑون کو دانہ کہلانے کے واسطے بہیجوا دیا تہا ڈاکٹر صاحب نے اپنے گہوڑے زین ہوائی کو بہی لیا میمون اور بچون کو گاڑی کے اندر اور باہر کوچ بکس پر سوار کرایا میرے واسطے کوچ بکس پر جگہہ خالی تہی مین اوسپر چہہ نالی تفنچہ لیکر بیٹہا

پادری رووز صاحب معہ اپنی میم صاحب کی آیا کے گاڑی کے پیچھے بیٹھے غرض
چار بجے ہم اسٹلو ہر سوار ہوکے بنارس کی طرف چلے گاڑی مین پانچ میمین اور
اٹھہ بچے اور دو صاحب اور ایک آیا اور ایک کوچوان سوار ہوئے اور تین صاحب
گھوڑون پر سوار اور تین پیدل اسیئے اگرچہ ہم بنارس کی طرف چلے لیکن یہہ
ابھی تک باہم قرار نہین پایا تہا کہ اسی سڑک کو برابر چلین گے بعض کا ارادہ تہا کہ
غازیپور کی طرف چلین اور پادری رووز صاحب چاہتے تہے کہ ہم ظفرآباد کو
چلین جو کہ جونپور سے تین میل واقع ہے جہان سے نئی سڑک غازیپور
کو گئی ہے وہان پر ہمارا ایک مدرسہ بھی تہا ہمنے بھی وہین جانا مناسب جانا
غرض کہ جب چوتھے موڑ پر جو اخیر تہا اور جہان بنارس کی سڑک سے غازیپور
کی طرف مڑتے ہین پہنچے اوسوقت یہی ارادہ مصمم ہوا کہ غازیپور کی سڑک پر
چلین دو صاحب ذرا آگے بنارس کی سڑک پر چلے گئے تہے اونکو بھی ہمنے
آواز دیکے واپس پکار لیا اسجگہہ ہمنے ٹھہر کے پانی پیا اوسوقت تشنگی کی از
بس شدت تہی اسی اثنا مین لفٹننٹ مارا صاحب مرحوم کا کوچوان اونکی پالکی
گاڑی خود بخود ہے آیا اس گاڑی کے آجانے سے ہم سبکو سواری ملگئی جب
ظفرآباد مین پہنچے تو وہان کے لوگون نے کہا کہ مناسب ہے کہ ہم آگے بڑھے

چلے جاوین کیونکہ اونکے نزدیک ظفر اباد مین ہمارا ٹہیرنا مناسب نہ تہا چنانچہ
وہان کے رہنے والون نے ہمارے حال زار پر افسوس کہایا اور ایک
دو شخصونکے انکہونمین انسو بہر آئے ظفر اباد کے باشندے بڑے متعصب
مسلمان ہین ہمارا مدرسہ اسجگہہ بارہ یا تیرہ برس سے تہا اس سبب لوگ
مجہسے اور پادری رودر صاحب سے بخوبی واقف تہے بلکہ اسی باعث
سے اون لوگون نے ہمپر کچہہ زیادتی نہ کی اور وہان سے گذر جانے دیا
بلکہ ہمارے وہان سے بدرجہ لاچاری چلے جانے پر افسوس کہایا یہان
سے بہی ہم پالکی پیکر پہر روانہ ہوئے اس سے دس میل اگے جاکے گومتی
ندی پار ہونا پڑا وہان پر ایک گہاٹ تہا جہان سے ہمنے پار ہونا شروع کیا
ایک ہی کشتی تہی اس سبب سے اوسکو کئی مرتبہ دو گاڑیان اور سات
گہوڑے اور ہم سب پار کرنے کے واسطے پہیرے کرنے پڑے پار ہونے کے وقت
ایک انبوہ کثیر گرد نواح سے جمع ہو گیا لیکن اونہون نے پار ہونے مین کسیطور
کی مزاحمت نہ کی اگرچہ کچہہ کلام بعض لوگون نے گستاخانہ کئے ایک شخص نے
ایک صاحب سے کہا کہ اپنی گہڑی مجہکو دیدیجے تو بہتر ہے کیونکہ بہر حال آگے
جاکے لوگ تمکو لوٹ لین گے غرض گومتی پار ہو کر لمبوہ مین پہنچے جہان کہ

مسٹر لنکلن صاحب کا کارخانہ نیل تہا اونہون نے ہم سب کی بڑی خاطرداری
اور تواضع کی اونکی کوٹھی مین اور اونکے رشتہ دار بہی جو مفصل سے بہاگ
کے کوٹھیان نیل کی چہوڑکے آگئے تہے جمع تہے کہانا ہم سب کے واسطے تیار ہوا
اور قبل کہانے کے ہم سب شکر خداوند کا بجا لائے جسنے ابتک ہماری جانین
اس آفت ناگہانی سے بچائین ٹہیک کہانے کے پیشتر معلوم ہوا کہ لفٹننٹ صاحب مارا
مرحوم کی میم مرگئین بباعث رنج شدید اور تکالیف راہ کے اونکو بیماری سکتہ
کی ہوگئی تہی بارہ بجے رات کے اونکو دفن کیا پادری رو ر صاحب نے جنازہ
کی نماز پڑہی سیپور مین پہنچکر ہم سب نے مشورت کی کہ کس طرف کو چلین خشکی
کی راہ غازی پور کی پرخطر تہی کیونکہ جنیدوک کے مقام پر جو سیپور سے تیرہ
میل ہے بنارس اور اعظمگڈہ کی سڑکونکا تقاطع ہوا ہے خوف یہہ تہا
کہ مبادا اس سڑک پر باغی فوج سے مقابلہ ہو اسواسطے یہی قصد ہوا کہ دریا
کی راہ چلنا چاہیے غازیپور یا کسی اور جگہہ پہنچ جاوین یا شاید راستہ مین کوئی
دخانی کشتی ملجاوے مسٹر لنکلن صاحب نے ایک کشتی دینے کا اقرار کیا
اور صاحب ممدوح نے ہمارے ہمراہ چلنے کا ارادہ نہین رکہا اونکا ارادہ
یہہ تہا کہ ہمارے چلے جانے کے بعد وہ اپنی کوٹھی چہوڑکے ایک قریب گانو کے

زمیندار کے ہان چلے جہین پانچوین تاریخ کی شب کو جب ایک گھنٹہ پر ادہا گذرا تو خبر
ملی کہ کشتی تیار ہے اوسیوقت ہمنے کشتی پر سوار ہونے کی تیاری کی اور قریب
ڈہائی بجے کے سوار ہوکے چلے کشتی پر چہپر نہ تہا تجویز یہہ تہی کہ چند میل آگے جاکر چہپر
کشتی پر ڈال لیا جاوے چنانچہ مقام متعینہ پر پہنچکر چہپر کی تیاری کی لوگون
نے کنارہ سے پوچہا کہ کشتی مین کیا ہے ملاحون نے جواب دیا کہ کشتی
مین بیٹہے ہیں غرض چہپر ڈالنے مین صبح ہوگئی بعد ازان وہان سے روانہ ہوے
لیکن دریا کم گہیرا تہا اور کشتی چلانے کے واسطے صرف ایک مانجہی اور ایک
ملاح اور ایک لڑکا تہا تو کشتی کنارہ کے نزدیک جاتی تہی بلکہ بعض اوقات
کنارہ مین جالگتی تہی چونکہ دن نکل آیا تہا تو دہقانیون نے کنارہ پر ہجوم
کیا بلکہ ایک جگہہ تو بہت سے دہقانی ہتیار بند لاٹہی اور چند توڑے وار بندوقین
لئے ہوئے مستعد ہوئے کہ ہماری کشتی پر حربہ کرین وہ مسٹر لکلز صاحب تاجر
نیل لپیور کی تلاش مین آئے تہے صاحب ممدوح نے ایک اپنا نوکر ہمارے
ساتہہ کر دیا تہا اوسکو دیکہہ کے گنوارون نے خیال کیا کہ صاحب موصوف
بہی کشتی مین ہونگے لیکن چونکہ وہ نہ تہے تو ہمنے اونسے کہا کہ تم کشتی کی چاہو تو
تلاشی لے لو مسٹر لکلز صاحب کشتی مین نہین ہین چنانچہ ایک یا دو زمیندار

کشتی پر آئے اور رنکلنز صاحب کو نہ پاکر چلے گئے اور ہمسے کچھہ مزاحمت نہ کی لیکن
ہمکو اطلاع دی کہ شاید آگے بڑھکے دھولی پرگنہ کے لوگ کشتی کو ٹھہراوین معلوم
نہین کہ یہہ لوگ تاجر صاحب کو کیون تلاش کرتے تھے آیا ارادہ اونکی قتل کے
تھے یا اون سے کچھہ روپیہ چاہتے تھے جب ہم کراکٹ مین جو باہین کنارہ گومتی
پر ایک بڑا شہر ہے پہنچے تو وہ عملداری سسترنین صاحب مجسٹریٹ جونپور مین
تہا اونہون نے داروغہ اور تحصیلدار کو طلب کیا شاید ایک یا دونو حاضر ہوئے لیکن
اونکا اب حکم ضلع مین کچھہ نہ تہا اور وہ ہماری مدد کچھہ نہین کرسکتے تھے اتنے مین
دو یا تین سو آدمی گہاٹ پر جمع ہوگئے اور کوئی چیز کشتی پر آنکر لگی لیکن معلوم نہین
کہ کسینے پتھر پہینکا یا گولی چلائی لیکن میری رائے یہہ ہے کہ وہ پتھر تہا دو یا تین
راجپوت زمیندار مستعد اسباب پر ہوئے کہ وہ ہمارے ساتھہ چلین اور
وہ ہوہون کو اگر وہ کشتی روکین تو سمجھاوین لالہ مینگن لال بھی ہمارے پاس کشتی
مین آئے اور وہ بھی ہمارے ساتھہ چلنے کو تیار تھے لیکن اسوقت ایک اور دقت
درپیش آئی ملاحون نے آگے چلنے سے انکار محض کیا بغیر ملاحون چلنا دیوانگی
مین شامل تہا کیونکہ دریا بہت کم گہیرا تہا اور بہاٹ بھی اوس جگہہ کم تہا ہم مین
سے کوئی کشتی کو نہین سنبہال سکتا تہا ہم سب بڑے تشویش و رنج مین تھے

اُسوقت لالہ ہنگن لال نے جو تحصیلدار دیرہ دون کے تھے اور پچیس برس بعد رخصت لیکر اپنے گھر آئے تھے یہہ کہا کہ آپ سب صاحب کشتی کو چھوڑ کر میرے گھر چلکر رہئے اور وہان جو کچھہ صلاح مناسب ہو وہ فرمائے اونہون نے یہہ بھی کہا کہ میرے پاس چند ہتیار بند سپاہی بھی ہین اور آپ پر کوئی صدمہ اوسوقت آنے پاویگا جب کہ پیشتر میرا گلا کٹجاویگا میرے جیتے جی آپ صاحب کو کسی طرحکا زیان نہین پہنچ سکتا ہمنے اسمین صلاح کی تو یہی بات قرار پائی کہ لالہ کے گھر مین جاکر بالفعل پناہ لیجائے چنانچہ سات بجے صبح کہ چھٹی تاریخ جون کو ہم کشتی پر سے اوترے اور لالہ ممدوح کے گھر پہنچے

اطلاع

بعض ہمارے عنایت فرمانے جنھون نے خاص خاص جگہونکا احوال بغاوت قلم بند فرمایا ہے ہمین لکھا ہے کہ اونکا تالیف کیا ہوا احوال درج رسالہ لغات ہند ہوجاوے ہم عموماً اپنے محبون کی خدمات بابرکات مین یہہ التماس رکھتے ہین کہ جن صاحبون نے کسی خاص جگہہ کا وقایع سرکشی خصوصاً اوس زمانہ کا صحیح اور چشم دیدہ احوال جب کہ اوسجگہہ کوئی باغی حکمران تھا لکھا ہو تو وہ بلا شک ہمارے پاس بھیجدین بموقع بہ مشکوری تمام درج ہوگا جناب مولوی اصغر حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر

فرخ اباد نے جو وتالع فرخ اباد لطف فرمایا ہے ہمارے پاس پہنچا
اور بہت مشکور اور ممنون فرمایا فقط — **اشتہار اخبار مفید خلایق** —
مخفی نرہے کہ اس مطبع سے اخبار مفید خلایق نام ہفتہ مین ایکبار شنبہ کو جاری ہوتا ہے اسکے نصف مین
بحث علوم ریاضی تجربات علم طبیعی تاریخ وغیرہ مع قصاوید چھپتے ہین اور نصف مین صحیح صحیح خبرین طبع
ہوتی ہین اور اوسکے ساتھہ خلاصہ نقل گورنمنٹ گزٹ کی ہفتہ وار ایک علیحدہ ضمیمہ مین چھپتے ہین
اسی اخبار کا ترجمہ ہندی مین جسکا نام سروپکاریک ہے اوسی روز جاری ہوتا ہے قیمت دونون کی لعہ سال
پیشگی ۱ماہواری اردو مع گورنمنٹ گزٹ عہ سال پیشگی ۱ر ماہواری ہندی صرف عہ سال
پیشگی ۱ر ماہواری مقرر ہے سرکار نے قدردانی کی راہ سے چارسو کاپی اس اخبار کی دیسی
مکتبون کے واسطے خرید فرماتی ہین اور علاوہ اسکے بہت صاحب قدردانی کرتے ہین جو صاحب شوق خریداری
رکھتے ہون تو اپنا نوارشنامہ پوسٹپید مطبع مفید خلایق یا سررشتہ مطبع فوجدار آگرہ مین روانہ فرماوین فقط
اشتہار معیار الشعرا مخفی نرہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار
ہر پندرھوین روز جاری ہوتا ہے اسمین غزلہای طرح مشاعرہ جو اگرہ مین
ہوتا ہے اور غیر طرح اور اوستادان حال و قدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی
۴ر ماہواری ہے اور خریداران اخبار کو نصف قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری
رکھتے ہون اپنی درخواست مطبع مفید خلایق مین روانہ فرماوین فقط ——

Part V Novem: 1859

History

Of the

Indian Revolt

By

Mookund Lall G. M. C. B.

Sub: Asst Surgeon.

Price 8 Ans.

AGRA

Printed by Sheo Narain.

at Moofeed Khulaik Press.

العلم تاریخ طاقت

بغاوت ہند

بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ء

جلد ۱ حصہ ۶

قیمت ماہواری

یہہ کبر کا بدلہ ہے سزا یہہ جفا کی ہے

الفہ مصنفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق محلہ پیپل منڈی میں منشی شونارائن کے اہتمام سے چھپی

شکریہ

حصہ اول سے حصہ ششم تک ہمکو تالیف کرنے اس کتاب مین کتب انگریزی مفصلہ
ذیل سے بہت مدد ملی ہے اونکا شکر ہم پر واجب اور فرض ہے اور یقین ہے کہ کسی
موقع پر اونکا ادائے شکر قرار واقعی کرینگے - جیمبر صاحب کی تاریخ بغاوت -
سوانحات سرکشی ہند مطبوعہ کلکتہ (اینلز آف دی انڈین ربلین) - محاصرہ دہلی مصنفہ
جناب پادری روٹن صاحب - مہم پکیالہ در ہند مصنفہ جناب کپتان مڈلی صاحب -
یادداشت مہم سرمائی در ہند مصنفہ جناب کپتان اولیو جونز صاحب - واقعات ذات خاص در ایام
سرکشی ہند مصنفہ جناب ولیم اڈوارڈز صاحب - وقائع سر ہنری ہیولاک صاحب مصنفہ جناب پادری
ولیم بروک صاحب - قیدیان فرنگ در اودہ از اہتمام جناب وائلی صاحب - سرکشی اودہ
از تصنیف جناب مارٹین گبنس صاحب - اٹھارہ مہینہ کی مہم برخلاف فوج بنگال از تصنیف جناب
کرنیل جارج بورشیر صاحب سی بی - واقعات محاصرہ لکھنؤ از تصنیف جناب میم صاحبہ -
تاریخ سرکشی بجنور از تصنیف جناب سید احمد خانصاحب - اظہارات شاہ دہلی مطبوعہ
سرکار عالی وقار - اخبارات مفصلائٹ و دہلی گزٹ وغیرہ

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ششم

سرکشی جون پور

بقیہ وقایع مستر جولیس میز صاحب از صفحہ ۲۶۴ حصہ پنجم بغاوت ہند

جب ہم لالہ ہنگن لال کے گہر پہنچے تو والان مین قیام کیا اور باہر دروازہ پر لالہ ممدوح
کے بہت سے مسلح سپاہی نگہبانی کے واسطے موجود تہے چونکہ لالہ صاحب مدت
بعد اپنے وطن کو آئے تہے تو بہت سے زمیندار راجپوت اونکی ملاقات کو آئے
اونہون نے ہمارے حال پر تاسف کیا بلکہ سپاہی حفاظت کے واسطے دروازہ
پر اپنے پاس سے بہیجدئے لالہ نے تیاری کہانا پکانے کی کی اور یقین ہے کہ ہم
لوگون کو خوب کہانا ملتا لیکن اوسکی تیاری کے مابین دہوبی راجپوت شہر پر چڑہ آئے
اور لوٹ شہر وع کی تین مرتبہ اُن لوگون نے انکے شہر کو لوٹا ایک یا دو مرتبہ ہمارے
میزبان کو بہی خوف ہوا کہ شاید اونکے مکان پر بہی حملہ ہو کیونکہ وہ لوگ گہر کے قریب ہوکے گذرے
اونکے ہتیاروں وغیرہ کی آواز ہمین بخوبی سنائی دیتی تہی جب ایکا لالہ صاحب کے تم ہہا

مقابلے کے واسطے تیار رہتے تھے میمون اور بچون کو ایک کوٹھری مین جمع کر دیا اور سب
صاحب لوگ چند ہتیار جو اونکے پاس تھے لیکے مستعد ہو رہے اور ارادہ کیا کہ
وقت جان دینی نہ چاہئے لیکن خداوند تعالی ہمارا نگہبان تہا اوسنے کوئی مضرت
ہمکو نہ پہنچائی اور لالہ کے گہر پر بدمعاشون نے رُخ نہ کیا اگرچہ اونکو اوس گہر مین
ہمارا پوشیدہ ہونا ظاہر ہو گیا ہوگا لیکن کوئی سبب ایسا ہوا ہوگا کہ جس کے
باعث سے وہ ہمارے اوپر حربہ نکر سکے شاید وہ لالہ کے سپاہیون سے
ڈر گئے یا ہمین بہت سا سمجھا ہوگا یا کسینے اونکو ہمارے ہتیارونکا مبالغہ کر دیا
ہوگا مگر خدا کا فضل اصل سبب معلوم ہوتا ہے جبکہ اول خبر امداد لٹیرون
کی ہوئی تو جو نوکر یا رشتہ دار لالہ کے کہانا پکا رہے تھے وہ مسلح ہوکے باہر
چلے گئے اور بعد چلے جانے مفسدون کے ہمین کہانا ملا لیکن بباعث پہنچانے
بازار کے کہانا حسب دلخواہ لالہ کے ہمارے واسطے نہ پک سکا صرف موٹی روٹی
اور بکری کا گوشت نصیب ہوا روٹی تو ہم سبنے کہائی لیکن گوشت ایسا پکا تہا کہ
کم کہایا گیا سپہر بہت مشکل سے کٹی ہم سب ایک دالان مین تھے بعض صاحب
تو چارپائیون پر لیٹے تھے اور بعض کرسیون پر بیٹھے تھے اور بعض زمین پر لیٹے ہوئے
تھے سپہر کے مقام سے ہمنے دو چھٹیان ایک بخط فرنچ اور دوسری جرمنی

زبان مین بنام صاحب کمشنر یا افسر فوج بنارس روانہ کی تہین اور ایک ہنسے
کر اکٹ سے بہیجی لیکن معلوم نہین کہ اوسی روز جب ہم لالہ کے ہان پہنچے یا دوسرے
روز لالہ کے ہان ایک مجمع کثیر انکے دوستونکا جمع ہوا جو سب ہماری طرف
اسطور پر دیکہتے تہے کہ گویا ہم کوئی عجب شے تہے بعض اوقات ہم دق ہوکر اونکو
برا ہ سے ہٹنا دیتے تہے جب دن گذر گیا اور شام ہوئی تو کہانا تیار ہونے واسطے
لایا گیا اسوقت بباعث پکنے مرغی کے گوشت کے کہانا بہ نسبت صبح کے زیادہ پسند
ایا بعد ازان رات کے واسطے تدبیر کی گئی میمین اور بچے چارپائیون پر برآمدہ
مین سوئین اور صاحبون نے ایک کاٹھ کے تخت پر صحن مین ارام کیا ہم مین سے دو
صاحب باری باری سے پاسبانی کے واسطے جاگتے رہے رات کے وقت
یہی خبر مشہور ہوئی کہ دہولی لوگ اوین گے لیکن مہربانی خدا سے یہہ افواہ غلط
نکلی صبح ہوئی اور اتوار کا دن تہا ہمنے انکلز صاحب کو کچہہ کہانا بہیجنے کے واسطے لکہا
اونہون نے مہربانی فرماکر چہہ مرغابی اور بہیر شراب اور ایک سو چیرٹ ہمارے
واسطے بہیجے اور صاحب ممدوح نے وہ دو نو چہٹیان جو ہمنے بنارس روانہ کی تہین
واپس بہیجدین اور کہلا بہیجا کہ ہرکارہ کو بنارس کے پل پر پار نہ ہونے دیا وہان
گورون کا پہرہ تہا یہہ بیان اوس ہرکارہ کا تہا لیکن غالب یہہ ہے کہ یہہ بیان

اوسکا سراسر غلط تہا وہ کبہی وہان تک نہین گیا اج کے روز کہانا اچہا نصیب ہوا مسٹر ٹکر صاحب جج فتحپور کے خدمتگار نے پکاویا یہہ شخص رخصت لیکے کرانٹ مین ایا تہا جہان اوسکا گہر ہے — شام کو گہوڑونکے چلنے کی اواز آئی خبر اوڑی کہ گورہ لوگ آئے ہین لیکن یہہ خبر صحیح نہتی مسٹر فین صاحب باہر تشریف لیگئے تہے وہ مسٹر کالس صاحب اسسٹنٹ مسٹر لکلنز صاحب کے ہمراہ واپس آئے مسٹر لکلنز صاحب قریب شام کے اپنے کارخانہ مقام پسیور مین چلے آئے تہے اونہون نے ڈاکٹر پاسک صاحب کی سیج گاڑی بیل لگاکے ہمارے واسطے بہیجی کیونکہ اونہون نے خیال کیا کہ ہمکو اونکی کوٹہی مین زیادہ ارام ملیگا صاحب ممدوح نے گاڑی کے ہمراہ سوار اور سپاہی مسلح ہماری حفاظت کے وسطے بہیجے چونکہ ہم لالہ ہنگین لال کی حمایت اور حفاظت مین تہے لہذا ہمنے اون سے مشورہ کرنا ضرور مناسب سمجہا بہت دیر کے مشورہ کے بعد لالہ اور اوسکے بہائی کرون کی یہی صلاح ہوئی کہ ہم لکلنز صاحب تاجر نیل کی کوٹہی مین واپس جاکے رہین وہان ہمین زیادہ تر ارام ہوگا ایک زمیندار معہ اپنے ہمراہیون کے ہمارے ساتہہ چلا اور لالہ نے وکرز و نیز ہمارے پاس آنے کا اقرار کیا جبکہ ساڑے نو بجے رات کے ہم پسیور کو چلے میمون اور بچون کو گاڑی مین سوار کرایا اور

صاحب لوگ پاپیادہ چلے دو گہنٹے کے عرصہ مین ہم کوٹھی مین پہنچ گئے - چاء جلد تیار
ہوئی اور بہت پی نواب لگا ہ کے کمرہ مین میمون اور بچونکو سولایا اور صاحب لوگ کہانے
اور بیٹھک کے کمرون مین سوئے دوسری صبح کو پہر چاء وغیرہ تیار ہوئی اور ہم سب
نے اپنے تئین خوب نہا دہو کر صاف کیا ہمارے مہربان میزبان نے چند صاحبون کو
صاف کپڑے پہننے کو دیئے دن تو اچھی طور سے گذر گیا لیکن ہم سبکو تردد
ہمین تہا سہ پہر کو ایک چہٹی نگر صاحب کمشنر بنارس کی پہنچی اوسکے سرنامہ پر یہہ
لکہا تہا کہ یہہ چہٹی جو کوئی صاحب کہ اکٹ مین پوشیدہ ہو اوسکے پاس پہنچے بنارس
مین خبر گشتی ہوئی ہمارے پوشیدہ ہونے صاحبان کی کہ اکٹ مین پہنچ گئی تہی کمشنر صاحب
نے لکہا کہ بارہ صاحب لوگ مع بارہ سوار تمہارے لینے کو جاوینگے لیکن چونکہ
خاص مقام تمہاری پوشیدگی معلوم نہین ہے اور ہندوستانی سوارون پر چندان
اعتبار نہین ہے لہذا انہین چاہتا کہ صاحبان مذکور کی جانین ناحق جوکہون مین پڑین
اوسکے جواب مین صاحبون نے صاحب کمشنر کی التجا کی کہ ہمارے لینے کے واسطے
ہندوستانی سوار نہ بہیجے شام کو ایک اور چہٹی اس مضمون کی آئی کہ بارہ گورہ سپاہی
بارہ صاحبون کے ہمراہ تمہارے لینے کو روانہ ہوگئے اور تہوڑے عرصہ مین تم ہمارے
پاس آجاوگے خاطر جمع رکہو اس اثنا مین جو جو افواہین سنتے ہین انہین اونکا

مفصل اور تاریخ وار بیان نہین کرسکتا لیکن معلوم ہوا کہ ہمارے چلے آنے کے
بعد جون پور مین باغیون اور بدمعاشون نے سب بنگلے اور کوٹھیان جلا دین اور
جو صاحب کہ جون پور مین رہ گئے تھے اونکو قتل کیا اور نیز چند تاجر نیل ضلع مین مارے
گئے مسٹر فلیوٹ صاحب اور مسیر سرک اتوار یا پیر کے روز سیورلین ہمارے
پاس آن پہنچے اونکو راستہ مین گنوارون نے لوٹ لیا اور تن پر کپڑا اتک نہ چھوڑا
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنیچر کے روز چند سوار نگرام جون پور سے سیورمین بہی
ہماری تلاش مین آئے تھے لیکن ہمکو وہان نہ پایا اور مایوس چلے گئے لیکن
اس خبر مین کچھہ شک معلوم ہوتا ہے منگل کے روز نوین تاریخ جون تین بجے شب
کو ایک افسر اور چار گورہ سپاہی بنارس سے ہمارے لینے کے واسطے پہنچے اور باقی
گورہ وغیرہ دوسرے کنارہ گہاٹ کراکت پر ہمارے منتظر رہے ہمنے تیاری چلنے کی
کی اور صبح ہوتے ہوتے ہم سب روانہ ہوئے ہمارے گہوڑے پہر دستیاب ہوگئے
تہے چنانچہ ایک یا دو گاڑی ہماری سواری کے واسطے موجود ہو گئی تہین بعض رشتہ دار
مسٹر نکلس صاحب کے بگی مین سوار ہوئے اور بعض گہوڑون پر دو یا تین ہاتہی بہی ہمارے
واسطے بنارس سے آئے تہے اوسوقت مین گورہ سپاہیون کی شکل ضلع مین ایک
عجیب معلوم ہوتی تہی اور ہندوستانیون کے دلون پر اونکو دیکھہ کے ضرور اثر

ہوا ہوگا مسٹر ٹکلز صاحب کا سارا کنبہ ہمارے ہمراہ ہوا اور چند زمیندار بھی ہماری
حفاظت کے واسطے ہمارے ساتھہ ہوئے مینسے ڈاکٹر صاحب کی گاڑی کو ہکایا اور
ہم سب بخیریت کراکٹ مین پہنچے یہان پہنچکر دیکھا تو ہندوستانیون کے اطوار بہ نسبت
سابق اب بالکل بدلگئے تھے یعنی اب گورہ سپاہیون کی شکل دیکھہ کے اونہون نے ہماری
بڑی خاطر کی ایک کشتی جسپر کہ ہم کراکٹ مین اول مرتبہ گئے تھے اوسکو وہان کے
لوگ یا توکسی اور جگہہ لیگئے تھے یا ڈبو دیا تہا لیکن اب جا کے ہمنے دیکھا تو
بہت سی چہوٹی چہوٹی کشتیان ہمارے واسطے تیار ہین بلکہ اونمین چٹائی
کا فرش بہی ہے تاکہ ہمارے پانو بہیگنے نہ پاوین اجد رخصت ہونے لاگبلگن الاالی
اور اونکے دوستون سے ہم کشتی مین سوار ہوکے چلے اور دریا پار ہوئے اوس
طرف اول صاحب جو ہمارے واسطے منتظر تھے مسٹر لن صاحب بہادر
مجسٹریٹ بنارس تہے وہ ہمین دیکھہ کے بہت خوش ہوئے بارہ اور صاحب
لوگ حکام ملکی وجنگی معہ بارہ گورہ سپاہیون کے وہان موجود تھے اور دو
گاڑیان اور چند ہاتہی بہی ہمارے واسطے کہڑے تہے وہان سے ہم جلد بنارس
کی طرف روانہ ہوئے کراکٹ سے بنارس قریب سولہ یا اٹھارہ میل ہے آدمی
دو رچلکے بباعث شدت گرمی کے مقام کی راستہ مین لوگون کو تو ہولی کے

ہاتھہ سے نہایت نالان پایا اونہون نے بڑی لوٹ مچا رکھی تھی جس جگھہ ہم
ٹھیرے تھے اوسکے قریب کے بازار مین ایک بنیا رہتا تھا جسنے ہمین ٹھیرنے
کے واسطے ایک ڈیرہ مانگا دیا گرم ہوا بشدت چل رہی تھی کیٹن سے جو ہمارے
واسطے کہانے کا سامان ایا تھا اوسکو کہایا اور جو باقی بچا وہ ٹفن کے کام مین
ایا جسوقت کہ ارادہ وہان سے روانہ ہونے کا تھا اوسوقت روانہ نہو سکے
کیونکہ معلوم ہوا کہ چند گورہ سپاہیون نے ایک پیپہ شراب کہول کے اوسکو پی
لیا اور نشہ مین پڑے ہین لیکن مابین پانچ اور چھہ بجے شام کے ہم سب وہان
سے روانہ ہوئے اور تہوڑے عرصہ مین بنارس بخیریت تمام داخل ہوئے
اور خداوند کریم کا لاکہہ لاکہہ شکر بجالائے مسٹر ٹکر صاحب اور ریولوٹ
صاحب ہمین دیکھہ کے بہت خوش ہوئے ٹکسال کے مکان مین ہم گئے جہان کہ
قریب قریب کل صاحبان ساکن بنارس مجتمع اور مقیم تھے اگرچہ اوس مکان مین
کثرت ادمیون کے باعث سے جگھہ کی قلت تھی لیکن ہم سب کو بہی ایک کمرہ سونے
کے واسطے ملگیا - اگر ان پانچ روز یعنی پانچوین جون سے نوین جون تک کا
احوال ہم بچشم غور دیکہین تو خدا کی قدرت نظر اتی ہے وہی ہماری مدد پر تہا جسنے
ہمین دشمنون سے بال بال بچایا والا کوئی صورت جان بر ہونے کی نہ تہی

اس عرصۂ قلیل مین کتنی مثالین ہین کہ خداوند نے ہمارے اوپر اپنا کمال رحم ظاہر کیا اول
جب ہم کچہری کے مکانون مین تہے تو بالکل سکہون کے قبضۂ اختیار مین تہے وہ چاہتے
جو کچہہ ہمارا احوال کرتے کہہ مین بند وقین مارنے کو اونہے کسنے روکا تہا وہ چاہتے تو
ایک دم مین وہی حال کرتے جو کانپور اور جہانسی وغیرہ مین گذرا اور جن
ظلمونکا احوال ہم پر ابہی تک بخوبی ہویدا نہین ہوا ہے اور اغلب ہے کہ وہ
احوال ہمپر روز قیامت تک جبدن کہ سب راز اس دنیا کے ظاہر ہونگے نہ کہلیگا جو نیو کے سپاہی
تشنہ خون نہ تہے لیکن غالب یہہ ہے کہ اونمین اسمین اختلاف تہا ایک کی
رائے قتل کی نہ تہی اور اونہون نے اونکو جو خواہان قتل تہے اس گناہ سے
باز رکہا اس امر کا مجملہ اور باتون سے یقین پڑتا ہے کہ بعد قتل کرنے اپنے افسر
کے اونہون نے مسٹر فلیٹ صاحب اور مسٹر سرک سے جو بعد ہماری روانگی
کچہری کی طرف جاتے تہے کہا کہ آپ یہانسے چلے جاوین یہہ صاحب بعد ازان لینسور
مین پہنچ گئے جیسا اوپر مذکور ہوا اگر وہ لوگ اماوہ قتل ہوتے تو بلاشک
مسٹر فلیوٹ صاحب کو کب جیتا چہوڑتے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ یہہ لوگ اوسکے
ہاتہہ مین تہے جسکے ہاتہہ مین ہم سب آدمیونکا دل ہے خون شروع کرکے
پہر جو وہ اس امر سے باز رہے یہہ الحمد پڑہنے کا مقام ہے۔ جون لوسے

ہردوار ہر کی پیڑی

کی جگہہ ہندون کے نزدیک ہے جو شخص کہ اس تیرت کی جگہہ پہنچتا ہے وہ کنارہ دریا
پر بیٹھہ کر تمام بال منڈواتا ہے ہندون کے نزدیک روایت ہے کہ اس مقام پر

بال منڈوانے سے فی بال کے واسطے دس ہزار برس بہشت نصیب ہوتا ہے
جبکہ میرٹھہ اور دہلی سے اخبار سرکشی اس مقام مین پہنچے تو چہٹی پلٹن پیادگان
ہندوستانی جو اس جگہہ مقیم تہی کمال وفادار اور نمک حلال معلوم ہوئی اوس
پلٹن نے بظاہر کمال صدق دل سے التجا کی کہ ہمکو دہلی باغیون سے لڑنے کو بہیجو
ہم اونسے بخوبی بدلہ لینگے اور اونکو نمک حرامی کا مزہ چکہا وینگے سرکار انگریزی
اس اظہار خیر خواہی سے اونسے بہت خوش ہوئی اور نواب گورنر جنرل بہادر
نے اپنا شکریہ اونکے پاس بہیجا لیکن یہہ وفاداری ان جنٹیون کی چند روزہ
تہی ۲۲ مئی کو ایک غول پلٹن گورہ نمبر ۸۴ کا کلکتہ سے الہ اباد پہنچا اون دنون
مین جیلخانہ پر بلوہ ہونے کی خبر تہی اسواسطے گورون کو قلعہ مین تعینات کیا
اور ہر وقت مستعد رکہا کہ فی الفور خبر بلوہ پاکر معہ دو توپون کے چہاونی کی
طرف جاوین لیکن چند روز کے بعد بظاہر کچہہ خوف نہ معلوم ہوا اسواسطے ان
گورہ سپاہیون کو کانپور کی طرف روانہ کیا جہان اونکی بڑی ضرورت تہی
الہ اباد مین علاوہ چہٹی رجمنٹ ہندوستانی کے چار سو سکہہ زیر حکم لفٹننٹ
برزیر صاحب کے بہی مقیم تہے اور کپتان جنرل اڈ صاحب افسر ولایتی
گولہ اندازون کے تہے قریب دو سو میمون اور بچون کے قلعہ مین تہے اور

توقع یہہ تھی کہ ہندوستانی فوج اپنے اقرار کے بموجب وفادار اور خیر اندیش رہیگی
بہت جگہہ سرکشی کے وقت باغی شمار مین کثرت سے تھے اور اکثر جگہہ اہل فرنگ
نے مدت تک پریشانی اور تکالیف برداشت کین اور کتنے ہی ایسے موقع آنکے
پیش آئے جنمین مابین کالے اور گورون کے مجادلہ سخت ہوئے لیکن تمام تواریخ
سرکشی ہند مین الہ اباد کی بغاوت ایسی ہوئی جس سے سبھونکو بڑا تعجب ہوا یہہ کبھی
توقع نہ تھی کہ الہ اباد مین کسی طرحکا فتنہ برپا ہوگا حکام کو چہتی رجمنٹ کی وفاداری
پر یقین کلی تہا یہہ رجمنٹ بدل خواہان اس بات کی معلوم ہوتی تہی کہ دہلی کی
طرف کوچ کرکے نمکحرامون کی سرکوبی کرے پانچوین تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو
کرنیل سمپسن صاحب بہادر افسر رجمنٹ مذکور نے جناب امیر کبیر وائی کونٹ
کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کا حکم اس مضمون کا پایا کہ ہماری
طرف سے رجمنٹ مذکور کی شکرگذاری ادا کرو کہ اونہون نے کمال وفاداری
ظاہر کی ہے اور اوسی روز الہ اباد مین بنارس کے واقعات کی خبر جو چوتھی
تاریخ کو ہوئے بذریعہ تار برقی ائی جس سے گمان ہوا کہ بنارس کے باغی شاید
اسطرف کو رخ کرین اگرچہ رجمنٹ پر بہروسا تہا لیکن بنظر دور اندیشی سب
حکام ملکی اور جنگی الہ اباد کو حکم ہوگیا تہا کہ مسلح رہین اور بوقت ضرورت قلعہ

مین اپنے تین امادہ و مستعد رکھین دو کمپنیان تلنگون کی بسرداری تین افسرونکے معه
دو ضرب توپ زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب پل دریا پر متعین کی گئین کہ وہ حفاظت
پل کی کرین اور باقی سب کمپنیان پلٹن مذکور کی اپنی لین مین رہین جو کہ قلعہ سے قریب
تین میل فاصلہ پر ہے غرض سب طرح سے امن و امان معلوم ہوتا تہا یکایک
ستراہیون کی شام کو پلٹن مذکور نے نمکحرامی پر کمر باندہی دونون توپین جو پل پر تہین
اونکا اونہون نے قبضہ کرلیا اور کپتان ہارورڈ صاحب جان بچا کر بمشکل تمام
وہان سے بہاگ کر قلعہ مین آئے پلٹن کے افسر اوسوقت مسکوٹ کے مکانمین بے
اندیشہ جمع تہے اور اپنے سپاہیون پر اعتبار کئے ہوئے خوشی خوشی کہانے پینے
مین مشغول تہے سپاہیون نے بگل بہونکا اواز سنتے ہی سب افسر باہر نکلے
اوسوقت اون نمکحرامون نے گولیون سے مار ڈالا اور قریب نو صاحب لوگ
نوجوان جو عہدہ انسائن پر مقرر ہوکے چند روز ہوئے آئے تہے اونکو مسکوٹ
گہر کے اندر جاکے سنگینون سے ہلاک کیا کپتان الکزنڈر صاحب نے جب یہہ خبر
بغاوت سنی توفی الفور چند سوار لیکے چہاونی کی طرف آئے اونکو سپاہیون نے
روک کے گولی سے ماردیا اور جیلخانہ کے قیدیون کے ہمراہ شامل ہوکے لوٹ
وقتل اور غارتگری برپا کی جہان کہین فرنگی کو پایا فی الفور مار ڈالا جسقدر مکانات

دریامین تہین سب کو پکڑ لیا اور خزانہ سرکاری لوٹ لیا مہاجنون کے گہر بہی لوٹ
لئے اور سارے مکانات صاحب لوگون کے جلا کر خاک کر دئے + جتنے
صاحب لوگ قلعہ مین تہے بڑے فکر اور شبہہ مین تہے اونکو اول یہہ یقین ہوا کہ
بنارس سے باغی آن پہنچے لیکن جلد معلوم ہوگیا کہ اونہین کے اعتباری ادمیون
نے یہہ بکھیڑا برپا کی ہے فی الفور کپتان بریزیر صاحب نے انشئی تلنگون سے
جو صدر دروازہ قلعہ پر متعین تہے ہتیار چہین لئے معلوم ہوا کہ اونہون نے
بہی بندوقین بہر لی تہین اور قریب تہا کہ فتنہ پیدا کرین پانچ افسر چہاونی سے بچکر
قلعہ مین آئے جسمین سے تین تو بالکل برہنہ گنگا مین تیرتے ہوئے پہنچے سب
صاحب بارہ روز برابر قلعہ کے اندر رہے اور جتنے اہل قلم صاحب لوگ تہے
سبون نے اپنے تئین ملشیا پلٹن مین داخل کیا اور قلعہ کی خوب حفاظت کی اور برجون
پر سے مفسدون اور غارتگرون پر گولے مارتے رہے بلکہ چند روز بعد قلعہ
سے نکلکے سکہون کے ہمراہ شہر مین جاکے مفسدون کی سرکوبی کرتے رہے ایک
مولوی نے اپنے تئین شاہ دہلی کی طرف سے صوبہ دار الہ اباد قرار دیا اور محمدی
جہنڈا قایم کیا اور سلطان خسرو کے باغ مین اپنا مسکن ٹہیرا کے ڈہائی دن
کی حکومت اپنے ہات مین لی اسی جگہہ اون عیسائیون کو جو باغیون نے قید کئے تہے

مقید رکہا اس مولوی کے ہمراہ تین یا چار ہزار باغی سپاہی اور مجاہدین شامل ہو گئے تہے — جب یہہ خبر شجاع برگڈیر نیل کو پہنچی فی الفور بنارس سے الہ اباد کی طرف کوچ کیا نوین تاریخ جون کی شام کو یہہ صاحب معہ ایک افسر اور ۴۳ گورہ سپاہی پلٹن مدراس فیوزلئیر بنارس سے روانہ ہوئے راستہ مین ڈاک کے گہوڑے لٹ گئے تہے اس وجہسے ان سپاہیون کے لانے مین مشکل واقع ہوئی لیکن نیل صاحب کی کوشش اور ہمت کے اگے سب مشکلین آسان ہو گئین الہ اباد اور مرزاپور کے مابین اونہون نے دیکہا کہ جوق جوق غارتگرون اور قزاقون کے لوٹتے پہرتے ہین اور گانوکے گانو خالی پڑے ہین اور کسی جگہہ کوئی حاکم انگریزی نہین ہے میجر سٹیونسن صاحب بہی اوسی شام کو ایک سو گورہ لیکے بنارس سے چلے نیل صاحب گیارہوین تاریخ سہپہر کو اوس طرف الہ اباد کے پہنچے اونہون نے دیکہا کہ قلعہ کو باغیون نے گہیر رکہا ہے اور پل بہی نکلہ اون کے قبضہ مین ہے اور تہوڑا سا ٹوٹ گیا ہے اور گانوکا گانو مفسدون سے بہرا ہے یہہ دیکہہ کر اونہون نے چند کشتیان حاصل کین اور بڑی خبرداری اور ہوشیاری کے ساتہہ دریا کی راہ ۴۳ گورہ سپاہیون کے ساتہہ جو انکے ہمراہ تہے قلعہ مین داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حکومت قلعہ کی اپنے ہاتہہ

مین لی اور تدبیر کی کہ صبح سرکشون کو قریب کے گانو سے نکال دین اور پل کا
قبضہ کر لین چنانچہ بارھوین تاریخ صبح کو اونہون نے دشمنون پر اگ برسانی
شروع کی اور دارا گنج سے باغیون کو نکالدیا اور پل کا قبضہ کر لیا اور میجر
سٹیونسن صاحب جو ہمراہی ایک سو گورہ کے آتے تھے اور اوس شام کو
پہنچنے والے تھے اونکے واسطے راہ محفوظ ہو گئی ۱۲ تاریخ کو نیل صاحب نے کیٹ گنج
سے سرکشون کو بہگا دیا اگرچہ سکہہ سپاہی ابہی تک نمک حلال اور وفادار
معلوم ہوتے تھے لیکن برگڈیر نیل صاحب کو ہرگز اونپر اعتبار نہ تہا اسواسطے
اونہون نے سب سکہون کو قلعہ کے باہر مختلف جگہون پر تعینات کیا ۱۵ تاریخ
جون کو برگڈیر صاحب ممدوح نے ایک دخانی کشتی پر بیس فیوزی لیئرز
سپاہی زیر حکم لفٹننٹ ارنلڈ صاحب اور ایک توپ زیر حکم کپتان ہارورڈ
صاحب دریا جمن پر روانہ کی جنہون نے کنارہ کنارہ جہان کہین بدمعاشون
اور مفسدون کو پایا مارڈالا موتی گنج اور کیٹ گنج کے گانو کو ایک فوج گورہ
اور سکہہ اور سوارون کو بہیجکر باغیون سے خالی کیا اور ۱۸ تاریخ انہی گورہ
سپاہیون کو بہیجا کہ وہ ٹہانون کے گانو دریاباد اور میواتیون کے گانو سیدآباد
اور رسول پور کو جلا کر برباد کر دین انہون نے ضلع مین بڑی شورش اور

غارتگری مچا رکھی تھی بہ اصل یہہ ہے کہ ضلع ھی کے بدمعاشون نے سر
اوٹھا رکھا تھا فوج باغی تو بعد سرکشی دہلی کی طرف روانہ ہوگئی تھی بیچارے
باشندگان الہ اباد پر سخت مصیبت تھی اول تو بدمعاشون اور سرکشون نے اونکو
لوٹا اور اونکے گہر اور اسباب کو جلا دیا اور پھر انگریزی توپون اور بندوقون
نے اونہین زیان پہنچایا لیکن اسمین سرکار انگریزی کیا کرسکتی تھی مفسدون
اور غارتگرون کو شہر سے نکالنا ضرور تھا جون کے اخیر مین برگڈیر نیل صاحب بہادر
کی کوشش اور شجاعت اور ہمت سے بنارس اور الہ اباد مین امن کامل ہوگیا
اور پھر کر آبادی ہوتی چلی اور از سر نو گہر بننے شروع ہوئے اب ہم مختلف مضامین
نے جو وقایع سرکشی الہ اباد مفصل لکھے ہین اور جتنہات سرکاری کا ترجمہ ذیل مین
درج کرتے ہین

وقایع سرکشی الہ اباد

۲۲ مئی ۱۸۵۷ء اتوار کے دن دو پٹھان چہاونی سپاہیان مین آئے اور
بیان کیا کہ ہم راجہ ریوا کی طرف سے آئے ہین اور اونکو ترغیب دی کہ اگر
تم بغاوت کرکے قلعہ الہ اباد کا قبضہ کرنے پر مستعد ہو تو چار ہزار ادمی تمہاری
مدد کو آویگا اتنے ادمی قرب وجوار مین موجود ہین ایک جوان تلنگہ نے اونسے
کہا کہ یہہ مکان ھکے مکانمین اگر تم لوگ اؤ تو ہم وہان تمسے اچھی طرح سے بے خوف وخطر

گفتگو کر سکتے ہین جب وہ اوس مکانمین آئے تو سپاہی نے فی الفور اطلاع کر کے اونکو گرفتار کرادیا نایک جو پہرہ پر متعین تہا اوسکی بجلدوے اس خیرخواہی عہدہ حوالداری پر ترقی ہوئی اور سپاہی کو درجہ نایک کا عطا ہوا یہہ خبر تہی کہ دونو سپاہیان مذکورہ بالا ۵ ۲ تاریخ کی شام کو چہٹوین پلٹن کے پریٹ کے میدان مین پہانسی پاوین گے لیکن اوس روز اور اوسوقت اونکو قصاص نہوا ۲ تاریخ کو یہہ خبر اوڑی کہ اج رات کو اون دونو قیدیون کی رہا کرنے کے واسطے بلوہ برپا ہوگا چنانچہ اون دونو قیدیون کو باحتیاط جیلخانہ سے قلعہ کے اندر لیگئے۔ چنارگڈہ سے کچہہ گورہ سپاہی آگئے تہے چنانچہ قلعہ مین باہر کی جانب اونکے پہرے مقرر ہوگئے تہے پانچوین جون کو صبح ہی لکہنو سے سر ہنری لارنس صاحب نے تار برقی کی وساطت سے حکام الہ اباد کو کہلا بہیجا کہ گورہ سپاہیون کو قلعہ کے اندر رکہنا جب تک کہ فتنہ فرو ہوجاوے یہہ اخیر پیام لکہنو سے تہا کیونکہ اسکی تہوڑی دیر لبعد تار برقی مابین لکہنو اور الہ اباد ٹوٹ گیا اور بنارس کی جانب بہی تار شکست ہوگیا اوسی روز شام کو جتنے صاحب ملکی تہے انہون نے اپنے تئین جماعت ملیشا مین بہرتی کیا اور سلحخانہ الہ اباد سے ہتیار لیکے اپنے تئین مسلح کیا ۶ تاریخ جون شب کے وقت جب

تو پر بیس منٹ گذرے تھے اوسوقت اواز بندوقون کی باڑ کی سنی گئی قلعہ کے
دروازہ پر سے پہرہ والون نے اس امر کی اطلاع دی اوسوقت سب صاحب
اپنی اپنی جگہہ مسلح اور ہوشیار ہوگئے اور دروازے قلعہ کے بند کرکے ہاتہی
کا تختہ اوٹہالیا اور بیس منٹ بعد افسر جو پل پر تعینات تھے قلعہ مین سوار ہوکے
آئے معلوم ہوا کہ سپاہیون نے جو پل کی حفاظت پر معدود توپون کے متعین
تھے بغاوت اختیار کرکے توپونکا قبضہ کرلیا اور چہاونی کو روانہ ہوے اوسوقت
اوسی پلٹن کی ایک کمپنی صدر دروازہ قلعہ پر تعین تھی علاوہ ازین چار کمپنیان
سکہون کی بہی قلعہ مین تہین اور ایک یا دو روز پیشتر چار گڈہہ سے ۵۰ صاحب
جو پنشن دار اور کام سے معذور تھے قلعہ مین آگئے تھے اور اسقدر صاحب
لوک اہل قلم بہی تھے معلوم ہوا کہ تلنگون کی کمپنی متعینہ دروازہ قلعہ نے بندوقین
بہرلین ہین اوسوقت تجویز اونکے ہتیار چہین لینے کی ہوئی سکہون نے اس
مین تامل کیا یہہ وقت بڑی مشکل کا تہا اگر سکہہ کچہہ بہی ہماری مدد مین تامل کرین
تو قلعہ ہات سے جاتا رہے میجر بریزیر صاحب جو سکہون کے حاکم تھے اونہون
نے اونکو حق نمک حلالی ادا کرنے کے واسطے سمجہایا تین ۹ پنی توپین تیار ہوئین
اور گراپ بہر کر تلنگون کے سامنے کین اور اونکو سب طرف سے گہیر لیا اونہون نے

مایوس ہوکر ہتیار دیدیئے اوسوقت سنگینون کو دریا مین پہیک دیا اور
بندوقون کو بیکار کردیا بعد ازان سکہہ لوگ جنہون نے اول کچہہ تامل کیا تہا آپ
اپنی اپنی جگہہ فصیل قلعہ پر چلے گئے اور ایک پہرہ کو دروازہ پر چہوڑا تہوڑی
دیر بعد کرنیل سمپسن صاحب بہادر ہندوستانی پلٹن کے حاکم قلعہ مین پہنچے اونسے معلوم
ہوا کہ تیسرا رسالہ اودہ کا بہی جو چہاونی الہ اباد مین مقیم تہا بگڑ گیا اور اوس
رسالہ کے حاکم لفٹننٹ الکزنڈر صاحب مارے گئے - چہہ انسائن اور چیتس صدا
اور میمین اور بچے قتل ہوئے تہوڑی دیر بعد بڑی روشنی ہوئی معلوم ہوا
کہ بنگلے جلتے ہین - تمام رات بڑے تردد اور فکر مین گذری دوسرے روز سے
مدراس فیوزی لیرز پلٹن کے گورہ آنے شروع ہوے اور قلعہ محفوظ ہوگیا
شہر مین ایک گودام شراب کا ملگیا جسکو سکہون نے خوب لوٹا اور قلعہ مین
انکر شراب کو گورون کے ہات بہت ارزان بیچا گورہ سپاہی پی پیکر مخمور
اور بدمست ہوگئے اور اپنے کام مین قصور کرنے لگے اور بیماری اور ہیضہ
اور موت کی زیادتی ہوئی - اس زمانہ نازک مین سر گذیر نیل صاحب بہادر
بنارس سے الہ اباد مین پہنچے اور اونکے پہنچتے ہی سب باتین اچہی ہوگئین ۹ تاریخ
جون کو ہیضہ کی اسقدر کثرت تہی کہ تمام اون لوگون کو جو فوج سے علاقہ نہین

رکہتے تہے قلعہ سے باہر رہنے کا حکم ہوا چہٹی پلٹن الہ اباد کی طرح اور کسی
پلٹن نے اسقدر فریب نہین دیا چہٹی جون کو اونکے سامنے شکر گذاری گورنر
جنرل بہادر کی طرف سے پڑہی گئی جسکو سنکر وہ نہایت خوش ہوئے اور
ایک یا ادہے گہنٹہ بعد اونہون نے اپنے افسرونکو قتل کرنا شروع کیا اور
بچون اور یتیمون کو قصائیون کی طرح مارا اور بنگلے جلا دئے اور اسباب
لوٹ لیا اونہون نے اول بگل اطلاعی بجوایا سب افسر بگل کی اواز سنکر
حسب دستور قوانین جنگی پریڈ پر جمع ہوئے جب سب جمع ہوگئے تب اونہون نے
یک لخت سبکو مارنا شروع کیا

وقایع دیگر

بنارس اور اور جگہون کی سرکشیون نے صاحبان الہ اباد کو ہوشیار
کر دیا تہا لیکن یہہ اونکو ہرگز خیال نہ تہا کہ چہٹی رجمنٹ جسنے خود دہلی جانے
اور باغیون سے مقابلہ کرنیکی درخواست کی ہے بغاوت کریگی اور اپنے
اقرار سے پہر جاویگی وہان کے صاحب اس پلٹن پہ اعتبار کلی کئے ہوئے تہے
اور اونکو یقین تہا کہ بنارس یا کسی اور جگہہ سے باغی اوینگے تو یہہ پلٹن
ضرور ہماری مدد اور حفاظت کریگی جس موقع پر اس پلٹن مین سے پہرے تعین کئے گئے

ایک جماعت گولہ اندازون اور پیادون اسی پلٹن کو واسطے نگہبانی پل کے
راج گہاٹ پر مقرر کیا یہہ زیر حکم ایک ولایتی افسر کے تہے اور دو توپین اور
مصالح بہی اونکے سپرد کیا بعد ازان حکم حاکم اعلی جنگی کا بنام افسر پل یہہ آیا کہ دونو
توپین قلعہ کے اندر لے آو چنانچہ صاحب ممدوح نے اپنے سپاھیون سے کہا
کہ دونو توپین قلعہ کے اندر لے چلو اونہون نے اس امر سے انکار کیا اور کہا
کہ ہم ان توپون کو پریٹ پر لیجائینگے چنانچہ وہ سپاھی وہان سے توپین
لیکے روانہ ہوئے اور الولی باغ پر جہان رسالہ بیقاعدہ سوار و نکا مقیم تہا
آئے اوسوقت کپتان الگزنڈر صاحب نے غل سنکر حکم تیاری سوارونکا دیا
سوارون نے بموجب حکم اپنے تئین مسلح اور تیار کیا لیکن جبکہ کپتان صاحب نے
فیر کرنیکا حکم دیا تو اونہون نے اپنے تپنچونکا منہہ اوپر کرکے فیر کیا جس سے
باغیونکو کچہہ زیان نہ پہنچا اور جب سوار اور تلنگے نزدیک آئے تب ایسے اشارے
ہوئے کہ وہ آپسمین ملگئے بلکہ تلنگون کے کہنے سے اونہون نے اپنے افسر
کپتان الگزنڈر صاحب پر گولیان چلائین اور اسطور پر کپتان صاحب مارے
گئے ــ بعد ازان تلنگون نے اون دو افسرون کو مار اجنکی مشکین باندہ کر
وہ گہاٹ سے لے آئے تہے پہر وہ اپنی لین کی طرف چلے اور راستہ مین جس انگریز

کو یا یا قتل کیا جب وے چہاونی مین پہنچ گئے تو اونہون نے اپنی پلٹن کے ہمراہ ملکے
بگل اطلاعی بہونکا اوسوقت ٹہیک رات کے نو بجے تہے جہان کہین تلنگے پہرون
پر مقرر کئے تہے وہ سب پریڈ پر جمع ہوگئے + بہت افسر فوج کے سکوت
گہر مین تہے اور بعض اپنے اپنے بنگلون مین -- اونکو مطلق شبہہ اپنے سپاہیون
پر نہ تہا جبکہ اونہون نے بگل کی اواز سنی تو اونکو معلوم ہوا کہ دشمن
ان پہنچا فی الفور بہت سے افسر سکوت گہر او بنگلون سے نکلکر پریڈ کی
طرف چلے کہ اپنی اپنی کمپنی کے شامل ہوکے دشمنونکا مقابلہ کرین نہ باغی
ان صاحبون کو دیکہہ کے خوش ہوئے اور دفعتہً اونکو گولیون سے مار ڈالا
کپتان برچ صاحب قلعہ کے اجیٹن اور رگڈہ کپتان انز صاحب جو ایک بنگلہ
مین شامل رہتے تہے بگل کی اواز سنکر باہر آئے اور پہرہ والہ تلنگہ سے پوچہا
کہ یہہ کیا ماجرا ہے ہا وسنے لاعلمی بیان کی اوسوقت اونہون نے سوچا کہ
دشمن آن پہنچا مناسب ہے کہ خزانہ کی حفاظت کیجاوے لہذا اونہون نے
دو سپاہیون سے کہا کہ ہمارے ہمراہ کلکٹر صاحب کی کچہری تک چلو تاکہ
خزانہ کو محفوظ جگہہ لے اوین اونہون نے قبول کیا لیکن راستہ مین دونو
صاحبونکو گولی مارنا چاہا اونکے نوکرنے جو اونکے ساتہہ تہا اس امر سے اطلاع

ہوئی دونو صاحبون نے فی الفور اپنے گہوڑے الٹے پہیرے روایت ہے
کہ یہہ دونو صاحب بگہیرا فتح پور کی راہ قلعہ کو انا چاہتے تہے لیکن راستہ محفوظ
نہ پاکے وہ پاپا مئو کی طرف چلے گئے اور بعض یہہ کہتے ہین کہ اونہون نے
ایک کشتی مین سوار ہونا چاہا ایک صاحب تو سوار ہو چکے تہے اور دوسرے
سوار ہونا چاہتے تہے اتنے مین سپاہیون نے اونہین دیکہہ پایا اور مار ڈالا
بعد ازان سب تلنگون نے ملکے بڑا غل مچایا اور آواز دی ہمدا مخیدر کی سب
تہوڑے سے تلنگون نے جیلخانہ پر جا کر دو ہی ہزار قیدی جو وہان مقید تہے
رہا کیا یہہ لوگ دنیا کے چیدہ بدمعاش تہے اونہون نے تلنگون کے شامل ہو کے
اگ لگانا اور لوٹنا شروع کیا اور شہریون کو بہی انسے بہت مضرت پہنچی اور
گہنٹون تک اوس رات اواز جہن جہناہت بیڑیون کی ایا کی قیدی بعد لوٹنے
اور جلانے کے متفرق ہو گئے بعض تو اپنے اپنے گہرون کی طرف چلے گئے اور
بعض کو سپاہیون نے بیگار مین پکڑا اور اونسے اپنی اسباب کی گاڑیان
جنپر اسباب لوٹ کا رکہا تہا کہنچوائین اور بعض رعیت کے لوٹنے مین مشغول
ہوئے صبح کو اتوار کے روز ساتوین تاریخ جون کو سب تلنگے پلٹن کے پریڈ کے
میدان پر جمع ہوئے اور خزانہ سرکاری جو قریب تین ۳ لاکہہ کے تہا باہم تقسیم

کرنا چاہا۔ اول اونکا ارادہ یہہ ہوا تہا کہ اس روپیہ کو شاہ دہلی کے حوالہ کرین
لیکن لالچ بڑی بلا ہے روپیہ دیکہہ کے اونہون نے اس ارادہ کو فسخ
کیا اور دو بجے دن کو خزانہ کو کہولا۔ بعض سپاہیون نے تین تین اور
بعض نے چار چار تہلیان لین ایک ایک تہلی مین ایک ایک ہزار روپیہ
تہا۔ جب سبون نے جتنا جس سے لیا گیا روپیہ لے لیا تب اونہون
نے قیدیون اور بدمعاشون کو اجازت دی کہ باقی روپیہ لوٹ لیں۔
بعد ان واقعات کے ایک مولوی نے محمدی جہنڈا کہڑا کیا بہت سے بدمعاش
اور میواتی اوسکے ساتہہ ہوئے کہتے ہین کہ یہہ مولوی صاحب ایک مدرس تہے
اور بعض کی راے ہے کہ جولاہا تہا لیکن انکی سلطنت چندروزہ تہی۔
جنوب مشرق کی جانب چہاونی سے سلطان خسرو کا باغ ہے وہان
اس مولوی نے اپنا پایہ تخت مقرر کیا اور ایک ہفتہ بادشاہت کی اور ہر
روزہ اپنے ہمراہیون سے کہتا تہا کہ جاؤ گورے اب عدم ہوئے قلعہ کا قبضہ کرلو
یہی حکم اللہ کا ہے اور ایسا ہی کتابون مین لکہا ہے چنانچہ مجاہدین صف
باندہ کر قلعہ لینے کے واسطے آتے تہے لیکن توپون کو فصیل پر دیکہہ کر الٹا جاراو لٹے
بہاگ جاتے تہے سا و اپنا غصہ غریب رعایا پر اوتارتے تہے اسطور پر بارہا اونہون نے

قلعہ لینا چاہا لیکن کبھی اوسکے نزدیک نہ آسکے

ترجمہ چھٹی سرکاری لفٹننٹ کرنل نیل صاحب بہادر بنام ڈپٹی اجوٹنٹ جنرل فوج ہند از مقام الہ اباد مورخہ ہفتدہم جون ۱۸۵۷ عیسوی

اپکو اپنے یہان انیکی اطلاع دینے سے اپنے تئین مشرف کرتا ہون مین یہان گیارہوین تاریخ ماہ حال کی سہ پہر کو معہ چالیس گورہ سپاہی متعلقہ پلٹن مدراس فیوزیلیرز یہان پہنچا راستہ مین باعث غدر اور لٹجانے گہوڑون ڈاک کے تکلیف اور مشکل ہوئی یہان آکر الہ اباد کو دشمنون سے گہرا ہوا پایا الا دریا کی طرف صورت گذار کی تہی اس طرف سے قلعہ کو پہنچ سکنا ممکن معلوم ہوا پل کشتیون کا دریاء گنگ پر ٹوٹ گیا تہا اور قبضہ دشمنون مین تہا اور دارا گنج گانو پر بہی بدمعاش اور مفسدین قابض تہے جب مین جہانسی گانو مین پہنچا جہان بنارس کی سڑک اخیر ہوتی ہے تو لاچار مجہکو بائین طرف جانا پڑا اور چند ہندوستانیون کو کچہہ روپیہ دیکر ایک کشتی باہین کنارہ دریاء گنگ پر منگوائی اور اوسمین معہ چند اپنے گورہ سپاہیون کے سوار ہوا صاحبون نے قلعہ پر سے ہمین آتے ہوئے دیکہکے کچہہ کشتیان ہمارے لے آنے کے واسطے بہیجین اور

ہم سب اسطور پر قلعہ پہنچ گئے تمام رات کے سفر اور شدت گرمی سے نہایت تھک
گئے تھے فی الفور بعد حکومت لینے کے مینے تجویز کی کہ دشمنون کو نکال کے مفصل
سے خط وکتابت کا سلسلہ جاری کرون چنانچہ صبح کو انؔ اطراف دارا گنج پر
توپین مارین جہان کہ مفسدین جمع اور فراہم تھے اور ایک جماعت گورون
اور سکھہ کی لیکر دارا گنج پر جا کے حملہ کیا اور دشمنون کو وہان سے نکال دیا
اونکی جانونکا بہت نقصان ہوا ایک حصہ دارا گنج کو جلا دیا اور پل کا قبضہ کر کے
اوسجگہہ ایک پہرہ سکھونکا تعین کیا دوسرے روز میجر سٹیونس صاحب معہ
ایک سو گورون کے جو اوسی شام کو جس روز مین بنارس سے روانہ ہوا تھا
بسواری چوپہیہ چلے تھے پل پار ہوکے الہ اباد پہنچے ۱۲ تاریخ صبح کو مینے کیٹ گنج
پر جو بائین کنارہ دریا جمن پر واقع ہے حملہ کیا اور دشمنونکو وہان سے نکال دیا
اس روز بہت سے ادمی دشمنونکے قتل ہوئے ۱۴ تاریخ کو مینے کچھہ نہین کیا
جس روز سے مین یہان آیا تو شراب کی سکھون اور گورون مین بہت
کثرت پائی معلوم ہوا کہ بڑے بڑے گودام شراب سوداگرون اور دخانی
جہاز والون کے توڑ کے لوٹ لئے ہین اور وہان سے سکھون نے شراب
کو لا کے تمام قلعہ مین نہایت کم قیمت کو بیچا اور اسطور پر قلعہ مین شراب خوری

اور نتہ بازی ہر طرف نظر آتی تہے مینے تدبیر کی کہ جتنی شراب ہات لگے اوسے
اپنے قبضہ مین لاؤن یا غارت کرون چنانچہ مینے صاحبان کمسریٹ کو حکم دیا کہ
جتنی شراب سکہون کے پاس ہے سب خریدلو اور دو گاڑیان جو میرے پاس
تہین اونکو گودام مین بہیجدیا کہ باقیماندہ شراب کو وہان سے کمیٹ مین لے اوین
اور باقی جہان کہین شراب مجہکو ملی اوسکو وہین بہینک دیا مجہکو مناسب یہہ معلوم
ہوا کہ سکہون کو قلعہ سے باہر رکہون لیکن وہ قلعہ سے جانا نہین چاہتے تہے
اور اونکے افسرون کی اونپر اتنی حکومت نہین رہی تہی کہ وہ اونکو از راہ
حکومت قلعہ سے باہر لیجاوین لیکن اونکے افسر اعلی کپتان بربیر صاحب نے کچہہ
حکمت عملی سے اونکو قلعہ سے باہر لیجاکے مقیم کرایا اب وہ قلعہ سے باہر کچہہ
تو گہروندین مقیم ہین اور کچہہ ہندوستانی ہسپتال کے مکانین اور کچہہ کنارہ
جمنا پر اگرچہ ۱۴ تاریخ کی رات کو اونپر دشمنون نے حملہ کیا اور اونمین سے چند سکہہ
معہ صاحب اجیٹن زخمی ہوسے اور اون سبو نکو قلعہ مین واپس آنا پڑا لیکن
اب وہ پہر بدستور اپنی اپنی جگہون پر مقیم ہین۔ ۱۴ تاریخ کی شام کو مینے ایک بم کا گولہ
کیمپ گنج کے مفسدون پر مارا اور ۱۵ تاریخ کی صبح کو بہی اونپر گولے مارے ایک دوقانی
کشتی پر ایک ضرب توپ زیر حکم کپتان مارو ڈ صاحب متعلقہ توپخانہ اور بیس گورہ

سپاہی اچھے نشانہ باز زیر حکم لفٹننٹ آرنلڈ صاحب دریا جمنا پر مینے تھے
جنہون نے مفسدین کو خوب قتل کیا سکہون کو ہدایت ہوئی کہ مفسدون کو
کیٹ گنج اور موتی گنج سے نکال باہر کرین اور پچاس گورہ فیوزی لیر
پلٹن کے زیر حکم لفٹننٹ بیلی صاحب اور چند سوار اونکی مدد کو دئے فوج نے
اس موقع پر اگرچہ گرمی کی شدت تھی بڑی جوانمردی ظاہر کی سکہون نے
دشمنون کو خوب سزا دی اور گورہ سپاہیون نے دشمنونکو ہر طرف خوب قتل کیا
فیوزی لیر پلٹن کے گورون مین سے دو مارے گئے اور چھہ معہ لفٹننٹ
بیلی صاحب کے زخمی شدید ہوئے مفسدونکو ہر طرف سے شکست کامل
ہوئی اور ہمارے آدمیون نے شہر کے قریب تک اونکا تعاقب کیا اور
انکو اسقدر خوف غالب ہوا کہ وے اوسی رات شہر چھوڑ کر بھاگ گئے اونکے
کئی سردار بھی مارے گئے اور معلوم ہوا کہ مولوی سرغنہ بغاوت قریب
بارہ میل کے فاصلہ پر ہے بعض گانو مین اب تک وہ مسلمان جو بغاوت
مین شریک تھے آباد ہین انکو سزا ے کامل دیجاوے گی جس سے عبرت ہو
لیکن جب تک کہ توپخانہ اور گاڑیون کے واسطے بیل کافی نہ مل سکین مین کچھ
نہین کرسکتا زخمی آدمیون اور بیمارون کے واسطے گاڑیان ضرور ہین

سپاہی جو ہمسے مقابل ہوئے اونمین سے اکثر سنے گئے کہ دہلی کے بہاگے
ہوئے ہین شہر سے بہی باغیون کے سرغنون کی بہاگ جانے کی خبر ملی مولوی
بہی بہاگ گیا ہے اور اوسکے دو افسر ۱۸وین تاریخ کو مارے گئے ہماری
دو توپین جنکو چہٹی رجمنٹ کے سپاہی پل سے لے گئے تہے کل صبح پہر آگئین
مسٹر چیک صاحب اوس پلٹن کے مر گئے اور مسٹر کنڈکٹر کو لمن صاحب مع
قبائل سرکشی کی رات کو بچ گئے لیکن سخت زخمی ہین فوج بہت خوش اور
تندرست ہے فیوزی لیئرز پلٹن نے بہت تکلیف راہ کی ماندگی اور موسم سے
اوٹہائی اونکا چال چلن قابل تعریف کے ہے مین کپتان بر بزیر صاحب
پلٹن سکہہ کی تعریف نہین کرسکتا اونہون ہی نے اپنی پلٹن کو قایم اور
وفادار رکہا وہ بڑی توصیف کے مستحق ہین سکہون کو قلعہ سے باہر نکالنے
مین اونہون نے میری بڑی مدد کی مجہے خوف تہا کہ اس امر مین کچہہ جبر کرنا پڑیگا
فیوزی الئیرز پلٹن مین سے اب یہان گیارہ افسر اور تین سو ساٹہہ گورہ ہین

ترجمہ چہٹی سرکاری دوم لفٹننٹ کرنل نیل صاحب بہادر
بنام اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل فوج ہند مقام الہ آباد مورخہ ۱۹ جون

مین نے ۱۷وین تاریخ کو ایک چہٹی لکہکر اپنے تئین مشتہر کیا ہے اوسکے دوسری صبح مینے

معہ اپنی فوج کے کوچ کیا اپنی دونون توپون کے واسطے ایک روز پیشتر
بیل حاصل کرلئے تہے ایک جماعت اسّی فیوزی لیڈز اور سو سکہہ انکی معہ
ایک توپ لبوازی مرکب وخالی در رسالہ بہیجی تاکہ وہ ٹہانون کا گانو دریاباد
اور میواتیون کے گانو سیّدآباد اور رسول پور پر حملہ کرکے مسمار کردین
اور میرے ساتہہ بہی مدد دین مینے ہمراہی دو سّو فیوزی لیڈز اور دو توپ
اور تمام سکہہ اور بیقاعدہ رسالہ کے چہاونی سے کوچ کیا اور شہرا اور اون
گانو مین جنپر مفسد قابض تہے ہوتا ہوا جیلخانہ تک پہنچا میرا استقبال کسینے
نکیا افسوس ہے کہ دشمن رات ہی مین غایب ہوگئے مینے اون سب گانون
کو مسمار کردیا اور اپنی تمام فوج کو چہٹی پلٹن پیادگان بنگال کی پریڈ پر جمع کیا
میرا ارادہ تہا کہ گرجا گہر اور عمارتون پر دشمن قابض ہوجاؤن لیکن
چونکہ آثار ہیضہ کے فیوزی لیڈز مین رات کو ظاہر ہوگئے تہے بلکہ ایک آدمی
رات ہی کو اس مرض مین بیمار ہوگیا تہا اس لحاظ سے مینے معہ افواج
گورہ قلعہ کو مراجعت کی اور کپتان بریزیر صاحب اور اونکے سکہون کو معہ
رسالہ سواران اور مسٹر کورٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے وہین چہوڑا
تاکہ وے اون گانون کو جو گرجا گہر سے اوسطرف تہے مسمار کرین چنانچہ

اونہون نے یہہ کام بخوبی انجام دیا سات بجے صبح کے مین قلعہ مین واپس
اگیا مگر افسوس ہے کہ بہت سے ادمی مرض ہیضہ مین مبتلا ہوکر ہسپتال مین آئے
کل شام کو ۸ آدمی دفن کئے گئے اور آج ۲۰ اور بہت سے ہسپتال مین موجود ہین مگر چند ان مین اونکے آثار اچھے نہین ہین
اور خدا سے مجھکو بہتری کی امید ہے اور چونکہ قلعہ مین رہنے والون کا کثرت سے ہجوم ہوگیا تھا تو پہلی ہی
سے بیماری کے اندیشہ سے دو دخانی کشتیان عورتون اور بچون سے بہر کر روانہ کردی تہین
اور چونکہ چھاونی اب محفوظ ہے اسواسطے مینے حکم دیا کہ تمام وے لوگ جو فوج سے
علاقہ نہین رکہتے قلعہ سے باہر جا رہین اس حکم کی تعمیل ہوگئی قلعہ سے
تہوڑی دور باہر مینے ایک ہسپتال گورون کے واسطے مقرر کردی جسمین
سب مریض ہیضہ کے بہیجدئے گئے ڈاک بنگلہ بہی میرے قبضہ مین ہے
اور سو گورے خیمون مین جو چہاونی پر متعین ہین اور کل صبح کو دو سو گورون کو درختون
کے نیچے جو ڈاک بنگلہ کے قریب ہین مقیم کرونگا مینہ ابہی تک نہین برسا
گرمی کی بڑی شدت ہے اور سپاہی بعد اپنی کام کے بہت ماندہ ہوجاتے
ہین یہان کی بارکین بے مرمت پڑی ہین خدمتگار وغیرہ نہین میسر ہوتے بلکہ بہت تہوڑے
سے مین ہندوستانی بالکل ندارد جو سامان ارام کا گرمی کے موسم کے واسطے چاہئے
وہ نہین ہے اور افسوس یہہ ہے کہ ادویات بہی خرچ ہوگئین الہ اباد

مین کچھہ نہ تھین اور ہم اپنے ساتھہ صرف راہ خرچ کے لایق لائے تھے نزدیک
جہاز کے آنے کی توقع ہے اور امید ہے کہ اوسمین کچھہ اوویات اونکی بھیجے
حکام ملکی غازیپور کی شکایت ہے کہ اونہون نے میرے لکھے ہوئے حکم کو
جو مین نے اونکی معرفت حاکم فوج کو جو مرزاپور جہاز مین اتی تھی روانہ کئے تھے
نہ پہنچائے اور ان احکام کا یہہ منشا تہا کہ حاکم فوج کو غازیپور سے خزانہ سرکاری
کو بنارس لے اوے و سو بیل معہ ہانکنے والون کے کل یہان مہیا کئے گئے
ہین بالفعل باربرداری کے واسطے سوای انکے اور کچھہ نہین ہے اور بباعث
چلے جانے حاکم کمسیریٹ کے اس کارخانہ کا حال ناقص ہے اسی سبب سے مین
اپنی مطابق منشا آپکے کانپور کی طرف فوج روانہ نہین کرسکتا لیکن جسقدر
جلد ممکن ہوگا اسکی تعمیل کرونگا مگر خوف یہہ ہے کہ جب تک مینہہ نہین
برسنا کچھہ نہوسکیگا ایک فریق ۸۴ پلٹن شاہی گورہ کا کل یہان آجائیگا
اونکو مین گرجا گہر مین اوتارونگا اور اور فوج گورہ کی جو آتی جاوے گی
وہ اور عمارات چھاونی مین ٹہیرتی جاوے گی کپتان فریزر صاحب بہادر
کی کوچ رپورٹ بنارس سے یہان تک کی ملفوف کرتا ہون اس سڑک کے کہینچنے مین
اونہون نے بڑا کام کیا اس فریق کے آدمیون نے واقعہ مین بڑا سپاہیانہ کام کیا

اور کپتان فریزر صاحب ایک بڑے عاقل اور صاحب عزم افسر مین جنپر مجہے
ہر ضرورت پر بڑا بہروسا ہے مین ایک بقاعدہ سوارونکا رسالہ بہرتی کرتا
ہون اوسمین کپتان ہیلیسر صاحب کے تیرہوین رسالہ کے سوار اور چند ادمی
کپتان الکزنڈر صاحب کے جو ابہی تک وفادار رہے ہین شامل کرونگا
جسنے نواح مین سوارونکا گشت مقرر کیا ہے تاکہ لوگونکو رسد وغیرہ کے سرانجام
لانے مین وقت واقع نہو مولوی اسجگہہ سے معہ ٣ ہزار ہمراہیون کے
چلاگیا اوسکے قیام کے جگہہ معلوم نہین خیال کیا گیا ہے کہ لکہنو گیا ہے
یا اسی گرد نواح مین ہوگا اگر ایسا ہو تو مین نے تدبیر اوسپر حملہ کرنے کی
کرلی ہے

سرکشی اودہ

اول حت. اس کتاب مین لکہنو کا احوال جو ابتدا زمانہ سرکشی مین گذرا مفصل لکہہ
چکے ہین باوجود سرہنری لارنس صاحب بہادر کی کوشش بلیغ کے اخر کار ٣٠
تاریخ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو خاص لکہنو مین بہی سرکشی ہوگئی شب کے نو بجے تہے جسوقت
کہ فتنۂ بغاوت بیدار ہوا اوسوقت بندوقون کی اوازین ٧١ وین پلٹن کی
طرف سے ائین یہہ علامت مقررہ بغاوت شروع کرنیکے واسطے تہی اپمین
صلاح ہوگئی تہی کہ اوس پلٹن کے پانچ حصے ہوکر ہنگامہ قتل افسران ولایتی

اور آتش زدگی گرم کرین ۱۳ وین اور ۴۸ وین پلٹنون سے صرف تہوڑے سے
آدمی اول اوس پلٹن سرغنہ بغاوت کے شریک ہوئے برگڈیر ہینڈکوم
صاحب بہادر فوج کے افسر مجروح ہوئے اور ازبندوقون کے پلٹن کی طرف
گئے جائے سپاہیون نے اونکو گولیون سے مارڈالا یہہ لیق اور جوانمرد
افسر شروع زمانہ بغاوت سے چہاونی میں سپاہیون کے نزدیک رہا
کرتے تہے لفٹننٹ گرانٹ صاحب جو اوسوقت گشت مین تہے وہ بہی زخمی ہوئے
اور اونکے پہرے کے صوبدار نے اونکو اپنی چارپائی کے تلے چہپایا لیکن اوسی
پہرہ کے حوالدار نے سپاہیون کو بتلادیا کہ صاحب ممدوح چارپائی کے نیچے
پوشیدہ ہین فی الفور خونخوارون نے اونہین وہانسے گہسیٹ کے بڑی بیرحمی کے
ساتہہ مارڈالا سر ہنری لارنس صاحب بہادر بہی مجروح ہوئے اور ازبندوقون
کے سوار ہوآئے تہے اونکی اوسوقت بڑی تدبیر یہہ تہی کہ کسیطور سے باغی
فوج مفسدین خاص شہر لکہنؤ سے نہ ملنے پاوین اسواسطے اونہون نے دو توپین
اور ایک کمپنی گورہ کو اوس گوشہ پر تعینات کیا جس راہ سے وہ پل کے
قریب آسکتے تہے اور کوئی راستہ شہر کی طرف آنے کا نہ تہا اور باقی فوج
کو اونہون نے دشمن کے مقابل کیا۔ جب فوج باغی قریب آئی تو توپون

سے گراپ چلنے شروع ہوئے لاچار وہ اپنی لین کی طرف پس پا ہوئے
اور وہان جاکر تہوڑی دیر تک بندوقین چلا یا کئے — توپین اور فوج گورہ
فیر کرتی ہوئی اونکی طرف چلی یہہ دیکہہ کے وہ وہانسے بہی بہاگے اوسوقت
سوارون کو حکم ہوا کہ اونکا تعاقب کرکے اونکو قتل کرین لیکن سوارونکے دل
بہی پہرے ہوئے تہے اگرچہ وہ لوگ شجاع لفٹننٹ ہارڈنج صاحب کے ہمراہ
جنہون نے اوس روز بڑے کام بہادری اور جوانمردی کے نمایان کئے چلے
لیکن کچہہ کام نہ کیا باغی فوج چار بجے صبح کے ۳۱ مئی کو مڈکی پور مین پہنچی اور
وہان اپنے تعاقب مین فوج انگریزی بناکے پہر مراجعت کا ارادہ کیا اس امید
پرکہ اور فوج ہندوستانی اونکے ہمراہ ہوگی — مڈکی پور مین سوارون کی چہاونی
جلاکے لکہنو کی طرف پہر لوٹے لیکن سرہنری لارنس صاحب اونکے استقبال کے
واسطے مستعد تہے رزیڈنسی کو مستحکم اور مضبوط کرکے وہ معہ دو سو گورہ
اور دو توپون اور چند سواران رجمنٹ ڈیلی صاحب اور گال صاحب اور
ہارڈنج صاحب کے روانہ ہوئے جب کہ چہاونی سے گذرے تو باغی پلٹنون
کے سپاہی جو ابتک وفادار اور نمک حلال تہے شامل ہوئے یہہ قریب
پانسو کے تہے — ساتوین رسالہ ترکسوارونکو حکم ہوکہ آگے بڑہے لیکن جب

دشمن کے مقابل پہنچے تو دو ترپ رسالہ مذکور دشمنون مین جا ملے لیکن فوج
باغی یہہ دیکھہ کر کہ انگریزی فوج آگے بڑھی چلی آتی ہے بہاگی اگرچہ فوج انگریزی
اونسے ابہی تک ایک ہزار گز کے فاصلہ پر تہی اوسوقت توپخانہ انگریزی سے
فیر ہونی شروع ہوئی اور دشمن اور بہی جلد کافور ہونے لگے فوج گورہ نے
مڈکی پور تک اونکا تعاقب کیا اور رسالہ ہندوستانی بیس میل تک ....یا پور
کی جانب اونکے پیچہے گیا لیکن اس تعاقب مین صرف دو یا تین آدمی دشمنونکے
مارے گئے لیکن قریب سات آدمیون کے قیدی ہوے چونکہ خاص شہر لکہنو مین
مفسد اور بدمعاش امادہ فساد و سرکشی کے تہے لہذا سر ہنری لارنس
صاحب بہادر نے زیادہ تر تعاقب کرنا مناسب نہ جانکے مراجعت کی اور چہاونی
مین پہنچکر دو سو گورہ اور چار توپون کو وہان مقیم کیا اور باقی کو مچہی بہون
اور رزیڈنسی مین تعین کیا دونو مین دونو مکانونمین مستحکم کئین اور مارشل لا
یعنی قانون جنگی کا اعلان کیا اور سو گورہ پولیس شہر کی حفاظت کے واسطے مقرر
کئے اوس رات کو بڑا اندیشہ تہا کہ شہر مین بلوہ عظیم ہوگا اور یقین ہے کہ اگر جناب
سر ہنری لارنس صاحب بہادر اوسموقع پر وہان نہون تو ضرور شہر مین
سرکشی ہو سر ہنری لارنس صاحب بہادر معہ کرنیل انگلس صاحب بہادر کے خود رات

کو شہر مین سوئے کئی بار مفسدین شہر نے مقابلہ پولس کا کیا لیکن ہر مرتبہ پولس نے بامداد گورون کے اونکو مار کے ہٹا دیا حوالدار جسنے لفٹننٹ گرانٹ صاحب کو قتل کرایا تھا پکڑا گیا اور معہ چھہ اور سپاہیون کے پھانسی دیا گیا۔ ۴۸ وین پلٹن کے افسرون کی جانین اونہی پلٹن کے ادمیون نے بچائین سب افسر اوس پلٹن کے اوسوقت مسکوٹ گھر مین تھے ایک سو آدمی اوس پلٹن کے آئے اور افسرونکو اپنی حراست مین مچھی بہون تک پہنچا دیا چار پلٹنونمین سے جنمین تین ہزار اور پانچ سو ادمی تھے چودہا ادمیون سے بہی کم وفادار رہے اور رہہ بہی جسطور پر کہ بغاوت بڑہتی گئی بتدریج اپنی ثابت قدمی سے گرتے گئے

سرکشی سیتاپور

سیتاپور اودہ کا ایک ضلع ہے اور سرکشی کے وقت اوسجگہہ ۹ وین اور ۱۰ وین اودہ کے بے ائین پلٹن اور ۴۱ وین پیادگان بنگال معین تھین ۲۷ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو دوپہر کے قریب ۱۰ وین پلٹن کی لین مین جو خالی پڑی تہی مفسدین نے اگ لگا دی اوسوقت بخوف سرکشی اوس پلٹن کے ادمیون اور اوٗر پلٹنون کو طیار کیا لیکن جلد امن ہوگیا

اور آگ بہجا دی گئی ۱۰ وین پلٹن اوودہ پر بڑا اعتبار تہا مین یا جا بے نام چٹہیان
ہندی زبان مین لکہی ہوئین اوس پلٹن کے سپاھیون نے پکڑین اور اپنی افسرون
کے سامہنے لائین اون چٹہیون کا مضمون یہہ تہا کہ ۱۸ وین پلٹن پیادہ کان بنگال
اور ۹ وین پلٹن اوودہ متفق ہو کر سرکشی کیا چاہتی ہے اور تمام اپنے ولایتی افسرون
اور اونکی عیسائیون کو قتل کرے گی لیکن اون چٹہیون مین تاریخ اور دن نہ لکہا تہا
دوسری تاریخ جون کو چند چہکڑے بہرے ہوئے لٹے کے جو کوتوال شہر نے
دسوین پلٹن اوودہ کے واسطے بہیجے تہے آئے تو اون لوگون نے اونکے لینے سے
اس وجہہ سے انکار کیا کہ اس آٹے مین ملاوٹ ہے جس سے اونکی ذات
جاتی رہیگی اور اونہون نے بضد کہا کہ اس تمام اٹّے کو دریا مین پہکوا دو
چنانچہ ویسا ہی کیا گیا اسی روز اوسی پلٹن کے چند آدمیون نے صاحب کمشنر
مسٹر کرشچین صاحب کے باغ کو لوٹا لفٹننٹ گرین صاحب متعلقہ ۹ وین
پلٹن اوودہ اور مسٹر کبز صاحب سروفتر محکمہ صاحب کمشنر اونہین منع کرنے کے
واسطے گئے اور اونسے پوچہا کہ ایسی بیقاعدہ بات تمسے کیونکر عمل مین آئی ایک
نے جواب دیا کہ ہمنے اورون کو کرتے دیکہا ویسا کیا اور اگر ہمین ہمسے قصور
ہوا تو اسکے سبب سے ہم بہت رنجیدہ ہین صاحب کمشنر مسٹر کرشچین صاحب نے

اسپر کچھہ خیال نہین کیا اور بعض نے اس بے خیالی پر طعن بہی کی ہے مگر ذرا خیال
کرنے سے معلوم ہوگا کہ اوسوقت مین صاحب ممدوح نے یہہ ایک بڑی دانائی
کی کسواسطے کہ اب اونکی حکومت ایسے امر قبیح کے منع کرنے کی جاتی رہی تہی
اونہون نے دانستہ فتنہ کو جلد بیدار کرنا مناسب نہ جانا اور چپ ہو رہے ۔ ۳ جے
۳ جون کو ایک مسلمان صوبہ دار ۱۰ وین پلٹن اودہ کا مسٹر بکرز صاحب سر دفتر
محکمہ کمشنری کے پاس آیا اور بعد بہت طعن اور برا کہنے باغیون کے اپنی نسبت
بیان کیا کہ مین نہایت وفادار اور خیرخواہ ملازم سرکار انگریزی کا ہون اور میری
پلٹن تا دم اخیر نمک حلال رہے گی بعد ازان اوسنے مسٹر بکرز صاحب سے پوچھا
کہ آپ نے اپنے قبایلون کو کسواسطے صاحب کمشنر کے مکان پر بہیجدیا کیونکہ اس امر سے
دسوین پلٹن کے وفاداری پر حرف آتا ہے اور اوسنے بہت التجا کی کہ آپ اپنی قبایلیون
کو پہر گہر پر بلالین اور مبادا اگر کوئی خوف کا موقع ہوگا تو مین خود اونکی حفاظت
اور حمایت کرونگا مسٹر بکرز صاحب نے قریب تہا کہ اسکے کہنے پر اعتبار کیا مگر خداوند
تعالی کی کچھہ مرضی اچھی تہی کہ اونہون نے اسکے کہنے پر اعتبار نہ کیا جیسا کہ آگے
معلوم ہوگا کہ کرنیل برچ صاحب ۱۰ وین پلٹن کے حاکم کو اپنی دم واپسین
تک اپنی پلٹن کے آدمیون پر اعتبار کلی رہا اور اس امر کی دلیل یہہ تہی کہ وہ

اپنی پلٹن کے ادمیون کو باغیان لکہنو کے مقابلہ پر لیگئے اور ہمیشہ اونکی
مدنظر رہتی کہ وے اپنی ادمیون پر اپنا اعتبار رکہی ہر موقع پر ظاہر کرین تمام
میمین دو جگہہ یعنی وغیرہ اور حکام ملکی کے قیام گاہ مین جمع ہوگئین تہین اور
حکام ملکی لفٹننٹ لیس صاحب کے مکان مین جمع ہوگئے تہے کرنیل برچ صاحب
معہ اپنی ۱۳ وین پلٹن کے جو مقام باری کہ لکہنو کی سڑک پر واقع ہے باغیان
لکہنو کے روکنے کے واسطے پڑے تہے ۲ جون کو سیتاپور واپس آکے ۳ تاریخ
جون کی صبح کو میجر ایپ تہورپ صاحب متعلقہ ۴۱ وین پلٹن نے صاحب کمشنر
مسٹر کرسچین صاحب کو اطلاع دی کہ ۴۱ وین پلٹن بگڑنے پر ہے مسٹر کرسچین
صاحب فی الفور کرنیل برچ صاحب کے پاس گئے جنکو اپنی پلٹن کی ناراضگی
پر مطلق گمان نہ تہا تو بہی بلیا کرائین گئین اور ۹ وین اور ۱۰ وین پلٹن
اودہ کو تیار ہونے کا حکم دیا اور پولس اور نو بہرتی کے ادمیون کو ادہر
اودہر پہرون پر تقسیم کیا اور ہر طرح کی ہوشیاری کی گئی ۸ بجے کے قریب
میجر ایپ تہورپ صاحب بہادر کرسچین صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ سپاہی
میرے سمجہانے سے باز نہین آئے اور اونکا مصمم ارادہ بغاوت کا ہے چنانچہ
تہوڑی دیر بعد ایک کمپنی نے اپنی لین سے لکہنو کی سڑک پر خزانہ کی جانب کوچ

کیا اور باقی پلٹن کے سپاہی تیار ہوکر ۹ وین اور ۱۰ وین اور دو کی پلٹنون
کے جانب چلے اسوقت کرنیل برچ صاحب اور لفٹننٹ گرین صاحب اور لفٹننٹ
سمالی صاحب معہ سارجنٹ میجر صاحب خزانہ کے جانب گئے خزانہ کا مکان
۷۴ وین پلٹن کی چہاونی سے ایک میل کے فاصلہ پر تہا اور کمشنر صاحب
کے مکان سے قریب آدہے میل کے فاصلہ پر مسترکرشچین صاحب نے لفٹننٹ
لیسٹر صاحب اور لفٹننٹ ڈورن صاحب اور کپتان ہیرسی صاحب کو قبل اس
واقعہ کے حکم دیا رکہا تہا کہ جو کچہہ انتظام اور پیش بندی مناسب جانے کرین
اور اونہون نے یہہ بہی کپتان ہیرسی صاحب سے فرمایا تہا کہ تم اپنی مکان
پر جہان سب عورتون اور بچون نے پناہ لی ہے پہرے بہرا لو چنانچہ اونہون نے
ایک جماعت پولس اور ۲۰۰ نو بہرتی نجیبون کو اپنی مکان پر اور ربلا تہا جب
۷۴ وین پلٹن کی اوس جماعت کو جو خزانہ کی جانب گئی تہی ایک گہنٹہ گذرا تو اوسوقت
مسترکرشچین صاحب اور مستر تہارنہل صاحب خزانہ کی طرف جاتے ہوئے کپتان
ہیرسی صاحب سے ملاقی ہوئے ایک منٹ بہی نگذرنے پایا تہا اوسوقت
کپتان ہیرسی صاحب نے خزانہ کی طرف سے بندوقون کی آوار سنی اور اون
دونون صاحبون کو لوٹتے ہوئے دیکہا اونہون نے کپتان صاحب موصوف کو

اطلاع دی کہ کرنیل برچ صاحب اور لفٹننٹ گریوس صاحب کو اونہین
کی پلٹن کے آدمیون نے مار ڈالا اور یقین ہے کہ آپ پر بھی جلد حملہ کرین کرنیل
برچ صاحب کے مارے جانے کا مفصل احوال معلوم نہین مگر اتنا ظاہر ہے
کہ وہ خزانہ کے مکان پر جہان وہ بید ترک اور اپنے آدمیون پر اعتبار کلی
رکھے ہوے اونکے سمجھانے کے واسطے گئے تھے تادم اخیر اونپر اعتبار رکھ
کر اپنی جان دی قبل مارے جانے کرنیل صاحب مسٹر بکرس صاحب سررشتہ
محکمہ کمشنری اٹھوین پلٹن کی لین مین سوار ہوکے گئے وہان اونہون نے
کچھہ فائدہ نہ پایا اور سپاہیون نے اونسے کہا کہ کرنیل صاحب خزانہ کی طرف
گئے ہین بعد ازان صاحب ممدوح کوارٹر ماسٹر سارجنٹ نوین پلٹن بے امین
اودہ کے گھر پر گئے وہان بھی کوئی آثار بلوہ کا نہ تھا اور سارجنٹ صاحب کو
اپنے آدمیون پر اعتبار کلی تھا لفٹننٹ گریوس صاحب ابھی تک مارے نہین
گئے تھے وہ صرف زخمی ہوئے اور زخمی ہوتے ہی گھوڑے پر سوار ہوکے
لین مین آئے اور اونہون نے سب افسرون کو سرکشی کی اطلاع دیکے
ہوشیار کیا اکثر افسرون نے یہہ سنتے ہی لکھنو کی طرف کوچ کیا خزانہ مین
گولیان چلنے کے بعد نوین اودہ کی پلٹن کی چھاونی مین بھی بندوقون کی آواز

آئی اور ایک سپاہی نے وو ڑ کے کپتان ہیرسی صاحب کو مطلع کیا کہ سپاہیون
نے سرکشی کر کے کپتان گون صاحب اور ڈاکتر ھل صاحب کو مار ڈالا
کوارٹر ماسٹر سارجنٹ ایبٹ صاحب نوین پلٹن اوده کی لین سے
بہاگ کر لفٹننٹ لسٹر صاحب کے گہر پر آئے اونکے بازو پر ایک زخم ایا
جسکو بگرمس صاحب نے باندہا سارجنٹ صاحب موصوف بیشتر کر سب
پلٹنون کے سپاہی بغاوت مین شامل ہوئے معہ چند اور عیسائیون کے دریا
پار ہو کے جنگل مین چلے گئے یہہ دریا نوین پلٹن اوده کے لین کے عقب مین ہے
مستر کرشچین صاحب کمشنر نے جب بندوقون کی اواز نوین اوده کی
پلٹن سے سنی تب وہ اپنی رفل لیکے پولس پلٹن کی طرف گئے اس پلٹن کے
افسر کپتان ھیرسی صاحب تہے کپتان ھیرسی صاحب نے تہوڑی دیر پیشتر
کرشچین صاحب اور تہارن ھل صاحب سے بہت مصر ہو کے کہا تہا کہ آپ
گہر جا کے معہ میمون اور بچون کے ندی پار ہو جائیے ویسے جلد لیسے گہر گئے
اور ندی پر نہ کہنے پاسے تہے کہ کپتان ھیرسی صاحب نے دیکہا کہ سوین
پلٹن بے ائین بیادگان اوده بگڑ کر صاحب کمشنر کے گہر مین گہس پڑی
پہر تو چارون طرف قتل شروع ہوئی اور انگریزی افسرونکو سوا اسے بہاگ

چلنے کے اور چارہ نہ تہا جب کرشچین صاحب نے دیکہا کہ اب سب اونکے خلاف
ہین معہ اپنی میم صاحبہ کے جنکی گود مین ایک بچہ تہا دریا کی طرف چلے اونکی
بڑی لڑکی اوس پار دریا کے چلی گئی تہی جسکو شاید سارجنٹ میجر موٹن
صاحب اپنے ہمراہ لیگئے تہے یہہ تحقیق معلوم نہین ہوتا کہ کرشچین صاحب معہ
میم صاحبہ اوس پار دریا کے پہنچ گئے تہے یا اسی طرف پہنچے تہے مگر لفٹنٹ
لسٹر صاحب فرماتے ہین کہ اونہون نے صاحب ممدوح کو اوسطرف
دریا کے دیکہا تہا وہان پہنچتے پہنچتے اونکے بہت سی گولیان لگین اور مرگئے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کرشچین صاحب زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے
تب اونکی میم صاحبہ بہی بچہ کو لیکر لاش کے پاس ہو بیٹہین اوسوقت
کا حال کیونکر بیان کیا جاوے جہاتی پہٹتی ہے کہ کرشچین صاحب کی میم کا اوسوقت
کیا حال ہوگا خدا ہی جانتا ہے اونکے عقب مین تو اونکا مکان جل رہا
تہا جسکی روشنی دریا مین گرتی تہی اور جسکا پانی خون جیسا ہوا ہے سرخ
نظر آتا تہا اور اونکے سامنے وہ شخص جنکے مرجانے سے اونکے نزدیک
دنیا مین اندہیرا ہوگیا تہا مردہ پڑے تہے وہ خود اپنے بچہ کو لئے ہوئے
اوس لاش کے پاس بیٹہی تہین لیکن رحم تو نمکحرام قصائیون کے نزدیک

تک بہی نہین پہنچا تہا اور بچے اور عورت اور مرد سب اونکے نزدیک ایک تہے
ان بیرحموں نے میم صاحبہ اور اونکے بچہ کا بہی وہین کام تمام کیا اور اپنی گردن
پر سخت اعذاب لیکر اون بیچاری کو اعذاب دنیوی سے خلاص کیا مستر
تہارن ہل صاحب اور اونکی میم صاحبہ کا احوال اچہی طرحسے معلوم
نہین لیکن یہہ امر سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ وے دونون دریا پار
ہوتے وقت یا دریا کے اوس پار مارے گئے اور اونکی چہوٹی لڑکی کیتہی
تہارن ہل کو کوئی صاحب بچا کے لیکے بہاگے تہے لیکن وہ بیچاری مصیبت اور
ماندگی راہ سے مرگئی اور صاحب کمشنر کی چہوٹی لڑکی صوفی کرشچین صاحب
جو اپنی آیا کے ساتہہ دریا پار ہو گئی تہی سارجنٹ میجر مورٹن صاحب کی
حمایت مین رہی اور اوسکی ایا گولی لگ کر مرگئی ـــ سر مونٹ اسٹوارٹ
جیکسن صاحب نے مع ہمشیرا ور سارجنٹ میجر مورٹن اور صوفی کرشچین
صاحب وہان سے بہاگ کر راجہ متہولی کے ہان پناہ لی بیچاری چہوٹی لڑکی
صوفی کرشچین جب قیصر باغ لکہنو مین قید ہوی تو اوسی قید مین مرگئی
جب یہہ سب متہولی پہنچے تو وہاں کپتان اور صاحب اور اونکی میم جو قتل سے
بچکر متہولی مین آئے تہے ملاقی ہوئے لفٹننٹ لسٹر صاحب جب بہاگ کر جنگل

، تو وہان سارجنٹ میجر ایبٹ صاحب سے ملاقی ہوئے عابر حبش
سے ایک ہندوستانی نے کہا کہ اسی جنگل مین ایک میم معہ ایک بچہ
ں ہوئی ہے وہ اونکو میم صاحبہ کے پاس لیگیا وہان اونہون نے
یہا تو وہ میم صاحبہ اونہین کی بیوی تہین اونکو اس امر سے خوشی
ان سے باہر ہے ستر بکریس صاحب معہ میم صاحبہ اور تین بچونکے
سے ایک تو صرف اٹہہ روز کا تہا دریا پار ہوکے جنگل کی طرف چلے
رسخت خرابیان اور مصیبت اوٹہاتے ہوئے اٹہوین جون کو لکہنو
ہنچے اور دو روز بعد سارجنٹ میجر مورٹن صاحب کی میم معہ بچہ اور
ن صاحب کی میم معہ بچہ اور سارجنٹ انیڈرسن متعلقہ دسوین پلٹن
اور لفٹننٹ لسٹر صاحب لکہنو مین پہنچے اور اور بہت سے صاحب
ین ہزار دقت اور خرابی ۲۰ جون کو لکہنو مین پہنچ گئے چوبیس ۲۴
ر صاحب اور بچے خاص سنیاپور مین مارے گئے اونکی تفصیل یہہ
ستر کرچین صاحب کمشنر معہ میم صاحبہ اور ایک بچہ اور ایک
ر آیا لفٹننٹ کرنیل برچ صاحب اور لفٹننٹ اسمالی صاحب اور
ٹ میجر مڈلٹن متعلقہ ۱۴ وین پلٹن پیادگان بنگال لفٹننٹ گریو

کا انتظام کرینگے ہم وین پلٹن پیادگان بنگال اور اور پلٹنون کے ہندوستانی
افسرون کو میرے بچنے کا حال معلوم ہوگیا اونہون نے پولس پلٹن سے
کہلا بہیجا چونکہ ہمنے اپنی سب افسرونکو مار ڈالا ہے تم بہی ایسا ہی کرو والا
ان صاحبون کو ہمارے حوالہ کرو جب پولس کے ادمیون نے اسبات کا انکار
کیا تو اونہون نے کہلا بہیجا کہ اس امر کا فیصلہ آج نو بجے شب کو پنچایت
مین ہوگا صوبہ داران رگہنا تہہ سنگہ اور ماد ہو مصر نے آکر مجہسے اس امر کی
اطلاع دی اور مجہسے کہا کہ اسوقت یہانسے چلا جانا چاہئے چنانچہ قبل
پنچایت جمع ہونے کے مین وہانسے چلا راجرز صاحب کی میم اور اونکے لڑکے
کو لینے ہاتہی پر سوار کرایا اور سارجنٹ میجر اور مین خود گہوڑون پر سوار
ہوئے ہم قریب نو بجے کے شمال کی طرف چلے ماد ہو مصر صوبہ دار معہ ہندرہ
ادمی کے حفاظت کے واسطے میرے ساتہہ ہوئے میرے ہتیار جو شروع قتل
مین صوبہ دار رگہنا تہہ سنگہ نے لے لئے تہے پہر واپس دیدئے باقی سب میرا
اسباب سرکشون نے لوٹ لیا تمام رات چلکر صبحکو اؤل گانو مین پہنچے وہان
راجہ اُمرد و سنگہ کے ادمیون نے گڈہی مین نہ جانے دیا لیکن چونکہ ہم لوگ
بسبب جاگنے اور ماندگی کے بُرا حال تہا اسواسطے مینے ایک ادمی راجہ موصوف

سے پاس بہیجا کہ ہمین دو گھنٹہ یہان آرام لینے کی اجازت ملے لیکن اوسنے
یہہ بہی قبول نہ کیا یہان پر صوبہ دار اور آٹھ آدمیون نے ہمین چھوڑ دیا اور
بمشکل تمام ہمینے دو آدمی راجہ کے اپنے ساتھ لیئے کہ وہ اپنی سرحد کے باہر تک
بخیریت پہنچا دین تمام دن چلتے چلتے شام کو اوس چھوٹی گڈہی مین پہنچے جو جوکا
ندی کے قریب ہے رات کو وہان آرام کرکے جہکو پار اوترکر بڑے گانو کی طرف چلے
رات مین ہاتہی کہلگیا اور نہ معلوم کدہر چلاگیا اسکے سبب سے لاچار وہان دو یا تین
دن ٹھہرنا پڑا ہمینے اسجگہہ ایک چھٹی مسترگون صاحب مرحوم سے پائی اوہنون نے
لکہا کہ وہ اور کپتان ہیستنگ صاحب اور مستر مرانڈ صاحب اور رکر و صاحب
کلکتہ کو جاتے ہین تم بہی بلاتساہل ایک لحظہ کے ہمسے ملاپور مین ملو کشتیان
طیار ہین ایک روز پیشتر ہمینے راجہ انت سنگہ دہوریرہ والہ راجہ کے
چچا کو لکہا تہا چنانچہ اوہنون نے ایک ہاتہی ایک پالکی اور دو ٹٹو میرے واسطے
بہیجے ہوئے تہے جنکو ہمینے اوتر اور دریا کے پار منتظر پایا ہم وہانسے متیرا گانو کی طرف
چلے جہان خود راجہ رہتے ہین اسجگہہ ہم قریب ۱۰ گھنٹہ کے ٹھہرے اور شام کو
راجہ انت سنگہ کے ہمراہ کوڑیالی ندی پار کرکے دوسرے روز ملاپور پہنچے جہان
مسترگون صاحب مرحوم سے ملاقی ہوئے یہان ہم سب گیارہ آدمی تہے کشتیون

مین سوار ہوکر رات کو کلکتہ کے طرف چلے دوسرے روز رام پور مین پہنچے
وہان ٹھاکر گمان سنگہ نے ہماری بڑی خاطر اور تواضع کی اور کہا کہ وہان
کا راستہ بہت پر خطر ہے گہاٹون پر باغی جمع ہین مستر کالف اور اور
صاحبان جو بہرائچ سے لکھنو کی جانب جاتی تھے بہرام گہاٹ پار ہونے
کے وقت مارے گئے یہہ سنکر بہت مایوس ہوے اور متیرا گانو کی طرف پہر
لوٹے جب وہان پہنچے تو فخر الدین خان نے رانی اور چہوٹے راجہ کی طرف
سے ہمین پناہ دی اور ہر طرح سے دلجمعی کی اور مستر گون صاحب سے
کہا کہ اگر کوئی خوف عاید ہوگا تو پہلی سے اکو اطلاع دیجاویگی اور کشتیان
تیار رہین گی کہ وے اکو ندی پار جنگل مین لے جاوین گے جہان کوئی
دشمن انکا تعاقب نکر سکیگا اسجگہہ ہم قریب دو مہینے کے رہے [illegible] باقی آئندہ

العلم طاقة

تاریخ
بغاوت ہند
بابت ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء

حصہ ۲ — جلد ۱

یہہ کبر کا بدلا ہے سزا یہہ جفا کی ہے

مولفہ اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ محلہ پیپل منڈی میں شیو نرائن کے اہتمام سے چھپی

اطلاع جو صاحب ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تشریف لیجاوین ہمین ضرور مطلع فرماوین کئی کتابین واپس آئی ہین ہم نہین جانتے کہ اونکو کہان کتاب بہیجین جو کوئی صاحب اپنی تبدیلی مقام سے ہمین مطلع نفرماوینگے تو اونکے پاس کتاب نہ بہیجنے مین ہمارا قصور نہوگا **اطلاع دیگر** جو کوئی صاحب خریداری اس کتاب کا ارادہ فرماوین وہ اپنے تئین کُل کتاب کا خریدار سمجہین یہہ کتاب کچھہ اخبار نہین ہے کہ جب مرضی مین آوے موقوف فرماوین اسطور پر موقوف کرنے سے ہمارا بہت نقصان ہے کیونکہ وہ باقی کی کتابین ناقص رہجاوینگی

اطلاع بعض ہمارے عنایت فرمانے جنہون نے خاص خاص جگہونکا احوال بغاوت قلمبند فرمایا ہے ہمین لکہا ہے کہ اونکا تالیف کیا ہوا احوال درج رسالہ بغاوت نہد ہو جاوے ہم عموماً اپنے محبون کی خدمات بابرکات مین یہہ التماس کرتے ہین کہ جن صاحب نے کسی خاص جگہہ کا وقایع سرکشی خصوصاً اوس زمانہ کا صحیح اور چشم دیدہ احوال جبکہ اوسجگہہ کوئی باغی حکمران تہا لکہا ہو تو وہ بلاشک ہمارے پاس بہیجدین موقع پر بشکوری تمام درج ہوگا **واصلات** زر واصلات کی رسید اینده لکہی جاویگی

تاریخ البغاوت ہند

حصہ ہفتم

سرکشی سیتاپور

کپتان ہیرسی صاحب افسر پولیس پلٹن کا سیتاپور سے بچنا از صفحہ ۳۱۰ حصہ ششم البغاوت ہند

جب قریب دو مہینے کے متیرا گانو مین گذر گئے تو اسکے بعد اوایل اگست مین تین سو سپاہی دہارا سنگہ کی پلٹن کے لکہنو سے اس گانو مین ہمارے لینے کے واسطے پہنچے اونکو سرکشون نے جنہون نے بیلی گارڈ کا محاصرہ کر رکہا تہا بہیجا تہا ہم دو دن تک ہم سلح سے اور تمام شب جاگا کئے اور سپاہیون کے ہمراہ جانے سے انکار کیا لیکن جب ہمنے دیکہا کہ فخرالدین خان اور درانی ند تو ہماری مدد کرتے ہیں اور نہ ہمکو یہان سے چلا جانے دیتے ہین تب ہمکو اونکی طرف سے شبہہ ہوا اور لاچار بندہ حسین افسر سپاہیون سے کچہہ عہد و پیمان کرکے

اونکے ساتھہ ہوئے ایک ہفتہ بعد وہاں سے چلے اور فخر الدین خان بہی معہ چار سو
آدمیون کے رانی کی طرف سے اونکے ہمراہ لکھنو چلا متیرا سے دوسری منزل
پر پہنچے تو ٹھاکر دیبی سنگہ نے جو ایک رئیس اشراف زمیندار ڈہریرہ کے راجہ
کے ملازمین مین سے ہے ہمین اطلاع دی کہ رانی اور فخر الدین خان نے
ہمکو بندہ حسین کے ہاتہہ بیچ دیا ہے اور بندہ حسین نے جو ہمسے عہد کیا ہے
کہ ہمارے ہتیار ہمسے کبہی نہ لیگا اوسکی عہد شکنی عیسی پور مین پہنچکر عمل مین اویگی یہہ
سنکر ہم سب ہوشیار ہو گئے اور رات ہمین صلاح کی سب کی صلاح بہی ہوئی
کہ یہان سے کسطور سے بہاگ نکلنا چاہیے دوسری شام کو موقع پاکر چند
قیمتی چیزین ہمراہ لیکر ہم سب کہیری گڈہ کی طرف بہاگے تا کہ کلوا پور مین راجہ
کلراج سنگہ پاس جاوین مینے اپنے روزنامچہ اور راو رشید کو اعدات کو اپنے
ساتہہ لیا ہمنے دونو میمون اور سارجنٹ میجر صاحب کی بیوی کو مسٹر گولڈ صاحب
کے ہاتی پر سوار کرایا اور ہم سب گہوڑون پر سوار ہوئے تمام رات اور دو
روز چلکر دو بجے بنبی پور گانو مین پہنچے یہہ گانو راجہ رندہوج سنگہ کے علاقہ
مین ہے — تہوڑی دیر کے واسطے یہان ہم اوترے تا کہ تہوڑا آرام کرین اور
تہکے ہوئے جانورون کو بہی کچہہ آرام ملے جبکہ ہم کہانا کہا رہے تہے اوسوقت

زمیندار ہمارے پاس دوڑے ہوئے آئے اور کہا کہ تین سو آدمی دہریرہ
کی رانی نے ہماری تلاش مین بھیجے ہین اور وہ عنقریب پہنچے ہین یہہ سنتے ہی
ہم وہان سے جانب شمال چلے اور قریب غروب آفتاب موہن دریا کے کنارہ
پر پہنچے پار ہونے کے واسطے اوسوقت کوئی کشتی نہ ملی مستر گون صاحب نے کہا
کہ مغرب کی جانب دو میل کے فاصلہ پر کیوا کہیڑا گہاٹ ہے یقین ہے کہ وہان دریا
پایاب ہوگا غرض وہان سے ہی چلے کیوا کہیرا جب پہنچے تو وہان دریا کو پایاب
نہ پایا بنبی پور سے جب چلے تہے تو مینہ برسنا شروع ہوگیا تہا تمام راستہ دو
میل تک خوب بہیگے اب بہی مینہ برس رہا تہا اور اوس جگہہ لنبی لنبی گہاس
اور گنجان جنگل مین اوسوقت رات کو ہمکو کمال درجہ کی تکلیف تہی اور خصوصاً بچا ری
بی بیون کو جبکہ ہم یہہ سوچ رہے تہے کہ کیونکر دریا پار ہونا چاہئے اتنے مین
یکایک غل وشور کی آواز آئی معلوم ہوا کہ ہمارے تعاقب کنان آن پہنچے
ہمنے اپنے گہوڑون کو تو ایک غار مین باندہ دیا اور خود درختون کے پیچہے کہڑے
ہوئے دشمنون نے بندوقین چلانی شروع کین اور ہماری طرف بڑہے
لیکن بہت ہوشیاری سے آہستہ آہستہ قدم رکہتے تہے کیونکہ اونکو
معلوم تہا کہ ہمارے پاس دونالی بندوقین ہین جبکہ دشمن بجاس قدم پر تہے

اوسوقت مجکو اونکے افسر کی جہلک معلوم پڑی اوسیوقت مینے اوسکی طرف بندوق
چلائی گولی اوسکے لگتے ہی وہ سب وہین ٹہیر گئے اور آگے نہ بڑہے میمین جو ہاتی پر
سوار تہین وہ بندوقین چلتے ہی معہ کیروصاحب جانب مغرب روانہ ہوگئین اور
اور صاحب لوگ بہی وہان سے چلے گئے مین اور کپتان ہیسٹنگز صاحب پیچہے
رہ گئے ہم بہی وہان سے چلے اور ہاتی کے قدمونکا سراغ لگاتے ہوئے بڑی دور
تک گئے لیکن آخر کو باعث زیادتی تاریکی اور سخت ہونے زمین کے ہاتی کا کہوج اچہی
طرحسے نہین معلوم ہوتا تہا کپتان ہیسٹنگز صاحب نے مجہسے کہا کہ کیروصاحب میمون
کو راجہ رندہوج سنہای کے ہان لیگئے ہونگے وہ اکثر راجہ مذکور کی تعریف کیا کرتے تہے
اسصورتمین آگے چلنا بیفائدہ ہے ہم اون تک اسوقت نہ پہنچ سکین گے اور جنگل
مین شیر اور ہاتی کا اندیشہ غالب ہے یہہ سوچکے ہمنے کنارہ دریا پر گہاس مین آرام کرنیکا
ارادہ کیا اسباب اور گہوڑے جنکو ہمنے غار مین باندہ دیا تہا سب ہم چہوڑ آئے
کچہہ بہی نلاسکے ساٹہہ بجے رات کو ہمنے دریا کو تیر کے پار کیا اور تمام شب ایک درخت
کے نیچے رہے صبح کو کلواپور کی طرف برہنہ پا چلے کپڑے بہی ہمارے بدن پر کافی
نتہے جب ہم سوناپاتہا گانومین پہنچے تو راجہ کلراج سنگہ کے کارندہ نے ہمکو کہانے
کو دیا اور دو ٹٹو سواری کو مانگے دیئے اس گانومین ہم مسٹر برانڈ صاحب لو

اور سارجنٹ میجر روجبرز صاحب سے ملے یہہ دونو صاحب بہی معہ مسٹر بروں محرر
انگریزی تہوڑی دیر قبل ہمارے دریا پار نہیر کے آئے تہے لیکن مسٹر برون کو تیرتے
وقت ایک مگر نے دریامین کہینچ لیا۔ شام کو ہم نہایت تہکے اور زخمی پاکلواپور مین
پہنچے اگلے روز مسٹر گوان صاحب بہی ہمسے آن ملے۔ سارجنٹ میجر روجبرز صاحب
سے معلوم ہوا کہ اونکی بیبی اور مسٹر کیرو صاحب معہ دونو اورمیمون کے ہاتی پر
جنگل مین مین تہے راجہ کلراج سنگہ کے چچا سے کہہ کر ادمیون کو اونکی تلاش مین
بہیجا لیکن شام کو وہ لوگ واپس آئے اور بیان کیا کہ اونکا کہین نشان نہین
ملتا۔ دو روز ہم اس جگہہ ٹہیرے اور جو جو لوگ ہانکے جنگل سے بخوبی واقف
تہے بہیجا لیکن کسیکو کچہہ سراغ نملا دہیرا رانی کے ادمیون نے جو ہمارا تعاقب
کرتے چلے آتے تہے کلواپور مین ہمارے ہونیکی خبر پائی تو وہ بہی دریا پار ہوکے کلواپور کی
طرف آئے جب وہ ایک میل کے فاصلہ پر رہے تو ہمکو رات کو خبر ملی سنتے ہی
ہمنے سیتاپانی کے جنگل مین بہاگ کر پناہ لی اور دو روز تک جنگلمین پوشیدہ رہے
تیسرے روز راجہ کلراج سنگہ کا جمعدار ہمکو بلچورا لیگیا اور وہان سے دہولی کوٹ
کو جو نینیال کے پہاڑ مین واقع ہے ہم اب کل پانچ ادمی باقی رہ گئے تہے
سبونکو اس موسم مین ان سخت تکالیف کے باعث سے جنگلی بخار آگیا راجہ ہمسے

بڑی مہربانی سے پیش آیا اگرچہ ہمین رہنے کو ایک جہونپڑا نصیب ہوا لیکن وہ بہی
ہمکو بجاے محل کے تہا کیونکہ ہفتہ بہر سے اس سخت موسم مین صرف اسمان ہمارا
شامیانہ تہا دہولی کوٹ مین چند روز بعد پہنچنے کے ہمنے سنا کہ میمین وغیرہ جو موہن دریا
کے کنارہ سے ہمسے جدا ہو گئی تہین دہریرہ کے ادمیون کے پنجہ مین اگئین جنہونے
اونکو متیرا گانو کو بہیجدیا اور وہان سے وہ لکہنو کو بہیجی گئین مگر کچہہ معلوم نہوا کہ
وہان اونپر کیا گذرا مسترگون صاحب بارہ روز سخت جنگلی بخار مین مبتلا ہوکر
اسی جگہہ دہولی کوٹ مین مرگئے - ہم جواب صرف چار ادمی رہ گئے تہے تین مہینہ سے
کچہہ زیادہ یہان رہے بعدازان ہم بلچورا مین آئے جہان ہم راجہ کے ہمراہ ترائی
مین رہے اگرچہ راجہ کی ہم پر بہت مہربانی تہی لیکن تاہم اوسوقت جو ہمپر مصیبت تہی اور
جی مین فکر اور رنج تہا اوسکا کیا بیان کیا جاوے کپتان ہیسٹنگز صاحب
بہی ۲۰ دسمبر ۱۸۵۸ء کو اسجگہہ مرگئے - اسی مہنیہ کے اخیر مین نواب شرف الدولہ نے
راجہ کے پاس حکم بہیجا کہ نواب مذکور نے معرفت رانی تلسی پور کی خبر تحقیق پائی ہے
کہ تمنے پانچ فرنگیون کو اپنے ضلع مین پناہ دی ہے تمکو لازم ہے کہ اونکو یا اونکے
سر ونکو فی الفور ہمارے پاس بہیجدو اسی اثنا مین مینے ایک چہٹی مستر
ونگفیلڈ صاحب کمشنر گورکہہ پور کی راجہ بلرام پور کی معرفت پائی اوسکے انے سے

ہمارا ارادہ ہوا کہ نیپال کے پہاڑون کی راہ گورکہپور پہنچا چاہئے یہہ راہ
اب صاف ہوگئی تہی اب صرف میرے ساتہہ دو اور صاحب یعنی مسٹر برانڈ صاحب
حاکم سول شاہجہانپور اور ساجنٹ میجر روجبرز صاحب رہ گئے تہے یہہ دونو
ابہی تک کمزور اور ضعیف تہے انکو راجہ نے وائی لک جو ایک مقام نیپال مین ہے بہیجدیا
تاکہ وہان سے وہ بٹول کی طرف روانہ کئے جاوین مین یہہ چاہتا تہا کہ جنگ بہادر
کی فوج مین ملکے لکہنو جاؤن اسیواسطے مین وہان سے روانہ ہوکے سری گونتہہ
مین پہنچا جو پالپا نا سے تین منزل ہے وہان جب پہنچا تو پہاڑیون نے مجہکو اطلاع
دی کہ بٹول کا راستہ بیس ہزار باغیون نے بند کر رکہا ہے جنکی سرداری
مین گورپرشاد نیپالی ہے اور بہت سے رشتہ دارون جنگ بہادر کو پالپا اور
پیوتہانا مین حاکم فوج تہے گورکہہ پلٹنون نے گرفتار کرلیا ہے کارندہ رانی
سری گونتہہ نے بہی اس خبر کی صداقت دی اسیواسطے مین وہان سے بالچورا کی
طرف پہر واپس پہرا چونکہ اودہ اور روہیلکہنڈ ابہی تک قبضہ باغیون مین تہا
اسواسطے سیدہا لکہنو نہین جاسکتا تہا مین ہندوستانی سوار کا بہیس بدل کر
بتلاش نوکری وہان سے برمدی کی طرف چلا اور اودہ ترائی مین گذرتا ہوا
بارہ روز منزلین طے کرکے برمدی مین پہنچا راستہ مین بڑی تکلیفین اوٹہائین بہی

مین کرشن دوج جنرل فوج نیپال سے ملاقی ہوا اونہون نے میری بڑی خاطر کی
اور بڑی مہربانی سے اگے جانے کا انتظام کردیا ۲۹ جنوری ۱۸۵۸ع کو بوہرمانت
پہنچا اور وہان سے پہاڑون کی راہ دشوار سے براہ نینی تال اور مراداباد
میرٹھ لکھنو مین جا پہنچا فقط

سرکشی فیض آباد

ملک اودہ مین شہر قدیم اجودہیا کے نزدیک شمال غرب کی جانب فیض اباد واقع
ہے اجودہیا بہت پرانا شہر ہندون کا ہے جواب بالکل مسمار ہے اجودہیا
کے کہنڈرات سے نواب سعادت علی خان اول نواب وزیر اودہ نے مصالح لیکر
شہر فیض اباد کی بنیاد ڈالی اور اپنا پایتخت مقرر کیا جسکو قریب ایک سو تیس
برس کے ہوا فیض اباد نے بہت جلد ترقی رونق پکڑی مگر ۱۷۷۵ع مین لکہنو دارالخلافہ
اودہ مقرر کیا گیا جبسے فیض اباد کی رونق گہٹتی گئی بڑے رئیس اور تاجر اور
ساہوکار فیض اباد کو چہوڑ کر لکہنو مین آگئے اس شہر فیض اباد مین سرکشی کا احوال
عجیب ہے زمانہ سرکشی مین اسجگہہ ۲۲ وین پلٹن پیادہ بنگال اور توپخانہ اسپی
اور چہٹی پلٹن اودہ اور پندرہوان رسالہ نئے ائین متعین تہا اور حاکم اعلی ۲۲ وین
پلٹن کے کرنل لینوکس صاحب تہے تیسری جون ۱۸۵۷ع کو فیض اباد مین خبراوڑی

کہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال اعظم گڈھ سے بغاوت کرکے فیض اباد کے قریب آن پہنچی ہے کرنل لینوکس صاحب نے بصلاح اورافسرون کے تجویز مقابلہ کی کی لیکن یہہ افواہ جو آمد باغیان گرم تہی ٹہنڈی ہوگئی مگر ۷ وین تاریخ کو یہہ خبرگرم مشہور ہوئی یہہ سنکر کرنل صاحب نے ارادہ کیا کہ سورج کنڈ پر جو پانچ میل کے فاصلہ پر ہے باغیونکا مقابلہ کیا جاوے تاکہ وہ فیض اباد مین داخل نہ ہوسکین فوج نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ ہم اپنے مال وعیال واطفال کو چہاونی مین چہوڑکر سورج کنڈ نہین جاسکتے اور اقرار کیا کہ اگر باغی خاص چہاونی فیض اباد مین آجاوین گے تو ہم اونکا مقابلہ بخوبی کرین گے لیکن دوسرے روز اٹہوین تاریخ جون کی شام فیض اباد کی فوج کا یہہ فریب کہل گیا اونہون نے برملا بغاوت کی لیکن بجاے قتل اور لوٹ شروع کرنیکے اونہون نے سب افسرون انگریزی کو نظربند کیا اور رات بہر سب افسرونکو پہرون مین رکہا دو افسرون نے بچکر نکلنا چاہا تہا اونکی طرف بندوقین چلائین اور اونکو پہر واپس لے آئے صبح کو دلیپ سنگہ صوبہ دار میجر ۲۲ وین پلٹن کا جو سرغنہ بغاوت تہا کرنل لنوکس صاحب پاس ایا اور صاف صاف بیان کیا کہ آپ کو معہ جملہ افسران انگریزی کے کشتیونمین سوار کراکے دریاگوگرا کی سمت روانہ کردینگے

تاکہ آپ دانا پور پہنچ جاوین البتہ ہم رابستہ کے کفیل نہین ہوسکتے مولوی سکندر شاہ
جسکو چند روز بیشتر بجرم اغواے فساد مقید کیا تہا اسکو فوج نے رہا کیا مولوی نے
سب اسسٹنٹ سرجن فیض اباد کو کرنل لنوکس صاحب پاس بہیجا کہ آپ اپنی سب
جنگی وردی میرے حوالہ کیجئے سب اسسٹنٹ سرجن نے یہہ پیغام بہت انکساری سے
بیان کیا اور کرنل صاحب سے معاف چاہی اور بیان کیا کہ زمانہ بدل گیا ہے
باغیون کی بغیر تابعداری کرین کچہہ بن نہین آتا کرنل صاحب نے دیکہا کہ اب کچہہ
پیش نہین جاتی سب اپنی وردی حوالہ کی اور حسب ایما فوج کے وہان سے بسواری
کشتی چلنے کا ارادہ کیا بغاوت فیض اباد ایک سانحہ عجیب ہے کہین ایسا ماجرا
نہین گذرا ہر جگہہ بغاوت کے وقت بازار قتل اور لوٹ اور آتش زدگی کا گرم
ہوا مگر اسجگہہ فوج نے بغاوت کرکے سب افسرون کے بنگلون پر پہرے تعین
کردیے اور میگزین اور تمام سرکاری اسباب وخزانہ پر سنتری مقرر کئے اور
گشت کے واسطے بگٹ مقرر کئے تاکہ وہ شہر کے بدمعاشون اور نوکرون کو لوٹنے
نہ دین بعد ازان انہون نے ایک کونسل جنگی فراہم کی جسمین سوارون کے
افسرون نے یہہ تجویز کی کہ تمام افسرون کو قتل کرنا چاہئے اس راے کو ۲۲
پلٹن نے قبول نکیا اور افسرون کو اطلاع دی کہ آپ سب معہ اپنے خانگی اسباب

کے یہان سے چلے جاوین لیکین کوئی اسباب سرکاری نہین جانے پاویگا کیونکہ
اب وہ شاہ اودہ کا مال ہے غرضکہ فوج نے کشتیان مہیا کردین اور سب
افسرونکو کنارہ گوگرا تک اپنی حراست مین پہنچاکر نوین جون کی صبح کو کشتیون مین
سوار کرادیا اور راستہ مین جو کچھہ اونپر گذرا وہ آگے مفصل معلوم ہوگا

بیان جناب کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر فیض اباد دربارے سرکشی فیض اباد

شروع جون تک کوئی خبر قطعی دہلی سے نہ آئی اور گمان غالب ہوگیا کہ فیض اباد
بہی معہ اور علاقجات اودہ ہات سے جاویگا اگرچہ فوج متعینہ فیض اباد اخیر
تک نمک حلالی اور وفاداری کا بڑا دم بہرتی رہی اول ہمنے یہہ تجویز کی کہ عدد
زمینداروں اور ہندوستانی پنشن دارون کے شہر کو باغیون سے بچاوینگے
اسواسطے کپتان تہربرن صاحب اسپشل اسسٹنٹ کمشنر نے سرانجام رسد
وغیرہ جمع کیا اور چاردیواری شہر کو بہی مضبوط کرنا شروع کیا لیکن معلوم ہوا
کہ زمیندارونکا ارادہ قواعددان فوج باغی سے مقابلہ کرنے کا نہین ہے لہذا یہہ
تجویز موقوف رکہی پانچوین جون کو کرنل گولڈنی صاحب کمشنر ضلع نے مجہسے کہا کہ تمہارے
اطلاع دینے کے واسطے مجہے ہدایت ائی ہے کہ تم تمام میمون اور بچون کو لکھنو

روانہ کردو مینے جواب دیا کہ اب یہہ امر ممکن نہین معلوم ہوتا کیونکہ ضلع دریاباد
مین بڑا فساد واقع ہے اور غالب ہے کہ اج کل مین وہان سرکشی برپا ہو قبل
اسکے تعلقہ داران راجہ مان سنگہ وادورلیس سنگہ ڈٹہا کرنراین ورگہنا تہہ کنور
ومیر باقر حسین اور نادر شاہ نے کہلا بہیجا تہا کہ ہم تمام عیال واطفال افسران
انگریزی کو اپنے ہان بحفاظت رکہین گے اور سب یہی کہتے تہے کہ سرکشی ضرور ہوگی
هنوہان گڈہی کے مہنت بہی فوج فیض اباد کو بہت سمجہاتے تہے کہ سرکشی ایک
چند روز کا هیولہ ہے تم اپنی ثابت قدمی سے چوکوگے تو بڑے پشیمان ہوگے
اونہون نے سب افسرون کو بہی کہلا بہیجا کہ جو کوئی صاحب چاہے اونکے پاس
انکر رہے وہ کما حقہ حفاظت کرینگے چنانچہ مینے حسب الایما کمشنر گولڈنی صاحب
کے ایک ہزار روپیہ مہنتون کے پاس اخراجات ضروری کے واسطے بہیجدیا یہہ
لوگ معہ تعلقہ داران کے بعد ازان کم وبیش سرکار انگریزی سے پہر گئے تعلقہ داران
مذکورہ بالامین سے راجہ مان سنگہ سب مین بڑے رئیس تہے وہ سب میمون اور
بچون وغیرہ کی بخوبی حفاظت کرسکتے تہے اونکو صاحب کمشنر بہادر نے حسب الحکم لکہنو نظر
بند رکہا تہا میری راے اس حکم کے بہت برخلاف تہی کیونکہ بعد اسکے چاہے جو کچہہ
راجہ صاحب موصوف نے کیا ہو اوسوقت تک وہ بڑے خیر خواہ اور سرکار

انگریزی کے دوست تہے جب مجہکو یقین ہوا کہ راجہ مان سنگہ بی بیون کو پناہ دینیکے
ہین اور راضی ہہی ہین تب مینے تجویز کی کہ سب میمون اور بچون کو اونکے قلعہ شاہ گنج
مین جو بارہ میل فیض اباد سے ہے بہیجدون صاحب کمشنر نے بہی میری راے کو پسند
کیا او مجہکو اجازت دی کہ راجہ صاحب کو نظربندی سے رہا کرون اور کچہہ روپیہ
پیشگی واسطے انکو کر رکہنے ملازمین کے مضبوطی اور نگہبانی قلعہ کے واسطے اونکو دون مین ہمراہی کپتان
اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے مان سنگہ کے مکان پر گئے اونہون نے افسران
اہل قلم کے عیال اطفال کو اپنے قلعہ مین رکہنے کا اقرار کیا مگر افسران اہل سیف کے
عیال واطفال رکہنے مین اونکو تامل ہوا اونہون نے بیان کیا کہ چہاونی سے
اونکا میرے قلعہ مین جانا ہرگز پوشیدہ نرہیگا غرض اسباب کی بہت بحث ہوتی
رہی اور تہوڑی دیر بعد اونہون نے ہمارے کہنے کو قبول کیا اور کہا کہ چہاونی
جو لوگ میرے قلعہ کو جاوین وہ حتی المقدور بہت پوشیدگی کے ساتہہ جاوین
کیونکہ اسمین بہی خوف نہین ہے کہ فوج یہہ حال دیکہہ کر بدگمان ہوجاویگی بلکہ
مجہکو بہی چند تدبیرین درباب فراہم کرنے اونکے میون ضرور ہین بعد ازان مین اور
کپتان اور صاحب چہاونی مین آئے جہان سب افسر جمع تہے اونکو راجہ مانسنگہ
کی قبولیت کا احوال جس شرط پر اونہون نے کی ہتی بیان کیا اور ہمنے یہہ تجویز کی کہ

ہی بیان یہہ ہیکہ شام کو ہوا خوری کے واسطے جاتی ہین وہ سیدھی شاہ گنج کو چلی
جاوین یہہ بادلیتی نہ پہرین افسران اہل سیف کو یہہ تجویز ہوتی نظر نہ پڑی اونہون نے
بیان کیا کہ اس امر سے فوج بدگمان ہو جاویگی اور چونکہ ہمکو ابہی تک اونکی طرف
کسیطرحکا شبہہ قوی نہین ہے تو بہتر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک یا دو روز اس
تجویز کو ملتوی رکہین اور اس اثنا مین فوج کا منشا بہی دریافت کرین صبحکو میجر
ملنرصاحب کی میم ہمارے پاس کپتان تہربرن صاحب کے مکان پر جو شہر
مین تہا آئین اور ہمارے ساتہہ رہنے کا ارادہ کیا مگر اونہون نے اپنا ارادہ
بدل ڈالا اور چہاونی تشریف لیگئین چہاونی کی تمام میمون کو راجہ مان سنگہ
پر چندان اعتبار نہ تہا اونمین سے کوئی اونکے قلعہ مین نہ گیا لیکن ہمنے یہہ تجویز کی
کہ حکام ملکی کے عیال واطفال ساتوین تاریخ کی شب کو شاہ گنج قلعہ مانسنگہ
مین چلے جاوین شام کو اوسی تاریخ مین چہاونی سوار ہو کر گیا اور افسرون
سے پوچہا کہ اونکا جواب شافی درباب بہیجنے اپنے عیال واطفال کے کیا ہے
سبون نے یہی کہا کہ ہم اپنے عیال واطفال کو چہاونی مین رکہین گے الا کپتان
ڈاسن صاحب گنڈ کپتان معہ اپنی میم اور چار بچون کے ہمارے ساتہہ گہر
پر آئے انکو معہ اور میمون کے رات کو حسب تجویز روانہ شاہ گنج کیا جہان وہ

سب بخیریت تمام پہنچ گئے اٹھوین تاریخ کی صبح کو رپرل ھرسٹ متعلقہ پلٹن سفر مینا
معہ اپنی بیوی اور بچہ اور اور سارجنٹون کے بی بیون اور بچون کو لیکر میرے
پاس آئے مینے اون سبکو بہی زمینداروں کی حراست مین شاہ گنج روانہ کرد یا
آب اندیشہ قوی نزدیک اتا جاتا تہا تمام ضلع فیض اباد مین باغی بنارس اور اعظمگڈہ
اور جونپور کے آن بہرے تہے اونکی طرف سے ادمی چہاونی فیض اباد مین
بہی پیغام لیکے آئے اور ایک فرمان شاہ دہلی کا بہی اونکے نام اس مضمون کا ایا
تہا کہ اب حضور کی عملداری تمام ملک مین ہوگئی تم بہی جلد حاضر ہو اوسی روز
اٹھوین جون کو مینے اخیر رپورٹ لکہنو روانہ کی اور بیان کیا کہ اب کوئی سبیل اور
امید سرکشی روکنے کی نہین رہی ہے اسی روز مینے ایک مہینہ کی تنخواہ نئی پلٹن
کو دی جسمین چار سو ادمی بہرتی کئے تہے اور چودہ ہزار روپیہ شاہ گنج بہی روانہ کیا
اور وثیقہ کے مکانات مین جہان بیگمات رشتہ دار شاہ اودہ کی رہتی تہین
اپنے دفتر کے کاغذات رکہدے اور سب سے زیادہ تر محفوظ جگہہ کاغذات
کے واسطے اور نہ معلوم ہوئی اٹھوین تاریخ جون کو تمام روز کرنل گولڈنی صاحب
ضلع کے کمشنر شہر مین رہے اور شام کو ۲۲ وین پلٹن کی چہاونی مین گئے
جس پلٹن کے وہ پیشتر افسر تہے پہر مینے اونکو نہ دیکہا تہوڑی دیر بعد اٹہوتیا

تاریخ کی رات فوج برملا برگشتہ ہو گئی اور اظہار کیا کہ ہم انگریزون کو نکالدینگے
پندرہوین رسالہ کے آدمی خصوصاً اونکے رسالدار کی بہی راے مستحکم تہی کہ سب
افسرون کو قتل کرین لیکن ۲۲ وین پلٹن بنگال نے انکار کیا اور قتل کرنے
سے ہی انکار نہ کیا بلکہ اپنے افسرون کو روپیہ دیا اور کشتیان بہم پہنچا کر اونکو
گوگرا دریا مین دانا پور کی طرف روانہ کیا

جو افسر کہ کشتیون پر سوار ہو کے فیض اباد سے چلے اونکی فہرست یہہ ہے

کشتی اول

کرنل گولڈنی صاحب کمشنر فیض اباد

لفٹننٹ کری صاحب متعلقہ توپخانہ

لفٹننٹ کاٹلی صاحب انسائن رچی صاحب	متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال
لفٹننٹ پارسنز صاحب سارجنٹ میجر مینہوس صاحب	متعلقہ چھٹی پلٹن پیادگان اودہ
سارجنٹ اوڈ ارڈز سارجنٹ بشر	متعلقہ توپخانہ

کشتی دوم

میجر ملر صاحب افسر توپخانہ

لفٹننٹ براؤٹ صاحب اجیٹن ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

سارجنٹ میجر بوہلم معہ اپنی میم

کوارٹر ماسٹر سارجنٹ رسّل متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

ولیم سن انگل کش توپخانہ

کشتی سوم

کرنل ادبرائن صاحب افسر چھٹی پلٹن پیادگان اودہ

لفٹننٹ گورڈن صاحب افسر دوم پلٹن پیادگان آودہ

ڈاکٹر کولیزن صاحب

لفٹننٹ اینڈرسن صاحب متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

لفٹننٹ پرسیول صاحب متعلقہ توپخانہ

کشتی چہارم

لفٹننٹ انگلسن صاحب
لفٹننٹ لینڈ نسے صاحب } متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

لفٹننٹ طامسن صاحب متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

تیسری کشتی کے سب صاحب بہزار خرابی اور دقت وانا پور بخیریت پہنچ گئے

مگر اور تینون کشتیون کے صاحبون مین سے صرف سارجنٹ لیشر صاحب

زندہ بچے اور سب مارے گئے کرنل گولڈنی صاحب اور لفٹننٹ برائٹ صاحب

اور سارجنٹ رسل اور سارجنٹ میجر ھولم کو، اوین پلٹن نے راہ مین مار ڈالا

میجر ملز صاحب اور لفٹننٹ کری صاحب اور لفٹننٹ پارسنز صاحب

ڈوب گئے اور لفٹننٹ انگلس صاحب اور لفٹننٹ طامسن صاحب اور

لفٹننٹ کاٹلی صاحب اور لفٹننٹ لنڈ نسے صاحب اور انسائن رچی صاحب

اور سارجنٹ اڈوارڈ زکو مہا دہرگا نوکے دہقانیون نے جو گورگھپور مین ہے

قتل کیا ایک اور کشتی میں مورگن صاحب ۲۲ وین پلٹن کے کپتان معہ اپنی

میم اور بچے کے اور لفٹننٹ فول صاحب اور لفٹننٹ اوسلی صاحب اور

ڈاکتر دانیال صاحب روانہ ہوئے جو بڑی مصیبتین اوٹھاتے ہوئے گولا بود

مین پہنچے اور وہان سے چھپرا پہنچ گئے میجر ملز صاحب کی میم نے معہ اپنے

تینون بچون کے فیض اباد شہر مین ایک حوالدار توپخانہ کے گھر مین رہنا چاہا

مگر حوالدار مذکور نے اونہین کہانیکو ندیا لاچار اونہون نے اپنے تئین سرغنہ

بغاوت کے حوالہ کیا جسنے اونکو کشتی مین سوار کراکے اور کچھہ روپیہ دیکر
گوگرا پار گورکھہ پور کے ضلع مین اوتار دیا اس ضلع مین اٹھہ یا دس دن تک
یہہ میم صاحبہ گانو گانو پہرتی رہین پولیس والون نے اونکی مطلق مدد نکی اگر
وہ چاہتے تو اونکو گورکھہ پور پہنچا دیتے اونکا سب سے چہوٹا بچہ راہ مین ان
تکالیف کے باعث سے مرگیا اخرکو راجہ مان سنگہہ نے انکی خستہ حالی کا حال
سنا اور اونکو اپنے ادمی بہیجکر بلوا لیا اور خاطر داری کی اور چند روز کے
بعد معہ اور سارجنٹون کی میمون کے گورکھہ پور بہیجوا دیا بعد سرکشی کے اول تو
سرکشان فیض اباد نے خزانہ لوٹا جسمین دو لاکھہ اور تیس ہزار روپیہ تہا بعد
ازان جیلخانہ توڑا جسمین مولوی سکندر شاہ بہی قید تہا اس مولوی نے
فروری مہینہ مین بغاوت برپا کرانا چاہا تہا جسکو لفٹننٹ طامسن صاحب نے
بجمعیت چند سپاہیون ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال کے گرفتار کیا تہا گرفتاری
کے وقت ایک معارکہ سخت پیش ایا تہا جسمین لفٹننٹ صاحب موصوف معہ
چند سپاہیون کے زخمی ہوئے تہے اور مولوی بہی زخمی ہوا تہا اور اوسکے
چند ادمی مارے گئے تہے اس مولوی کو باغیون نے اپنا سردار بنایا تہا
جسنے سرغنہ سرکشی فیض اباد کے دلیپ سنگہ صوبہ دار پلٹن ۲۲ اور پانچوین

تروپ نیدرہوین رسالہ کا رسالہ دار اور رچوبہان سنگہ بڑاگانو کا زمیندار تہے بڑاگانو ضلع فیض اباد مین واقع ہے مینے سنا ہے کہ رسالدار لکہنو مین مارا گیا - اٹہوین تاریخ کی شام کو جس روز وہان سرکشی ہوئی تمام افسران اہل قلم نے کپتان تہربرن صاحب کے ہان کہانا کہایا کہانے کے بعد مستر براڈفورڈ صاحب تو کچہری چلے گئے اس امید سے کہ بائیسوین ۲۲ پلٹن کے ادمی اونکی حفاظت کرینگے اور کپتان اوڈ رصاحب اور کپتان تہربرن صاحب رات بہر میرے مکان پر رہے - رات مین جو سپاہی شہر مین پہرون پر تہے وہ پہرے چہوڑ کر چلے گئے صبح کو مختلف خبرین متوحش آنے لگین مینے براڈفورڈ صاحب کو لکہا کہ تم ہمارے پاس جلد آجاؤ لیکن وہ چہٹی اونکے پاس تک نہ پہنچی چہاونی شہر سے قریب ڈیرہ میل کے تہی آمد و رفت چہاونی سے بالکل بند ہوگئی اور ہمکو احوال بغاوت بخوبی معلوم ہوگیا بعد طلوع افتاب سرکش لوگ شہر کی طرف آئے فی الفور ہمنے بہاگنے کا ارادہ کیا اور سوار ہوتے وقت ہمنے بیان کیا کہ ہم شاہ گنج کو جاتے ہین لیکن پہر ہمکو خیال ایا کہ تشنہ خون ہمکو کب شاہ گنج تک پہنچنے دینگے جب شہر پناہ کی نظر سے نکلگئے تب ہم ایک اور جانب کو چلے اور بارہ میل چلکر گوراگانو مین پہنچے یہان کے زمینداروں کو مین خوب جانتا تہا اونہون نے ہماری بڑی تواضع کی

وہان سے ہمنے اپنی خیر و عافیت کی خبر شاہ گنج بہیجدی اور شام تک ہم گوا گانو
مین رہے چونکہ وہانکے لوگون نے ہمین گانو مین آتے دیکہا تہا تواب یہہ صلاح ہوئی
کہ ہم یہان سے نکلکر دو میل کے فاصلہ پر ایک پنڈت کے مکان مین رہین پنڈت
ایک بڑا مرد اشراف تہا جب ہم اس پنڈت کے مکانمین تہے تو ایک سپاہی میری
پلٹن نمبر ۳۷ کا وہان ہوکر گذرا اور اوسنے پنڈت سے بیان کیا کہ ہندوستانی
فوج بنارس کے ہتیار چہین کر اونکو گورہ کی پلٹن نے قتل کیا مگر بعد ازان راجہ
بنارس جو ہندوستانی فوج سے سازش رکہتا تہا بڑی فوج لیکر ایا اور تمام
انگریزون کو تہ تیغ کیا بنارس مین ایک فرنگی بہی نہین رہا پنڈت نے یہہ قصہ
ہمسے کہا جب ہمنے اوس سپاہی کا احوال پوچہا تو پنڈت نے بیان کیا کہ وہ بڑی
پریشان حالت مین آیا ہے اوسکے پاس کچہہ روپیہ نہ تہا صرف ایک بندوق
تہی اور پتلون پہنے ہوئے تہا یہہ سنکر ہمکو یقین ہوا کہ سپاہی کا بیان بالکل غلط
اور لغو ہے اگر بنارس مین ایک انگریز بہی نرہتا تو یہان سپاہی کاہیکو اس
خستہ حال سے بہاگ کر اتے اور بالفرض آتے بہی تو اوسکے پاس بہت سا روپیہ
لوٹ کا ہوتا لیکن پنڈت کو ہمارے کہنے سے یقین نہ ایا انگریزون کی طرف سے
ہندوستانی فوج کے ہتیار چہینا اور اونکے قتل کرنیکی جہوٹی شہرت تہی

تمام ملک مین پہیلگئی تہین جن شہرون نے بڑا فساد پیدا کیا ایک ہندوستانی
رئیس نے جسپر میرا بڑا اعتبار ہے مجہسے کہا کہ اسی خبر کے سننے سے الہ اباد مین
سرکشی ہوئی تمام آودہ مین اب یقین ہو گیا کہ قلعہ الہ اباد قبضہ و تصرف باغیون مین
آگیا اور ہمکو بہی اس بات کا چند روز تک یقین رہا دسوین جون کی شب کو گورا
گانو کے زمیندار جو ہمپر بڑے مہربان تہے ہمارے پاس آئے اور ہمکو اپنی حفاظت
مین شاہ گنج لیگئے کچہہ بہیس ہمنے اپنا بدل لیا تہا مین بدل درخواست کرتا ہون کہ پنڈت
اور نمبرداران بیرسیال اور جگراسنگہ کو انعام معقول ملنا چاہئیے اگرچہ اونکو یقین
کامل تہا کہ ہماری عملداری بالکل جاتی رہی تو بہی اونہون نے ہمارے ساتہہ
بہت سلوک کیا جب شاہ گنج پہنچے تو وہان ہمنے مستر براڈفورڈ صاحب کو بہی
پایا جو کہ نوین تاریخ کو بہیس بدل کر پاپیادہ وہان پہنچ گئے تہے قایم مقام سررشتہ
انگریزی مستر مارٹنڈل صاحب مع اپنی بیوی اور لڑکے اور دو لڑکیون کے
محلات وثیقہ مین جہان بیگمات رہتی تہین پناہ لی تہی ہر شخص کو یقین تہا کہ باغی
لوگ پیاس ادب ان مکانات مین ہاتہہ نہ ڈالین گئے کیونکہ اسمین عورات
خاندان شاہی کی رہتی تہین مگر اونہون نے کچہہ لحاظ اسباب کا نہ کیا اور جو
کچہہ مال اور اسباب وہان پایا لوٹ لیا اور مستر مارٹنڈل صاحب کو مع اونکے عیال

واطفال پکڑ لیگئے مگر پہر اونکا کچہہ احوال نہ کہلا کہ اونپر کیا گذری اتنا تو معلوم
ہے کہ وہ خاص فیض اباد مین قتل نہین ہوئے۔ شاہ گنج مین ہمنے بالفعل
رہنا چاہا کیونکہ راجہ مان سنگہ نے ہماری دلجمعی کی تہی کہ وہ ہر طور سے ہماری
حفاظت کرینگے اور اونکو بالفعل کوئی اندیشہ حملہ باغیان نہین ہے علاوہ
ازین موسم برسگال بہی نزدیک تہا مینہ برسنے سے چارون طرف قلعہ کے پانی
بہر جاتا ہے اور راہ دشوار گذار ہو جاتی ہے لیکن اوسی صبح کو راجہ مانسنگہ
نے جواجودہیا مین تہے کہلا بہیجا کہ کشورن نے اقرار کیا ہے کہ وہ میمون
اور بچون سے ہرگز نہ بولینگے لیکن افسرون کو وہ مجہسے طلب کرتے ہین
اور مین اونکا مقابلہ نہین کر سکتا اور کل وہ میرا قلعہ انکی تلاش کرینگے
اسواسطے اپ سب اج شام کو قلعہ چہوڑ کے گہاٹ پر آئے جہان کشتیان
اپکے واسطے تیار رہین گی۔ شام کو مینے ایک ہزار روپیہ افسرون کے پاس
تقسیم کر دیا اور سب تدبیر کر کے گیارہ بجے رات کو ہم شاہ گنج سے چلے ایک
جماعت دوال بند ہمارے ساتہہ ہوئی اور جلد جلد چلے تا کہ راتون رات
دریا کے کنارہ پہنچ جاوین مگر راستہ گاڑیون کے واسطے خراب تہا اسی
سبب سے دریا تک پہنچنے کے بہت قبل صبح ہوگئی بڑے خوف کا مقام تہا ہم

اتنے ادمیون کا پوشیدہ رہنا مشکل تھا فیض اباد سے کل اٹھہ میل کے فاصلہ پر تھے اور سرکشوں سوارونکا ہر طرف ہجوم تہا جب ہم دریا کے قریب پہنچے تو دو یا چار بندوقون کی اوازیں پہہ سنکر بہت تشویش ہوی لیکن ہم بخیرو خوبی کشتی تک پہنچ گئے وہان پہنچکر معلوم ہوا کہ گاڑی جسمین ساجنون میمین اور بچے سوار تہے تہوڑی دور شاہ گنج سے چلکے ٹوٹ گئی اور وہ واپس قلعہ کو چلی گئین یہہ سنکر ہمکو نہایت رنج ہوا اونکے واسطے ہم کسیطور سے نہین ٹہہر سکتے تہے ایک ایک لمحہ یہان ٹہیرنا پر خطر تہا اگر اونکے پہرانے کی راہ دیکہتے تو ضرور رہم مارے جاتے سوار ہونے کے وقت ہمنے باربار کارندہ راجہ مان سنگہ سے یہی التجا کی کہ اون بیچاری عورات اور بچون کے بچانے مین کوشش کیجو اور اوس سے ہمنے اقرار واثق کرا لیا ہم اب اونتیس ۲۹ ادمی تہے جنکی فہرست یہہ ہے

کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر فیض اباد معہ میم صاحبہ اور دو بچے — کپتان اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ اور پانچ بچے اور اونکی سالی کپتان تہربرن صاحب اسپشل اسسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ اور بچہ مسٹر براڈفورڈ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ — الن صاحب گڑہ کپتان معہ میم صاحبہ اور چار بچے — کورپرل ہرسٹ گورکہ پلٹن کا

متعلقہ پلٹن سفر مینا معہ اپنی بیوی اور بچہ سے مسٹر فشر جیر بلڈ محرر انگریزی
نزول معہ اپنی میم اور بچہ تیس ادمی دوال بند اور کارندہ راجہ مان سنگ
ہمارے ساتھہ ہوئے لیکن دوال بند سپاہی ہمارے کچھہ کام کے نہ تھے
ذرا کچھہ خطرہ کی خبر سننے سے وہ علیحدہ ہوکر انا کانی دیجاتے تھے اوس روز
اتفاق سے پچھم کی ہوا چلنے لگی اس سبب سے کشتی خوب چلی اور ادہی رات تک
نے کشنگہ چلا گئے بعد ازان ایک کشتی جسمین چار یا پانچ مسلح ادمی بیٹھے تھے ہمکو
ملی اونہون نے ہمکو دیکہا یا ہمارے ادمیون مین سے بعض نے اونکی طرف
گولی چلانے کا ارادہ کیا مگر مینے اونکو روکا اور اونسے کہا کہ اگر وہ لوگ ہماری
کشتی پر آنے کا قصد کرین تو گولی مارو ورنہ نہین جب اون لوگون نے ہمکو دیکہا
تو اونکی گفتگو بالکل بدل گئی اور ہمسے دو یا تین روپیہ مانگنے لگے جو ہمنے اونکو دیئے
دو یا تین گہنٹہ اور چلکے ایک اور کشتی ملی کارندہ راجہ مان سنگہ اوس کشتی مین
ملنے کو گیا اور ہم سب اندر پوشیدہ رہے اوسنے کہا کہ یہہ کشتی بابو مادہو پرشاد
برہروالہ کی ہے جو راجہ مان سنگ کے دوست ہین اور جنکو اپکے واسطے راجہ صاحب
نے سفارش کا خط دیا ہے کہ آپکی بہر طور حفاظت اور خبرداری کرین ہم یہہ
سنکر خوش ہوئے لیکن لاچار کچھہ اعتراض نکرسکے کشتی کنارہ پر لائی گئی باہر

نکلکے مینے دیکہا تو اوسجگہہ دو گڈھیان تیئس یا چالیس گز کے فاصلہ پر تہین اونکے
پیچہین ہماری کشتی لگائی گئی تاکہ دونو طرف کی مار ہمارے اوپر پہنچ سکے اگرچہ
ہم اپنے جی مین اس امر سے خایف تہے مگر یہہ خوف اور بہی زیادہ ہو گیا جب
ہمنے دیکہا کہ کارندہ راجہ مان سنگہ معہ دوال ہندون کے کافور ہو گیا اور
سب ملاح بہی کشتیون کو چہوڑکر چلتے ہوئے تہوڑی دیر بعد بہت سے مسلح ادمی
ہمارے نزدیک آئے ہمنے اونکو دہمکایا کہ اگر تم ہمکو کچہہ زیان پہنچاوگے تو
راجہ مان سنگہ اور بابو مادہو پرشاد کا تم پر بڑا عطاب ہوگا لیکن اونہون
نے کچہہ خیال نہ کیا اور فراہم ہوتے گئے ہم اوسوقت بڑے خوف مین تہے کوئی
چارہ نہین نظر اتا تہا لاچار مین اور کپتان اور صاحب ان درندون کے
سردار اوُدت نراین پاس گڈہی کے اندر گئے ہمنے اوسکو دہمکانا چاہا
لیکن کچہہ کارگر نہوا اوسنے کہا کہ مین تمہارا قتل کرنا نہین چاہتا جو کچہہ
مال اور اسباب تمہارے اور ہتیار تمہارے پاس ہین ہمارے حوالہ
کرو ہم دو صاحبون کے پاس بندوقین تہین اور اکثر ہنکے پاس چہہ نالی
تپنچے مگر بارود اور گولی دوبارہ بہرنے کو نہ تہی ان لوٹیرون سے تاب
مقابلہ کی کیونکر ہوسکتی تہی ہمارے ساتہہ اٹہہ میمین اور چودہ بچے تہے اور

دو قلعونکے بیچمین آن پہنچے تھے کشتی بغیر ملاح چل نہین سکتی تہی اور ہوا بہی
ہمارے مخالف تہی ان قضاقون نے اتنا تو ہمارا لحاظ کیا کہ کشتی مین نہ آئے
اور اپنے ہاتہہ سے ہمارے اسباب کو نہ لوٹا جو ہم اونکو نکالکے دیتے گئے وہ لیتے
گئے بعد ازان ہمارے ملاح واپس آئے اور ہمنے آگے بڑہنے کا ارادہ کیا
مگر باد مخالف چل رہی تہی کشتی ایک یا دو مرتبہ چکر کہا کر ایک جگہہ اٹک گئی
وہ روز بڑی مصیبت کا تہا ہر دم خوف تہا کہ قضاق ان گدہیون کے پہر حملہ کرین
علاوہ ازین میمون اور بچو نکا بہوک سے حال نہایت تباہ تہا قریب دوپہر کے
ایک سپاہی میری پرانی پلٹن کا میرے پاس آیا اور مجہسے بیان کیا کہ مین
اپنے گہر چہٹی لیکے آیا تہا جبکہ پلٹن نے سرکشی کی اور مین ابہی جاتا ہون اور بابو
مادہو پرشاد کو بلا لاونگا وہ سپاہی تو پہر نہ پہرا لیکن شام کے وقت مادہو پرشاد
آئے اور اقرار کیا کہ جو کچہہ مجہسے ممکن ہوگا مین اپکے واسطے کرونگا بابو کنور
نے کہا نیکو بہی بہیجا - ہوا کچہہ کم ہوگئی اور ہم وہانسے چلے اور تہوڑی دور
چلکے صبح کو پہر لنگر کیا ایک کشتی جسمین بہت سے تلنگے مع ہتیار بیٹہے تہے وہان
ہوکے گذری اور ہمارے اور اونکی کشتیونکے ملاحون سے باتین ہوئین لیکن
سپاہیون نے ہمین پہچانا معلوم ہوا کہ وہ اعظمگڈہ کو جاتے ہین چند گہنٹہ بعد

ہم وہان سے چلکے بچھورا گانو مین جو بابو مادہو سرشاد کے علاقہ مین ہے پہنچے اور
وہان پانچ یا چھہ روز رہے یہان ہم ایک عمیق گڈہی مین رہے جسکے اندر ایک
جہونپڑا ہمین رہنے کو ملا اوسپر چھپر بہت پتلا تہا شدت گرمی سے نہایت تکلیف
ہوئی اور سب میمون اور بچون کی انکہین دکہنے اگئین اوسوقت کسی طرحکا علاج
بہی میسر نہ تہا ۱۹ تاریخ جون کو ہم وہان سے گولا پور کی طرف چلے جہان ۲۱
تاریخ دوپہر کو پہنچے راجہ گولا پور کی وفاداری اور دوستی کا احوال سرکار
انگریزی پر بخوبی روشن ہے اور راجہ صاحب موصوف نے بہتیرے مصیبت
زدہ مفرورین انگریزون کو جو مدد دی اوسکا احوال بہی سرکار پر ہویدا ہے
یہان ہم بہ نسبت اور جگہون کے بڑے امن مین تہے اور یہان سے باسانی
تمام دریا کی راہ دانا پور چلے اور ۲۹ جون کو وہان پہنچ گئے

بیان کرنل لینوکس صاحب حاکم پلٹن نمبر ۲۲ پادگان بنگال متعینہ چہاونی فیض اباد

اٹہوین جون کی شام کو خبر ملی کہ ۱۷ وین پلٹن پیادگان بنگال جسنے اعظمگڈہ
مین بغاوت کی کل صبح کو داخل فیض اباد ہو گی ہر افسر اپنے اپنے علاقہ پر تہا
مین کوارٹر گارڈ کے مقام پر اور فوج اپنے ہتیارون کے پاس تہی دو کمپنیون

کو حکم تہا کہ میدانی توپخانہ نمبر ۱۲ کی مدد پر رہین ہر تدبیر مقابلہ باغیان کی گئی تہی دس بجے
شب کو چہٹی ۶ پلٹن پیادگان اودہ کی چہاونی مین بگل پہونکا ۲۲ وین پلٹن ہوشیار ہوئی
اور توپخانہ تیار کیا اور دو کمپنیان متعینہ توپخانہ سنگینین چڑہا کر کہڑی ہوئین کہ
کوئی افسر انگریزی نزدیک نہ آنے پاوے اس امر کی اطلاع میجر بلنز صاحب
افسر توپخانہ نے مجہکو دی مین توپون کے پاس گیا اور سپاہیون سے کہا کہ جو
بگل پہونکا گیا ہے کسیطرح کا خوف نہین ہے تم توپین چہوڑ کر اپنی اپنی جگہہ جاؤ
صرف ایک ایک سنتری ہر ایک توپ پر چہوڑ دو تب مین ۲۲ وین پلٹن کی لین
مین گیا تاکہ اونکو کہدون کہ اپنی اپنی جگہہ واپس جاؤ وہان دیکہا تو دو ایک
کمپنی پلٹن کی میگزین کے گرد کہڑی تہی اونہون نے بیان کیا کہ ہم حفاظت اور نگہبانی
کے واسطے کہڑے ہین پلٹن مذکور نے چارون طرف لین کے گشت بہی تعین
کر دیا مین پہر توپون کی طرف گیا لیکن مجہکو سپاہیون نے توپون تک جانے
نہ دیا صوبہ دار دلیپ سنگہ سرغنہ سرکشی نے مجہسے کہا کہ توپون کی حفاظت ہمکو
ضرور ہے آپ گارد مین جاکر آرام کیجیے آپکو اور کسی افسر کو کچہہ خوف
نہین ہے جب تک کہ آپ پلٹن کے ساتہہ رہین گے ایک پہرہ سپاہیون کا
سنگینین چڑہا کر میرے ساتہہ ہوا اور مجہکو اپنی حراست مین کوارٹر گارد

تک جہان میری چارپای بچہی ہوئی تہی لیگئے جتنے افسر تہے وہ بہی ایک قدم
بغیر پہرہ سپاہیون کے نہین جانے پاتے تہے اکثر افسرون نے مجہسے اجازت
چلے جانیکی چاہی مینے اونسے کہا کہ مین خود مثل تمہارے پلٹن کے ہاتہہ مین
قیدی ہون میرا اب کچہہ اختیار نہین ہے اور دلیپ سنگہ صوبہ دار نے مجہسے
کہا ہے کہ اگر سب افسر رات بہر چپ چاپ پلٹن کی لین مین رہینگے تو صبحکو
سب اونکو میرن گہاٹ سے دریا گوگرا کی راہ روانہ کردینگے دو افسر
جنہون نے بہاگنا چاہا تہا اونکی طرف سوارون نے جو گشت مین تہے گولیان
مارین اور پکڑ کر بلا مضرت واپس لے آئے صبحکو بروقت طلوع افتاب
سب افسر لٹینون کو اجازت ہوئی کہ کشتیون مین سوار ہو جاوین صرف
مین معہ اپنے قبائل چہاونی مین رہگیا دس بجے صوبہ دار دلیپ سنگہ میرے
پاس ایا قبل اسکے چارون طرف میرے بنگلہ کے پہرے تلنگون کے مقرر
ہوگئے تہے صوبہ دار مذکور اس ماجرے سرکشی پر بہت افسوس کرنے لگا
اور کہنے لگا کہ قسمت مین یونہین ہونا تہا پانچوین تروپ بندرہوین رسالہ
کا صوبہ دار سرغنہ امن سرکشی کا ہے اور کوئی شخص اپکے سر کا ایک بال تک
نہ چہو سکیگا سب تیاری اپکی روانگی کی مینے کرلی ہے اور امید ہے کہ اپ

باسن یہان سے روانہ ہوجاوین کیونکہ جب ۱۷ وین پلٹن یہان آجاویگی
تب آپ ہمارے اختیار سے جاتے رہین گے مین دو بجے تک چہاونی مین رہا
صبحکو مولوی نے اسسٹنٹ اپوتہیکری شفاخانہ کو میرے پاس بہیجا اور کہلا
بہیجا کہ جو واردات پیش آئی اوس سے مجہے بہت افسوس ہے اگر آپ معہ
قبایلی چند روز چہاونی مین ٹہیرنا چاہین تو مین اونکی حفاظت کرونگا یہہ مولو
وہی شخص تہا جسنے شہر فیض اباد مین فساد برپا کیا تہا اور کوارٹر گارد مین
مقید تہا جسکو سرکشون نے خلاص کیا لیکن سپاہی جو میرے بنگلہ پر متعین تہے
وہ گستاخ ہوتے جاتے تہے اور لوٹنے پر امادہ تہے اسی وجہ سے مینے جلد
چلنا مناسب جانا دو بجے دن کو مین معہ قبایل کشتی مین سوار ہوکے چلا مجہکو
معلوم نہ تہا کہ میری پلٹن نے مجہکو ۱۷ وین پلٹن کے ہاتہ جو راستہ مین پڑی
تہی بیچ دیا ہے یہہ امر مجہکو دو سپاہیون سے جو میرے ہمراہ آئے معلوم
ہوا اون دو سپاہیون کا نام ٹہاکر مصرا ور شنکر سنگہ تہا ٹہاکر مصر گرانڈیر
کمپنی کا سپاہی اور شنکر سنگہ ۷ وین کمپنی کا سپاہی تہا جب ہم اجودہیا مین پہنچے
تو ایک پکٹ سوارون کا پڑا تہا اونہون نے ہماری کشتی کو ٹہیرایا اور
کشتی کی تلاشی لیکر ہمکو آگے جانے دیا تہوڑی دور آگے بڑہے تہے تب پیچہے سے

ہمکو کسینے اواز دی اور اوڈ تابلا یا مگر سپاہیون نے جو میرے ساتھہ تھے اوسے
کہا کہ ہمکو مولوی نے روانہ کر دیا ہے رات کے ساڑھے دس بجے تھے جب ہم
۷ ، اوین پلٹن کے مقام سے گذرے اور ایک جگہہ کنارہ سے مڑکر وہان پہنچے
جہان ۷ ، اوین پلٹن کا بکٹ پڑا تہا دو نو سپاہیون نے مجہے صلاح دی کہ آپ
کشتی سے نیچے اوتر لیجے اور کنارہ کنارہ آہستہ آہستہ آئیے ہم کشتی
گر دگہی کے ایسے آن ملینگے چنانچہ ہم اوتر لئے اور دو گہنٹہ تک کنارہ کنارہ
چلے جب کشتی گرد گہوم کے ہمارے پاس آئی تو ہم سوار ہوئے اور دریا پار
ہوکے گورکہہ پور کے ضلع مین اوترجانیکا قصد کیا جب اوس کنارہ پر پہنچ
گئے تو مجھکو جو ادمی دریا مین نہانے کو ائے اونہون نے بیان کیا کہ باغی
فرنگیون کی تلاش مین پہرتے ہین اپ جلد اپنے کشتی پر سے اوتر جائیے
اور چہہ یا سات صاحب کل گورکہہ پور کی طرف گئے ہین اونسے جا ملئے
مین فی الفور کشتی سے اوترنا چاہتا تہا کہ اتنے مین چند ادمی کشتی کے پاس
آئے اور پوچہنے لگے کہ کشتی مین کون ہے ملاحون نے جو کچہہ اونسے کہا تو
اونہون نے مان لیا اور آگے چلے گئے فی الفور ہم کشتی سے اوترکر پا
پیادہ چلے اور جو کچہہ اسباب کشتی مین ساتہہ لائے تہے سب وہین چہوڑا

صرف ہماری آیا اور خدمتگار ہمارے ساتھہ ہوا راستہ مین کوئ اون کے
نزدیک ٹھہرتے ہوئے چھہ میل تک چلے جب دس بجے تو ایک گانو مین
ٹھہرے گرمی کی اوسوقت نہایت شدت ہوگئی تھی تھوڑا سا دودہ پیکر ہمنے
ارام کرنا چاہا اتنے مین ایک سوار مسلح ہاتھہ مین ایک بڑا تمنچہ لئے ہوئے
میرے پاس آپہنچا اور تمنچہ کی شست میرے سر کی طرف باندہی اور
کہنے لگا کہ جلدی اوین رحمت کے لشکر مین چلو تمہارے ہر سر کے واسطے پانسو
روپیہ مجھکو انعام ملیگا لاچار اوسکے ساتھہ ہولئے جب قریب ایک میل کے
گئے تھے تب اتفاقاً ایک لڑکا ہمسے آن ملا جسکو وہ سوار جانتا تھا اسی
لحاظ سے اوس سوار کو اور بہی جلدی پڑی اور ہمپر تاکید کرنے لگا کہ جلد
قدم اوٹھاؤ لیکن اوس لڑکے نے اوس سوار کو سمجھایا کہ ہمین پانی پی لینے
دے اور گانو مین تھوڑا سا ارام کر لینے دے سوار راضی ہوگیا اوس
لڑکے نے ایک اور لڑکے کو جلد روانہ کیا تاکہ ہمارے چھڑانے کے واسطے
مدد جلد آجاوے معلوم ہوا کہ ناظم میر محمد حسین خان اور اونکے بھتیجے
میر مہدی حسین خان کی ایک چھوٹی سی گڑہی قریب پون میل واقع
سے وہین اس لڑکے نے خبر بھیجی تہی اوسوقت ناظم موصوف نے دس یا بارہ

آدمی مسلح ہماری مدد کو بھیجے اونہوں نے ہمکو اپنے ساتھہ لیا اور اوس ہوزی
سوار کے ہتیار چہین لیئے اور اوسکے گہوڑے کی لگام پکڑکر ساتھہ لیا۔ اون
آدمیون مین سے جنکو ناظم نے ہمارے واسطے بہیجا تہا ایک آدمی نے مجہے بہت
گالیان دین اپنے پستول کی طرف دیکھہ کر قسم کہانے لگا کہ مین ان انگریزو
کو جو ہماری ذات اور ہمارا مذہب لینے آئے ہین مارونگا قریب دوپہر کے
ہم ناظم کی گڑہی مین پہنچے اوسوقت ناظم صاحب خلوت خانہ مین تہے جہان
اونہون نے ہمین بلا لیا اور ہمسے کہا کہ آرام کیجئے اور شربت پیجے اور بہت
دلجمعی کی کہ ہم پر کسی طرح کی آفت نہ آسکے گی ناظم سے ایک نوکر نے کہا کہ اصطبل
جو قریب ہے ہمارے واسطے کافی ہوگا کیونکہ بہت عرصہ تک تو اوسمین ہمین رہنا
نہوگا وہ مکان ان کتون کے مارڈالنے کے واسطے تیار کیا گیا ہے ناظم یہہ سنکر
اوسپر بہت خفا ہوا اور اوسکو بڑی لعنت و ملامت کی اور ہمسے کہا کہ آپ
کچہہ خوف مت کرو مین آپکو جبتلک کہ راستہ صاف نہین ہوجاتا آپ کو رکھہ لونگا
بخوبی نہین پہنچ سکتے نہین جانے دونگا دوسرے روز ناظم کو خوف ہوا کہ
مبادا ۱۷ اوین پلٹن کو ہمارے چہپنے کی یہان خبر ہو جاوے اسواسطے اونہون
نے ہمین ہندوستانی پوشاک پہنوا دی ناظم صاحب نے مجہے اپنے کپڑے دیئے

اور بیگم صاحبہ نے میری میم اور لڑکی کو زنانہ کپڑے پہنائے بعد ازان
ناظم صاحب نے ہماری پوشاک اور آدمیون کو پہنا کے بحراست چند آدمیون
کے نو بجے رات کو روانہ کیا تاکہ تمام اونکے نوکر اور گنوار جان جاوین کہ ناظم
نے صاحب اور میم صاحبہ کو اپنے یہان نہین رکھا اور نکال دیا آدھی رات کے
قریب وہ لوگ تھوڑی دور جا کر اور پھر اپنی پوشاک پہن کر واپس آگئے
اس حکمت سے سواے چند معتمدان خاص ناظم صاحب کے اوسیکو ہمارا
وہان سے چلا جانا ثابت ہو گیا نو روز تک ہم زنانہ کے پیچھے ایک چھپر
مین پوشیدہ رہے اور ناظم صاحب نے ہماری بڑی مہربانی کی اور
ہماری خاطرداری مین کوئی دقیقہ واگذاشت نہ کیا کہانے کو بہت سا آتا تھا
اور ہر روز ناظم خود ملنے کو آتے تھے ساتوین روز ناظم ہمارے پاس آئے اور
اطلاع کی کہ صاحب کلکٹر گورکھپور اپنے علاقہ پر آگئے ہین اگر آپ اونکو
ایک چھٹی دین تو مین اوسکو اونکے پاس بھجوا دون جمعرات کے روز ۱۸
تاریخ جون کو خبر اوڑی کہ باغی قلعہ پر حملہ کرنیکو چلے آتے ہین ناظم نے یہہ سنکر
میری میم اور لڑکی کو اندر زنانہ مین چھپا لیا اور مجھکو لکڑی کے تاریک
گودام مین پوشیدہ کیا لیکن جب سوار نزدیک آگئے تو معلوم ہوا کہ وہ باغی

نہین ہین صاحب کلکٹر گورکہہ پور کے بہیجے ہوئے ہین اور ہمکو لینے آئے
ہین ناظم صاحب نے میری میم اور لڑکی کے واسطے پالکیان منگوا دین اور
مجہکو گہوڑا دیا اور گیارہ بجے دن کے اوس تاریخ کو ہم اوس مہربان
اور عالی منش ناظم سے رخصت ہوئے اور راہو راہوتے ہوے چار بجے
شام کو ہم کپتان گنج پہنچے جہان مینے سارجنٹ لُشر متعلقہ توپخانہ فیض اباد
کو پایا جو سوار کہ ہمارے لینے کے واسطے آئے تہے اونہون نے سارجنٹ
صاحب موصوف کو بہی چہڑا یا تہا دوسرے روز ہم بستی مین پہنچے جہان اوسبرن
ایجنٹ افیون نے ہماری بڑی تواضع کی اور انگریزی کپڑے پہننے کو دیے
تین روز اونکے پاس ٹہیر کر ہم گورکہہ پور گئے اور وہان سے اعظمگڈہ
ہوتے ہوئے غازی پور پہنچے

بیان سارجنٹ لُشر متعلقہ توپخانہ میدانی نمبر ۱۲ اور باب سرکشی فیض اباد

اٹہوین جون کی صبحکو خبر ائی کہ ۱۷ وین پلٹن پیادگان جسنے اعظمگڈہ مین بغاوت
کی قریب آن پہنچی اور صبحکو فیض اباد مین داخل ہوگی میجر ملز صاحب حاکم
توپخانہ نے مجہکو حکم بہیجا کہ مین اپنے عیال و اطفال کو فی الفور راجہ مانسنگہ

کی حمایت اور حفاظت مین شاہ گنج کو بہیجدون چنانچہ مینے ایسا ہی کیا اور
اپنے کنبہ کے ساتھہ اور غیر متعہد افرونکے عیال و اطفال کو روانہ شاہ گنج
کیا شام کو کرنل لینوکس صاحب حاکم اعلی فوج نے دو کمپنیون بائیسوین
پلٹن کو حکم بہیجا کہ ہمارے توپخانہ کی مدد کو جاوین اور توپخانہ کے دونو
طرف مقیم ہون چنانچہ پلٹن مذکور نے بجا اوری حکم کی کی افر اور سپاہی
گورہ اور ہندوستانی مقابلہ کے واسطے توپون پر مستعد رہے گیارہ بجے
رات کو چہٹی پلٹن پیادگان نے ائین آودہ کی لین مین بگل ہوشیاری کا
پہنکا اوسکی اواز سنتے ہی ہندوستانی گولہ اندازون نے توپین گراب
سے بہرلین اور فلیتہ والون نے فلیتے روشن کئے دونو کمپنیان ۲۲ وین
پلٹن کی جو توپخانہ پر متعین تہین بندوقین بہرکر توپخانہ مین آگہسین اور
بندوقون کے منہہ کی شست گولہ اندازون کے سرون کی طرف باندہی
کرنل لینوکس صاحب اور اور انگریزی افر فی الفور وہان تشریف لائے
اور تلنگون کو ہرچند سمجہایا کہ توپون کے پاس سے چلے آوین لیکن اونہون نے
نہ مانا اتنے مین کل بائیسوین پلٹن تیار ہوکر غل مچاتی ہوئی توپخانہ کی طرف
ائی اور وہان پہنچکر ہم سب انگریزون سے کہا کہ توپون کے پاس سے

ہٹ جاؤ ۔ تو ہین تمہاری نہین ہین یہہ تو ہین ہماری ہین تب ہم سبکو وہ
اپنی حراست مین کوارٹر گارڈ کے مقام پر لیگئے جہان تمام شب نظر بند رکہا
صبحکو پلٹن مذکور نے ہمکو اپنی حراست مین کنارہ دریا تک پہنچا دیا جہان چند
کشتیان ہمارے واسطے مہیا کر دی تہین اور جنمین ہمکو سوار کرا دیا جبکہ ہم گہاٹ
پر تہے اوسوقت خبر پہنچی کہ فوج خزانہ سرکاری لے رہی ہے یہہ سنکر جو سپاہی
ہمارے ہمراہ آئے تہے وے بجلدی تمام واپس چلے گئے بندرہوین رسالہ
کے پانچوین تروپ کا رسالہ دار اس بغاوت کا سردار تہا چار کشتیان ہمارے
واسطے گہاٹ پر تیار رہتین مگر ملاح نہ تہے لاچار ہم سب اون چارون کشتیون
مین سوار ہوئے اور خود ہی کشتیون کو روان کیا جبکہ ہم وہان سے روانہ
ہوئے تو پیچہے سے بائیسوین پلٹن کا ایک سپاہی تیغ علی خان نام جو اپنی پلٹن
کے ساتہہ داخل سرکشی نہین ہوا ایک چہوٹی کشتی مین آتا ہوا معلوم ہوا اور
آواز دی کہ مجہکو آپ اپنے ساتہہ لے لیجئے چنانچہ اول کشتی مین اوسکو ہمنے لے لیا
قریب ایک گہنٹہ بعد وہ ایک گانو مین گیا اور دو کشتیون کے واسطے ملاح ڈہونڈہ کے
لے آیا تہوڑی دیر بعد جو ملاحون کے حاصل کرنے مین لگی ہم وہان سے چلے کشتی
اول اور دوم قریب اٹہہ یا نو بجے صبح کے شہر اجودہیا سے گذر گئی کشتی سوم

نے اجودہیا مین قیام کیا اور چوتہی کشتی کا اوسوقت حال معلوم نہوا وہ
نظر سے غایب ہوگئی اجودہیا سے تین میل چلکر ہم ٹہیرے اور تیسری اور
چوتہی کشتیون کا دو گہنٹہ تک انتظار کیا مگر جب کچہہ نشان اونکے آنے کا نہ
دیکہا تب ہم آگے بڑہے جب نو کوس گئے تب ہمنے دور سے دیکہا کہ چند
ادمی دہنے کنارہ پر ہمارے آنے کی اطلاع کرنیکو دوڑے جاتے ہین یہہ
دیکہہ کر ہمکو شبہہ ہوا کہ یہان خیر نہین ہے اور ہمکو دیدہ و دانستہ دریا مین
باغیان فیض اباد نے بہیجا ہے تہوڑی دور آگے بڑہ کر ہمنے دیکہا کہ ایک رسالہ
سوار اور ایک پلٹن پیادہ کنارہ پر ہمارے انتظار موجود ہے اب کوئی
اور علاج نظر نہین اتا تہا لاچار اگے بڑہے جب ہم اونکے نزدیک پہنچے
اوسیوقت اونہون نے ہمپر اگ برسائی سارجنٹ میجر میتہیوس جو کشتی
کہے رہے تہے اول مارے گئے اونکے پیچہے سر مین گولہ لگا ایک اور گولہ میری ٹوپی
مین لگا ٹوپی اوڑکر دریا مین جا پڑی مگر مجہکو کچہہ ضرر نہ پہنچا دوسری کشتی ہمسے
سو گز پیچہے تہی جب اوس کشتی کے صاحبون نے ہمپر یہہ افت دیکہی تو اونہون
نے اپنی کشتی کو ایک ریتی مین چڑہا دیا جسکے چارون طرف پانی تہا اور ہم جو
اول کشتی مین سوار تہے اپنی کشتی کو دوسرے کنارہ پر لیگئے اور وہان کشتی

سے اوتر پڑے اوسوقت کرنل گولڈنی صاحب کمشنر نے ہمسے کہا کہ ہم اپنے سب ہتیارون کو الگ رکہدین اور انتظار کرین شاید کہ سرکش لوگ ہمسے کچہہ شرط مصالحت کر کے ہمین چہوڑ دین مگر سرکش لوگ برابر ہماری اور دوسری کشتی پر فیر کیا کرے چند باغی کشتیون میں سوار ہو کے ہماری جانب آئے اور جب وہ بیچمین دریا کے پہنچے تو اونہون نے ہمارے اوپر بندوقین مارنی شروع کین اوسوقت کرنل گولڈنی صاحب نے ہمسے کہا کہ اب ان نمکحرامون سے مطلق امید رحم کی نہین ہے جس سے بہاگا جاوے وہ جلد بہاگ جاوے البتہ مین پیرسال ہون مجہسے نہین بہاگا جاویگا ہم مع تیغ علی خان کے سات ادمی تہے ہمنے بصلاح کرنل صاحب ممدوح وہان سے بہاگنا شروع کیا پہر ہمکو نہین معلوم ہوا کہ کرنل صاحب اور اور صاحبونکا جو دوسری کشتی مین تہے کیا حال ہوا ہم تہوڑی دور بہاگے تہے کہ راستہ مین ایک چوڑا دریا حایل ہوا اب بڑے شش و پنج مین تہے کہ دریا پار کیونکر ہون اور کہان جاوین اتنے مین چند ادمی ہماری طرف آتے ہوئے نظر پڑے یہہ دیکہہ کر علاوہ سارجنٹ اڈوارڈز اور تیغ علی خان کے ہم سب دریا مین کود پڑے تاکہ پار ہو جاوین تہوری دور تیر کر گئے تہے کہ تیغ علیخان نے ہمکو اواز دی کہ

واپس چلے اُو وہ ادمی سپاہی نہین صرف دہقانی ہین مین اور لفٹننٹ رچی
صاحب اور لفٹننٹ کالی صاحب پہر واپس آئے لیکن لفٹننٹ کری صاحب
اور لفٹننٹ پارسنز صاحب ہمسے آگے بڑہ گئے تہے پہرتے وقت راہ مین
ڈوب گئے مین بہی دو مرتبہ ڈوبتے ڈوبتے بچگیا ایک دہقانی نے وقت پر مدد
کرکے مجہے نکال لیا کنارہ پر آتے ہی ہمکو ایک کشتی نظر پڑی جسمین ہمنے سمجہا
کہ یہہ لوگ ہمارا سراغ لگانے اٰئے ہین یہہ دیکہتے ہی ہم وہان سے بہاگ گئے
جب بہاگتے بہاگتے تہک گئے تو ایک جگہہ کنارہ دریا پر جہان لنبی لنبی گہاس
اوگ رہی تہی جا چہپے تیغ علیخان ہمسے بچہڑ گیا جب کہ ہم گہاس مین چہپے تہے
اوسوقت ایک لڑکے نے جو مویشی چگا رہا تہا ہمکو دیکہا وہ اوسوقت اپنی
بہنسون کو پانی مین نہاکے اور ایک بہنس کی پیٹہہ پر سوار ہوکے دریا پار چلا گیا بعد
دریا پار ہونیکے اوسنے گانوکے جمعدار سے ہمارا حال کہا تہوڑی دیر بعد جمعدار
خود آیا اور ہمکو اواز دی اور کہا کہ خوف مت کرو پہر وہ ایک کشتی لایا جسمین
ہمکو بیٹہاکے اپنے گانو مین اوس پار دریا کے لیگیا اوسنے بیان کیا کہ
تیغ علیخان نے مجہکو سب احوال اپکا بیان کیا اور درخواست کی تہی کہ اپکو تلاش
کرانے کے واسطے ادمی بہیجون لڑکا جو مویشی چرا رہا تہا اوسنے اپکو پوشیدہ

دیکھہ کے مجھے اطلاع دی اس جمعدار نے ہمپر بڑی مہربانی کی اور کھانا مہیا کیا
اور چارپایان آرام کرنیکو دین ادہی رات تک ہم اس جمعدار کے چھپر مین
رہے اوسوقت چاندنی خوب کھل رہی تہی اسواسطے ہم وہان سے امورا
کی طرف چلے دوسرے گانوتک جمعدار خود ہمارے ہمراہ آیا تہوڑی دور گانو
رہا تہا کہ قزاقون نے ہمین آگھیرا ہمنے ہرچند بیان کیا کہ ہمارے پاس کچھہ
نہین ہے مگر اونہون نے نہ مانا اور خود ہماری تلاشی لی لیکن جب ہمارے
پاس کچھہ نہ پایا تو ہمکو چھوڑ دیا جب گانو مین پہنچے تو جمعدار نے ہمکو چوکیدار کے
سپرد کیا اور کہا کہ دوسرے گانوتک صاحبون کو پہنچاکر وہان کے چوکیدار
کے حوالہ کرآ اسیطور ہر گانو گانو ہوتے ہوئے امورا پہنچے یہان ہم ان
صاحبون سے ملاقی ہوئے جو ہمارے ہمراہ فیض اباد سے کشتی
مین سوار ہوئے تہے اونہون نے بیان کیا کہ چونکہ وہ اپنی کشتی کو ہماری
کشتی کے ساتھہ نرکھہ سکے اسی وجہسے اونہون نے کشتی کو چھوڑ دیا
اور خشکی کی راہ ضلع گورکھہ پور کی جانب پاپیادہ چلے ان سب صاحبون
کو صحیح دیکھہ کر ہم بہت خوش ہوئے کیونکہ ہمارے پاس تو ایک لکڑی تک
بہی نہ تہی تیغ علیخان بہی اب ہمارے ساتھہ تہا قبل پار ہونے دریا کے وہ

ہمسے بچہہ کیا تہا مگر بعد ازان وہ ہمکو اوس گانو مین ملگیا جہان کے جمعدار
نے ہماری اتنی تواضع کی چند منت اوراہین ٹہیر کر پہر ہم سب آگے بڑھے
اوراکے تحصیلدار نے دو دو روپیہ ہم سب صاحبونکو دئے اور لفٹننٹ
رچی صاحب اور لفٹننٹ کاٹلی صاحب کو ایک ایک ٹٹو سواری کے واسطے
دیا اور اگانو سے قریب سات بجے صبح کے دسوین تاریخ جون کو کپتان
گنج کی طرف چلے اور دو برقنداز تہانہ کے ہمارے ساتہہ ہوے ہم کپتان گنج
بخیریت پہنچ گئے اور تحصیل مین دریافت کیا کہ قصبہ بستی مین اب کوئی انگریز
ہے یا نہین جمعدار نے ہمسے کہا کہ بستی مین کوی صاحب نہین ہے اور ۱۷
وین پلٹن کے کچہہ سپاہی معہ خزانہ گورکہہ پور سے کوچ کرتے ہوئے
فیض اباد کی جانب جاتے ہین اور بستی مین مقیم ہین اوسطرف اپ مت
جائیے مگر گائے گہاٹ کی طرف جائیے جہان آپکو دانا پور جانیکے واسطے
کشتیان ملجاوینگی جمعدار نے ہمکو پچاس روپیہ دئے اور سب صاحبون
کے واسطے ٹٹو مہیا کر دے اور تین برقنداز ساتہہ دئیے اور ہدایت
کی کہ ہمکو گائے گہاٹ تک بخوبی پہنچا آوین وہان سے چلکر جب قریب اٹہہ
میل کے ائے تو مہادوبہ گانو نظر ایا ایک برقنداز نے ہمسے کہا کہ اس گانو

مین چلکے زرا ارام کیجئے اور شربت وغیرہ پلانے کا اقرار کیا ہمنے قبول
کیا جنانچہ وہ برقنداز بہ بہانہ مہیا کرنے شربت اور مکان وغیرہ کے آگے
بڑھا ہمکو مطلق کچہہ خیال خوف کا نہ تہا جب گانوکے نزدیک پہنچے تو وہ برقنداز
ہمسے پہر آن ملا اور دوسرے دو برقندازون سے کچہہ علیحدہ گفتگو کی جب
ہم گانومین پہنچے تو دیکہتے کیا ہین کہ کل گانو مسلح ہے الا اسکا ہمنے کچہہ خیال
نہ کیا وہ تینون برقندازون کے ہمراہ گانومین ہوگئے گذرے جب گانوکے پرلی
طرف پہنچے تو وہان ایک نالہ پار کرنا پڑا جسمین کمر کمر پانی تہا جسوقت
ہم نالہ مین اوترے اوسیوقت گانوکے سب ادمی تلوارین اور بندوقین
لیکر ہماری قتل پر امادہ ہوئے یہہ دیکہہ کر ہمنے نالہ پار کرنے مین بڑی جلدی
کی مگر لفٹننٹ لنڈ نے صاحب پیچہے رہگئے جنکو گنوارون نے ٹکڑے کر ڈالا
جب ہم اوس پار نالہ کے پہنچے اوسوقت تمام گنوارون نے اکٹھا ہوکر
ہمارے اوپر غضب حملہ کیا اور پانچ صاحبونکو مارکر اونکے ٹکڑے کئے
مین اور لفٹننٹ کاٹلی صاحب وہان سے بلاتحاشہ بہاگے قریب تین
سو گز بہاگ کر لفٹننٹ کاٹلی صاحب نے کہا کہ مجہسے اب نہین بہاگا جاتا
یہہ کہکر وہ کہڑے ہوگئے گنوار جو ہمارا تعاقب کرتے چلے آتے تہے اونہون نے

اونکے بہی ٹکڑے کر دئے بعد ازان وہ سب میری طرف بہاگے مگر چونکہ مین بہت دور آگے
نکلگیا تہا تولاچار اونہون نے میرا تعاقب چہوڑ دیا اب مین صرف تن تنہا رہ گیا
سب میرے ہمراہی مارے گئے اور تیغ علیخان بہی نہین معلوم کہان بچہڑ گیا چلتے
چلتے تہوڑے عرصہ کے بعد ایک گانو کے قریب پہنچا جہان ایک برہمن راستہ مین
ملا جس سے مینے التجا کی کہ تہوڑا سا پانی پلادے برہمن نے میرا حال پوچہا کہ تم
کہان سے آیا اور تجہپر کیا آفت گذری مینے مختصراً اپنا قصہ اوسکو کہہ سنا یا
اوسکو میرے حال پر ترس آیا اوسنے میری دلجمعی کی اور کہا کہ میرے گانو مین
تم پر کوئی افت نہ اوے گی اور چونکہ یہہ برہمنو نکا گانو ہے تو کسی اور گانو
کے گنوارو نکا مقدور نہین ہے کہ یہان اکر تم کو اذیت پہنچاوے وہ مجہکو ایک
درخت کے نیچے بٹہا کر چلا گیا تہوڑی دیر بعد وہ بہت سا شربت لیکر میرے پاس آیا
مین اوسکو سب پی گیا اوسوقت پہر وہ چلا اور مجہسے کہا کہ بابو بلی سنگہ گانو
کے قریب آن پہنچا ہے اگر تم اپنی جان بچا یا چاہو تو یہان سے جلد بہاگو
مینے اوسوقت ہرچند بہاگنا چاہا مگر ایک قدم بہر بہاگ نہ سکا لاچار خدا امان خدا
چلا اور مینے چاہا کہ کسی جگہہ مین اپنے تئین چہپاؤن گانو کے اندر ایک گلی
مین ایک بڑہیا عورت نے مجہے ایک خالی جہونپڑا بتایا اوسمین گہاس

بہری تہی جسکے اندر مین چہپ رہا تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ بابو بلی سنگہ کے
ادمی میری تلاش مین آن پہنچے اور برچہیان اور تلوارین گہاس کے اندر
کرنے لگے اور مجہے جلد بال پکڑکے باہر گہسیٹا اور ازدحام مین جو اوسوقت
جمع ہوگیا تہا کہڑا کیا جنہون نے ہر طرح کی گالیان مجکو دین بعد ازان وہ
مجہکو اگے لے چلے اور پیچہے سے ایک ہجوم کثیر میرے ساتہہ تہا جو میرے پیچہے
تالیان بجاتے اور گالی اور طعن دیتے ہوے چلتے تہے اور گانو گانو مجہکو کہڑا
کرتے تہے اور ہر گانو مین پہنچکر بلی سنگہ کے ادمی مجہسے کہتے تہے کہ گردن جہکا کر
گہٹنون پر کہڑا ہوجا اور بلی سنگہ سے اجازت میرے سر جدا کرنیکی چاہتے
تہے مگر وہ ہر دفعہ کہتا تہا کہ اگے گانو مین جاکر قتل کرنا اخر کو شام کے وقت
ایک گانو مین پہنچکر مجہکو ایک مکان کے صحن مین لیگئے جہان کاٹ مین میرا پیر دیکر
قید کیا رات کو بلی سنگہ کا بہائی اوسپر خفا ہوا اور مینے اوسکو یہہ کہتے ہوے
سنا کہ یہہ چلن تمہارا اچہا نہین ہے اور خبردار رہو کہ جو حرکت تمنے اج دن
مین کی ہے اوسکا ثمرہ شاید تمہے ملے اونکا اپسمین جہگڑنا میرے واسطے بہت
مفید ہوا تین بجے پچہلی شب کو بلی سنگہ میرے پاس آیا اور مجہکو کاٹ
سے خلاص کردیا اور مجہسے کہانیکے واسطے پوچہا اوسوقت بلی سنگہ کا مزاج

به نسبت ونکے مینے بالکل مختلف پایا دوسرے روز صبح کو بدذات جعفر علی
معہ اپنے ہمراہیون کے پہنچا اس شخص کو مینے پہچان لیا اسنے اگلے روز
لفٹننٹ رچی صاحب کو گولی سے مارا تہا اور میری طرف بہی نشانہ چلایا
تہا اسبات کی اوسنے بلی سنگہ کے سامنے شیخی ماری اور مجھکو دیکہہ کے
اوسنے بلی سنگہ سے کہا کہ اسکو میرے حوالہ کردو مین اسکو زندہ جلاؤنگا
بلی سنگہ نے جواب دیا کہ یہہ شخص کسیکے حوالہ نہین کیا جاویگا آپ یہانسے
چلے جاوین تب اوس بدذات نے مجھسے کہا کہ تیری قسمت بہت اچھی ہے
دسوین تک مین بلی سنگہ کے مکان پر رہا اور مجھے وہان کسیطور کی تکلیف نہین
ہوئی یہہ امر بلی سنگہ کے بہائی کے باعث سے ہوا جسنے میرے حق مین اپنے
بہائی سے اوس رات خفا ہوکے کچہہ کہا تہا دسوین روز مسٹر بیبی صاحب
نے ایک ہاتہی اور چند آدمی ہمراہی دارونعہ کے میرے واسطے بہیجے دارونعہ نے
بمشکل بلی سنگہ کو سمجہاکے مجہے اپنے ساتہہ لیا اور مین خوشی خوشی دارونعہ کے
ساتہہ ہولیا اسکے قبل مسٹر کوک صاحب نیل اور مسٹر پیٹرسن صاحب
کلکٹر گورکہپور نے چند بار مجہے بلی سنگہ کے پاس سے بلانا چاہا تہا لیکن بلی سنگہ
نے مجہے نہ چہوڑا مین اسجگہہ ان تینون صاحبونکی شکر گذاری ادا کرتا ہون

اونہون نے میرے اوپر بڑا احسان کیا ہے جب مین مسٹر پیبی صاحب
پاس پہنچا تو اونکے ہمراہ کپتان گنج گیا جہان مین کرنل لینوکس صاحب
کو دیکہہ کر نہایت خوش ہوا اسجگہہ ہم اوس روز اور رات کو رہے صبحکو
کرنل لینوکس اور اونکے قبائیلون کے ہمراہ بستی کی جانب چلا چند سوار
ہمارے ساتھہ تھے بستی مین اوسبرن صاحب صاحب ایجنیٹ افیون
نے ہماری بڑی تواضع اور مہمانداری کی ان صاحب اور کرنل لینوکس
صاحب کے احسانات اور مہربانیون کو کبہی نہ بہولونگا اسجگہہ مین اون
دونو صاحبونکا دل سے شکر بجالاتا ہون بستی مین تیغ علیخان ہی ہمسے
آن ملا جو مہادوبہ کی قتل سے بچکر بہاگ گیا تہا دو روز ہم بستی مین رہے
بعد ازان گورکہہ پور کی طرف کوچ کیا اور وہان سے پہر اعظمگڈہ اور اعظمگڈہ
سے غازی پور گئے ۲۶ تاریخ جون کو مین غازی پور پہنچا اور خداوند تعالے
کا سجدہ شکر بجالایا جسنے مجھے سب مشکلات سے بچاکر یہان زندہ
پہنچایا

سرگذشت پرشادی پور

پرشادی پور بہی اودہ کا ایک ضلع ہے اول پلٹن پیادگان ملک اودہ
اسجگہہ مقیم تہی کپتان طامپسن صاحب اس پلٹن کے حاکم تھے جنکو اپنی پلٹن

پر بڑا اعتبار تہا اور واقع مین اول اس پلٹن کا عندیہ سرکشی نہین معلوم
ہوتا تہا جب چارونطرف کے سرکشون نے آکر انکو ترغیب دی تو اونہون نے
بہی دسوین تاریخ جون کو سرکار سے انحراف کیا تاہم اپنے افسرون سے
کچہہ نہ بولے اور اونکو پرشادی پور سے بخیریت تمام روانہ الہ اباد کردیا
بلکہ چند سپاہی پلٹن مذکور اپنے افسرون کے ہمراہ بہی گئے چہٹی سرکاری
مرقومہ ذیل سے سرکشی پرشادی پور کا احوال مفصل معلوم ہوگا

ترجمہ چہٹی کپتان طامسن صاحب بنام سکرتری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲۰ جون ۱۸۵۷ء

اس رپورٹ کو گورنمنٹ کی اطلاع کے واسطے بہیجنے مین اپنا شرف جانکر
عرض پرداز ہون کہ پلٹن اول پیادگان نے ائین آودہ نے جو میرے زیر حکم
تہی پرشادی پور ضلع آودہ مین دسوین تاریخ ماہ حال کو سرکشی کی
باوجودیکہ اونکے بہائیون اور رشتہ دارون نے جو باغی اور ہتیار چہینی ہوئی
پلٹنون سے آئے اونکو ترغیب دی اور جہوٹی جہوٹی خبرین اونکو سنائین
لیکن تاہم نوین تاریخ تک اس پلٹن کا چال وچلن بہت عمدہ اور قابل
تحسین تہا وہ برابر اپنے کارتوس کاٹتے رہے اور صفتے اور طعنہ

مارتے تہے کہ ان کارتوسون مین کونسی قابل اعتراض چیز ہے جسپر اور لوگون نے اتنا
بہتان باندہا ہے بعض بدمعاشون نے صدر بازار کے آٹے مین ہڈیان ملوا دین
تاکہ یہہ لوگ سرکار سے بگڑ جاوین مگر اس پلٹن کے سپاہی مطلق کچہہ نہ بولے
اور بیان کیا کہ ہمکو اپنے ولائتی افسرون پر اعتماد کلی ہے وہ کبہی ایسا
امر نکرینگے نوین تاریخ سب امن وامان تہا اوسی روز ایک تروپ
تیسرے رسالے ایئن اودہ کا پرتاب گڈہ سے یہان پہنچا سہپہر کو اسی
تاریخ ایک سوار دوڑا ہوا آیا اور اس بہانہ سے کہ وہ فوج سرکش سے
علیحدہ ہوکر چلا آیا ہے اطلاع دی کہ ایک رسالہ اور ایک غول پلٹن پیادہ سرکش
معہ دو ضرب توپ دو میل کے فاصلہ پر آن پہنچا ہے اور اوسی وقت یہہ خبر بہی پہنچی کہ
سلطانپور سے فوج باغی ہماری طرف حملہ کرنیکو آتی ہے یہہ خبر پاکر مینے اپنی پلٹن
کو پریڈ پر کمر بند کیا اور ایک دفعہ دار کو معہ اوسکے ہمراہیان اس خبر کی صداقت
کے واسطے روانہ کیا تہوڑی دیر بعد وے لوگ واپس آئے اور بیان کیا کہ سب
جہوٹ ہے بعد ازان مینے پلٹن کو پریڈ سے رخصت کیا اور خود بہی تہوڑی دیر
بعد اپنے بنگلہ کو چلا گیا شام کے وقت سپاہی اپنے افسرون سے ملتجی ہوئے کہ سب صاحب خاص
لین سپاہیون مین رہین تاکہ اگر باغی فوج حملہ آور ہو تو وہ لین مین بہ نسبت اپنے

بنگلون کے زیادہ تر محفوظ رہینگے چنانچہ افسرون نے سپاہیون کے کہنے کو قبول کیا مجکو
دیکہتا کیا ہون کہ کل پلٹن وردی پہن کر آراستہ ہے یہہ دیکہہ کر مجہے شک ہوا کہ
خیر نہین ہے بروقت استفسار ہندوستانی افسران پلٹن نے بیان کیا کہ پلٹن نے سرکشی
کی تہوڑی دیر بعد مینے یہہ بہی سنا کہ کپتان بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر سلون کو سرکشی
کی خبر ہوگئی اور اونہون نے علاقہ چہوڑکر چلے جانیکا ارادہ کرلیا ہے مین جاہتا تہا
کہ پلٹن میں سے اچہے اچہے آدمیون کو جو ہت تہے علیحدہ کرلوین چنانچہ مینے اونسے کہا
کہ وہ لوگ بدمعاشان پلٹن سے علیحدہ ہوکر اپنے افسرون کے ہمراہ الہ آباد چلین
تہوڑی دیر بعد ہندوستانی افسر میرے پاس آئے اور مجہسے کہا کہ اب خزانہ بہر طور
چہوڑ دینا چاہئے جسکے لٹجانے مین شک نہین ہے مگر توقع یہہ ہے کہ آپ ہم لوگون کو چہہ
چہہ مہینہ کی تنخواہ دیدین تاکہ ہم افسران انگریزی کے ہمراہ چلین یہہ اونکا کہنا مینے
قبول کیا اور روپیہ کو حسب مراد اونکے تقسیم کیا لیکن باقی جو روپیہ خزانہ مین رہا
اوسکا بہی اونکو بڑا لالچ ہوا جب مینے دیکہا کہ اب سرکشی کامل ہوگئی تب مین کپتان
بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر کے مکان پر گیا اور تجویز کی کہ سب افسرون کو لیکر جابجے یہان سے
کوچ کرون لیکن مین پہر پلٹن کی لین مین گیا اور اونسے کہا کہ جو جو سپاہی اپنے
افسران انگریزی کے ہمراہ چلنا چاہتے ہین سڑک پر جمع ہوجاوین بعد ازان مین

پہر کپتان ہیر و صاحب کے مکان پر گیا اور وہان سے ہم سب انگریز جمع ہوکر چہاونی پلٹن کے بیچ سے
ہوتے ہوئے اور پلٹن کے گارڈ کے سامنے ہوکے چلے تمام پلٹن کے آدمی بندوقین بہرے ہوئے جمع تہے
لیکن وہ ہمسے معترض نہوئے جب ہم چہاونی سے نکلگئے تو خود راجہ منونت سنگہ تعلقہ دار مع
اپنے ہمراہیون کے ہمین اپنی حراست مین قلعہ دہارو پور لیگئے اور ہماری سب طرح سے
خاطر داری کی اور جب کہ الہ اباد کا احوال بخوبی معلوم ہوگیا تو راجہ صاحب نے خود اپنے ہمراہ
ہم سبونکو ۳ تاریخ جون کو الہ اباد پہنچا دیا مین بانکسار بیان کرتا ہون کہ نوین تاریخ
جون تک پلٹن کا چلن جیسا چاہیے ویسا رہا لیکن اوس رات کو نیدر رہو پلٹن ایٹین
رسالہ کے سوار جنہون نے سلطان پور مین بغاوت کی آئے اور پلٹن کو سمجہایا کہ اگر تم بغاوت
نکروگے تو گورہ فوج مین جتنی سرکش فوج ہے وہ تمکو مغلوب کریگی علاوہ ازین ۳۷ وین اور
۴۵ وین اور ۵۷ وین پلٹنون کے آدمیون نے یہہ دروغ خبر مشہور کی کہ انگریزون نے
ہماری پلٹنون کے اول ہتیار چہین لیے اور بعد ازان ہمپر آگ برسائی ان باتون نے پلٹن کو غارت
کردیا دال پیہہ پلٹن ہمیشہ نیک چلنی کے واسطے مشہور تہی اگر خزانہ مین روپیہ بہت نہوتا تو
تعالی ہے کہ کبھی سرکشی نہوتی اونکے چلن سے معلوم ہوا کہ اونکو کوئی سبب ناراضگی نہتہا اور اونکو اپنے
افسرون کی محبت تہی جس باعث سے اونہون نے سب انگریزون کو چہاونی سے چلا جانا دیا ہمارے چلنے کے وقت پلٹن کا
پانسا ہزار ہی ہمارے ساتہہ ہولیے لیکن آہستہ آہستہ کم ہوگئے الہ اباد تک کل چہہ سپاہی اور ایک جمعدار اور ایک حوالدار ہمارے

شکریہ

حصہ اول سے حصہ ہفتم تک ہمکو تالیف کرنے اس کتاب مین کتب انگریزی مفصلہ ذیل سے بہت مدد ملی ہے اونکا ہم پر شکر واجب اور فرض ہے اور یقین ہے کہ کسی موقع پر اونکا ادا ے شکر قرار واقعی کرینگے۔ چیمبر صاحب کی تاریخ بغاوت ـــ سوانحات سرکشی ہند مطبوعہ کلکتہ ـــ انیلز آفدی انڈین ربلین ـــ محاصرہ دہلی مصنفہ جناب پادری روٹن صاحب ـــ مہم یکسالہ در ہند مصنفہ جناب کپتان مڈلے صاحب ـــ یادداشت مہم سرمائی در ہند مصنفہ جناب کپتان اولیور جونز صاحب ـــ واقعات ذات خاص در زمانہ سرکشی ہند مصنفہ جناب ولیم اڈوارڈس صاحب ـــ وقایع سرهنری هیولاک صاحب مصنفہ جناب پادری ولیم بروک صاحب ـــ قیدیان فرنگ در اودہ از اہتمام جناب وانلی صاحب ـــ سرکشی اودہ از تصنیف جناب مارٹین گبنس صاحب ـــ اٹھرہ ہینہ کی مہم برخلاف فوج بنگال از تصنیف جناب کرنل جارج کوپر صاحب سی بی ـــ واقعات محاصرہ لکھنو از تصنیف جناب میم صاحبہ ـــ تاریخ سرکشی بجنور از تصنیف جناب سید احمد خان صاحب ـــ اظہارات شاہ دہلی مطبوعہ سرکار عالی وقار ـــ اخبارات مفصل ٹ وہلی گزٹ وغیرہ ـــــــــ

Part VII Jan: 1860

HISTORY

OF THE

Indian Revolt

BY

Mookund Laill, G.M.C.B.

Sub: Asst: Surgeon.

Price 8 anns

AGRA

Printed by Sheo Narain
at Moofeed Khulaik Press Agra

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ہشتم

بقیہ سرکشی اودہ

سرکشی سلطان پور مختلف احوالون سے واضح ہے کہ سلطان پور مین نوین تاریخ جون کو سرکشی ہوئی اور اول پولیس کی پلٹن نے سرکشی شروع کی اور لفٹنٹ کرنل فشر صاحب جو اوس تاریخ صبح کو بعد ملاقات مسٹر بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطان پور چہاونی کو جاتے تھے زخمی کیا صاحب زخمی ہوکر بیدرہوین سوار بے آئین رسالہ کی لین مین پہنچے جس رسالہ کے یہہ صاحب حاکم اعلیٰ تھے وہان پہنچکر کپتان اے گبنگز اور لفٹنٹ سی ڈبلیو ٹکر صاحب اونسے ملے ان صاحبون نے اونکو بمشکل ایک ڈولی مین ڈالا لیکن کرنل صاحبکو معلوم تھا کہ زخم قاتل لگا ہے اسواسطے اونہون نے دونو افسران موصوف سے بصد التجا کی کہ تم مجکو اب چھوڑ دو اور اپنی جانونکی فکر کرد

اسی اثنا میں رسالہ مذکور بھی بگڑ گیا اور کرنل صاحب اور کپتان گنگز صاحب کو
ہلاک کیا مگر لفٹنٹ ٹکر صاحب بچکر بھاگ گئے ۔

اظہار شیخ امام بخش داروغہ جیلخانہ سلطان پور مرقومہ سوم ستمبر ۱۸۵۸ء

قصبہ چاندا مین جو سلطان پور سے دس کوس جانب مشرق واقع ہے
مابین زمینداروں کے تنازع ہو گیا تھا اُسکی تحقیقات کے واسطے مسٹر
بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطان پور نے مجھکو اور سلطانپور کے کوتوال مہن
پرشاد کو دسوین تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو چاندا روانہ کیا پانچوین جون کے قریب
جبکہ مین چاندا مین تھا یہہ خبر پہنچی کہ جونپور کی فوج نے سرکشی کرکے ضلع کو
لوٹ لیا اور بنارس کی باغی فوج اونکے ساتھ آنکر شامل ہو گئی
فدوی نے اس خبر کی عرضی بلوک صاحب کی خدمت مین روانہ کی اور جونپور
کی طرف اپنے جاسوس بھیجے اُنھون نے واپس آنکر خبر دی کہ جونپور
مین فوج نے سرکشی کرکے خزانہ وغیرہ لوٹ لیا اور سلطانپور کی
طرف کوچ کرتی چلی آتی ہے اس امر کی اطلاع بھی مینے بلوک صاحب کی
خدمت مین بھیجی اور چوکیداروں اور گوڑیتونکو فراہم کرکے حکم دیا کہ تھانہ

اور تحصیل چاندا مین حاضر رہین قبل اسکے مسٹر بلوک صاحب نے بھی چالیس
آدمی قوم راجکمار راجپوت مین سے تھانہ اور تحصیل کی محافظت کے واسطے
بھیجدیئے تھے یہہ سب تدبیرین بخوبی تمام ہونے پائی تھین کہ خبر ملی
کہ باغی فوج کوری پور مین آگئی یہہ مقام صرف تین میل کے فاصلہ پر چاندا
سے تھا چونکہ چوکیدار جسکو مینے اس خبر کی صداقت کے واسطے بھیجا تھا
ٹھیک خبر نہ لا سکا تو مینے خود کوری پور جانیکا قصد کیا وہان پہنچکر مینے
پانچ یا چھہ سو سپاہیونکو دیکھا کہ بڑی جلدی جلدی کوچ کرتے ہوئے
آئے ہین دھوتی وغیرہ اپنی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور وردی کی
پتلونونکو تھلیان بناکر اونمین روپیہ بھر لیا تھا بندوقین اُنکی اُنکے پاس
تھین کوری پور کے سب بقال بھاگ گئے اور سپاہیون نے شربت کے
واسطے شکر ایک روپیہ فی سیر مشکل پائی چونکہ مینے اپنا بھیس بدل لیا
تھا اس باعث سے اُنکے ساتھہ ملکے مینے پوچھا کہ اَور فوج بھی آنیوالی
ہے یا نہین اُنھون نے مجھسے کہا کہ تھوڑے سے آدمی ہمارے
ساتھہ اَور آتے ہین اور ایک پلٹن پیادگان اور ایک رسالہ جونپور سے فیض آباد کی
طرف گیا ہے اور ایک پلٹن پیادہ پرتاب گڈہ کی سمت گئی ہے اور ہم خود سلطانپور کو جاتے

ہین اور اُنھون نے یہہ بھی بیان کیا کہ ہمنے جو ہنوز ہین افسرون کو قتل کیا اور
خزانہ لوٹ لیا اور بنارس اور الہ آباد بھی قبضہ سپاہیونمین ہے اور تلنگا
راج ہو گیا اٹھوین پلٹن بے آئین اور وہ جو سلطانپور مین ہے عیسائی ہو گئی ہے
کیونکہ اُسنے کارتوس کاٹ لیا لیکن اول پولیس پلٹن اور پندرھوان بے آئین
رسالہ ثابت قدم ہے یہہ سنکر مین فی الفور چاندا کو واپس آیا اور دستہ بلوک
صاحب کو عرضی کی یہہ میری دوسری عرضی تھی جو مینے چھٹی تاریخ جون کو روانہ
کی اب مین ہر لحظہ متوقع تھا کہ باغی چاندا مین پہنچین اور جاسوس لگا رکھے تھے
کہ وہ اُنکے نزدیک آنیکی فی الفور خبر پہنچا وین ایک جاسوس بہت دیر بعد ہوکر
آیا اور بیان کیا کہ باغیون نے مجھسے پوچھا کہ چاندا مین کتنے آدمی ہین مینے
جواب دیا کہ چوکیدار اور گرئیت اور پولیس برقنداز ملا کے پانسو آدمی
ہونگے یہہ سنکر اُنھون نے مجھے تین روپیہ دیئے اور التجا کی کہ ہمکو
چاندے کی راہ بچا کے دوسری راہ سے سلطانپور لیچل تین روپیہ اُسنے مجھکو دکھائے
مینے پھر اُس چوکیدار کو معہ دو یا تین اور چوکیدارون کے خبر لانے کو روانہ کیا
اُنھون نے آنکر بیان کیا کہ جب باغی ایک گانوین جو چاندا سے ۲ میل جانب جنوب
واقع ہے پہنچے تو اُنکی دو تفریقین ہو گئین ایک تو دہاپاس گھاٹ پر گومتی پار ہو گا جو

سلطانپور سے ۲۰ میل جانب جنوب واقع ہے اور دوسرا میران پور کٹورٹ
کو جاتا ہے جو مقام کہ سلطان پور سے آٹھہ میل جانب جنوب ہے اس کے بدے
ہونیکا سبب جاسوسون کو کچھہ نہ معلوم ہوا مینے اس امر کی اطلاع بھی سلطانپور
روانہ کی ساتوین تاریخ کو میرے پاس پروانہ بلوک صاحب کا آیا اور
مجھکو سلطانپور طلب کیا تاکہ مین اپنے عہدہ پر واپس جاؤن تا مین تھوڑی
دیر چاندے بن بانتظار تھانہ دار کے جسکو مینے اپنا کام سپرد کیا ٹھہر کے
بارہ بجے سلطان پور کی جانب روانہ ہوا راستہ مین مینے آواز بندوقونکی سنی
معلوم ہو کہ کچھہ اَور باغی جونپور سے چاندا مین آئے اور اُسکو بالکل
لوٹ لیا جب مین لمبوہ کے قریب پھنچا تو دیکھا کہ بہت سی فوج سلطانپور
کی طرف جاتی ہے لیکن یہہ لوگ لمبوہ مین ٹھہر رہے لمبوہ سلطان پور سے
۱۴ میل جانب جنوب ومشرق واقع ہے مین برابر سلطان پور کی طرف
چلا گیا اور ۴ بجے شام کو وہان پھنچا لیکن قبل میرے داخل ہونے کے
راہ مین مجھکو آٹھوین پلٹن بے آئین اودہ اور پولیس پلٹن کے سپاہی
ملے اُنھون نے بیان کیا کہ اب خیر نہین ہے کل نوین تاریخ جون کو جو ہونا
ہوگا سو ہوگا مین جلدی سے مستر اسٹر دیان صاحب ایسسٹنٹ کمشنر کے

مکان پر گیا جہان مستر بلوک صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اور مستر اسٹروپان
صاحب بیمار بچھونے پر لیٹے ہوئے تھے جو کچھہ مینے دیکھا اور سُنا تھا دونو
صاحبون کے روبرو عرض کیا اوسوقت مستر بلوک صاحب نے کرنل فشر صاحب
کو ایک چھٹی لکھی کرنل صاحب ممدوح فوج سلطانپور کے حاکم اعلی تھے اُنکی
چھاونی بادشاہ گنج مین جو دُو میل کے فاصلہ پر سلطانپور سے ہے تھی تھوڑی
دیر بعد وہ بھی آئے اور جو کچھہ مینے پیشتر کہا تھا وہ پھر اب اُنکے سامنے دوبارہ
عرض کیا کرنل فشر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ اگر مصلحت ہو تو مین کچھہ سوار
اور پیادے لیجاکر لمبوہ مین باغیون پر حملہ کرون مینے عرض کیا کہ آپ کے
سپاہی قابل اعتبار نہین ہین اور جو کچھہ مینے مجھکو سلطانپور آنے ہوئے
سپاہیون سے سنا تھا پھر گذارش کیا بہت دیر تک آپسمین صاحبان
موصوفین انگریزی مین مشورہ کرتے رہے اور بعد ازان کرنل فشر صاحب
چھاونی کو بادشاہ گنج روانہ ہوئے اونکے چلے جانے کے بعد مینے دونون
صاحبونسے التجا کی کہ اب ضلع کو چھوڑکر چلنا چاہیئے لیکن اُنھون نے نمانا
علی الصباح کرنل فشر صاحب پھر تشریف لائے اور تھوڑی دیر گفتگو کرکے پھر پولس
پلٹن لی چھاونی کی طرف گئے جو بادشاہ گنج کے قریب تھی اور وہان کچھہ فسادکی

خبر سنی تہی تہوڑی دیر بعد اونکے چلے جانے کے مینے آواز بندوقونکی سنی
جیلخانہ کے برج پر چڑہ کر دیکہا تو معلوم ہوا کہ پندرہوین رسالہ کے افسرونکے
بنگلے جل رہے ہین اور پہر خبر پہنچی کہ کرنل فشر صاحب مارے گئے مینے
دوڑ کر مسٹر بلوک صاحب اور اسٹرویان صاحب کو خبر دی اونہون نے
بہاگنے کی تیاری کی اس اثنا مین کچہہ سوار اور پیادے چہاونی بادشاہگنج
سے آن پہنچے تہے دونو صاحب مع ایک ہندو لڑکے محرر اور میرے دریا کی
جانب چلے یہہ دریا مسٹر بلوک صاحب کے باغ کے نیچے ہو کے گذرا ہے
اسجگہہ مسٹر اسٹرویان صاحب جو بیمار تہے مسٹر بلوک صاحب کے گہوڑے
پر چڑہے ہم کنارہ کنارہ دریا کے چلے کپتان بن بری صاحب کے گہر سے زرا
جانب مشرق دریا کو پار کیا بعد دریا پار ہونیکے مولی بخش چپراسیونکا جمعدار
ہمارے ساتہہ ہوا معلوم ہوا کہ اوسنے بلوک صاحب سے اونکے پوشیدہ
رکہنے کا اقرار کیا تہا وہ ہمکو ایک چہوٹے سے گہر مین جو شہر سلطانپور کے
قریب تہا اور شہر سے زرا جانب مشرق دریا کے پاس واقع تہا لیگیا وہ
بہت چہوٹا گہر تہا جب ہم یہان پہنچے تو مسٹر بلوک صاحب نے مجہسے فرمایا کہ
جاؤ اور شہر مین جاکر دیکہو کہ کیا ہو رہا ہے چنانچہ مینے حسب الحکم آن کر

دیکھا تو پایا کہ قیدی جیلخانہ سے رہا ہو گئے اور بنگلے پھک رہے ہیں اور
اسباب سب لٹ گیا مینے گنگا دین جپراسیون کے جمعدار کو سمجہایا کہ معہ
چند آدمیون کے صاحبون کے پاس چلو اوسنے مانا جب مین اوس محلہ جہان
صاحبون نے پناہ لی تہی واپس آیا تو دیکھا کہ یاسین خان گہر کے دروازہ پر
بیٹھا ہوا ہے اور اندر گہر مین کوئی بہی نہین ہے مینے یاسین خان سے پوچہا
کہ صاحب لوگ کہان گئے اوسنے مجہے نہایت سختی اور غضبناکی سے جواب
دیا اور گالیان دینے لگا اوسنے مجہے مار ڈالا ہوتا مگر ایک دوست سبحان خان
نے مجہے وہان سے چلے جانیکا اشارہ کیا چنانچہ مین وہانسے چلا اور اونچی
گہاس کی آڑ مین کنارہ کنارہ دریا کے جانب مشرق چلا تہوڑی دور جا کے
مجہکو ایک لڑکا دس برس کی عمر کا ملا اوسنے مجہسے کہا کہ شہر سلطانپور کے
آدمیون نے دونو صاحبون کو مار ڈالا مینے اوس سے کہا کہ مجہے بتلا دے کہ
اونکی لاشین کہان پڑی ہین وہ میرے ساتہہ ہو لیا اور شہر سے ایک
میل کے فاصلہ پر جانب شمال و مشرق مینے دو لاشون کو پایا استبلوک
صاحب کی لاش عمیق پانی مین پڑی ہوئی تہی اونکی دہنی کنپٹی پر گولی کا
نشان تہا مستر استرویان صاحب کی لاش کنارہ سے تہوڑی دور پر

زمین پر پڑی ہوئی تہی اور کتنے ہی عمیق زخم تلوار کے اونکے بدن پر لگے تہے
ایسا ظاہر ہوتا تہا کہ وہ دریا کی طرف سے دشمن کے مقابلہ کے واسطے آگے
بڑہے ہتے چنانچہ ایک شخص کو اوہنون نے زخمی ہی کیا جب کہ مین لاشونکو
دیکہہ رہا تہا اوسوقت ایک مسلمان زمیندار آن پہنچا مینے اوسکی التجا کی کہ مسٹر
اسٹوریارٹ صاحب کی لاش دفن کرنے مین میری مدد کرے اوسنے قبول
کیا اور چند آدمیونکو جو نزدیک ایک کہیت مین کام کر رہے تہے پکارا اور مینے
اونکی مدد سے ایک گہیری قبر کہودی اور اوسمین لاش کو رکہہ کر جہانتک
ہوسکا مٹی ادہر اودہر سے جمع کر کے وہان ڈالی مین مسٹر بلوک صاحب کی
لاش کو بہی دفن کرتا مگر کیا کرون کہ جہان وہ لاش تیر رہی تہی وہان پانی
بہت عمیق تہا اوس لڑکے سے معلوم ہوا کہ مولی بخش جب اوسکے گہر مین
صاحب لوگ پہنچے اوسیوقت چلایا کہ سلطانپور کے لوگ میرے پیچہے پڑے
ہوئے ہین کہ مینے صاحبون کو کیون اپنے گہر مین رکہا لیکن مین اونکی جب تک
میری زندگی ہے بدل حمایت کرونگا جب صاحبون نے یہہ اوس سے بار بار سنا
تو اوہنون نے ارادہ کیا کہ اس گہر کو چہوڑ کر چلنا چاہیئے یہہ جگہہ پوشیدگی
کی ہرگز نہین ہے چنانچہ وہ جانب شرق کنارہ دریا کے چلے اسجگہہ

کنارہ بڑا اونچا ہے اونکے پیچھے مولی بخش اور اَور لوگ کنارہ کے اوپر تعاقب
کرتے اور اوپر سے گولیان مارتے ہوئے چلے لیکن جہان تک کنارہ بہت
اونچا تہا وہان تک وہ محفوظ رہے اور جہان کنارہ کا ڈہلکاو ہے اور زمین
کی برابر ہوگیا ہے وہین دونون صاحب مارے گئے معلوم ہوا کہ بلوک صاحب
زخمی ہوکر دریا مین بہاگے تاکہ اوس پار ہوجاوین لیکن ایک گولی اونکے اَور لگی
جسنے اونکی زندگی کا اختتام کیا — اسٹرویان صاحب کے دفن کرنے کے بعد
مین پہر شہر سلطان پور مین آیا اور رجب خان نے میرے اوپر بڑی عنایت کی
اور جب مینے اوس سے سب واقعہ بیان کیا تو اوسنے مولی بخش کو بہت
بُرا بہلا کہا اور کہا کہ وہ پیدائش سے دغاباز مشہور ہے بعدازان مین دریا پار
ہوکے دریاباد کی راہ لکہنو پہنچا — چن ہٹ کی لڑائی کے کئی روز پیشتر مین لکہنو
مین پہنچ گیا اور میرا اظہار جناب مسٹر گبنس صاحب فینشل کمشنر نے لیا

سرکشی سکرورا و گونڈا

ملک اودہ مین سکرورا اور گونڈا داخل علاقہ بہرائچ ہین سکرورا مین دویم
رجمنٹ بے آئین اودہ مقیم تہی جسکے حاکم کپتان بائلو صاحب تہے اور ایک
توپخانہ اسپی زیر حکم لفٹننٹ بون ہیم صاحب اور ڈیرہ سو سوار بہی وہان

رہتے تہے● جناب ونگفیلڈ صاحب کمشنر گونڈا قسمت بہرائچ نے جو احوال اپنے
ضلع کی سرکشی کا لکہا ہے ہم اسجگہہ خاص اونکے بیان کا ترجمہ لکہتے ہین +

سرکشی سکرورا

آٹہوین جون ۱۸۵۷ع کو ایک ایسا موقع واقعہ پیش آیا جس سے شاید اسجگہہ
سرکشی چند روز پیشتر ہو گئی بعد چلے جانے سب میمون کے سب صاحب لوگ میرے
مکان پر سویا کرتے تہے اور چار ولایتی سارجنٹ پہرہ پر رہتے تہے اوس تاریخ
آدہی رات کے وقت ہمکو دو سارجنون نے جگایا اور بیان کیا کہ پیادہ پلٹن کی لین
مین ہمنے سلح بندی کی آواز سُنی ہے اور ہمنے خود اونکو باہر جمع ہوتے ہوئے
دیکہا ہے پیادہ پلٹن کی لین میرے مکان سے ڈہائی سوگز کے فاصلہ سے
زیادہ نہ تہی اونہون نے یہہ بہی بیان کیا کہ ہم لین کے نزدیک ہی گئے مگر بباعث
تاریکی شب اور حائل ہونے درختون کے کچہہ نہ دیکہہ سکے یہہ سنکر ہم سب اوٹہے
مگر کچہہ صداقت اس امر کی ہم بچشم خود نہ دیکہہ سکے اور صرف اون دو شخصون کی
خبر کے اعتبار پر توپخانہ کے سیدان مین گئے اور توپین باہر لاکر پیادہ پلٹن کی لین کے
مقابل مین لگا دین لین سے چڑیا ہی آتی ہوئی نظر نہ آئی اور نہ ہمنے کچہہ حرکت
کی آواز سُنی آدہے گہنٹے کے بعد ہم پہر اپنے گہر مین چلے گئے مجہے یقین ہے

کہ یہہ ایک مخاطرہ بے اصل تہا مگر بعض افسرونکی راے میری راے کے خلاف بہی
ہے اسموقع پر توپخانہ کے آدمی بڑے نمک حلال اور ثابت قدم معلوم ہوتے تہے
اس واردات کے ہونے سے وقت نازک بہت قریب آگیا سپاہیون نے بیان
کیا اور مشہور کیا کہ صاحب لوگ ہمین سوتے ہوئے مارڈالنا چاہتے تہے اور
اگر توپخانہ والے انکار نہ کرتے تو بیشک سپاہیون کو مارڈالتے ابتک تو سپاہیون
او توپخانہ کے آدمیون مین چندان اختلاط نہ تہا مگر اب باہم متفق ہو گئے تہے
کپتان بائلو صاحب نے اپنے ہندوستانی افسرون کو بلاکر رات کی بات کو
سمجہانا چاہا مگر وہ کب مانتے تہے اور کپتان صاحب کو بخوبی معلوم ہوگیا کہ اب اونکی
حکومت جاتی رہی اور چند ہندوستانی افسرون نے سپاہیونکی طرف سے
اونسے بہت سخت کلامی کی اور اخیر کو چند اپنی شرائط بیان کین کپتان صاحب
نے حکم دیا کہ آج شام کو سب پلٹن پریٹ پر آراستہ ہو یہہ سب باتین میرے
مکان پر ہوئین اوس روز اوس سے ایک روز پیشتر چند میرے قدیم نوکرون نے
جو میرے ساتہہ جبسے کہ مین ہندوستان مین آیا تہے بیان کیا کہ ہمکو لوگ دہمکاتے ہین کہ
اگر تم صاحب کو چہوڑ دوگے تو تمہاری جانین بہی جاوینگی پہر کپتان بائلو صاحب
میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اب پلٹن میری حکومت مین نہین ہے اور حکم

مینے پریٹ کے واسطے اونسے کہا اوسکے کہنے کے بموجب جاتا ہون مگر مجہے
امید نہین ہے کہ مین پریٹ سے زندہ پہرون - تہوڑے عرصے سے فوج کا بلد
سرکشی کرنا اسقدر صاف ظاہر ہوگیا تہا کہ مین اوسجگہہ کبہی نہ رہتا اور گونڈا چلا
آتا کیونکہ سکرورا میرے رہنے کا مقام نہ تہا مگر کپتان باٹلو صاحب نے مجہسے
بہت کہا کہ آپکا یہانسے چلا جانا سپاہیونکی نا اعتباری پر دلالت کریگا مگر
اب مینے دیکہا کہ اسجگہہ زیادہ ٹہرنے مین خطرہ جان قوی ہے اسیواسطے
موافق معمول شام کو ہوا خوری کے واسطے گہوڑے پر سوار ہوا اور گونڈا روانہ
ہوا جو مقام کہ سکرورا سے ۱۸ میل ہے اور جہان سوم پلٹن سپے آئین اودہ
بظاہر وفادار معلوم ہوتی تہی قبل اسکے سر ہنری لارنس صاحب نے کپتان
باٹلو صاحب اور مجہے لکہا تہا کہ اگر سرکشی ہوجاوے یا ہونے کا خوف قوی ہو
تو بلاشک ہمکو اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہیئے - چنانچہ اسمقام مین سرکشی
تو برملا ہوہی گئی تہی سپاہیون نے تابعداری چہوڑ دی تہی باقی یہہ رہا تہا
کہ دیکہا چاہیئے کہ وہ کب تک ہمکو زندہ رکہین کپتان باٹلو صاحب اور ایجوٹنٹ
صاحب پر سپاہیون نے بڑی طعن کی اور بدشنام پیش آئے اور میگزین
توڑ ڈالا اور اطاعت سے بالکل انحراف کیا الا اون دو نو صاحبونکی زندگی کے

ابہی تک خواہان نہ ہوئے لیکن رات کے وقت سپاہیون نے اُنہین آن گہیرا اور
دہمکانے لگے مگر صبح کو جب پہرہ کی تبدیلی ہوئی اور رات کو جو سپاہی پہرہ پر تہے
چلے گئے اور دوسرے گارد کے آنے مین دیر ہوئی اوسوقت کو دونو صاحب غنیمت
سمجہکر اور گہوڑون پر سوار ہوکر گونڈا اور بلرام پور کی طرف روانہ ہوئے لفٹنٹ
بون ہیم صاحب افسر توپخانہ اوس رات خاص توپخانہ مین سوئے صبحکو ۹ بجے
اونکے آدمیون نے اُنہین نکالدیا اور وہ لکہنؤ کی جانب روانہ ہوئے جہان وہ بخیریت
پہونچگئے اب مین احوال **گونڈا** بیان کرونگا کہ وہان میرے آنے تک کیا کیا گذرا
وہان تیسری پلٹن بے آئین اودہ مقیم تہی اوسکے چال و چلن مین کچہہ تبدیلی واقع
نہین ہوئی شروع ماہ جون تک ملکی کام بدستور جاری رہا مستغیثون مین کسیطور
کی کمی نہ معلوم ہوئی لیکن بعد اسکے معلوم ہوا کہ اب لوگون کو طاقت انگریزی پر
اعتبار اور بہروسا کم ہوتا جاتا ہے کیونکہ زمیندارون سے جنہون نے بندوبست
کے وقت گانو تعلقدارون سے پائے تہے اب اون زمیندارون نے اون سے عفو
خطا اور نظر مہربانی کی التجا کی یا گانو چہوڑکر بہاگے جاتے تہے تحصیلدارون نے
رپورٹ کی کہ سپاہیونکی زبانی ایسا سنا گیا ہے کہ وے لوگ روپیہ خزانہ کا
لکہنؤ نہ جانے دینگے جیسا کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہے لیکن افسران انگریزی نے

اسباب کا اعتبار نہ کیا کیونکہ سپاہیون کے اطوار ابتک بہت پسندیدہ معلوم ہوتے
تہے اگرچہ مجہکو یقین ہنین پڑتا تہا کہ یہہ لوگ اور فوج کی پیروی کرنے مین باز رہینگے
مگر مینے کپتان ملز صاحب سے کہہ کر ہندوستانی افسرون سے ملاقات کی اور
اونسے سکرورا کا احوال بیان کیا اوہنون نے یہہ سُنکر بڑا اظہار وفاداری
ظاہر کیا اور اپنا ارادہ مصمم باغیون سے مقابلہ کا بیان کیا مینے اونسے کہا کہ تمہاری
وفاداری تو اوسوقت معلوم ہوگی اگر تم ہمارے ساتہہ خزانہ لیکر بلرام پور یا
اوس پار را پٹی کے چلو کیونکہ باغیان سکرورا کا مقابلہ مشکل ہوگا اونکی جماعت
کثیر ہے یعنے ایک پلٹن اور ڈیڑہ سو سوار اَور اونکے ساتہہ ایک ہلکا میدانی
اسپی توپخانہ ہے اول اوہنون نے سنکر بہت جلدی سے قبول کر لیا مگر تہوڑی
دیر بعد مختلف اعتراض نکالنے لگے وہ رات اور دسوین تاریخ مین گونڈے مین رہا
دہنین مینے ایک بڑی جلدی لکہی ہوئی چٹہی لفٹنٹ بون ہم صاحب کی پائی
مضمون اوسکا یہہ تہا کہ فوج سکرورا گونڈا جانا چاہتی ہے کہ وہانکی پلٹن کو
زبردستی اپنے ساتہہ شامل کرے ۔ ہمکو یہہ بہی معلوم تہا کہ فوج سکرورا سے
گونڈا کی پلٹن کے پاس بہت چٹہیات اسی مضمونکی آچکی ہین اب ہمکو اپنی پلٹن پر
بہی کچہہ اعتبار نہ تہا اور یقین تہا کہ جیسا اونکے اَور بہائیون نے کیا ہے ویساہی

ویسے ہی کرینگے اونہون نے جزوی بہانے کرکے بلرام پور جانے سے انکار کیا اور
کہاکہ ہم باغیونکا مقابلہ بخوبی کرینگے اوراگر تاب مقابلہ نہ لاسکین گے تو خزانہ
اور افسران انگریزی کو لیکر لکھنوکی طرف کوچ کرینگے اسیوقت ایک چٹھی لفٹنٹ
کلارک صاحب کی آئی جو بائین بازو پلٹن دوم پیادگان بے آئین اودہ متعینہ خاص
بہرائچ کے حاکم تہے مضمون یہہ تہاکہ پلٹن کے لوگون مین برگشتگی پائی جاتی ہے اور
نیز فیض آباد سے خبر پہونچی کہ پرسون کے روز وہان بغاوت ہوگئی اور افسر سب
لاچار ضلع چہوڑکر چلے گئے اب مجھکو یقین ہوگیا کہ یہان زیادہ ترٹھہرنا اپنی جان
دینی ہے اسیواسطے مینے سب ملکی حکام کو اجازت چلے جانے کی دی اور مین خود
۱۰ بجے رات کو مع مسٹر اون صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور دو افسر دوم پلٹن پیادگان
بے آئین اودہ گہوڑون پر سوار ہوکے بلرام پور کی طرف چلے اور کپتان ملز صاحب
اور اونکے ایجوٹنٹ صاحب نے ارادہ مصمم کیا کہ جب تک کہ پلٹن کہلا کہلی اونکے
حکم سے انحراف نکریگی اوسوقت تک اونپر فرض ہے کہ وہ پلٹن کے ہمراہ رہینگے
اور لفٹنٹ ای کلارک صاحب اسسٹنٹ کمشنران دونو صاحبون کے ہمراہ رہے
صبح گیارہوین تاریخ جون کو ہم بخیریت بلرام پور پہنچے اور چند گھنٹہ بعد تیسری
پلٹن پیادگان بے آئین اودہ کے سب افسر اور لفٹنٹ کلارک صاحب بہی

آن سلے رات کو وے سب صاحب گونڈے مین رہے لیکن علی الصباح پلٹن
کے حوالدار نے سکرورا کی فوج کی چٹھی دکہائی جسمین تیسری پلٹن کو لکھا تہا
کہ خزانہ گونڈا سے لیکر جلد ہمارے شامل ہو چنانچہ حوالدار نے کہا پلٹن اب ضرور
سکرورا کی فوجکے شامل ہوگی آپ سب یہانسے چلے جایئے ابہی تک وقت اچھا ہے
ہاتہہ سے نہ دیجے اور اَوْر چند ہندوستانی افسرون نے بہی یہی صلاح دی بلکہ اپنی
حراست مین سب ولایتی افسرون کو چہاونی سے بخیریت نکال دیا بلرام پور مین کپتان
بائلو صاحب اور اَوْر سب صاحبونکی راجہ صاحب نے بڑی خاطر اور تواضع کی
لیکن بہت سے راجہ کے آدمیون کو ہمارا وہان ہونا ناگوار معلوم ہوتا تہا تہوڑی
دیر بعد باغیون نے راجہ صاحب کے نام ایک چٹھی بہیجی کہ جتنا روپیہ تحصیل
مین ہے بہیجدو اور اوس سوار نے جو چٹھی لایا تہا انگریزون کو امن دینے کے باعث
سے راجہ کو بہت سخت وسُست کہا ظاہر تہا کہ اب زیادہ وہان ٹہرنا باعث مضرت
راجہ اور خطرہ ہماری جانون کا تہا کوئی امید سپہ جلد شروع ہو جانے کی نہ تہی
ایک رات مین باغی گونڈے معہ توپین آسکتے تہے اور راجہ کا مکان بہی
چندان محفوظ اور مستحکم نہ تہا اور نہ اونکے آدمیون پر اعتماد کافی تہا اسیواسطے
ہم سبہون نے وہانسے ارادہ چلے جانیکا کیا اور ۱۲ تاریخ جون کی شام کو

بحراست راجہ صاحب ممدوح اور اونکے پانسو آدمیون کے پہولپور کی جانب چلے
یہہ جگہہ گورکہپور کے ضلع سے ملحق ہے اور راجہ صاحب سے متعلق ہے اسوقت تک
ہمکو یہہ امر تحقیق نہ تہا کہ گورکہپور انگریزون کے ہاتہہ مین ہے یا نہین بہر حال
ارادہ ہمارا یہہ تہا کہ بانسی کو جاوین جہانکا راجہ بلرام پور کے راجہ کا رشتہ دار
تہا وہان جاکر ہمنے سوچا کہ یا تو گنڈک دریا کی راہ سے پٹنہ کو چلے جاوینگے یا
نیپال مین پناہ گیر ہونگے ہم اُس روز پہولپور مین رہے اور وہان سے روانہ
ہوکر ۱۴ تاریخ جون کو بانسی پہونچے وہان پہونچکر گورکہپور کا احوال مفصل معلوم
ہوا کہ وہ ضلع ڈگمگا رہا ہے مگر وہان کے حکام کو سوارون پر اعتبار ہے
کپتان بائلو صاحب اور اور افسرون نے وہان جانیکا ارادہ کیا اور وہان پہونچکر
غازیپور اور غازیپور سے بنارس جانیکا قصد کیا لیکن مینے وہین ٹہرنیکا ارادہ
مصمم کیا تاکہ اپنے ضلع کی خبر منگاؤن اور چونکہ ابہی تک کوئی تعلقہ دار میرے
ضلع کا سرکش نہین ہوا تہا لہذا مینے سوچا کہ بعد چلے جانے فوج باغی کے
لکہنؤ کو مین اپنے ضلع مین واپس چلا جاؤنگا اور چند خیر خواہ تعلقہ دارونکی
مدد سے پہر انگریزی حکومت قایم کرونگا — علاوہ ازین سررشتہ ڈاک ۹ تاریخ
جون سے بالکل مسدود ہوگیا تہا اسی وجہ سے کہین کی کچہہ خبر نہین ملتی تہی

کہ بغاوت کہان تک پہیلی ہے لیکن تہوڑے عرصہ بعد راجہ بلرام پور کی چہٹی میرے
پاس آئی اوس سے معلوم ہوگیا کہ بلا فوج انگریزی ضلع مین جانا بالکل
ناحاصل ہوگا اسیواسطے مینے گورکہپور جانیکا قصد کیا اور ۲۶ تاریخ جون کو
وہان بخیریت پہنچ گیا

فتحپور ہسوا

یہہ ایک چہوٹا سا قصبہ کانپور سے ۴۰ میل جانب الہ آباد واقع ہے اور
مسلمانون کی بستی ہے اسمقام مین صرف پچاس سپاہی چہٹی پلٹن
پیادگان بنگال مین سے جسکا مقام الہ آباد تہا رہتے تہے علاوہ اسکے برقنداز
اور چپراسی اور داروغہ اور منصف وغیرہ حسب دستور مقرر تہے اور حکام
انگریزی مین صاحب جج اور مجسٹریٹ وکلکٹر اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور صاحب
ایجنٹ افیون اور صاحب ایجنٹ نمک اور ڈاکٹر صاحب اور تین یا چار صاحب
متعلقہ سڑک آہنی تہے علاوہ انکے ایک مسلمان ڈپٹی مجسٹریٹ وکلکٹر تہا اگرچہ
مئی مہینے مین وہان کوئی طرحکا فساد نہین معلوم ہوتا تہا تاہم صاحبون نے
دوراندیشی سے تمام میمون کو الہ آباد روانہ کردیا اور سب صاحبون نے یہہ
تجویز کرلی کہ اگر کوئی ہنگامہ برپا ہو تو سب لوگ صاحب مجسٹریٹ کی کوٹہی مین

جمع ہون ۴ تاریخ جون کو سرکشی لکہنؤ کی خبر جو ۳۰ مئی کو ہوئی فتحپور مین
پہنچی اور کانپور سے یہہ معلوم ہوا کہ دوسرے رسالہ کے لوگ آج شام کو ضرور سرکشی
کرینگے پانچوین جون کو کانپور کی جانب بڑی آوازین توپون کی آئین سب
صاحبون نے جمع ہوکر صاحب مجسٹریٹ کی کوٹہی پر قیام کیا اور وہین مسلح
ہوئے دوسرے روز امید تہی کہ پلٹن نمبر ۵۶ اور دوسرا رسالہ کانپور کو جاتا ہوا
اسطرف ہوکے گذریگا اسی وجہ سے دیرے اور کہانا اور پینا اور گولی بارود
وغیرہ سب اوسی چہت پر مہیا کیا کہ بروقت ضرورت کام آوے ساتوین تاریخ
کو فوج مذکور وہان پہنچی اور تہوڑی دیر بعد اونہون نے خزانہ پر ہاتہہ ڈالنا
چاہا لیکن چہٹی رجمنٹ کے سپاہیونکی وفاداری کے باعث سے وہ اوس خزانہ
نہ لے سکے وفاداری ان سپاہیون کی صرف خزانہ کے واسطے تہی کیونکہ وہ
کب چاہتے تہے کہ اونکے مال کو دوسرے سپاہی لیجاوین خزانہ بچانا اس
باعث سے نہ تہا کہ وہ سرکار کی جانب وفادار تہے سوا تہوڑی دیر بعد کانپور
کی جانب چلے گئے اگرچہ سب صاحب ابہی فوج باغی کے ہاتہون سے محفوظ رہے
لیکن تمام طرف سے ملک دشمن ہوگیا تہا اور اونکا قیام بہت پرخطر تہا اوسی
روز سرکشی اور قتل الہ اباد کی خبر پہنچی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ڈپٹی کلکٹر اور عہدہ دار

ہندوستانی منحرف ہو گئے ہیں اور چند سوار معہ قیدیان جیلخانہ کوٹھی کی جانب
چلے آتے ہیں مگر لاچار کوئی تدبیر وہانسے چلنے کی ندیکھہ کر مکان کو جہان تک ممکن تہا
مضبوط کیا نوین ۹ تاریخ کو وہ لوگ آن پہنچے اور بنگلون وغیرہ کو جلادیا مگر بباعث
خوف صاحبون پر حملہ کرنے سے بہت خایف تہے اسی روز یہہ خبر ملی کہ چھٹی پلٹن
الہ آباد سے اور کچہہ فوج کانپور سے فتحپور کی جانب چلی آتی ہے شہر کو ڈپٹی کلکٹر
معہ ایک جماعت کثیر مسلح آدمیون کے بظاہر دوستی کی راہ کوٹہی کی جانب آیا مگر سب
صاحب چھت پر چلے گئے رات کو جب تمام طرف سے نہایت اندیشہ اور خطرہ ہوا تو
سب صاحبون نے ایک کونسل کر کے ارادہ مصمم کیا کہ یہانسے بہاگ چلنا مناسب ہے
چنانچہ دس ۱۰ بجے رات کو سب صاحب گہوڑون پر سوار ہو کر باندہ کی طرف چلے اور
چار سوار جو وفادار رہے اونکے ہمراہ ہوئے یہہ سب صاحب بہزار دشواری اور سخت
آفتین اوٹہاتے ہوئے آخر کو باندہ مین بخیریت پہنچے سب صاحب تو وہان سے چلے
گئے مگر روبرٹ ٹکر صاحب جج فتحپور ہنسوا اسنے بہاگنے سے انکار کیا اور کہا کہ مین
اپنے علاقہ کو ہرگز نہ چہوڑ کر جاؤنگا وہ اپنے گہر مین موافق دستور رہے جب تک کہ
سب صاحب وہان موجود تہے اوسوقت بدمعاشین نامرد اونکی طرف جاتے ہوئے
بڑے خایف تہے مگر ابتو صرف ایک صاحب رہگئے اور اونکو امید قوی فتح کی ہوئی

حکمت اللہ خان اب برملا باغی ہوگیا اور بدمعاشونکا سردار بنا اور اوسکے مشورہ سے
بدمعاشون نے ارادہ کیا کہ صاحب جج کو گرفتار کرکے حسب ضابطہ قوانین دیوانی
اونکا مقدمہ کیا جاوے اس ارادہ سے یہہ لوگ اونکے گہر کی طرف چلے مگر انکر صاحب
ایسے آدمی نہ تہے کہ اپنی جان مفت دیدیتے ایک ہندوستانی عیسائی جسنے یہہ ماجرا
اپنی آنکہہ سے دیکہا بیان کرتا ہے کہ صاحب ممدوح نے پیشتر گرفتار ہونے کے سولہہ
آدمیون کو جان سے مارڈالا آخر کو البتہ گرفتار ہوئے اور بطور ٹہٹہ اونکا مقدمہ عدالت
مین فیصل کرکے اونکو حکم قصاص دیا سر اور ہاتہہ اور پیر اونکے کاٹ کر تماشائیونکے
واسطے لٹکائے گئے ڈپٹی کلکٹر اوسوقت وہان موجود تہا اور اوسی کی ہدایت سے
یہہ سب کام ہوئے

وقایع دیگر

اس وقایع کو ایک صاحب نے جو فتحپور ھنسوا مین تہے خود لکہا ہے ۔ جبکہ
اخبار وحشت آثار قتل و مار کا اضلاع مغربی سے ہم تک پہونچا تو ہمکو بہی اپنا خطرہ
ہوا اور ضلع کی طرف سے بہی اندیشہ ہوا ہے اور صاحب مجسٹریٹ نے
جہانتک ممکن تہا تدبیر اس امر کی کی اگرچہ چارون طرف ہمارے طوفان
ادہم مچا ہوا تہا لیکن تاہم ہمارے ضلع کے گرد امن و امان تہا مگر ایسی ایسی علامتین

ہویدا ہتین جنسے معلوم ہوتا ہتا کہ مواد فساد پختہ ہوتا جاتا ہے ہمارے خود لوگون نے
شکایت کی کہ سرکار کے حکم سے آٹا جسمین ہڈیان پسی ہوئی ہین بکتا ہے اور وہ
لوگ آپسمین کانا پہوسی اور چرچا کرتے تہے کہ چندروز مین صاحب لوگ ضلع مین نہین
رہینگے جمعرات کے روز ۴ تاریخ جون کو ایک دوست کی چٹہی سے واضح ہوا کہ دوسرا
رسالہ ترکسواران متعینہ کانپور اوس روز شام کو سرکشی کریگا اور اوسی چٹہی سے
بغاوت لکہنؤ کا احوال جو ۳۰ تاریخ مئی کو واقع ہوئی معلوم ہوا اور فہرست اون
صاحبون کی جو لکہنؤ مین مارے گئے مندرج تہی بعد اس چٹہی کے پہر ہمکو کانپور سے
کچہہ خبر نہ ملی البتہ مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ کانپور سے کچہہ خبر نہ ملی مگر وہان سے کوئی
چٹہی نہ آئی اور زبانی تو بہت خبرین خوفناک اوس احوال دردناک کی جو اوس
بدقسمت کانپور مین واقع ہوا ملتی تہین جمعہ کے روز تین یا چار گہنٹہ برابر بہاری
توپونکی آواز کانپور کی جانب سے آیا کی جو کم و بیش ہفتہ کے روز بہی آیا کی ۔
اسکو چہوڑکر ایک تہوڑا سا پچہلا احوال بہی مجہکو لکہنا چاہیئے اخیر ہفتہ ماہ مئی
مین بعد روانگی میمون کے الہ آباد کی جانب ہم سب اپنی محافظت کے واسطے مکان
کلان صاحب مجسٹریٹ مین جمع ہوئے لیکن ہمارے لئیق اور نیک مزاج صاحب
جج نے اپنے ہی مکان مین رہنے کا ارادہ کیا اور چند روز تک ہمارے ساتہہ

شامل نہ ہوئے ہماری جماعت مین صاحب مجسٹریٹ وکلکٹر اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ
اور صاحبان سڑک آہنی اور صاحبان ایجنٹ نمک اور افیون اور ڈاکٹر صاحب تہے
بعدازان چار انگریز پنچے کے عہدہ دار ہمارے پاس آ گئے ہمارے پاس بارود
ڈولی و ہتیار و غیرہ بہی بکثرت تہے پانچوین تاریخ سے ہم سبھون سنے مکان مذکور
کی چہت پر سونا شروع کیا اور رات بہر پہرہ رکہتے تہے کانپور کا احوال تو بالیقین
ظاہر ہوگیا تہا ایک جماعت زیر حکم جمعدار پلٹن نمبر ۶ میں سے اور ۴ سوار رسالہ
دوم ترک سوار سعینہ کانپور سے جو خزانہ لیکر الہ آباد کو گئی تہی اونکے واپس آنیکا
ہمکو بہت فکر تہا کہ اب دیکہا چاہیئے وہ کیا کرتے ہین اور زیادہ تر تردد اسبات
سے تہا کہ جب وہ باندہ پہنچے تہے تو برملا اونہوں نے ایسے کلام کئے تہے جنسے
اونکا انحراف ثابت ہتا باین خوف ہمنے چہت کو خوب محفوظ جگہہ بنایا اور کہانے
پینے کا سامان مہیا کیا اور ایسے راستے بنائے کہ بروقت ضرورت وہانسے اوتر
جاوین اور ڈیرے چہت پر کہڑے کر لیئے جنسے بہت آسائش ملی ۶ - جون کو
ہمکو معلوم ہوا کہ فتحپور سے وہ صرف ایک کوچ کے فاصلہ پر ہین اتوار کے روز
ساتوین تاریخ سے ہم پر تکلیفات شروع ہوئین ہم سب چہت پر تہے اور
کسیکو رات بہر نیند نہین آتی تہی اور مکان کو محفوظ کرنے کی تدبیرون مین لگے

رہتے تہے علی الصّباح ساتوین تاریخ جون کو معلوم ہوا کہ سوار اور سپاہی
آن پہنچے اور خیمہ گاہ کے میدان مین چپ چاپ دیر سے خیمے کہڑے کر رہے ہین
یہہ اچہی خبر سنکر مین نیچے اوترا اور بنگلہ کے نیچے تہوڑا سونا چاہا جبکہ خوب
نیند مین تہا تو ایک سوار کے چلانے سے جاگ اوٹہا وہ چلایا کہ سب سوار اور
سپاہی خزانہ لوٹنے آتے ہین اور ہجوم بدمعاشان بازاری کا اونکے ساتہہ ہے
ہم اوسیوقت چہت پر چلے گئے اور ہر لحظہ متوقع تہے کہ کب خزانہ کی طرف سے
آواز بندوقونکی آوے اتنے مین ایک سوار دوڑا ہوا ہمارے پاس آیا اور
بیان کیا کہ پہرہ خزانہ کے صوبہ دار نے سوارون اور سپاہیون سے کہا کہ تم اگر
خزانہ کے نزدیک آؤگے تو ہم باڑ مارینگے یہہ سنکر تہوڑے تامل کے بعد وے
لوگ کانپور کی طرف چلے گئے اور تہوڑی دیر بعد ہمکو معلوم ہوا کہ وہ دو
میل کانپور کی سڑک پر نکل گئے صاحب مجسٹریٹ اور جج کچہری کے مکان تک
گئے اور معلوم ہوا کہ یہہ خبر سچ ہے اسطور پر خداوند نے اس سخت آفت
سے ہمکو بچایا اور جب ہم صبح کی نماز کے واسطے اکہٹے ہوئے تو ہر متنفس
اوس محافظ حقیقی کا شکر بجا لایا تہوڑی دیر گذری تہی کہ فکر تازہ پیدا ہوا اسلئے ہمکو
خبر پہنچی کہ الہ آباد بگڑ گیا یہہ خبر سنتے ہی ہمنے ضلع کو چہوڑکر بہاگنا چاہا

مگر پیچھے مشورہ اور صلاح ہونے سے یہہ بات قرار پائی کہ ان خبرونکا چندان
اعتبار نہین ہے انمین بہت مبالغہ ہوتا ہے مناسب ہے کہ ایک رات اور رہین
اسوقت ہماری حالت بیکسی کی تہی کہین سے امید مدد نہ تہی صرف پچاس سپاہی
خزانہ کی محافظت کے واسطے تھے جنکو خزانہ کے مکان سے علیحدہ نہین کرسکتے
تہے علاوہ ازین یہہ پچاس سپاہی اوسی چھٹی پلٹن مین سے تھے جسنے
الہ اباد مین ابہی سرکشی کی اگرچہ ان لوگون نے اگلے روز خزانہ اور شہر کو
سوارون اور سپاہیون آمد الہ آباد سے بچایا مگر اونکے کلام جو سنے گئے
اونسے کچھہ امید وفاداری نہ تہی جب سوار وغیرہ خزانہ کی جانب آئے
تو اوہنونے اونسے کہا کہ تم یہان مت آؤ یہہ خزانہ ہمارا ہے اور اسکو
ہم اپنی پلٹن کے واسطے رکھین گے صاحب مجسٹریٹ کچھہ نئے سوار بہرتی کرتے
جاتے تھے اور روز چار پانچ امیدوار آتے تھے جنکی سواری وغیرہ کی لیاقت
ہم اپنی کوٹھی کے میدان مین ہرروزہ شام کو دیکہا کرتے تہے مگر جب وقت
ضرورت کا آیا تو ڈپٹی کلکٹر اور کوتوال اور ناظر اور یہہ نونگا ہدانت سوار سب
کافور ہوگئے کوئی ہمارے پاس نرہا صرف چار یا پانچ کلکٹری کے سوار
ہمارے ساتہہ رہگئے غرض مطلب یہہ ہے کہ باوجود اس خبر وحشت انگیز

الہ اباد کے ہمنے چند سے اور بہی اپنی جگہہ ٹھہرنا چاہا رات جو شب مہتاب تہی بخیریت
گذر گئی مگر تردد کے ساتہہ صبح سوموار کے روز ۸ رجون کو ہمنے سنا کہ کلیانپور
کی تحصیل کو سوارون نے جو کانپور کو جاتے تہے لوٹ لیا اور یہہ دہمکایا کہ مدد
لیکر ہم فتحپور کو واپس آتے ہین اور یہہ بہی خبر آئی کہ سوار اور قیدی الہ اباد سے
چلے آتے ہین اور کہاگا کو جو ۲۲ میل کے فاصلہ پر تہا لوٹ لیا اور جلا دیا یہہ
خبر متوحش سنکر پہر ہمنے ارادہ ضلع چہوڑکے چلے جانیکا کیا مگر پہر یہہ سوچکر
ایسی خبرون مین بڑا مبالغہ ہوتا ہے ہمنے پہر یہہ ارادہ ملتوی کیا اور یہہ بہی سنا
کہ دو پلٹن گورہ کی الہ اباد مین آن پہنچین جب یہہ ٹھہر گیا کہ ایک رات یہان اور
ٹہرنا چاہیئے تو بعد اسکے ہمنے اور بہی اپنے مقام کی مضبوطی کی جہت پر منڈیرون
کے گرد میز اور چوکی اور صندوق وغیرہ چن دیئے اور نیچے کے مکان کے پنکہے
کہول ڈالے تاکہ رسیون کے وساطت سے چہت مین آگ لگنے کا اندیشہ جاتا
رہے جب یہہ سب تدبیرین ہم کر رہے تھے کہ اتنے مین کچہہ فاصلہ سے ایک بنگلہ
جلتا ہوا نظر آیا معلوم ہوا کہ سرکش لوگ قریب آن پہنچے دو بجے رات کو
سوار لوگ فتحپور مین پہنچے مگر چونکہ وہ ہمارے مکان سے بچکر داخل ہوئے
تو ہمکو اونکے آنے سے کچہہ خبر نہ ہوئی چونکہ تمام شب کے جاگے ہوئے تہے تو صبحکہ

نوین تاریخ ہمنے تہوڑا سونیکا ارادہ کیا لیکن اگ کی خبر سنکر ہم جلد بیدار ہوئے
اور اوٹہکر دیکہا تو پادری صاحب کے مکان کی جانب شعلہ اگ اور دہوئین کا
غبار دیکہتا پہر ڈاک بنگلہ جلتا ہوا دکہائی دیا غرض پہر تو آگ ہی اگ ہوگئی لوٹ
کی خاطر بدمعاشون کا ہجوم ہونے لگا لیکن چیف نجیبونکی مدد سے اونکو باز رکہا
اوسی روز یہہ بہی سنا کہ چہٹی پلٹن الہ آباد سے چلی آتی ہے سہ پہر کو یہہ خبر ملی کہ
ایک جماعت باغیونکی کانپور سے چلی آتی ہے اوسیوقت ڈپٹی کلکٹر معہ ایک جماعت
مسلح آدمیون کے ہمارے پاس آیا ہمنے اون آدمیونسے کہا کہ دروازہ کے
باہر ٹہرین مگر وہ اندر گہُسے چلے آئے اور برآمدہ مین آن پہنچے مگر ہم سب چہت
پر چلے گئے بعد چلے جانے ڈپٹی کلکٹر کے ہماری یہی صلاح ٹہری کہ اب یہان سے
بہاگ چلنا ضرور ہے چنانچہ ہمنے اس ارادہ کو صاحب جج کے روبرو ظاہر کیا اونہونے
انکار محض کیا اور فرمایا کہ مین ہرگز ضلع کو چہوڑکر نہ جاؤنگا ہمنے اونکی بہت منت
اور سماجت کی مگر ہماری التجا کچہہ بہی اثر پذیر نہ ہوئی ہماری تجویز یہہ ہوئی کہ اپنے
اپنے گہوڑون اور بگہیون مین سوار ہوکر باندہ کی طرف چلین چنانچہ اوسی تاریخ
دس بجے رات کو ہم سب سوار ہوکر وہانسے روانہ ہوئے مگر صاحب جج وہین
رہے فقط

کانپور

تواریخ سرکشی ہند مین خونی کانپور کے نام سے بدن مین لرزہ آتا ہے وہان کے
سانحہ دلسوز کو پڑھ کر جی گھبراتا ہے یہان پر وہ ماجرا گذرا ہے جو کبھی نہ پڑھا اور
نہ سنا ہے جس سے ہند اور ہندیون کے نام پر داغ لگا ہے خصوصا فوج بنگال کا
نام فرنگستان بلکہ کل انسان کی نظرون سے گرا - دہلی سے قریب ۲۷۰
میل جانب پورب دہنے کنارہ دریاء گنگ پر شہر کانپور واقع ہے سپاہیونکے
واسطے جاے خضا اور تاجرون کے واسطے مقام منافع ہے بیچارے اہل
فرنگ جس طور پر یہان بند ہوئے اور تباہ وہ مضمون دلچسپ ہی نہین ہے بلکہ
جانکاہ ہے بہرا اونکو نہ خبر ملی کہ باہر دنیا مین کیا ہوتا ہے اور شرق و غرب مین
کیا گذرتا ہے اپنی مصیبتونکی خبر تک نہ پہنچا سکے اور نہ کسیکو بامید امداد بلا سکے
مئی مہینے مین البتہ خطوط اور پیغامات تار برقی آئے اونسے لوگون کے دلون پر
انواع اندیشون کے غبار چھائے جون مین پہرد ہانکی سچی خبرین نہ ملین اور
اونکی بجاے مختلف طرحکی ہولناک افواہین اوڑین جولائی مین ایک عالم موت
کی سی خاموشی کے بعد وہان کا جو احوال پریشان کھلا اوسکا کب کسیکو وہم
تہا اور گمان + کانپور مین جو اس ظلم و ستم اور دغابازی کا بانی اور سرغنہ

ہوا اوسکا اوس ذکر ضرور ہے ان حضرت کا نام نانا صاحب ہے نانا صاحب ایک
مرہٹی لقب ہے اصل مین نام اسکا دھوندو پنتھ تھا کانپور سے ۶ یا ۸ میل گنگا کے
کنارہ پر شہر بٹھور ہے جو ہندؤن کے نزدیک متبرک جگہہ ہے اور مدت سے
خاندان پیشوا کا مسکن رہا ہے اخیر سردار مرہٹون کا باجے راؤ پیشوا کمپنی کے
بڑے جاگیردار و پنشن دارون مین سے تہا پہلی جون ۱۸۱۸ء کو سر جان مالکم صاحب
نے سرکار کمپنی کی طرف سے باجے راو سے عہدنامہ کیا تہا جسکے بموجب پیشوا مذکور
کو پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن کا ملتا رہا جب اونکے کوئی اولاد نہوئی تو اونہو نے
نو برس بعد اس عہدنامہ کے ۱۸۲۷ء مین دو دکہنی برہمنون کے لڑکون کو
گود لیا ایک کا نام سادہو راؤ تہا جسکی عمر چار برس کی تہی اور دوسرے کا
نام دھوندو پنتھ جو ڈہائی برس کا تھا اور بعد ازان نانا کے نام سے مشہور ہوا
یہہ لڑکے باجے راؤ نے خصوصاً اسواسطے گود لیئے تھے کہ ہندون کے شاستر
کے مطابق رسوم کریا و کرم یعنے تجہیز و تکفین اوسکی بخوبی ہو جاوین
۱۸۵۱ء مین باجے راو مر گیا چونکہ وہ لاولد مرا تو اوسکی پنشن سرکار مین
ضبط ہوئی دھوندو پنتھ المعروف نانا صاحب نے اس پنشن کا دعوی
کیا اور اپنا وکیل ولایت تک بہیجا مگر کچھہ شنوائی نہوئی یہی باعث ہے

جسکے سبب سے وہ سرکار کمپنی سے رنجیدہ ہوگیا مگر قبل از سرکشی وہ بظاہر انگریزون
سے بہت دوستی اور اخلاص رکہتا تہا اور انگریزی صحبت اوسکو بہت پسند تہی
اور اکثر اپنے ہان بٹھورمین دعوت اور تواضع انگریزون کی کرتا رہتا تھا اگرچہ
باجے راؤ کی پنشن اسکو ملتی نہ لگی مگر کل مال اور اسباب اور مکانات اور جواہرات
اور دولت جو خانگی مالیت پیشوا کی تھی اوس سب پر یہہ قابض ہوا اسکے دو
اور بہائی تہے بالا راو اور بابا بہٹ بابا بہٹ کو اوسکے ہان امورات خانگی
مین بڑا اختیار تھا اوسکا بہتیجا راو صاحب ہی اوسکے پاس تھا عظیم اللہ اسکا
نوکر تھا جو انگریزی دان تہا اور اوسکا وکیل بن کر انگلستان بہی گیا تہا اور
تانتیا ٹوپی بہی جسنے سپاہ ہند مین عبد القادر کا سا نام پیدا کیا ایک بڑا وفادار
نوکر نانا کا تہا قبل از بغاوت ان لوگون کو کوئی نہین جانتا تہا۔ نانا کو کچھہ
لیاقت اور استعداد کسیطرح کی نہ تہی اور عیش و عشرت جیسا ہندوستانی
رئیسون کا قاعدہ ہے اوسکا شیوہ تہا + زمانہ سرکشی کے وقت کانپور مین
فوج گورہ اور ہندوستانی اس تفصیل سے تہی ایک گورہ کا توپخانہ جسمین
۵۹ گولہ انداز اور ۶ توپین تہین — ۶۰ آدمی پلٹن پیادگان شاہی گورہ نمبر ۸۴
مین سے اور ۷۰ آدمی پلٹن پیادگان شاہی گورہ نمبر ۳۲ مین سے اور پندرہ

آدمی پلٹن پیادگان گورہ نمبر اول مدراس فیوزیلیرز مین سے عوض سب ملاکے
۱۶۴ ولایتی سپاہی تہے اور ہندوستانی فوج اسقدر تہی رسالہ نمبر دوم ترکسواران
اور پہلی اور ۵۳ وین اور ۵۶ وین پلٹنین پیادگان بنگال اور ایک توپخانہ معہ
ہندوستانی گولہ انداز ضلع کے حاکم اعلی جنگی جنرل سر ہیو ویلر صاحب تہے
چہاونی مین بہت سے فرنگی رہتے تہے اکثر جنمین سے حکام اور افسران سٹرک آہنی
وغیرہ کے تہے اور ۳۲ وین پلٹن گورہ جو لکہنؤ مین تعینات تہی اور جسمین سے
کل ۶۰ آدمی کانپور مین تہے اون پلٹن کے سب گورونکی بیبیان کانپور مین تہین
اس صورت مین کل ولایتی آدمی مرد اور عورت اور بچے ۷۵۰ سے کم نہونگے
۱۴ تاریخ مئی کو خبر سرکشی میرٹہہ اور دہلی کا کانپور مین پہنچی چہاونی کانپور مین پہلی
پلٹن پیادگان اور دوسرے رسالہ ترکسوارون پر البتہ اعتماد کلی نہ تہا اونکے
اطوارونسے انحراف پایا جاتا تہا ۱۶ تاریخ مئی کی رات کو پہلی پلٹن کی لین مین
آگ لگی جس سے اور بہی اور بہی شبہہ ہوا مگر باوجود اسکے کوئی تدبیر پیشبینی
کی نہ کی گئی صرف توپخانہ کو ولایتی بارگ مین لے آئے ۔ اور اسی تاریخ کے
قریب سب میمین اور ولایتی سوداگر وغیرہ بہی بارگون مین آگئے اور انگریزی
افسرون کو حکم ہوا کہ وہ اپنی اپنی پلٹنونکی لین مین سوو ین بعد ازان بہہ

مین شہرت ہوئی کہ ۲۴ تاریخ می کو نئے کارتوس فوج کو دیئے جاوینگے اور
جو کوئی اونکے لینے سے انکار کریگا توپ سے اوڑا دیا جاویگا اس غلط افواہ کے
اوڑنے سے بڑا تہلکہ پڑگیا یہان تک کہ ۲۴ تاریخ می کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ تہی
اوس روز توپین سلامی کی چلانی مناسب نہ سمجہین جبکہ کانپور کا احوال دگرگون
معلوم ہوا تو نانا صاحب نے بکمال وفاداری اور دلی اخلاص سے ہلرسڈن صاحب
مجسٹریٹ کانپور سے کئی مرتبہ اظہار کیا کہ مبادا کانپور مین نوع دگر ہو تو مین جہان
تک ممکن ہوگا آپ کی مدد کرونگا چنانچہ سرکار نے نانا کو پانچ سو سوار اور پیادہ معہ ۲
ضرب توپ رکہنے کا حکم دیا ۲۶ تاریخ می کو صاحب مجسٹریٹ نے نانا صاحب سے
مدد لینا مناسب سمجہا اور خزانہ کی محافظت اونکے سپرد کی نواب گنج مین جو نانا
صاحب کا مکان ہے اوسکے قریب خزانہ کا مکان بہی تہا چنانچہ نانا نے اپنی دو
توپین اور دو سو آدمی وہان مقرر کیئے علاوہ ازین ایک کمپنی ۵۳ وین پلٹن تلنگہ
مین سے بہی خزانہ پر مقرر تہی اسوقت تک حکام انگریزی کو نانا صاحب پر بڑا
اعتبار تہا یہہ امر اونکی خانگی چہٹہیات سے واضح ہے - ۱۶ تاریخ می کو
جو صاحب مجسٹریٹ کی میم صاحبہ نے ایک چہٹی خانگی انگلستان کو روانہ کی
اوسمین ایک فقرہ یہہ بہی تہا اوسکا ترجمہ بجنسہ یہہ ہے - اگر ہندوستانی فوج

یہان سرکشی کریگی توہم یا تو خاص چہاونی مین چلے جاوینگے یا بٹہور کو چلے
جاوینگے جہان پیشوا کا مسند نشین رہتا ہے میرے خاوند کا بڑا دوست ہے
اور بہت صاحب دل اور اختیار ہے اور اوسنے بخوبی دلجمعی کی ہے کہ ہم
اوسکے ہان بڑی امن اور حفاظت مین ہونگے مین تو چہاونی مین جہان اور
میمین ہین جانا چاہتی ہون مگر صاحب کا خیال یہہ ہے کہ میرے اور میرے بچون کے
حق مین بٹہور جانا مناسب ہوگا فقط ایک اور خانگی چٹہی مورخہ ۱۸ وین مئی مین
انہین میمصاحبہ نے یہہ لکہا ــ مبادا یہان فتنہ سرکشی بپدا ہو تو میرے خاوند
نے کل تدبیر اور تجویز میرے اور بچون کے بٹہور بہیجنے کے واسطے کرلی ہے وہ خود
بہی وہان چلے جاوینگے اور راجہ کی مدد سے جسکے گہر ہم جاتے ہین پندرہ سو آدمی
مسلح جمع کرینگے اور پہر یکا یک کانپور آن کے باغیون پر حملہ کرنے کی نیت ہے یہہ
تجویز باہم میرے خاوند اور پیشوا مین ہوگئی ہے اور کسی شخص پر روشن نہین ہے
کیونکہ ارادہ یہہ ہے کہ باغیون پر یکا یک حملہ کرین + نانا نے اسقدر حکام انگریزی
کا ظاہری اخلاق اور محبت کے باعث دل تسخیر کر رکہا تہا اور اوسپر سب
حکام جنگی اور ملکی کا بڑا بہروسا تہا ۲۰ وین تاریخ کو جنرل صاحب نے لکہنؤ کو
لکہا کہ تین سو گورے سپاہی کانپور مین بہیجدو لیکن سر ہنری لارنس صاحب خود

مشکل مین تہے اور اپنی متلیل فوج مین سے نہین بہیج سکے تب جنرل صاحب نے
دمدمہ باندہا جہان سب ولایتی مرد وزن کو پناہ لینے کے واسطے حکم ہوا اگرچہ سب
افسران جنگی کو حکم تہا کہ اپنی اپنی پلٹنونکی لین مین سووین تاکہ سپاہی بدگمان نہ
ہوجاوین مگر اونکی میمون کو حکم تہا کہ رات کو دمدمہ مین آنکر رہین اخیر مہینے مئی مین
دوسرا رسالہ بے آئین اودہ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب کے لکہنؤ سے کانپور مین
پہنچا اوس رسالہ کی گشت کے واسطے پہرہ بندی کردی گئی چند روز بعد اس
رسالہ کی طرف سے شبہہ نمکحرامی معلوم ہوا اسیواسطے اونکو جانب فتحگڈہ
روانہ کیا کپتان پیٹر صاحب جنگی سکتر چیف کمشنر اودہ اور کپتان کیری صاحب
اوس رسالہ کے ہمراہ گئے اسکے ایک یا دو روز بعد لفٹنٹ الیش صاحب
بہی نصف توپخانہ اسپی متعلقہ اودہ لیکر اوسی سمت کو روانہ ہوئے مین پوری کے
قریب اس رسالہ نے بغاوت کی اور دو نوافسرونکو جو اونکے ہمراہ تہے مارڈالا
چند سکہہ اوسی رسالہ کے کانپور کی طرف واپس آئے اور لفٹنٹ الیش صاحب
کو راہ مین ملاقی ہوئے اور اونسے یہہ احوال کہکر اونکو کانپور واپس لیگئے
جنرل ویلر صاحب نے اون سکہونکا بہی حساب کردیا اور مقام دمدمہ کو
مضبوط کرنا شروع کیا یہہ دمدمہ یعنے مورچہ اوسجگہہ بنایا تہا جہان ہسپتال

پلٹن گورہ کے واسطے دو بارکین ہتین چوتہی تاریخ جون کو ایک مہینے کا سامان
دمدمہ مین جمع کیا اور خزانہ سے ایک لاکہہ روپیہ بہی وہان لا رکہا اور ۹ لاکہہ
روپیہ خزانہ مین اور بہی باقی تہا کوئی تدبیر سامان جنگی کے بچانے اور محفوظ رہنے
کی نکی گئی بارود اور گولہ وغیرہ میگزین اور پلٹنون کے میگزینون مین پڑا رہا اس
سے ظاہر ہے کہ جنرل صاحب کو نانا پر اعتبار کلی ہونے کے سوا یہہ امید نہ تہی کہ
اتنا عظیم حشر برپا ہوگا اسی تاریخ سے افسران انگریزی رسالہ دوم ترک سواران
اور پلٹنان نمبر اول و ۵۶ پیادگان بنگال کو حکم ہوا کہ پلٹنونکی لین مین سونا موقوف
کرین اور دمدمہ مین آنکر رہین پانچوین تاریخ جون کی رات کو دو بجے تہے جسوقت
سرکشی شروع ہوئی اور رسالہ دوم ترکسواران اور اول پلٹن تلنگان اپنی چہاونی
کو چہوڑکر چلے گئے اور اونکے افسر انگریزی جو بگل سنکر لین مین گئے اونسے
وہ کچہہ نہ بولے باغی لوگ اول خزانہ پر گئے اور خزانہ کے پہرہ والون نے
اونسے کچہہ نہ کہا خزانہ کے قبضہ کے بعد وہ جیلخانہ پر گئے اور تمام قیدیون کو
رہا کیا اور اُس پاس کے مکانات اور کواغذات سرکاری کو جلادیا بعد ازان
اونہون نے کلیان پور کی طرف کوچ کیا جو دہلی کیطرف اول منزل ہے اور چہٹی
تاریخ قبل از دوپہر باقی دونو ہندوستانی پلٹنین نمبر ۵۳ اور ۵۶ بہی سرکشی

سرکشی فوج کانپور و روانگی انکی

کرکے اونسے جا ملین یہہ موقع دیکھکر نانا نے جو خزانہ برشتمین تہا بہت روپیہ
خزانہ کا خود لے لیا اور باغی فوج کے پاس جو کانپور سے ایک منزل
چلی گئی تہی گیا اور اونکو سمجہایا کہ کانپور واپس چلو اور ترغیب دی کہ کل انگریزی
مکانات کو جلا کر اور انگریزی افسرون اور سپاہیون کو قتل کرکے پہر دہلی
یا لکہنو چلین گے اور تہوڑی فوج کانپور اور کانپور کے ضلع کی حفاظت کے
واسطے چہوڑ چلین گے چنانچہ باغی فوج نے یہہ صلاح نانا کی مان لی اور
اوسکو اپنا سردار مقرر کرکے پہر کانپور کی جانب کوچ کیا اور اوسی تاریخ
شام تک کل فوج کانپور مین واپس پہنچ گئی اور نانا نے اوسیوقت جنرل
ویلر صاحب کو اطلاع دی کہ مین آپکے مقابلہ کے واسطے آیا ہون تمام ہندوستانی
لوگون کو اپنے ساتہہ ہو جانے کی ترغیب دی اور لوٹ کرتا ہوا اور جو عیسائی
ملا اوسکو قتل کرتا ہوا دمدمہ کے مقابل مین پہنچا اور اپنی دو توپین
اور دو بڑی توپین انگریزی دمدمہ کے مقابل مین لگا دین ۷ تاریخ جون
کو دس بجے صبح سے دمدمہ انگریزی پر گولہ اندازی شروع ہوئی اب
اسجگہہ مقام دمدمہ انگریزی بہی سمجہہ لینا چاہیئے نقشہ بہی اوس جگہہ کا
ہمنے لکہا ہے ۳۲ وین پلٹن گورہ کے واسطے دو لمبی لمبی بارکین تہین جہان

اوس پلٹن کے گوروں کی بی بیان اور بیمار اور کام سے معذور گورے
رہا کرتے تہے اور یہہ دونو بارکین چہاونی کے شرقی انجام پر واقع تہین
جہان گرد اونکے ایک بڑا میدان ہے ہر ایک بارک اسقدر بنائی گئی تہی
جسمین سو آدمی رہ سکین جنمین سے ایک پر نو چہپر پڑا ہوا تہا اور دوسرے
کی چہت ندارد ہتی اور دونو بارکون کے گرد پکا برانڈہ بنا ہوا تہا دیوارین
ان دونو بارکون کی اینٹ سے بنی ہوئی تہین جنکی موٹائی قریب
نصف گز کے ہوگی ایک کواہی وہان تہا اور باقی مکانات شاگرد
پیشہ کے واسطے جو ضرور ہوتے ہین تہے یہہ مکان تہا جہان کہ انگریزون
نے پناہ لی بارکون کے گرد ایک خندق کہودلی اور مٹی کہودکر
باہر کی جانب ڈالی تاکہ مثل فصیل ہو جاوے یہہ فصیل نما گردکی
دیوار بلندی مین سینہ تک ہوگی اور اتنی بہی موٹی نہ تہی کہ گولی کو
بہی روک سکے توپون کے واسطے بہی کوئی جگہہ محفوظ نہ بنا سکے تہے
صاحبان انگریز صرف اپنی دلیری اور عالی ہمتی سے اتنی فوج ہندوستانی
کے سامنے مقابل ہوئے ورنہ یہہ مکان کچہہ بہی مضبوط اور محفوظ نہ تہا
اس قلیل مکان مین سرکشی کے روز قریب ۵۰۰ آدمیون کے سکونت
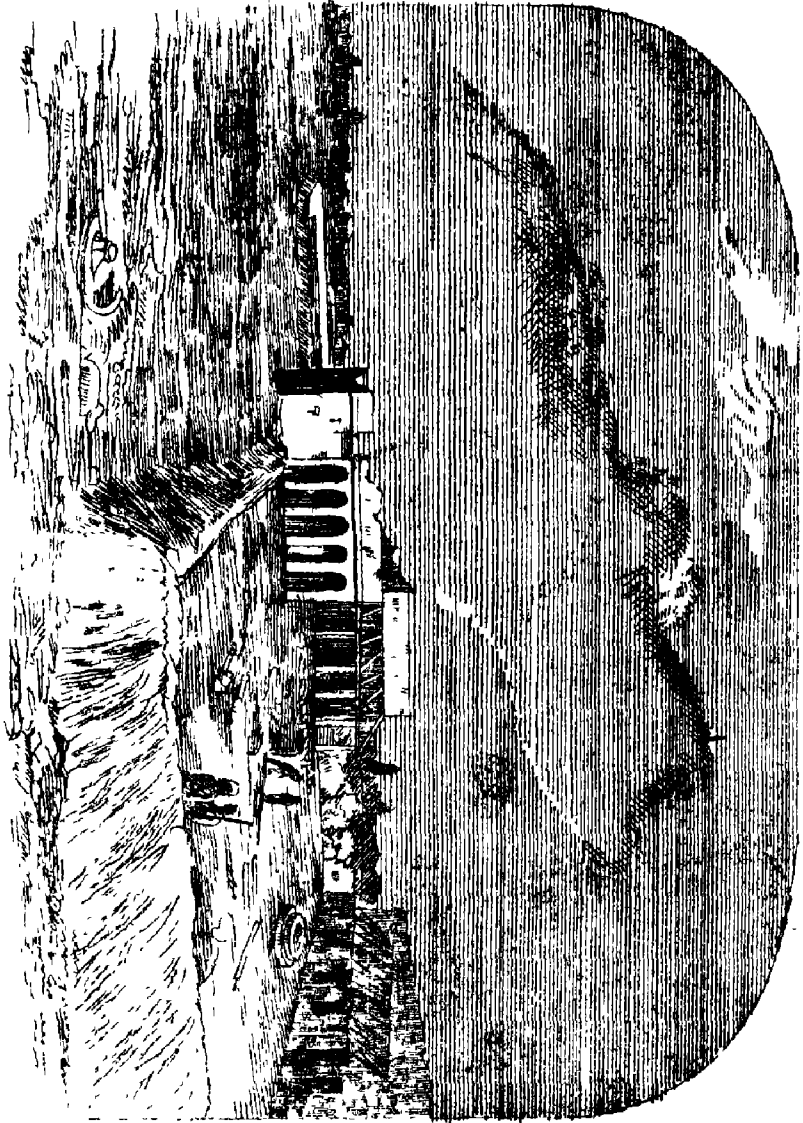
دمدمہ یعنی مورچہ گاہ محصورین کانپور

پذیر ہوئے اونکی تفصیل یہہ ہے*

ایک کمپنی توپخانہ ولایتی	۵۹
ازپلٹن شاہی گورہ نمبر ۸۴	۶۰
ازپلٹن شاہی گورہ نمبر ۳۲	۳۰
ازپلٹن اوّل مدراس فیوزیلیرز گورہ	۱۵
سرکش پلٹنون کے ولایتی افسر اور حکام اہل قلم وغیرہ ..	۱۰۰
سوداگران ومحرران انگریزی وغیرہ	۱۰۰
سرکش پلٹنون کے طنبورچی	۴۰
انگریزی افسران جنگی کی میمین اور بچے	۵۰
ولایتی سپاہیون کی میمین اور بچے	۱۶۰
حکام اہلقلم کی میمین اور بچے	۱۲۰
وفادار ہندوستانی افسر اور سپاہی وغیرہ	۱۰۰
ہندوستانی نوکر اور باورچی وغیرہ	۱۰۰

ان سب آدمیون مین سے ایک ثلث ہی لڑنے والے نہ تھے اور ایک ثلث سے کہین زیادہ بچے اور عورات تہین جنکی اور اونکی حفاظت اور پرورش

ضرورتھی و مدمہ کے اندر صرف آٹھہ توپین تھین دو توپین برنجی متعلقہ توپخانہ
اودہ اور دو ۹ نوبی توپین اور ۳ چھوٹی — ان چند توپون سے ان بہادرون
نے بیسیون توپون کا جو باغیون نے باہر لگا رکھی تھین مقابلہ کیا جو لوگ کہ
توپون پر متعین نہ تہے وہ اپنی اپنی بندوقین لیکر خندق مین کھڑے رہتے
تھے کہ اگر باغی نزدیک بڑھکر حملہ کرینگے تو اونپر فیر کرینگے مگر باغیون نے
باوجود اس کثرت کے کبھی اتنی جرات نہ کی کہ دمدمہ کے قریب آسکین
دور سے محاصرہ کیئے ہوئے پڑے رہے اور توپین چلایا کرے مطالعین
قیاس کرسکتے ہین کہ اوس شدت کے موسم گرما مین محصورین پر کیا گذری
ہوگی خصوصاً میمون اور بچون پر قیامت ہوگی صرف دو بارکین تہین جنمین سے
ایک پر چہت بہی نہ تہی اگرچہ بعض صاحبون نے دیرے اور چھولداریان
کہڑی کرلین اور چادرین تان لی تہین مگر تاہم جولائی مہینے کا آفتاب غضب
ہوتا ہے بعض اشخاص بیچارے جنرل ویلر صاحب پر بہت طعن کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ اونہون نے کچھہ بہی پیشبندی نہ کی اگر سرسری کی سی تدبیر وہ کرلیتے
تو کاہیکو یہہ حادثہ سخت کا ہنور پر گذرتا لیکن یہہ طعن بیجا ہین ہے بقول جناب
شیر صاحب مجسٹریٹ کانپور جنرل ویلر صاحب کو دو خیال تہے ایک تو

یہہ یقین تھا کہ نانا صاحب فوج ہندوستانی سے کچھہ سازش نہین رکھتا اور
دوسرے یہہ کہ اگر فوج ہندوستانی متعینہ کانپور سرکشی کریگی تو سیدہی دہلی کو
چلی جاویگی اسیواسطے اونہون نے خیال کیا کہ سرکشی ہونے کے وقت
البتہ خوف ہے اور بعد ازان پہر امن ہو جاویگا چنانچہ اونہون نے خاص اوسی
وقت کے واسطے تجویز اور پیش بندی کرلی اور واقع مین دیکھو تو اونکی دونو
باتین سچ ہین تمام فوج سرکشی کرکے اول دہلی کیطرف روانہ ہوئی اور یہہ
بہی ظاہر ہے کہ نانا پیشتر سے کسیطرح کی سازش ہندوستانی فوج سے نہین رکہتا
تھا اگر اب ہوتا تو فوج کاہیکو دہلی کی طرف روانہ ہوجاتی اور نانا کو کاہیکو
اونکے پاس اونہین سمجہانے کو جانا پڑتا باغی فوج نانا کے بہت سمجہانے
اور ترغیب دینے سے کانپور واپس آئی اور نانا کی دغابازی سے سب تدبیر
جنرل صاحب کی اولٹی ہوگئی اب چونکہ ہمکو معلوم ہوگیا کہ نانا بڑا دغاباز نکلا تو
یہہ کہہ سکتے ہین کہ اوسپر اعتماد کرنا بیوقوفی تھا مگر پیشتر سے یہہ کوئی
نہین کہہ سکتا تھا کہ نانا بدذات ہے اسپر اعتماد نکرو کیا سرکار نے
نواب رامپور پر اعتبار اور بہروسا نہین کیا اور راجہ چکاری پر کیا اعتماد کلی تہا
اسیطور پر جنرل صاحب کو نانا پر بہی اعتبار تہا پہر اسکا کیا علاج ہے کہ ایک

دغا دار دوست نکلا اور دوستدار شیطان ۔ غرض آدم برسر مطلب دشمنون نے
چار توپون سے جیسا اوپر مذکور ہوا انگریزی دمدمہ پر آگ برسانی شروع کی چند
گہنٹون کے بعد وہ میگزین سے اور توپین لے آئے اور چودہ توپین اور غبارے
چارون طرف بارکون کے لگا کے فیر کرنی شروع کی اول تو انگریزی محصورین
نے بہی خوب اونکی توپونکا جواب دیا مگر چونکہ دشمن ابہی تک ایکہزار گز کے فاصلہ
پر بہی نہ تہا اور انگریزون کے پاس صرف چہوٹی میدانی توپین تہین تو اس
باعث سے دشمنون کا کچہہ نقصان ہوا اول روز تو باغیون کی توپون نے
بہی چند ان نقصان نہین کیا مگر دوسرے روز سے اونہو نے اور اور تدبیرین
مضبوطی کے ساتہہ کین ایک محمدی جہنڈا خاص شہر مین کہڑا ہوا جسکے نیچے
سب مسلمانون کو جمع ہونے کی ہدایت ہوئی اور جس کسینے کچہہ تامل کیا اوسکو
دہمکایا اور سزا دی نانا کی فوج ہر روزہ بڑہتی جاتی ہے مختلف سمتون سے باغی
آنکر فراہم ہوتے جاتے تہے چونکہ ایک بڑا میگزین اوسکے ہاتہہ مین تہا
اور خزانہ بہی وافر ہاتہہ مین آگیا تہا اور کل شہر اور ضلع پر قابض ہوگیا تہا
تو اسصورت مین چند انگریزون کی جو بارکون مین تہے کیا بنیاد تہی اونکو کسیطرح
کی امید باقی نہ تہی مگر وہ اپنی جوانمردی اور عالی ہمتی سے اپنی جگہہ پر قایم

رہے اور جب تک وہ چند آدمی اوس شکستہ حال اور نامستحکم اور نامضبوط
دمدمہ مین رہے ہزارون سپاہی اور سوارونمین سے کسیکی طاقت نہتھی کہ
اونکے مقام کے نزدیک تک جاسکے دور سے سر پٹکا کیئے اور فتح نکرسکے
رات اور دن قریب کے مکانون پر سے بندوقونکی بوچھار رہی اور بڑی بڑی
توپین دمدمہ کے نزدیک بڑہاتے جاتے تھے بارکونکی خشتی دیوارون کو گولون
اور لولیون نے جو پے ہم چلے آتے تہے چہلنی کردیا محاصرہ کے چھٹے روز
یعنی ۱۲ تاریخ جون کو ایک ایسا حادثہ عظیم دمدمہ مین ہوا جس سے نہایت
تباہی محصورین کی ہوئی ابتک افسر معہ قبائل دیرون مین جو میدان مین کہڑے
کرلیئے تہے رہتے تہے مگر اب اسقدر نزدیک سے گولیان اور گولے آن کر
گرنے لگے کہ ڈیرونکا اوٹہا لینا ضرور پڑا اور صرف ایک بارک جسپر کہ چھپر
پڑا ہوا تھا اوسمین بہی اگ لگ گئی اس بارگ مین گورونکی بی بیان اور
بچے اور بیمار او زخمی رہتے تہے اگ اسقدر جلد پہیل گئی کہ قبل از ندو بہ بنجے
قریب چالیس زندہ آدمی اوس مکان کے اندر جلکر رہگئے باغیون
نے ارادہ کیا تہا کہ سب آدمی اگ بجھانے اور اوسکے اندر سے اسباب
اور بیچاری عورتون اور بچون کو نکالنے مین مصروف ہونگے تو ہم بندوقین اور

تلوارین لیکر اندر گہس پڑینگے چنانچہ آگ کے لگتے ہی دشمنون نے بڑے زور
شور سے حملہ کیا اور نہایت سخت آگ برساتے ہوئے آگے کو بڑہے لاچار
سب گورہ سپاہی اور افسر لوگ توپون پر مستعد رہے اور دشمنون کو
جواب دیا گئے باوجودیکہ مکان مذکور جل رہا تہا اور بیکس عورتون اور
بچون کی چیخ سے سبکا سینہ پہٹتا تہا اور چاہتے تہے کہ کیونکر اونکی مدد پہنچین تمام دوائی
خانہ اور جراحی کے اوزار جلگئے اور کوئی امید زیست اونکے واسطے نرہی
جو آیندہ بیمار یا زخمی ہون چار ہزار جرار فوج باغی اوسوقت چڑہی چلی آتی
تہی مگر چند عالی ہمت ولایت زادہی اپنی جگہہ بر مثال میخ قایم تہے اور
گرہ بہر بہی ایک قدم پیچہے کو نہین اوٹہاتے تہے توپون کا جواب دیے
جاتے تہے اور بندوقین بہر کر تیار کرلی نہین کہ جب دشمن گولی کے ٹپے پر پہنچے
اوسیوقت باڑ مارنا شروع کرین سنگینین اور تلوارین بہی تیار ہنین مگر
نامرد دشمن کو کب اتنا حوصلہ تہا کہ ان شیرون کے نزدیک تک آسکین
دور ہی سے لڑا کیئے اس روز کی آگ نے انگریزونکو اور بہی تباہ کردیا کوئی
جگہہ ایسی نرہی کہ جہان آفتاب کی تپش سے ذرا بہی امن ہو بیچاری عورتون
اور بچون کو کہلے میدان مین پڑا رہنا پڑا صرف آسمان اونکا شامیانہ تہا

اکثرون کے کپڑے لتے بہی جلگئے اور جو کچہہ تہوڑا بہت اسباب بہا گتے وقت
جلدی مین روزمرہ کی آسایش کے واسطے دمدمے کے اندر لے آئے تھے
وہ بہی غارت ہوا بہت آدمی تپش آفتاب سے مرگئے اسباب جنگ بہی اب
کم ہوتا جاتا تہا لہذا توپ اندازی وغیرہ مین بہی فرق پڑنا شروع ہوا دمدمہ کے
مغرب کی جانب تہوڑی دور پر کچہہ نئی بارکین بنائی جاتی ہتین چنانچہ
دشمنون نے اونکی ناتمام دیوارون کی آڑمین سے بندوقین مارنی
شروع کین لیکن بہادران انگلشیہ نے اوپر بار بار حملہ کرکے اونکو وہان
سے ہٹا دیا اور ایک اپنا پہرہ وہان قایم کیا لیکن قلت آدمیون کے
باعث سے وہ ہرطرف دشمنونکا مقابلہ نکرسکے جنہون نے اب چارون
طرف سے دمدمہ کو گہیر لیا تہا اور مکانات محفوظ پر سے گولیان چلاتے تھے
حتی کہ خاص دمدمہ کے اندر ایک بارک سے دوسری بارک تک کا احوال
ملنا مشکل ہوا کوئی شخص باہر میدان مین نہین جاسکتا تھا کیونکہ سر
نکالتے ہی بس نشانے اوسپر پڑتے تہے پانی کی نہایت قلت ہوئی
اول تو دمدمہ کی دیوار کی آڑمین کوئے سے پانی بہر لیتے تہے مگر جبکہ
دیوار مذکور شکستہ ہوگئی تو پانی بہرنا مشکل ہوگیا پانی بہرنے مین جان کا

رہا ان غالب تہا ایک قطرہ پانی حاصل کرنے کی عوض مین جان دینی پڑتی تہی
تو ٹی پہوٹی بارکونکی دیوارین اور دیرون اور قناتون اور پیپون کے ڈہیر کے
سوا اور کوئی مقام سایہ دار نہا خوراک ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بمشکل
تمام لیجا سکتے تہے اور مرد وعورات کے وقت ایک قریب کے چاہ مین بلا
تجہیز وتکفین ڈالدیتے تہے ۲۴ تاریخ جون کو امید تہی کہ انگریزی فوج مدد
کو پہنچے مگر اس انتظاری مین صبح ہوتی تہی اور پہر شام اور کوئی علامت
مدد کی بظاہر نہین دکہلائی دیتی تہی بیماری اور گولے اپنا کام کرتے جاتے
تہے کہانے کا سر انجام بہی تہوڑا رہ گیا اور جو جو مصیبتین اور تنگ حالت
اوسوقت محصورین کی تہی اوسکا بیان بالکل غیر ممکن ہے بہت سے فرنگی
جنہونے شہر مین پناہ لی اور جن ہندوستانیون نے اونکو پناہ دی وہ سب
جان سے مارے گئے ساہوکارون کی دوکانین لٹ گئین ۲۶ تاریخ
جون تک باوجود ان سخت مصیبتون اور تکلیف کے صاحبان انگریز معہ چند
گورہ سپاہیون کے مقابلہ کیئے گئے مقابلہ ہی نہین بلکہ بعض بعض اوقات
دمدمے سے باہر نکلکر اور دشمنون کے مورچون مین گہسکر اونکی توپون مین
کیلین ٹہوک جاتے تہے مگر دشمن پہر اون توپون کی مرمت کرلیتے تہے

یا اور توپین میگزین سے لاکر لگا دیتے تہے غرض ۲۶ تاریخ جون کی صبحکو
نانا صاحب نے شرایط صلح اوراون کی پیش کین اور کیا تعجب ہے
کہ انگریزون نے جو اس حالت مایوسی اور بیکسی اور سختی مین گرفتار تہے
اون شرایط کو اوسوقت سنا اور مان لیا نانا کی شرط یہہ تہی کہ تمام گورے
سپاہی اور اور صاحبان جنکو لارڈ ڈلہوسی کے کامونسے کچہہ تعلق نہ تہا
وہ اگر اپنے ہتیار دیکر اپنے تئین حوالہ کرینگے تو اونکی جان بخشی ہوگی اور
اونکو الہ آباد بہیجدیا جاویگا کپتان مور صاحب نے جو ۳۲ وین پلٹن شاہی
گورہ کے حاکم تہے اور جو اتبک نہایت دلیری کے ساتہہ لڑتے رہے
جب دیکہا کہ اب حالت بہت تنگ ہے اور کسیطرح امید جان بر ہونے
کی نہین ہے تو اس شرط نانا صاحب کو قبول کیا اور جنرل صاحب کی
اجازت سے عہدنامہ پر دستخط کردیا اگرچہ اوسوقت تک بہی بہت انگریزی
افسرونکی راے یہہ تہی کہ نانا پر ہرگز بہروسا نہین ہے اور اس عہدنامہ
کو قبول کرنا نہ چاہئے مگر جب یہہ عہدنامہ ہوگیا تو کشتیان سب انگریزون کو
الہ اباد لیجانے کے واسطے تیار ہوئین اور ۲۷ جون کی صبح کو سب صاحب
اور میمین اور بچے اور گورے کشتیون مین سوار ہوکے الہ آباد کی جانب

روانہ ہونے کے واسطے گہاٹ پر پہنچے اسوقت وہ دغابازی ظاہر ہوئی
جو کبہی پہلے کہین نہ ہوئی ہوگی تہوڑے سے آدمی کشتیون مین سوار ہو چکے تہے
اور اَور ہونے جاتے تہے اوسوقت حسب مشورہ سابق ملاح لوگ کشتیون کے
چہپرون مین آگ لگا کر بہاگے اور فی الفور بندوقون اور توپون کی بہی کشتیون پر
فیر ہونے لگی ۳۰ کشتیون مین سے صرف دو کشتیان روان ہوگئین ایک نواوئین
سے گولہ لگ کے ٹوٹ گئی مگر اوسکے سوار دوسری کشتی مین چلے گئے اور
باقی ۲۸ کشتیون کے سوار کچہہ تو اوسوقت مارے گئے کچہہ دریا مین ڈوب گئے
اور جو باقی بچے خصوصاً میمین اونکو مقید کیا جو ایک کشتی کہ بچکر آگے چلی
اوسمین پچاس آدمی تہے دونو طرف کنارہ پر دشمن اوسکے پیچہے متعاقب تہے
جب کشتی کانپور سے ۶ میل نکل گئی اوسوقت کشتی مذکور ریتی مین اڑ گئی مگر سب
لوگ کشتی کے اندر خاموش بیٹہے رہے جب شام ہوئی تو باہر نکلکر کشتی کو
خشکی پر سے بہزار دشواری ڈہکیل کے نکالا وہانسے چلکر نجاج گڈہ کے
پاس کشتی پہر خشکی مین اٹک گئی یہہ مقام کانپور سے آٹہہ میل کے فاصلہ پر
ہے یہان پر باغیون نے پہر آنکر گہیرا صاحبون نے بہی مقابلہ کیا بہت صاحب
اوسوقت مارے گئے مگر اسقدر جوانمردی سے لڑے کہ دشمن آخر کو پسپا

ہوئے اور کانپور کی طرف بہاگے نانا نے یہہ خبر شکست سنکر دو پوری پلٹنین روانہ کین لیکن خدا کی قدرت سے رات مین ایسی باد تند چلی کہ کشتی خشکی سے نکلکر چل نکلی لیکن چونکہ راستہ معلوم نہ تہا اور کوئی صاحب دریا کے حال سے واقف نہ تہا تو تہوڑی دور جاکر کشتی پہر اٹک گئی جب صبح ہوئی تو دیکہا کہ باغیون کا کنارہ پر ہجوم ہے یہہ مقام شیوراجپور تہا جو کانپور سے تیس میل ہے جب کہ صاحبون نے دیکہا کہ کشتی کسیطور سے نہین آگے سرکتی تولاچار چودہ شخص کشتی سے اوترکر باغیون کے مقابلہ کے واسطے کنارہ کی طرف آئے تاکہ دشمنون کو وہان سے مارکے ہٹا دین چنانچہ ایسا ہی ہوا باغی لوگ ان چودہ آدمیون کے ہاتہہ سے زک کہاکر بہاگے اور ان صاحبون نے اونکا بڑی دور تک تعاقب کیا آخر کو انکو سرکشون نے گہیر لیا اور وہ پہر کنارہ دریا کی طرف چلے مگر کنارہ پر آنکر دیکہا تو کشتی کا پتہ نہین لگا لاچار کنارہ کنارہ ایک میل تک بہاگے مگر جب باغی تعاقب کرتے ہوئے اونکے سر پر آن پہنچے تو اونہونے ایک شوالہ مین جاکر پناہ لی ایک شخص اون چودہ مین سے عین دروازہ شوالہ پر مارا گیا پہر ان صاحبون نے رخ پہیر اور باغیون سے مقابلہ کیا اوسوقت بہی باغیون مین سے بہت

سے آدمی مارے گئے باغی ان چند انگریزون کے ہاتہہ سے بہی تنگ آگئے
اور ایک توپ شوالہ پر لاکر لگا دی لیکن جب دیکہا کہ توپ سے بہی کچہہ نہین
ہوتا اور شوالہ بہت مستحکم اور مضبوط ہے اوسوقت باغیون نے ایک اور تجویز
کی کہ بہت سی لکڑیان شوالہ کے دروازہ کے آگے چُن دین اور اونمین آگ
لگادی جب دیکہا کہ آگ سے بہی کچہہ نہین ہوتا تب اونہون نے آگ مین
بارود ڈالدی جس سے اندر اسقدر دہوان ہوگیا کہ بچارے انگریزونکا
دم گُہٹنے لگا تب اونہون نے وہان سے نکلکر دریا کی جانب بہر بہاگنے کا
ارادہ کیا جب اونہون نے یکایک شوالہ سے نکل کے حملہ کیا تو دشمن بہر اسیمہ
ہوکر بہاگے چہہ صاحب جو تیرنا نہین جانتے تہے وہ بلا تحاشہ دشمنونمین
گہُس اور بہیون کو مارکر مرگئے اور باقی سات آدمی دریا مین کود پڑے
دو شخص تیرنے وقت گولی سے مارے گئے اور تیسرا شخص جب تیرتے
تیرتے تہک گیا تو پشت کے بل تیرنے لگا اور نادانستہ کنارہ کے قریب
آگیا اوسیوقت دشمنون نے اوسے کاٹ ڈالا اور باقی چار آدمی جب
تیرتے تیرتے ۶ میل نکل گئے تو اوسوقت کنارہ پر سے چند سپاہیون
نے اونہین آواز دیکر بلایا معلوم ہوا کہ وے سپاہی مہاراجہ درگبجے سنگہ

رئیس ہیسوارہ اودہ کے تھے جو سرکار انگریزی کے بڑے وفادار دوستون
مین سے تھے تین روز کے بہوکے اور نہایت تھکے ہوئے یہہ چارون شخص
بموجب پکارنے سپاہیون کے کنارہ پر گئے اور وہانسے راجہ صاحب کے
پاس جنہون نے اونکو اپنی حمایت مین ۲۹ جون سے ۲۸ جولائی تک
باسایش تمام رکہا اخیر کو جب کچہہ فوج گورہ الہ آباد سے جنرل ہیولاک صاحب
بہادر کے کمپو مین شامل ہونے کے واسطے کانپور جاتی تہی تو راجہ صاحب ممدوح
نے ان چارونکو اوس کمپو مین بحراست اپنے آدمیون کے بخیریت تمام پہنچا
دیا ان چار شخصون مین سے دو افسر تھے ایک کا نام لفٹنٹ ڈلافوس صاحب
اور دوسرا لفٹنٹ ماہربے طامس صاحب لفٹنٹ ڈلافوس صاحب نے
جو بذات خود اپنا وقایع لکہا ہے وہ ہمارے پاس ہے اوسکا ترجمہ ہم بجنبہ آیندہ
حصہ مین لکہینگے وہ نہایت دلچسپ ہے اب اس حکایت کو چہوڑکر پہر ہم
کانپور کا حال بیان کرتے ہین بعد نکلجانے ان دو کشتیون کے قتل عام
گہاٹ پر جاری رہا باغونکی دیوار کے پیچہے سے بندوقونکی بارش ہوا کری
اور سوارون نے اون بیکس اور بے دست و پا انگریزون اور میمون وغیرہ کے
ہجوم مین جاکر خوب چارون طرف تلوارین چلائین ایک بیچاری پیر سال

میم مررے نام اس قتل عام سے بقدرت کاملہ خدا بچگئی جو بالفعل کلکتہ مین
ہے اگرچہ ایک بڑا زخم اوسکی پشت پر لگا تہا جس سے وہ کنارہ دریا پر تپی
مین گر پڑی اور قاتل لوگ مردہ سمجہکر اوسکو وہان چہوڑ گئے آخر کو بالا راو
یا راو صاحب نے قتل بند کرنے کا حکم دیا جو مرد وزن کہ قتل سے بچے اونکو
اکہٹا اور فراہم کرکے اوس بڑے مکان کی طرف لیگئے جو صوبہ دار کی
کوٹہی کے نام سے مشہور ہے اور جو میدان پریٹ کے جنوب مشرقی
گوشہ مین واقع ہے اسجگہہ پہنچکر باقی مردون کو عورات اور بچون سے
علیحدہ کرکے قتل کیا اور عورتون اور بچون کو ایک چہوٹے سے مکان مین اکہٹا
بند کردیا + وہ کشتی جو شیوراج پور مین اٹک گئی تہی اور جسمین سے تیرہ آدمیون
نے نکل کے دشمنون پر حملہ کیا تہا اور جب وہ واپس آئے تو کشتی کو نہ پایا اور
جنکی حکایت اوپر بیان ہو چکی ہے اوس کشتی مین بہی جو باقی سوار رہے تہے سبہون
کو باغیون نے گرفتار کرلیا اور کنارہ پر لے آئے اور چہکڑون مین سوار
کراکے کانپور واپس لیگئے مگر چہکڑون کی دستیابی مین دیر ہوئی کیونکہ
ایک شخص ... نام کا جو خود بہی مقید تہا اور آخر کار بمدد ایزدی بچ گیا یہہ بیان
ہے کہ اس کشتی کے آدمی چار یا پانچ روز تک اہر وان گانوین رہے اسی

شخص کی گواہی سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ کانپور مین پہنچا تو اوسنے
نانا کو صوبہ دار کی کوٹہی مین مقیم پایا اور ایک جماعت کثیر فوج باغی کی مابین
کوٹہی مذکور اور سڑک آہنی کے پڑی تہی جب یہہ لوگ جو صاحب اور میمین ملاکے
قریب ۲۰۰ آدمیون کے ہونگے کانپور پہنچے تو اونمین سے صاحبون کو چنکر
مار ڈالا اور عورتون اور بچون کو اوسی قید خانہ مین جہان اور میمین اور بچے
مقید تہے ڈالدیا مگر ۷ تاریخ جولائی کو معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچاریون کو
شہر کی جانب لیجاکے اوس چہوٹے سے مکان مین جاکر رکہا جو بی بی گہر
کے نام سے مشہور ہے اور جس مکان کو کسی افسر انگریزی نے ایک اپنی
ہندوستانی بیوی کے واسطے بنایا تہا اس مکانمین بوریا بچہوادیا گیا تہا
اور قیدیون کو کہانے کو تہوڑی چپاتیان اور پانی ملتا تہا اس مکان مین
یہہ بیچاری میمین ۱۵ تاریخ جولائی تک مقید رہین لیکن قبل اسکے کہ ہم اوس
روز ہولناک کا بیان کرین کچہہ ذکر فراریان فتحگڈہ کا جو یہان پہنچے ضرور ہے
معلوم ہوتا ہے کہ دو جتہونمین دو مرتبہ کرکے فتحگڈہ کے صاحب لوگ کانپور
مین پہنچے اول گروہ تو وہ تہا جنمین پادری لوگ بہی شامل تہے اور جو
۱۲ تاریخ جون کو کانپور مین پہنچا اونمین سے ایک شخص بہی نہ بچا ۔ پہنچنے

ہی سب تہ تیغ ہوئے اور دوسری جماعت فراریان فتحگڈہ کی اوایل ماہ جولائی
مین پہنچی اسمین قریب ستہ صاحب اور میمین وغیرہ تین صاحبون کو
شاید اوسیوقت مار ڈالا اور میمون اور بچون کو اوسی بی بی گہر مین بہر دیا
ان فتحگڈہ کے فراریونکا احوال البتہ مفصل نہین معلوم ہوتا کیونکہ اونمین سے
ایک شخص بہی نہین بچا جو اپنی حکایت کہہ سُناتا تاہم جہان تک معلوم ہوا
ہے اور جس جس صاحب نے جو کچہہ لکہا ہے آگے بیان ہوگا اب ہم ناناصاحب
کے راج مین جو اخیر در وانگیز معرکہ گذرا اوسکا بیان کرینگے اونگ کے مقام کی لڑائی جو بین
سرکار انگریزی اور ناناصاحب کے ہوئی وہ پندرہوین تاریخ جولای کی صبح کو ہوئی
اور فوج ظفر موج انگلشیہ نے قریب گیارہ بجے دن کے پانڈو ندی سے دشمنونکو مار
کے ہٹا دیا تہا جب یہہ خبر شکست کامل کی کانپور مین قریب سہ پہر کے پہنچی اوسی تاریخ
اوسیوقت ناناصاحب کے خلوت خانہ مین بیچاری ولایت زاعورات او بچونکا مشورہ
ہوا کہ اب انکا کیا کرنا چاہئے اوس مشورہ مین یہی صلاح ٹہری کہ انکو مار ڈالنا چاہئیے
قریب غروب افتاب کے اس فتوی کی تعمیل ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ عورات اور بچون
کے چار صاحب لوگ بہی ابہی تک زندہ مقید تہے معلوم نہین کہ اونکو مردون کے قتل عام سے
کیون بچا رکہا تہا اونمین سے تین صاحب تو فتحگڈہ کے تہے ان صاحبون کو بی بی گہر سے

اول نکالکے اور سڑک پر کہڑا کرکے قتل کیا بعدازان قتل عام عورات اور بچونکی
شروع ہوئی اول تو دروازون اور کہڑکیون کی راہ سے گولیونکی باڑہ
مارین اور بعدازان قاتلون نے تلوارین لیکر باقی زندون اور زخمیونکا کام
تمام کیا ناناصاحب کی فرودگاہ کا مکان اس قتل گاہ سے صرف پچاس
گز کے فاصلہ پر تہا وہان اونہون نے ناچ کا حکم دیا اور شب بہر خوب ناچ رنگ
اور گانا بجانا رہا علی الصباح حکم ہوا کہ بی بی گہر صاف کیا جاے و اوسمین دوسو
لاشون سے کم نہ تہین اتنی لاشین ممکن نہین کہ اوس چاہ مین جو مکان کے نزدیک ہے
ڈال دی گئی ہون غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کچہہ لاشون کو گہسیٹ کر گنگا مین
بہا دیا اور باقیون کو کوئے مین ڈالدیا فقط

مکان بی بی گہر یعنی قتل گاہ کانپور

تاریخ اغاوت ہند

حصّہ نہم

بقیہ سرکشی کانپور

لفٹننٹ کرنل ولیمز صاحب نے حسب الحکم سرکار کے سرکشی اور قتل کانپور کی بابت تحقیقات کما حقہ کی اور سیکڑون گواہون کی گواہیان جو اونہون نے لین اونکا خلاصہ تیار کر کے سرکار مین گذرانا چنانچہ جو سلسلہ وار اور صحیح اور درست بیان اونکا ہے وہ اور نہین ہوسکتا اونکے لکھے ہوئے اصلی کواغذات کو ہماری سرکار عالی وقار نے جناب مہتمم سوانحات سرکشی ہند (اینلز اف دی انڈین ربلین) کو عطا فرمائے جہانسے ہم اُس عمدہ بیان کا بجنسہ ترجمہ کرتے ہین —— **خلاصہ اظہارات درباب سرکشی کانپور مرقومہ جناب لفٹننٹ کرنل جی — ولیمز صاحب**

ماہ اپریل ۱۸۵۷ء مین جبکہ تیار ہی ہوئی پلٹن نمبر ۱۹ کے سپاہی کانپور مین پہنچے

تو اونہون نے فوج کے سامنے برملا یہہ بیان کیا کہ ہمارے اور سرکار کے
مابین در باب نو ایجاد بخش کارتوسون کے نا اتفاقی ہوئی اسی باعث سے
جبکہ خبر سرکشی میرٹھہ اور قبضہ کر لینے دہلی کی پہنچی تو شہر مین اور خصوصاً فوج
مین اسکا بڑا چرچا ہوا اور اونکے دلونمین برانگیختگی ہوئی اور اونہون نے
اپنے بہائی بندون کے اطوار کو بہت پسند کیا اور کہا کہ جو کچھہ اونہون نے
کیا خوب کیا مئی مہینہ کے وسط مین جنرل صاحب کانپور کو اطلاع ہوئی کہ
دوسرے رسالہ ترکسوارون کے ایک سوار کے بیٹے نے جو ٹیکا رام کے
مدرسہ مین پڑہنے جاتا تہا اور طالب علمون کے سامنے بیان کیا کہ فوج کانپور
بہی پیرو فوج میرٹھہ کے ہوگی اسی رسالہ مین ایک فساد بہی پیدا ہوا جسکا مبنی
جان محمد اٹھوین کمپنی اور ۵۶ وین پلٹن کا سپاہی تہا اوسنے لوگون کو
بہڑکایا اور کہا کہ کل ہندوستانی فوج توپ سے اوڑائی جاویگی آخر کو یہہ مفسد
گرفتار ہوکے مقید ہوا اور فساد دبگیا جنرل ویلر صاحب نے لکہنو کو بذریعہ تار
برقی خبر بہیجی کہ دوسرا رسالہ ترکسوارونکا ناراضمند معلوم ہوتا ہے مگر امید ہے
کہ ہندوستانی پیادون کی پلٹنین ثابت قدم رہین پولیس کے لوگون نے بہی انتظام
مین بہت گرمجوشی دکہلائی تہانہ دار شیو راج پوری نے باغی سپاہیون کو جو معہ

اسباب مغروقہ اضلاع شمال مغربی سے آئے گرفتار کرکے کانپور بہیجدیا اور
سر جارج پارکر صاحب کی کوششون سے چہاونی کے پولیس والون نے بہی
انتظام مین بہت کوشش کی اور راوند نومین چہاونی کی حد مین ایک بہی واردات
چوری کی نہ ہوئی مگر فوج کی رنگت ہر روز بدلتی جاتی تہی اور نافرمانبرداری اوسکے
مزاج مین سمائی جاتی تہی ۲۰ تاریخ مئی کو جنرل سر ہیو ویلر صاحب نے لکہنو کو مدد کے واسطے
لکہا چنانچہ وہانسے پچاس گورہ ۳۲ وین پلٹن شاہی زیر حکم کپتان لو صاحب سواری ڈاک گاڑی
کانپور کی جانب روانہ ہوئے ۲۲ تاریخ مئی کو دہوندو پنتہ المعروف نانا صاحب بہمراہی
تین سو آدمی اور دو صرف توپ برنجی کانپور مین پہنچا اور نواب گنج مین قیام کیا نانا مذکور
حسب الطلب حکام ملکی انتظام مین مدد دینے کے واسطے آیا تہا ۲۳ تاریخ مئی کو جنرل ویلر
صاحب نے لکہنو کو بذریعہ تار برقی خبر بہیجی کہ تحقیقاً آج رات کو فوج کانپور سرکشی کریگی
اس دغدغہ کے باعث سے بہت میمون نے اوس رات کلیسا رجمنٹ مین پناہ لی
جو بمقام مخاطرہ کے وقت فراہم ہونے کے واسطے مقرر کیا گیا تہا ۲۴ تاریخ مئی کو
جنرل ویلر صاحب نے پہر تار برقی مین کہلا بہیجا کہ یہان سب اچہا ہے اور یقین ہے کہ
ایسا ہی گزشتہ بلکہ کوئی اور تازہ واردات نہ واقع ہوجاوے عمدہ پولیس زیر حکم میجر پارکر
صاحب کے حسن انتظام سے چہاونی مین ایک واردات چوری کی نہ سنی گئی —

باوجود اسکے تجویزات پیشبندی بہی ہوتی جاتی تہین ٹہیکہ داران کمسریٹ کو حکم تہا کہ سب
سرانجام جتنا جلد ہوسکے فراہم کرکے جلد بہیجدین میگزین جو اصل ذریعہ محافظت
کا تہا اوسکی طرف سے بہت غفلت کی مابین کلیسا رجینہ اور ناتمام بارکون کے دو
بارکین تہین جنکے گرد ایک مٹی کی دیوار جو ڈیرہ گز اونچی بہی نہوگی کہود کے بنائی گئی
دو تمن ڈیلی صاحب اور رگال صاحب کے رسالون کے جو لکہنو سے کانپور آئے
اونکو ۲۷ تاریخ می کو واسطے صفائی سڑک کلان کے روانہ کیا جنہون نے پہلی تاریخ
جون کو فرولی کے مقام مین سرکشی کرکے افسرون کو قتل کیا صرف لفٹننٹ کیری صاحب
بچگئے انکی روانگی کے بعد ایک اور گروہ رسالہ گال صاحب معہ توپخانہ روانہ
ہوا تہا مگر راستہ مین جب اونہون نے خبر سرکشی اول گروہ کی سنی تو کانپور
واپس آگئے اور کانپور سے لکہنو کی جانب روانہ ہوئے مگر جنرل ویلر صاحب نے
لفٹننٹ ایشس صاحب کو معہ دو ضرب توپ کانپور مین رکہا جنہون نے دمدمہ کی
حفاظت مین بڑی بڑی خدمات کین کپتان لو صاحب کو معہ پچاس گورہ متعلقہ
پلٹن نمبر ۳۲ اور کپتان اوبرائن صاحب کو معہ پچاس گورہ متعلقہ پلٹن نمبر ۸۴
لکہنو واپس جانیکا حکم ہوا کیونکہ جنرل ویلر صاحب کو لکہنو کی طرف سے بہت خوف
تہا اسطور پر اونہون نے سرہنری لارنس صاحب کی مدد کرنے مین اپنے تئین کمزور کردیا

اور ایسے وقت مین جبکہ اونپر اسمان ٹوٹ پڑنے پر تہا جسنے سب عیسائیونکو یکقلم غارت
کیا نانا جسکو سرکار انگلشیہ نے مدد کے واسطے کانپور بلایا باطن مین دغاباز اور فریبی نکلا
اوسکے جی مین خیال تہا کہ سرکار نے اوسکے ساتہہ بے انصافی کی ہے حالانکہ سرکار
انگلشیہ ہمیشہ اوسکے ساتہہ مہربانی سے پیش آئی اور اوسکی توقیر اور عزت کرتی رہی جب
اوسنے دیکہا کہ فوج انگریزی برگشتہ اور ناراض ہے اور بعض جگہہ برملا سرکشی
ہوگئی ہے اوسنے بہی یہہ ایک اچہا موقع سرکار کے خلاف پہر جانیکا پایا اس امر کی
تحقیقات غیر ممکن ہے کہ نانا کس تاریخ سے فوج کو بہڑکانے لگا کیونکہ کوی شخص
جسکی وساطت سے ایسا کام ہوا ہو نہین دستیاب ہوا دوم رسالہ ترکسواروں نے اپنے
ارادہ فاسد کو چہپانے مین چندان کوشش نہیں کی ایک سوار نے اپنی ایک فاحشہ
عورت عزیزن نام سے کہا کہ ہملوگو مین سازش ہو رہی ہے کہ نانا کو پہر تخت پر بٹہاوین
اوس عورت نے اس خبر کو اور اپنے اشنا ؤن کے سامنے بیان کیا نانا کا فوج
کے ساتہہ سازش کرنا کانپور آنے کے قبل نہین ظاہر ہوتا اور نہ اسکا کوئی
ثبوت ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ جس ایام مین وہ کانپور ایا تو اوسکے خاص دو
سوار ایک رحیم خان ساکن بشن پور ضلع ٹہہورا اور دوسرا دعلی ساکن
باندا فوج کی ترغیب دینے کے واسطے مقرر ہوئے تہے دوسرا رسالہ

سرکشی کرنیکو آمادہ تہا اوسکو چندان ترغیب دینے کی حاجت نہ تہی اس رسالہ
مین ٹیکا سنگہ صوبہ دار اور گوپال سنگہ حوالدار میجر اور سواران شمس الدین خان
و شیخ بلاقی و سردار بیگ اور رائے سنگہ سرغنہ بغاوت تہے شمس الدین خان
سوار کے مکان پر بالبعض اوقات ٹیکا سنگہ صوبہ دار کے مکان پر جلسا جمین اور
مشورے ہوا کرتے تہے نانا کے سوارونکا صوبہ دار جوالا پرشاد دوسرے رسالہ
کے حوالدار میجر گوپال سنگہ پاس اکثر جاتا تہا اور صوبہ دار ٹیکا سنگہ بہی اون دونون
مین بالا راو کی ملاقات کو اکثر جاتا تہا ایک روز صوبہ دار نے نانا سے کہا کہ ہندو
اور مسلمان بالاتفاق اپنے مذہبون کے قایم رکہنے اور بچانے مین آمادہ ہوے ہین
آپ کس واسطے انگریزون کی مدد اور خزانہ اور میگزین انگریزی وغیرہ کی حفاظت
کرتے ہین یہہ سنکر نانا نے جواب دیا کہ مین بدل فوج کے کہنے مین ہون ایک روز
شام کو سکہا ملیا کہاٹ پر دوسرے رسالہ کے سرغنہ مفسد مشورہ کے واسطے جمع ہوے
اور مشورہ مین نانا صاحب اور بالا راو اور عظیم اللہ اور نانا کے دونو سوار مددعلی
اور رحیم خان بہی موجود تہے یہہ مشورہ سرکشی کے واسطے دن مقرر کرنیکو ہوا تہا
کیونکہ دوسرے روز شمس الدین خان سوار رسالہ مذکور جو سازش مین داخل
تہا عزیزن رنڈی کے مکان پر شراب پیکر اور بدمست ہوکر کہنے لگا کہ دو یا تین

روز کے عرصہ مین نانا صاحب کا راج ہوجاویگا اور مین تیرا گھر چاندی سے نہین
بلکہ اشرفیون سے بہردونگا چنانچہ اس شخص کی گفتگو کہ عزیزن رنڈی اور اوسکے
نوکر بختاور نے برملا مشہور کیا صاحب جسٹرٹ کو بہی ان مشورون اور مجلسون
کی خبر پہنچی مگر نانا صاحب نے صاحب موصوف کی وجہی کی کہ یہہ مشورے کچھہ فساد کے
واسطے نہین ہین بلکہ اسواسطے ہین کہ کوئی تجویز ایسی نکلے جس سے فوج کے لوگ
جو مفسد اور برگشتہ معلوم ہوتے ہین بہہ راہ پر آجاوین فوج اگرچہ سرکشی کرنیکو
امادہ تہی مگر بہربہی کوئی بہانہ دہونڈتی تہی کارتوس کے بہانہ کے سوا اونکو منظور
یہہ تہا کہ کوئی اور بات بہی ایسی نکلے جس سے اونکو سرکشی کرنیکے واسطے گنجایش
اور دلیل ملے درباب کارتوسون کے جنرل ویلر صاحب نے فوج کے سمجہانے
مین کمال کوشش کی اور خاص اپنے لڑکے کو پہلی پلٹن پیادگان کے ہندوستانی
افسرون پاس سمجہانیکو بہیجا کہ اونکا الزام درباب کارتوسون کے محض بے
اصل ہے اور چار کارتوس اونہون نے لالہ بدری ناتہہ گماشتہ کمسریٹ
کو دئے اور کہا کہ اسکو آپ بھی دیکھین کہ انمین کیا نقص ہے کچی چاردیواری
کہ انگریزون نے بطور دمدمہ بنائی تہی وہی ہندوستانی فوج کو ایک بہانہ ہوگیا
اور کہنے لگی کہ اب انگریزونکا حکم تیرا اعتبار جاتا رہا دوسری جونکو ایک اور امر ایسا

واقع ہوا کہ جس سے فوج کو ناراضگی کے واسطے ایک اور بھی بہانہ ملا ایک افسر فرنگی کرسٹی نام نے جو عہدہ سے معزول ہو گیا تھا دوسرے رسالہ کے سوارون پر جو گشت پر تھے گولی چلائی اور عدالت مین اس جرم سے رہا ہوا کیونکہ اوس پر ثابت ہوا کہ وہ نشہ مین کمال مخمور تھا اور عالم مدہوشی اور بیہوشی مین اوس سے یہہ حرکت ظاہر ہوئی اوسکے رہا ہونے سے تمام رسالہ اور بھی برانگیختہ ہو گیا اور سوارون کے مونہہ سے یہہ سنا گیا کہ کیا جانے کس روز ہمارے تپنچہ بھی بے خبری مین چلجاوین چونکہ کل فوج ہندوستانی خصوصاً رسالہ دوم نافرمانبردار اور گستاخ ہوتا جاتا تھا تو بہت عیسائیون نے دمدمہ مین پناہ لی اور ولایتی افسران فوج نے اپنی اپنی پلٹنون کی لین مین ڈیرے کہڑے کر لیے اور باوجودیکہ سپاہیون پر اعتبار نہ تھا مگر شرط نمک کے باعث سے معہ قبایل بنگلون کو چہوڑ کر اون ڈیرون مین رہے تاکہ سپاہی کسیطور سے بدگمان نہ ہو جاوین ۳ تاریخ جون کو دو ولایتی ایک صاحب اور ایک میم کی دریا مین بہتی ہوئی نعشین اور شہر کے مونہہ پر آنکر اٹک گئین اونکو دیکہکر ایک بڑا تہلکا ہوا اور جو لوگ کہ سرکشی کرنے پر آمادہ تہے اونکے دلومین اُمنگ اور برانگیختگی آئی اور باقی سبکے دلون پر ملال ہوا کہ اب کچہہ طوفان عظیم آنے والا ہے جمعرات کے روز چوتہی تاریخ جون رسالہ دوم نے

سرکشی کرنیکا ارادہ مصمم کرلیا اور اپنے قبائل کو چھاونی سے شہر مین بھیجدیا اور
رات کو جب اوہی سیر ڈیرہ گھنٹہ بجا ہوگا اوسوقت صوبہ دار ٹیکا سنگھ جو بمعہ ہزاری
پچاس سوار دمدمہ کے نزدیک پہرہ پر متعین تھا معہ اپنی جماعت وہانسے نواب گنج
کی طرف چلا گیا اور تینچون کی آواز اور رسالجنٹ میجر کے بنگلہ جلنے سے سرکشی کا شروع
ہونا معلوم ہوگیا جب کہ سرکش سوارون نے اپنے نشانون کو لینا چاہا تو رسالہ کے
صوبہ دار میجر بہوانی سنگہ نے اونکا مقابلہ کیا اور دیبی سنگ کے ہاتھ سے زخمی
شدید ہوا جبکہ پہلی رجمنٹ پیادگان نے سوارون کے ساتھ شامل ہونے مین کچھ
دیر کی تسیر گوپال سنگہ حوالدار میجر رسالہ مذکور نے پلٹن کو کہلا بھیجا کہ اس دیری
اور تامل کا کیا باعث ہے یہہ سنکر اوسیوقت پلٹن مذکور چھاونی سے کوچ
کرکے سوارون کے ہمراہ ملگئی باوجودیکہ کرنیل ایوراٹ صاحب اور اور ولایتی
افسرون نے پلٹن مذکور کو بہت سمجہایا مگر اوسنے نہ مانا پلٹن پیادگان نمبر ۵۶
کو پریڈ کا حکم ہوا اور پلٹن مذکور معہ اپنے انگریزی افسرون کے پریڈ کے میدان
مین دو بجے رات سے صبح تک آراستہ کھڑی رہی اور صبح کو گھوڑے
اور رفتیاں وغیرہ جو سوار لوگ چھوڑ کر چلے گئے تھے اونکے فراہم کرنے مین بہت
کوشش کی صوبہ دار میجر بہوانی سنگہ جسنے اسقدر حق نمک حلالی ادا کیا اور زخمی

شدید ہوا دمدمہ انگریزی مین لے گئے جہان وہ ایک بم کے گولہ سے محاصرہ کے
کے زمانہ مین مرگیا اگرچہ وہ بہی ہندوستانی تہا مگر اوسنے اپنی جان شرط نمک
ادا کرنے مین نہ خوف وخطر دی ابتک دونو باقی پلٹن پیادون کی بظاہر مطیع
معلوم ہوتی تہین اگرچہ باطن مین سرکشی کی ہوا نے اونکے دلون پر بہی اثر کر
رکہا تہا ابہی تک افسران ولایتی بہی اپنی اپنی پلٹنون مذکور کے ہمراہ تہے جب
دن کے نو بجے تو اوسوقت ایک سوار رسالہ دوم کا ۵۳ وین پلٹن کی لین مین
ایا اور بیان کیا کہ تمہاری پلٹن کی کمپنی جو خزانہ پر تعینات ہے کہتی ہے کہ جب
تک تم اپنی پلٹن کے شامل نہوگے اوسوقت تک ہم خزانہ کو نہین لوٹنے دینگے
اوسوقت حوالدار بندا پانڈے اور رائٹ کمپنی کے سپاہی متعلقہ پلٹن مذکور
چلا اوٹہے کہ رامچندرجی کی جے اور یہہ کہکر پکارے کہ اوٹو بہادر بہائیون
باہر نکلو اوسوقت سپاہی لوگ پلٹن کے خزانہ اور نشان لینے کو دوڑ
پڑے اور دونو پلٹن مین ایک غل اور شور عظیم ہوگیا یہہ غل سنکر انگریزی
دمدمہ سے دو گولہ دونو پلٹنون کی لین مین مارے گئے یہہ دیکہہ کر
گنگا رام سے بہاٹ جو گرانڈیل کمپنی متعلقہ پلٹن نمبر ۵۶ کا سپاہی تہا چلایا
کہ ہم سب مارے جاوینگے یہہ سنکر تمام پلٹن منتشر ہوگئے چہاونی چہوڑ کے

بہاگی حالانکہ اونکو اوسوقت تک انگریزون کی طرفسے مقابلہ کا گمان بہی نہ تہا کیونکہ
ایک کمسریٹ سارجنٹ بدری ناتہہ گماشتہ سے رم لے رہا تہا جسوقت یہہ
واردات ہوئی اوس سے سپاہیون نے کہا کہ تم یہانسے چلے جاؤ اور اپنی جان
بچاؤ بہت سے سپاہی درختون کی اڑمین چہپ کر کہڑے رہے اور جسوقت
ایک افسر پلٹن نمبر ۳۵ نے بگل بجایا اوسوقت آن حاضر ہوئے پلٹن نمبر
۳۵ چندان سرکش نہین تہی مگر دیکہا دیکہی اوسنے بہی اپنے بہائی بندون کی
پیروی کی جو آدمی کہ ان پلٹنونمین سے وفادار رہے اونکی فہرست اگرچہ
نامکمل اور ناقص ہے مگر جہان تک ممکن تہا دریافت کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ رسالہ دوم مین سے ایک صوبہ دار اور دو حوالدار اور چار سوار اور ایک
نٹیو ڈاکٹر وفادار رہے اور پلٹن نمبر ۳۵ مین سے چہہ صوبہ دار اور
چار جمعدار اور نو حوالدار اور چہہ نایک اور ۱۲۵ سپاہی سرکار کے خیرخواہ
اور رسانتہہ رہے اور پلٹن نمبر ۶۵ مین سے ایک جمعدار اور تین سپاہی
اور ایک باجہ نواز اور ایک نٹیو ڈاکٹر وفادار رہے سرکشی کے روز ان
لوگون نے اچہی خدمات کین پلٹنون کے میگزینون سے ہتیار اور سامان
جنگ ان لوگون نے جہان تک ممکن ہوسکا دمدمہ انگریزی مین لاکر رکہا

کوئی سپاہی متعلقہ پلٹن نمبر اول کا اظہار دستیاب نہو سکا لہذا معلوم نہین
کہ پلٹن مذکور مین سے کتنے ادمیون نے پاس نمک کیا چونکہ فوج چہاونی
چہوڑکر بلا لوٹنے بنگلجات کے چلی گئی تو افسرون نے اپنا اسباب لے آنے
کے واسطے اپنے خدمتگارون کو بہیجا تاکہ کشتیونمین لاکر الہ اباد روانہ کیا جاوے
اس امر کے واسطے کشتیان پہلے تیار کرلی گئی تہین اور چونکہ مزدور بہت کم تہے
تو سپاہیون نے جو اوسوقت تک وفادار تہے مگر بعد ازان سرکشون سے ملگئے
اسباب کے اوٹہوانے اور لدوانے مین بہت کوشش کی چونکہ یہہ یقین
کامل تہا کہ فوج باغی سیدہی دہلی کو جاویگی تو اونکے چلے جانے کے بعد وہ افسر
جنکے بنگلے ودمدمہ کے قریب تہے اپنے گہرونمین چلے آئے سر جارج پارکر صاحب
بہی اپنے مکانمین پہر آگئے جبکہ پلٹن نمبر ۵۳ اور ۵۶ باغیون سے نوابگنج
مین جاملین اوسوقت باغیون نے خزانہ سرکاری کو لوٹا اور جیلخانہ توڑا
اور قیدیون کو رہا کیا اور قریب کے مکانات مین اگ لگادی اور بعد ازان
کل فوج باغی نے کلیان پور کی طرف کوچ کیا مستر مرفی صاحب اور سپہر
سرملک کو سوارون نے زخمی کیا مگر وہ بچکر دمدمہ مین بہاگ آئے اسی
تیسرے پہر کو توپخانہ اسپی اودہ کے گولہ اندازون نے بہی جو زیر حکم لفٹننٹ

ایلس صاحب کے تھے اپنی ناراضگی ظاہر کی فی الفور اونکے ہتیار چھین کے
اونکو مورچہ کے باہر نکالدیا یہہ لوگ بہی باغیوںسے کلیان پور مین جا ملے
تمام مکانات انگریزی جو شہر کے مغرب کی طرف تھے جل اور لٹ گئے اسٹرلی صاحب
ایسسٹنٹ کمسری کو حکم تہا کہ میگزین مین اگ دیدین مگر سپاہیون نے جو پہرہ
پر تھے اونکو میگزین مین اگ نہ دینے دی۔ افسران ہندوستانی رسالہ دوم
اور پلٹن پیادہ کان نمبر اول نے نانا صاحب کے پاس پیغام بہیجا کہ اب ہمارے
ہمراہ شامل ہوکر اور ہمارے سپہ سالار بنکر دہلی چلئے یہی دونو رجمنٹین سرغنہ بغاوت
تہین مضمون اوس پیغام کا بجنسہ یہہ تہا مہاراج اگر آپ ہمارے شامل ہونگے
تو آپ کے واسطے سلطنت ہے اور اگر ہمارے دشمنون کی طرفداری کرینگے
تو آپ کی موت ہے جواب اوسکا مہاراج نے یہہ دیا کہ مجہے انگریزون سے کیا
کام ہے مین بدل و جان تمہارا ہون اور ہندوستانی افسرون کے سر پر
ہاتہہ رکہکر قسم کہائی اور اقرار کیا کہ مین جلد تمہارے ساتہہ شامل ہونگا
فوج یہہ اقرار کراکر کلیان پور کی طرف روانہ ہوئی بعد چلے جانے فوج کے نانا
اور اوسکے بہائیون اور عظیم اللہ نے کہا کہ ہمارا دہلی جانا حماقت ہے وہان
ہمارا کیا اختیار رہوگا اور نانا صاحب کو سمجہایا کہ باغیون کو سمجہاکر واپس بلائے

اور اول کانپور کا قبضہ کر کے اپنی حکومت پورب کی جانب جہان تک ہو سکے
پھیلائے مین بخوبی واقف ہون کہ انگریزی فوج ہندوستانی فوج کے مقابل
چوتہائی بہی نہین ہے اور جبکہ کل فوج بنگال سرکش ہوگئی تو انگریز محض ناطاقت
ہوگئے نانا صاحب نے اس صلاح کو مان لیا نانا معہ بابا بہٹ اور عظیم اللہ
کے کلیان پور کی طرف روانہ ہوا اور وہان جاکر فوج کو سمجہا کر کانپور
واپس لے آنے پر آمادہ کیا اور ترغیب دی کہ لاتعداد لوٹ کے سوا
ہر سپاہی کو بالے اور کنٹہے طلائی دونگا حکومت فوج باغی کی اسطور پر تقسیم
ہوئی ٹیکا سنگہ صوبہ دار رسالہ دوم کو لقب جنرل کا ملا اور کل رسال
کا وہ افسر کلان مقرر ہوا جمعدار دلجن سنگہ کو پلٹن پیادگان نمبر ۵۳ کی
حکومت ملی اور صوبہ دار گنگا دین متعلقہ پلٹن نمبر ۵٦ پلٹن مذکور کا افسر
اعلی ہوا پہلی پلٹن پیادگان کا احوال نہین معلوم کہ اوسکا سردار کون بنا
ان نامون سے معلوم ہوتا ہے کہ کانپور کی فوج باغی مین ہندون کا
بڑا زور تہا ششم جون روز شنبہ کل فوج باغی لبرداری
نانا صاحب دہوندو پنتہہ کانپور مین واپس پہنچی بہت سی توپین اور
سامان جنگ جو رڑکی بہیجنے کے واسطے کشتیون مین لدوایا گیا تہا اور

کشتیان نہر مین کہڑی تہین باغیون نے اونکا قبضہ کرلیا اور میگزین کے خلاصیون
اور کاریگرون کی مدد سے چند بہاری توپون کو گاڑیون پر رکہہ کر اور
سرکاری بیل لگاکر انگریزی مورچہ کی طرف روانہ کیا اور اٹہہ بجے صبحکو
اول گولہ باغیون نے صوبہ دار کے تالاب سے عظیم علی کے گہر پر مارا جو کہ
معہ لڑکے کے گرفتار ہوکر نانا کے روبرو لایا گیا نظام الدولہ اور باقر علی
کو بہی گرفتار کرکے سوار لوگ لے آئے اور مکانات ننکی نواب کی جانب
بہی فوج نے گولے مارے اور نواب مذکور کو گرفتار کیا اور اوسکا گہر
لوٹ لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان رئیس کانپور کے ہندون کے
ساتہہ شامل ہونے مین تامل کرتے تہے بعد ازان ایک بڑے حصہ فوج
نے مورچہ گاہ انگریزی کی طرف کوچ کیا سر جارج پارکر صاحب اور
افسر جنکے بنگلے مورچہ گاہ کے قریب تہے بمشکل وہانسے نکلکر مورچہ گاہ مین آئے
اور ایک پیر سال انگریز سوداگر کو معہ اونکی بیوی اور ایک لڑکی اور ایک
لڑکا جسکی عمر سولہ برس کی تہی اونکے بنگلہ کے سامنے سوارون نے مار ڈالا
چار محرران انگریزی نہر کے کنارہ پر رہتے تہے اونہون نے جب دیکہا کہ راستہ
بند ہوگیا تب بڑی جوانمردی اور شجاعت کے ساتہہ مقابلہ کرکے دشمنون کو ہٹا دیا

لیا جبکہ اونکے گہر مین اگ لگا دی تو لاچار وہ وہانسے نکل کر بہاگے اور نکلتے
ہی مارے گئے ایک اور انگریز جسکا نام نہین دریافت ہوا صوبہ دار کے تالاب
کے نزدیک ایک باغ مین چہپا تہا اوسکو بہی سوارون نے مار ڈالا سوار
لوگ سب بحکم نانا صاحب عیسائیون کی تلاش مین پہرتے تہے اور جہان
پاتے تہے مار ڈالتے تہے اور یہہ اشتہار ہو گیا کہ جس کسی کے مکانمین کوئی
عیسائی چہپا ہوا ملیگا اوسکے گہر کو اول لوٹ لیا جاویگا اور بعد ازان
وہ مکان منہدم اور مسمار کیا جاویگا اس بہانہ سے سپاہیون نے اچہے
اچہے اشرافون اور دولتمندون کے گہرون کو تلاشی کے بہانہ سے لوٹ
لیا چنانچہ لالہ بدری ناتہہ گماشتہ کمیسریٹ کے گہر کو اس بہانہ سے کہ جنرل ویلر
صاحب کی میم اور لڑکی چہپی ہین لوٹ لیا کشتیون کے پل کو بہی توڑ ڈالا اور
چند کشتیان جلا بہی دین بابو دانا رکو معہ بیس سوار بٹہور روانہ کیا تا کہ
نانا صاحب کی حکومت کی بٹہور مین جاکر شہرت دے اور رگہو دہری جیتی سنگہ
ایک ملازم قدیم نانا صاحب کا بٹہور کا تہانہ دار مقرر کیا گیا باجے راو پیشوا
کی بیوہ اونکا کارندہ اور مختیار کار رگہو دین معہ قبائل توپ سے اوڑا
دیا گیا اور بلونت راو اور راو پیشوا کے رشتہ دارون کو مقید کیا موچگاہ

انگریزی پر حملہ کرنیکی تیاریان کی گئین اور اسباب جنگ اور توپین میگزین سے لائی
گئین اور جو توپین کہ اوسوقت موجود تہین اونکو چلانا شروع کیا اول گولہ دس بجے
صبحکو چلا جس سے مورچہ گاہ انگریزی مین ایک خدمتگار کی ٹانگ اوڑ گئی جو اوسی روز
سہ پہر کو مرگیا نانا نے اوس کوٹھی مین جہان ڈنکن صاحب رہتے تہے اور جہان ایک
توپ پہلے سے پڑا دی گئی تہی قیام کیا یہہ مکان مورچہ گاہ انگریزی سے جانب
شمال واقع ہے مگر اس تاریخ باغی لوگ بہ نسبت لڑائی کے لوٹ مین زیادہ
مصروف رہے ہشتم جون روز چہارشنبہ اس روز اور بہی توپین
مورچہ گاہ کے مقابلہ مین لاکر لگائی گئین چہبیس ۲۶ ہنی توپون نے عمارات مورچہ گاہ
کا بہت نقصان کیا گرین صاحب مہتمم پل جو ٹہیکہ دار کے گہر مین چہپے ہوئے تہے
اور چار روز اونسے نکلے اور نکلتے ہی باغیون کے ہاتہہ سے مارے گئے اور
میکنٹوش صاحب سوداگر بہی معہ میم صاحبہ ہندوستانی کپڑے پہنے ہوئے
ایک پل کے نیچے چہپے تہے پکڑے گئے اور سہ پہر کے وقت اوس سڑک پر جو
پرمٹ گہاٹ کو جاتی ہے مارے گئے صدر الصدور اور مولوی سلامت علی
کو زبردستی پکڑ کر نانا کے پاس لیگئے مصطفی خان کے چہاپہ خانہ حسن الحکم
نانا صاحب اشتہارات بزبان اردو و ناگری چہاپے گئے مضمون اونکا

یہہ تہا کہ سب ہندو اور مسلمانون کو لازم ہے کہ شامل ہوکر بالاتفاق
اپنے اپنے مذہبون کی حمایت کرین اور نوکری کے واسطے حاضر آوین
شاہ علی کوتوال کانپور ڈر کر بہاگ گیا اور قاضی وان الدین کوتوال
شہر مقرر کیا گیا قصابون کے محلہ کے باشندون نے محمدی جہنڈا کہڑا
کیا اور بہت سے اجلاف مسلمان اور شہر کی آخر اس جہنڈے کے
شامل ہوئی دو تروپ رسالہ ہفتم اور دو کمپنیان پلٹن نمبر ۴۸ کی جو لکہنو سے
فتحگڈہ کی جانب جاتی تہین اس تاریخ چونلے پور مین جو کانپور سے
بارہ میل ہے مقیم تہین ہشتم جون روز دوشنبہ ناناصاحب
نے مسترڈنکن صاحب کے مکان سے اوٹہہ کر نقل مکان کیا
اونکے واسطے ایک ڈیرہ کوٹہی سوادہ کے احاطہ مین کہڑا کیا گیا
سینٹ جارج صاحب اور سپیرسٹرک زخمی ہوکر معہ اپنی میم صاحبہ اور
بچون کے تہانہ نواب گنج سے گرفتار ہوکر کوٹہی سوادہ مین قیام گاہ نانا پر
بہیجے گئے جہان نانا کے حکم سے وہ سب گولیون سے مارے گئے
کچہہ باغی نجف گڈہ کی طرف روانہ کئے گئے تاکہ اوارڈ گرین وے صاحب
سوداگر کو معہ قبائل گرفتار کر لاوین راستہ مین کپتان ہولینڈ صاحب

ملے اونھون نے جب تک اونکے پاس گولی بارود ذرہی مقابلہ کیا
لبدازان مارے گئے ادوارڈ گرین وے صاحب معہ میم صاحبہ اور
دو بچون اور ایک جوان لڑکی کے مقید ہوکر کانپور لائے گئے اونکو کوٹھی
سواد امین اسس امید سے کہ اونسے دو لاکھہ روپیہ جان کی عوض ملیگا
مقید کیا ظاہری تہکہ دار الکاری پل کو گرفتار کیا کیونکہ ظاہری انگریزون
کو سرانجام رسد پہنچاتا تہا اور اوسکو الزام دیا کہ ظاہری عیسائی ہے
مگر شہریون کے سمجہانے سے کہ وہ لوگ خاکروب ہین چہوڑ دیا مولوی
سلامت اللہ کے مکان کے نزدیک ایک مسلمانی جہنڈا اور کہڑا کیا گیا جسکو
بعد ازان اوسس میدانمین جو مغل کی سرای کے نزدیک ہے لیگئے ایک
اژدحام مسلمانون کا جہنڈے کے ساتہہ تہا قاضی وسیع الدین ہمراہی
دستہ سوار رسالہ دوم اور جمیل الدین ہمراہی برقندازان اور چوکیداران
جہنڈے کے ساتہہ تھے اور یہی لوگ بانی جہاد تہے عزیزن رنڈی بہی مردانہ
لباس پہنے ہوے اور گہوڑے پر سوار جہنڈے کے ہمراہ تہی مولوی
صاحب نے جو دعا اور عبادت مین مجذوب تہے اور جہنڈے کے نیچے
بیٹھے ہوے فرمایا کہ اج کا دن کافرون پر حملہ کرنیکا نیک نہین ہے اصلی باعث

اسکا یہہ ہوا کہ مورچہ گاہ انگریزی سے ایک گولہ بہنا تا ہوا ان ونیداروں
کے غول مین ایسا پڑا جس سے جہٹ مولوی صاحب نے یہہ فتوی گذرانا
ہو توپ کہ چہٹی تاریخ کو مغل کی سرا سے کے پاس لگائی گئی اوسکو
آج مورچہ گاہ کے قریب لیگئے اور ایک اور توپ اول پلٹن کی لین کے سامنے نصب
کی گئی چہوٹے یورپین جو ہندوستانی فوج مقیم تہی اوسکی طرف سے ایک
سفیر آیا اور پیغام لایا کہ فوج مدکو رنانا کی خدمتمین حاضر ہے جو کچہہ حکم
ہو اوسکی بجا آوری کرے نہم جون روز شنبہ حاجی خانم
کوتوال شہر مقرر ہوا ساتوین رسالہ کے دو نون توپ جنکے ساتہہ کپتان
اسٹیلز صاحب اور لفٹننٹ بولٹن اور لفٹننٹ مارٹن صاحب اور ا
سارجنٹ جنکا نام نہین معلوم ستھے اور دو نو کمپنیون متعلقہ پلٹن نمبر ۲
جنکے کپتان ہیسٹ صاحب اور لفٹننٹ فارکرسن صاحب تہے جو چہوٹے یور
مین کانپور سے بارہ میل مقیم تہین اس تاریخ دو بجے بغاوت کی تمام
افسرون مین سے لفٹننٹ بولٹن صاحب صرف بچے تین صاحبونکو تو
سوارون نے تعاقب کرکے بامداد گنوارون کے کاٹ ڈالا اور باقی
دو انگریز دریا کی طرف بہاگے اور وہان کہین مرگئے اسی فوج نے جوز کارٹر

صاحب کلکٹر محصول گہر شوراج پور کو معہ اونکے قبیلے کے گرفتار کرلیا اور ٹہور لے گئے وہان جاکے اونکو معہ تینون سردن افسران انگریزی کے جنکو اونہون نے قتل کیا پانڈو رنگ راو ناناکے بہتیجے کے سامنے پیش کیا اور چاہا کہ ان قیدیون کو بہی جان سے مار ڈالین مگر کارٹر صاحب کی میم حاملہ تہین اونپر باجے راو پیشوا کی بیوہ رانیون نے ترس کہایا اور کہا کہ اگر میم مذکور پر کسیطرح کی اذیت پہنچے گی تو ہم اپنے تئین ہلاک کرینگے اسی باعث سے اونکو پرانے محل مین ساتوین رسالہ کے سوارون کی حراست مین رکہا اور کارٹر صاحب کو معہ تینون سرونکے دوسری صبح نانا صاحب کے پاس روانہ کیا ایک گروہ فراریان فتحگڈہ جنہنے ۴ تاریخ جون کشتیون پر سوار ہوکے فتحگڈہ چہوڑا اسی تاریخ سہ پہر کو ٹہور کے نیچے سے گذرا اونانے اونپر گولیان چلائین اور اونکو حکم ٹہرنے کا دیا مگر پانچ میل جاکر اونکو ٹہیرا لیا ایک جگہہ دریا کے بیچ ریتی مین نواب گنج سے تہوڑے فاصلہ پر اونہون نے ٹہیر کر جنرل ولیر صاحب تک رسائی پیدا کرنی چاہی مگر نہ ہوسکی —

دہم جون روز چہارشنبہ لفٹننٹ بولٹن صاحب متعلقہ رسالہ ہفتم جنہنے کل کے روز چوبے پور مین بغاوت کی باغیون سے بچکر

مورچہ گاہ انگریزی مین پہنچے اونکا گہوڑا مورچہ گاہ کی مٹی کی دیوار کو
زغند مارکر اندر پہلانگ گیا تینون سر اور مسٹر کارٹر صاحب نانا کے
روبرو پیش ہوئے اوسنے حکم دیا کہ سرون کو پہینک دو اور کارٹر صاحب
کو گولی سے مار ڈالو نانا صاحب کی کچہریان بابا بہٹ اور لالہ رام لعل
ڈپٹی کالکٹر کے اجلاس سے کہلین اور سب اہلکارون کے نام حاضر ہونیکے واسطے
حکمنامہ جاری ہوئے کالکا پرشاد منشی طامس گرین وے صاحب کو بہی
سواوہ کے اندر بہیجا تاکہ وہ صاحب مذکور سے دو لاکہہ روپیہ کی سبیل
اور تجویز بابت اونکی جان بخشی کے کرلا وے گرین وے صاحب کی میم نے
ایک لاکہہ روپیہ کی ہنڈوی کلکتہ پر دینے کا اقرار کیا اس شرط پر کہ اونکی قدم
کو تہی او نہے رہنے کو ملجاوے یہہ شرط اونکی قبول نہوی لیکن چونکہ
منشی بہت دیر تک نانا کے ڈیرہ مین ٹہیرا یا گیا تہا تو اسنے موقع کو او
غنیمت سمجہکر صاحب موصوف کے خانسامان سے کچہہ کہا ٹکوا کر
میم صاحبہ کو دیا یہہ دونو بڑے پرانے رفیق ملازم گرین وے صاحب
کے تہے ہلاس سنگہ جو پیشتر کانپور کا کوتوال تہا اور اب تہانہ تہر سے
معطل تہا اور رنکے نواب کی والدہ کے مکانمین رہتا تہا شہر کا کوتوال مقرر

کیا گیا اسکی تقرری کے واسطے شہر کے مہاجن خصوصاً شوپرشاد
جو بالفعل خزانچی ہے اور گنگا پرشاد خیمہ دوز اور جگل کشور جوہری
اور بدری پان فروش بہت ساعی ہوئے جو اوندنو ں مین بڑا اختیار رکہتے تہے
اور مولا اندھا چودہری مقرر ہوا **یازدہم جون روز پنجشنبہ**
جو توپ کہ اٹہوین تاریخ پہلی پلٹن کی لین کے سامنے لگائے گئی تہی اوسکو
باغی لوگ اور بہی قریب مورچہ گاہ کے لے گئے اتنک مورچہ گاہ انگریز
سے خوب توپ اندازی دشمن پر ہوتی رہی مگر جبکہ صاحبون نے دیکہا
کہ دشمن بڑی پناہ اور آڑ کی جگہہ مین ہین اور اونپر چندان انگریزی گولون کا
اثر نہین ہوتا اسواسطے اونہون نے توپ اندازی ہلکی کردی تاکہ سامان
جنگ بیفایدہ صرف نہو جاوے ولیمز صاحب محرر انگریزی جو کرنل گنج
مین چہپے تہے پکڑے گئے اور کوٹہی سوادہ مین لاکر قتل کئے گئے صاحبان
مضرورین فتحگڈہ نے روانہ ہونے کی اجازت چاہی درجواب اوسکے
کچہہ فوج باغی معہ توپون کے نواب کے راستے سے اونکی گرفتاری کے
بہیجی گئی ایکا ایک اونپر توپ اندازی ہونے لگی اور اون بیچارون
نے کنارہ پر گہاس کے اندر پناہ لی جہان دشمن نے اگ لگادی اور ایک

انکا دو میمن وہین جلکر مر گئین اور باقی دریا کی طرف بلا تحاشہ بہاگے مگر دوسرے رسالہ کے سوارون نے اونہین گرفتار کرلیا جنہون نے مجرمون کی مانند اون سب صاحبون اور میمون کی مشکین باندہین اور ایک لنبی رسّی مین سبکو باندہ کر صوبہ دار کے تالاب کی جانب لے آئے جہان اونکو رات پہر رکہا بچے سب کمال تہک گئے تہے اور بہوکے پیاسے مثل ماہی بے آب تڑپتے تہے اور بیچاری میمین ابلہ اور زخمی یا بغیر جوتے اور موزے بڑی لاچار اور عذاب مین تہین تمام شب اونکو کچہہ کہانیکو نہ یا صرف تہوڑا سا پانی پینے کو ملا دوازدہم جون روز جمعہ باغیون کو ضرورت شورہ کی ہوی اسواسطے اونہون نے جگن ناتہہ شورہ فروش کو قید کیا تاکہ وہ شورہ کا سرانجام کر دے امام علی بن جنگلی معذور صوبہ دار توپخانہ نے بم کے گولے تیار کیئے باغیون نے ایک بڑے زور وشور سے مورچہ گاہ انگریزی پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوے اور بہت جانونکا نقصان اوٹہایا سوار ہمیشہ مقابلہ سے جی چرُ ا تے تہے مگر اسمرتبہ وہ بہی گہوڑون پر سے اوتر کے حملہ کرنے مین شامل ہوئے دو سوار مارے گئے اور بہت سے سپاہی اکثر لوٹ مین مصروف رہتے تہے

اور اپنے مورچوں پر کم رہتے تھے جنکی حفاظت زمیندار اور سرکش گنوارون
کے ذمہ تھی منصب علی ساکن رسول اباد معہ ایک گروہ کثیر نانا کے ساتھہ
آنکر شامل ہوا مفرورین فتحگڈہ کو چھکڑون مین سوار کرا کے نانا کے روبرو
لیگئے اونہون نے نانا صاحب سے کہا کہ ہمارا مار ڈالنا محض بیفایدہ ہے
کیونکہ صرف ہمارے مار ڈالنے سے یہہ ممکن نہین کہ تمام فرنگی اس ملک
سے جاتے رہین معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی نظر اوسوقت کچھہ رحم پر تھی
اور اونکو صرف مقید رکھا چاہتا تھا مگر بالا راو کی صلاح یہہ نہ ٹھیری
اور راو سنے اونکی قتل کا حکم دیا تب اونکو قریب دو یا تین بجے تیسرے پہر
کو میدانمین کوٹھی سواد اکے جانب مغرب لیگئے اور گولیون سے مار ڈالا بالا راو
نے ایک چبوترہ پر بیٹھہ کر اس بے رحم تماشہ کو اپنی آنکھون سے دیکھا یہہ کام
سواران رسالہ دوم اور تلنگان پلٹن نمبر اول اور ۵۶ نے کیا مگر ۵۳
پلٹن کے ادمیونکا اس گناہ مین شامل ہونیکا کہین ذکر نہین پایا جاتا لاشون
کو چھکڑون مین لاد کر دریا پر لیگئے اور وہان پھینک دیا فہرست اون صاحب
لوگون اور میمون کی جو چوتھی تاریخ جون کو فتحگڈہ سے چلے اور اس
تاریخ یہان مارے گئے حاشیہ مین مندرج ہے اس سے معلوم ہوگا کہ

انمین اکثر لڑنے والے ادمی نہ تھے انکو مار کر دشمنون کے کیا تہا تہہ آیا
مگر یان اوسوقت ایک خیال خام اور لغو اون لوگون کے دلونمین یہہ
سماگیا تہا کہ قوم فرنگیون کی بالکل بیخ کنی ہوجاے اور اول گروہ فرنگیونکا
جو کشتیون پر سوار ہوکے فتحگڈہ سے بہاگا وہ بہت بڑا تہا جب وہ لوگ
کانپور مین پہنچے تو سرکشون نے گہیر لیا اوسوقت سولہ میمین اور
صاحب لوگ تو ہردیو بخش زمیندار دہرتی پور کے پاس واپس چلے گئے اور وہان
سے وہ اخرکار فتحگڈہ پہنچ گئے اور باقی چہبیس ۲۶ صاحب لوگ اور تئیس ۲۳ میمین
اور بہت سے بچے مقابلہ کرکے آگے بڑہے اور پانسو روپیہ سرکش زمینداران
کو دیکر آگے بڑہے اکثر صاحب اس گروہ کے مارے گئے اور مسٹر آیونز
صاحب کی ران مین گولی کا زخم لگا مسٹر ڈہم جونس رو ترشنہ
ڈنکن صاحب کا سر جنکو ہنشام سنگہ زمیندار جہبان نے قتل کیا نانا کے سامنے
پیش ہوا تابل کو دس روپیہ انعام ملے اور دو روپیہ اوس شخص کو جو سر لایا
ہنشام سنگہ جمعدار اور صوبہ دار ڈلا اور گنگا نایک وغیرہ کی مدد سے ایک
سرنگ کہدنی شروع ہوئی جسکا پرکہ مورچہ گا انگریزی کے اندر جہیرتا تہا
وسیر یاض علی صوبہ دار توپخانہ نے جو کام سے معذور ہوگیا تہا ایک

گولہ مارا جس سے چہپر مذکور جلگیا اُس خدمت کی عوض مین اوسکو نوے ۹۰ روپیہ
اور ایک دوشالہ انعام ملا اس واردات سے مورچہ گاہ انگریزی مین
سخت مصیبت نازل ہوئی بہت سے بیمار اور زخمی جو بارک مذکور کے اندر تہے
جلکر مر گئے کیونکہ کوئی آدمی اونکو نکال نسکا ہر شخص مسلح اپنی اپنی جگہہ کہڑا
تہا کیونکہ توقع تہی کہ دشمن دفعتہً حملہ کریگا ۔ دوائی خانہ جلگیا اور جراحی
کے ہتیار خاکمین ملگئے اس حادثہ سے اکثر بیمار جنکا پہر علاج قرار واقعی
نہوسکا مر گئے شاہ علی کوتوال سابق نانا کے ہان کوارٹر ماسٹر جنرل
مقرر ہوا اور سررشتہ اخبار کا افسر **چہار دہم جون روز شنبہ**
محصورین نے مورچہ گاہ سے نکلکر فوج باغی پر حملہ کیا اور اونکو خوب
مار کے ہٹا دیا بہت تلنگے مارے گئے انگریزون کی بہادری کی سب تعریف
کرتے ہین اور اس اونکی دلیری سے سب متحیر ہین اور یقین یہہ تہا کہ اگر
ایک مرتبہ بہی چند انگریز باہر نکلکر میدان مین لڑتے تو ضرور سب دشمن بہاگ
جاتے باوجودیکہ نانا نے تلنگون سے بالے اور کہنٹہ طلائی دینے کا
اقرار کیا تہا مگر وہ لوگ لوٹ مین زیادہ مصروف رہتے تہے اور زمیندار
اور بدمعاشون کے ساتہہ ملکے شہر کو لوٹتے تہے زمیندار مہاجنان

شہر سے جنہون نے اونکی زمینین گروی رکہی تہین عوض لینے کے واسطے فوج کے شامل ہوکے یہہ حرکت کرائے تہے ہلاس سنگہ کوتوال نے ناناصاحب سے عرض کی کہ اگر یہی حال ہے اور شہر اسیطور پر لٹتا رہا تو اب عملداری اور حکومت کسپر کرینگے اور یقین ہے کہ اپکی فوج کو اسقدر منتشر دیکہکر صاحبان انگریز اپکے مورچون پر حملہ کرکے فتحیاب ہوجاوینگے اسی تاریخ جنرل ویلر صاحب نے لکہنو کو بطلب مدد ایک چہٹی بہیجی اور لکہا کہ اگر دو سو گورہ مجہے ملین تو مین لشکر ان کو بخوبی سزا دون یہہ چہٹی لکہنو تو پہنچ گئی مگر مدد بہیجنا غیر ممکن تہا گیارہ مرد اور دو عورتین جنکو ظہوری داروغہ الکاری نے مورچہ گاہ انگریزی مین روٹی اور انڈا اور دودہ وغیرہ سامان رسد پہنچانیکے واسطے نوکر رکہا تہا گرفتار ہوے

پانزدہم جون روز شنبہ نراین اور جانکی ٹہیکہ داران پل کو حکم ہوا کہ دو پلٹنین معہ توپخانہ اودہ سے آنے والی ہین اونکے واسطے کشتیان لگی جاوین رات کو گیارہ مرد مسمی کلو و لالا و رام دین و کدری و بدہو و موہنا و بیچو و مگنا و پیرو و مڈو و کلوا معہ دو عورات لڈیا و رامجنی کے جو مورچہ گاہ انگریزی سے نکلتے ہوئے مقید ہوئے تہے

توپ سے اوڑا دیئے گئے ایک نان بائی جو انگریزون کو روٹی دیتا تہا وہ بہی
گرفتار ہوکر مارا گیا کارٹر صاحب کلکٹر محصول گہر کی میم کے ٹہو مین لڑکی پیدا
ہوئی پیشوا کی بیوہ رانیون نے اونکو بڑی مہربانی سے رکہا اور بچہ کے واسطے
ایک مسلمانی دایہ نوکر رکہدی **شانزدہم جون روز شنبہ**
نادری پلٹن تلنگون کی زیر حکم میر نواب اور اکہہر پلٹن زیر حکم فدا حسین معہ
سوار اور توپخانہ نانا سے آن ملی اور اظہار کیا کہ ہم دو روز مین مورچہ گاہ
انگریزی کو فتح کر لینگے اسواسطے نانا اونپر نہایت مہربان ہوا اور اونکی عزت
کے واسطے بہت شیرینی منگائی اور حکم ہوا کہ ان پلٹنون کی بہت توقیر اور عزت
کیجاوے ظہوری دارو غہ ابکاری الہ اباد چلا گیا اور ایک چہٹی اور ایک انگشتری
جو میجر لارکنز صاحب نے اوسکے حوالہ کی تہین اونکو بحفاظت تمام الہ اباد پہنچا دیا
ہفتدہم جون روز چہارشنبہ ایک عدالت واسطے فیصلہ مقدمات
فوجداری باجلاس بابا بہٹ و عظیم اللہ و شاہ علی و جوالا پرشاد و احمد علیخان
وکیل کہلی عدالت کے حکم سے ننگی اور او ربدمعاشون کو گدہون پر چڑہا
کر شہر مین پہرایا اور اونکے مکانات مسمار کردیئے گئے ایک شخص قوم بوریا کے
بجرم چوری دونو ہاتہ کاٹے گئے **ہیجدہم جون روز پنجشنبہ**

مورچہ گاہ انگریزی کے جانب جنوب ایک مورچہ زیر حکم میر نواب قایم کیا گیا
جس سے محصورین کو بہت نقصان ہوا اور انکو کمال تکلیف اور دقت ہوئی
تو بین انگریزون کی بیکار ہوگئین اور کوئے سے پانی بہرنا نہایت دشوار
ہوگیا اور ایک تالاب جو جانب جنوب و شرق مورچہ گاہ انگریزی تہا
وہان تک جانا بند ہوگیا جہان سے پیشتر کبھی کبھی بدقت تمام پانی بہر لیا
جاتا تہا مورچہ گاہ انگریزی پر ایک حملہ بہی سپاہیون نے کیا جس حملہ مین
نادری پلٹن بہت پیش تہی مگر کچھہ نہو سکا اس بار بار کی شکست سے باغیون
کی ہمت بہت پست ہوگئی انگریزون کو ایک گونہ دلیری ہوئی باغی فوج مین
سے جنکے پاس روپیہ اور اسباب لوٹ بہت جمع گیا تہا وہ لوگ کہسکتے
چلے اور جو سپاہی کنبے دار تہے وہ مورچون پر نہین جاتے تہے اور نہ
بجوشی حملہ مین شامل ہوتے تہے علاوہ نادری اور اکہتر پلٹنون
کے باقی سب پلٹنون کے سپاہی حملہ کے وقت نہر کے کنارہ دوکانون مین
بیٹھہ کر مزہ سے شکر وغیرہ لوٹ کر روز شربت پیکر آرام کرتے تہے
مورچہ گاہ انگریزی سے کپتان مور صاحب نے مستر گبنس صاحب
کی چٹھی مورخہ ۱۶ جون مقام لکھنو جو درجواب چٹھی جنرل ولیر صاحب آئی تہی

جواب لکھا جسمین لکھا تھا کہ جنرل ویلر صاحب دشمنون کے مقابلہ کے واسطے
اخیر دم تک تیار ہین نوزدہم جون روز جمعہ شاہ علی نے
رشتو شاپرشاد خزانچی حال اور فتح رام مہاجن کو گہرین وے صاحب کی میم کے
پاس بہیجا تاکہ وہ روپیہ بابت جان بخشی میم صاحبہ کا انتظام کردین بہت
دیر کے مشورہ کے بعد جو کوٹھی سواد امین ہوتا رہا شتو شاپرشاد نے میم صاحبہ سے
کہا کہ اپکی دستخطی چٹھی پر ساٹھہ ہزار روپیہ مین دیدونگا اور چالیس ہزار
روپیہ کا بندوبست فتح رام سے کرادونگا باغیون نے اس معاملہ
کو نہ مانا کیونکہ وہ دو لاکھہ روپیہ میم صاحبہ سے طلب کرتے تھے مولوی
لیاقت علی الہ اباد سے کانپور پہنچا اور نانا صاحب سے باریاب
ملاقات ہوا بستم جون روز شنبہ خبر پہنچی کہ ۱۷
وین پلٹن پیادگان تلنگہ معہ توپ اور خزانہ اعظمگڈہ سے چلکر نزدیک
آن پہنچی ہے اس تاریخ نانا کے مکان پر ایک مشورہ ہوا جس مشورہ مین
بابا بہٹ اور اعظیم اللہ و شاہ علی و احمد علیخان و اکبر علی و احمد اللہ اور گنگا پرشاد
جوالا پرشاد اور جنرل ٹیکا سنگہ اور الہ ابادی مولوی شامل تھے انکی
تجویز یہہ ہوئی کہ انگریزون کو مورچہ گاہ سے بفریب باہر نکالکر مارڈالنا

جاوے اور اس تجویز کے واسطے یہہ عذر اور دلیل پیش کی کہ اخرکار
سب انگریز مارے ہی جاوینگے لہذا تکلیف لڑائی کی کیا ضرور ہے کیونکہ
لڑائی مین تو یون کا نقصان ہوتا جاتا ہے لیکن بعض حاضرین مجلس کی
راے اس تجویز کے خلاف تھی اسواسطے یہہ معاملہ اس تاریخ طے نہوا
اور کسی اور روز پر منحصر رکھا گیا **بست یکم جون روز یکشنبہ**
اس تاریخ شہر مین منادی ہوئی اور ڈونڈی پٹی کہ پونہ مین ناناصاحب
کے نام سے پیشوا کی عملداری پہر قایم ہوی اور لکہنو قبضہ و تصرف فوج ہندوستانی
مین اگیا سکالی انگریزی پولیس جو مقید تھے وے اج کی تاریخ رہا ہوئے
سہ پہر کو اس تاریخ دشمنون نے بڑی بہاری اگ مورچہ گاہ انگریزی
پہ برسائی ادہی رات کو میجر ایلورٹ صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے ایک
چہٹی بنام سر ہنری لارنس صاحب خفیہ لکھکر لکھنو روانہ کی اوسمین مندرج
تہا کہ اج تین گھنٹہ کے عرصہ مین تیس بم کے گولون سے زیادہ آنکر پڑے
ہین اور اب ہمارے پاس نو پنی توپ کا مصالح نہین رہا توپخانہ دشمنون
بہت مضبوط ہے پیادے تو چارسو یا پانچ سو سے زیادہ نہونگے۔
بست دوم جون روز دوشنبہ اج باغیون نے مورچہ گاہ

انگریزی پر حملہ عام کرنیکا ارادہ مصمم کیا اور کہا کہ اگر چار روز کے عرصہ مین
مورچہ گاہ انگریزی خالی نہو جاوے تو پھر اوسکو حسب طور سے بنے لے لینا ضرور ہے
بست سوم جون روز سہ شنبہ مورچہ گاہ انگریزی پر حملہ ہوا
مگر فوج باغی موافق معمول فتح کرنے مورچہ گاہ مین کامیاب نہوئی اس سبب سے
باغیون کو بہت ہراس ہوا عظیم اللہ اور برگڈیر جوالا پرشاد اور رشاہ علی
نے جیکب صاحب کی میم اور فرنگی قیدیون کے ساتھہ کوٹھی سوادا مین مشورہ
کیا جیکب صاحب کی میم ہندوستانی لباس پہنکر لکھنو کی طرف بھاگی جاتی
تھین جب کہ اونکو گرفتار کرکے کوٹھی سوادا مین مقید کیا میم صاحبہ نے
اقرار کیا کہ مین مورچہ گاہ انگریزی خالی کرا دونگی ایک قاصد لکھنو سے
میجر ہالفورڈ صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۱۷ کی چھٹی بنام میجر وگنر صاحب
لایا اور چھٹی مذکور کو اوسنے صحیح وسلامت مورچہ گاہ انگریزی مین پہنچایا
وفادار سپاہی غوث محمد متعلقہ پلٹن نمبر ۵۶ کو جنرل ویلر صاحب نے خبر لانیکے
واسطے مورچہ گاہ سے باہر بھیجا وہ اٹھہ بجے رات کو وہانسے نکلکر اور خفیہ
خفیہ بڑی ہوشیاری سے باغیون کے بکٹ پہرون سے بچتا ہوا کرنل گنج پہنچا
بست چہارم جون روز چہارشنبہ ایک فرنگی مورچہ گاہ

سے باہر نکلتا ہوا گرفتار ہوا اوسکو نانا کے سامنے لیگئے جسنے اوس سے
کچھہ سوال کرکے حکم مقید رکہنے کا دیا جیکب صاحب کی میم کو نانا کے ڈیرہ مین
لیگئے اور وہان جاکر یہہ قرار پایا کہ میم صاحبہ مذکور کے ہاتہہ ایک چہٹی مورچہ گاہ
انگریزی مین کل صبحکو بہیجی جاوے **بست پنجم جون روز پنجشنبہ**
نو بجے صبحکو جیکب صاحب کی میم مورچہ گاہ انگریزی مین گئین اور وہانسے
واپس آکر بہت دیر تک نانا اور عظیم اللہ اور بریگڈیر جوالا پرشاد اور شاہ علی
کے ساتھہ باتین کرتی رہین بعد اس مشورہ کے خبر اوڑی کہ مابین نانا اور انگریزون
کے عہدنامہ ہوا ہے کہ اگر صاحبان انگریز تمام توپین اور ہتیار اور خزانہ
جو اونکے پاس ہے حوالہ کردینگے تو اونکو الہ اباد پہنچادیا جاویگا نانا نے ہلاس سنگہ
کوتوال کے نام پروانہ جاری کیا کہ انگریزون کے الہ اباد جانیکے واسطے
کشتیان مہیا کرے مغرب کے وقت نانا کے ڈیرہ مین ایک مشورہ ہوا اوس
مشورہ مین بالا راو و عظیم اللہ و بریگڈیر جوالا پرشاد و شاہ علی و احمد علی
وکیل شامل تہے اوس مشورہ مین یہہ بات قرار پائی کہ تمام اہل فرنگ ستی چورا
گہاٹ پر قتل کئے جاوین ساڑھے اٹھہ بجے رات کو لفٹننٹ جی ماسٹر
صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۵۳ نے اپنے والد کرنل ماسٹر صاحب متعلقہ

رسالہ ہفتم کو اس عہدنامہ کی اطلاعی چھٹی لکھی جو چھٹی کہ ۲۰ جون کو لکھنؤ پہنچی
بست وششم جون روز جمعہ ایک عہدنامہ باہم دیگر بقسمیہ تیار ہوا
اور بدست حاسم علی فیلبان جنرل ویلر صاحب اور جیکب صاحب کی سیم نانا کی
طرف سے ایک چھٹی بنام جنرل صاحب مورچہ گاہ انگریزی مین بھیجی گئی جو سب
کشتیان جو سرسٹ کے گھاٹ پر لگی ہوئی تھین گرفتار کی گئین اور بتدبیر اوس
سرانجام واسطے روانگی صاحبان انگریز کے کیا گیا ہلاس سنگہ کوتوال گودیا کو
اور لوچن گھاٹ کے ملاحون اور بدہو ٹھکہ دار کشتیون سے معاملہ کیا اوس
دیبی دین کشتی کے چودہریون سے بادل جمعدار ایک پرانے نوکر نانا نے
سب بند وبست کر لیا اور رام دین وجینی وغیرہ ملاحان ٹھور کو بھی معہ چار سو
آدمیونکے انگریزون کے لیجانیکے واسطے نوکر رکھا چنانچہ سب کشتیونکو ستی چورہ
گھاٹ پر لاکر جمع کیا اور وہان پہ تین فرنگی افسرون نے جو اس بات کے واسطے مقرر ہوئے تھے
خوب کشتیون کو ملاحظہ کیا اور جو کچھ اونمین ضرور تھا اوسکے تیاری کا حکم دیا کالکا پرشاد
جب اپنے اتامسٹر طامس گرین وسے صاحب کو مورچہ گاہ مین دیکھنے گیا
اور صاحب نے اوس سے تین سو روپیہ سفر خرچ کے واسطے طلب کیے کالکا پرشاد اونوقت
نے صاحب موصوف سے صاف صاف بیان کیا کہ اس عہدنامہ نانا مین

بڑا فریب ہے اور مینے جبکہ مین نانا کے ڈیرہ مین تہا سب صلاح حسین سن
لی ہین — غرض جتنی توپین مورچہ گاہ مین تہین اور ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ
نقد نانا کے حوالہ کیا گیا شام کو تانتیا ٹوپی نے خلوت مین نانا کے ساتہہ مشورہ
کیا اور بعد مشورہ کے فوج کے نام حکم جاری کیا کہ کل صبحکو دو گہنٹہ پچہلی رات
سے فوج تیار ہوکے ستی چورا گہاٹ پر موجود ہو کشن زمیندار اور اونکے
ہمراہیون کو بہی اطلاع ہوئی کہ اوسوقت گہاٹ مذکور پر موجود ہین بہرکیف
جوالا پرشاد بطریق اول تمام رات مورچہ گاہ انگریزی مین رہا اتفاقیہ ایک
سپاہی سے بندوق چلگئی اوسکے چلتے ہی باغیون نے مورچہ گاہ پر ایک
بہاری اگ برسانی شروع کی جب جوالا پرشاد نے اونکو کہلا بہیجا تب اونہون نے
فیر کرنا بند کیا **بست ہفتم جون روز شنبہ** پچہلی شب کو جو
جو حکام واسطے قتل عام اور غارتی انگریزون کے ہوئے اونکی تدبیر اسطور
پر ہوئی علی الصباح پانسو فوج کشن معہ دو ضرب توپ ستی چورا گہاٹ پر گئی
ایک توپ کرستی صاحب کی کوٹہی پر لگائی گئی چونکہ یہہ مکان بلندی پر ہے
تو وہانسے کل کشتیون کی طرف خوب نشست تہی اور ایک گروہ فوج باغی چورا
گہاٹ نالے پر تعین کیا گیا یہہ نالا مابین مکان مذکور اور ستی چورا گہاٹ کے

کے واقع ہے اور پچیس سپاہی شہیروں کے پیچھے چہپ رہے اور ایک پر اسوار ونکا
ہر وین کے شوالہ سے جانب جنوب کھڑا ہوا جہان قاتلون کے سردار جنکا سرگروہ
تانتیا ٹوپی تہا بیٹھے اور اونکے گرد بہت سے مسلح ادمی کھڑے ہوئے جو تہائی میل کے
فاصلہ پر ایک دوسرا شوالہ ہے جو بہگوانداس کے نام سے مشہور ہے جہان ایک
توپ اور ایک کمپنی تلنگون کی محاصرہ کے زمانہ مین گہاٹ کی حفاظت کے واسطے
تعین تہی وہانسے وہ توپ اوٹہا لی گئی تہی تاکہ تین افسر انگریزی جو کشتیون کے ملاحظہ کے
واسطے گئے تہے اونکے دلمین کسی طرحکا شک واقع نہو لیکن اب ایک بڑی توپ اور
بہت سی فوج باغی پہرا وسمقام پر متقرر کر دی گئی اس سے نیچے قریب اٹہہ سو گز
کے فاصلہ کو نلہ گہاٹ پر تیسری توپ قایم کی گئی ان دونو توپون کی مار اوپر
اور نیچے دریا کے دونو جانب بڑی دور تک پہنچ سکتی تہی اور کشتیون پر جو بہتی جو ان
گہاٹ پر لگی تہین بخوبی گولہ کی مار تہی بلکہ وہانسے نکلکر جو کوی کشتی بہجاوے
تو وہ بہی ان توپون سے بچکر نہ جا سکتی تہی باغیون نے اور بہی زیادہ
مضبوطی یہہ کی کہ اودہ کی جانب کنارہ دریا پر اوین پلٹن پیادگان اور
تیر دان رسالہ معہ دو توپ ریتی کے ٹیلون کے پیچہے چہپاکے اس وضع سے
مقیم کیا کہ جو کوئی صاحب لکہنو کی جانب بہاگے تو پلٹن مذکور اونکو روکے اور

جو کوئی کشتیون کے باہر کی طرف یعنی دوسری جانب دریا کے بہاگا چاہے تو
سوار لوگ اوسپر فیر کرین اور ایک گروہ سوارون اور پیادون کو حکم ہوا
کہ انگریزون کے ہمراہ جاوین اور جب کاٹہہ کے پل پر پہنچین تو وہان پر
قطار باندہ کر فیر کرین وہان سے ستی چورا گہاٹ کی بخوبی شست تہی اسطور
پر ان خونخوارون نے سب طرف سے مضبوطی کرلی یہہ سب تدبیرین تانتیا ٹوپی
نے بصلاح اور مدد جنرل ٹیکا سنگہ اور بر گڈیر جوالا پرشاد اور رسالدار تقی کے
کی تہین مورچہ گاہ انگریزی کو گاڑیان صاحبون اور میمون کو لینے کے واسطے
بہیجین جنرل سر ہیو ویلر صاحب کے واسطے اونہی کا ہاتی معہ ہودہ اور
اونکے فیلبان قاسم خان کے بہیجا جسپر جنرل صاحب کی میم اور دو بیٹیان
سوار ہوئین چہہ بجے صبح سے صاحبان انگریز نے مورچہ گاہ خالی کرنا شروع
کیا جسوقت کہ ان چند عالی ہمت اور شجاع انگلشیہ نے مورچہ گاہ خالی کیا
ہوگا اوسوقت کا ایک عجیب درد انگیز حال ہوگا دیکہئے کہ بیس روز برابر ان چند
بہادرون نے ہزار ہا خونخوارونکا مقابلہ کیا اور طرفہ یہہ ہے کہ اس سخت
مقابلہ کو دیکہئے اور اس مورچہ گاہ انگریزی کو جسکو بہلا مورچہ گاہ کے نام سے کیا
نسبت ہے وہ تو صرف ایک میدان تہا اور گرد اوسکے ایک کچی دیوار جو ڈیرہ گز

اونچی بہی نہ تہی تہوپ لی گئی تہی صرف اس باعث سے یہہ شجاع لوگ ناناکے
قریب مین آگئے کہ اونکو اب عورتون کی مصیبتون کے دیکھنے کی برداشت نہوسکی
بیچاری میمین جنہون نے کبہی ایک لمحہ کسیطرح کی سختی نہ اوٹہائی تہی اب اونکے
واسطے نہ سایہ دار مکان تہا اور نہ بدن پر کپڑا غرض ہر شئے کی طرف سے جو زندگی
کے واسطے نہایت ضرور ہے محتاجگی تہی بیچارے معصوم بچے جو ہمیشہ
نازمین پلے اب اونپر اسقدر مصیبت اور سختی تہی کہ تڑپے جاتے تہے صرف ان
بیگناہون کے احوال پر ترس کہاکر اور اونکی مصیبتون کو کم کرنیکے واسطے
صاحبون نے نانا صاحب کے عہدنامہ کو قبول کیا اور اوسپر اعتبار کر کے
مورچہ گاہ مین سے نکلکے بکمال شکستہ حالی گہاٹ کی طرف روانہ ہوئے اوسوقت
اونکے دلونمین نانا کی طرف سے شک اور تردد ضرور رہوگا کیونکہ ایک مرتبہ
نانا کی دغابازی دیکہہ لی تہی روایت ہے کہ طامس گرین وے صاحب کے
منشی نے اونسے سب احوال دغابازی نانا کا ظاہر کر دیا تہا اور ہوشیار
کیا تہا کہ بڑی آفت نازل ہونے والی ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے
کہنے پر صاحب نے اعتبار نہ کیا اور یہہ بہی معلوم نہین کہ اس امر کی اطلاع
جو منشی مذکور نے اپنے اقا سے کی اور صاحبون کو بہی ہوئی یا نہین

اگرچہ چارون طرف باغیون سے گھرے ہوئے تھے مگر نانا کے قول پر اعتبار
کلی کرکے مورچہ گاہ کو خالی کیا اوسوقت تماشائیونکا ہجوم تہا اسمین شک
نہین کہ اکثر اونمین سے جانتے تھے کہ بہادرون انگریزی پر کوی دم مین
کیا آفت نازل ہونے والی ہے کیونکہ بمجرد پہنچنے اس خبر کے کہ نانا صاحب
اور انگریزونمین عہدنامہ ہوگیا ہے اکثر لوگون نے کہا کہ اسمین نانا اور
اوسکے مشیرون نے ضرور کچھہ دغابازی اور فریب سوچا ہے کانپور
مین بہی درمیان اون خون کے پیاسونکے بعض ایسے شخص بہی تھے
جنکو اس دغابازی کا احوال معلوم نہ تہا اور وہ ازراہ محبت اور
وفاداری اون لوگون کو دیکہنے اور مدد کرنے آئے جنکو اونہون نے
اونکے زمانہ عروج مین دیکہا تہا کرنل ولیمز صاحب مقتول کا خدمتگار
دوڑا ہوا آیا اور اپنے آقا کے قبائل کو دیکہنے اور اونکی خیروعافیت
پوچہنے کے واسطے اوس اژدحام مین کوشش کرتا پہرتا ہوا نظر آیا اوسنے
باغیون کی بڑی منت اور سماجت کرکے اپنے آقا کی میم صاحبہ کی ملازمت
حاصل کی صوبہ دار میجر اننذی مصر نے اگرچہ کرنل صاحب کی قتل کی
ندامت سے میم صاحبہ کے سامنے آنے مین اصرار کیا مگر جب کہ اونہون نے

خدمتگار رندکورکو بہیجا۔ کہ ایک اور وفادار ملازم مجہے ہمراہی کے واسطے آیا
وہ خود اوسکے ہمراہ آیا مگر ٹہیک اوسوقت پہنچا جبکہ بازار قتل عیسائیان گرم
ہوگیا تہا اسمین شک نہین کہ انکو اس فریب سے اگاہی نہ تہی باغیونمین سے بہی جبکہ
وہ اپنیے افسرون انگریزی سے ملے اونہون نے احوال اون افسرونکا
جو اوسوقت موجود نہ تہے اور مقتول ہوگئے تہے پوچہا اور نہایت رنجیدگی
کے ساتہہ افسوس کرنے لگے اور اونکی بہادری اور شجاعت پر ہزار ہزار
تحسین اور افرین کرتے تہے اور نہایت تعجب کرتے تہے کہ اتنے چند انگریزونے
نے مورچہ گاہ کو کیونکر اب تک بچا رکہا جنرل ویلر صاحب کا فیلبان تمام دن
ویلر صاحب کی میم اور لڑکی کو کشتی اول مین سوار کراکے پہر جنرل ویلر صاحب
کو لانے چلا جنکو اوسنے راستہ مین گہوڑے پر سوار آتا ہوا پایا وہ اونکے
ساتہہ ہولیا ایک سرکاری شترسوار جو اگرہ سے سرکاری چہٹی بنام
جنرل ویلر صاحب شب گذشتہ کو لایا تہا اوسکو بہی جنرل صاحب نے
حکم دیا تہا کہ کشتی کے پاس حاضر رہے وہان سے جواب ملیگا
یہہ دونو ادمی عین کشتی کے پاس اوسوقت تک کہڑے رہے جبکہ گولہ اندازی
کشتیون پر ہونے لگی اگرانہ ونکو یہہ حال دغابازی کا بیشتر سے معلوم

ہوتا تو وہ کسواسطے ایسی خطرہ کی جگہہ کہڑے رہتے قبل اسکے کہ سب
محصورین انگریزی قتل گاہ تک پہنچین باغیون نے بہ تعجیل تمام اپنے عیب
کو ظاہر کیا ہزارون تماشائی جو پیچھے پیچھے انگریزون کے چلے اتے تہے اونہون
نے بہی دست درازی کرنی شروع جنرل صاحب کی میم کی آیا کو جسکو بجلدوی
خیرخواہی اور کارگذاری میم صاحبہ موصوف نے بہت سا رخصت ہونے
کے وقت روپیہ دیا تہا لوٹ لیا اور اوسکا سب روپیہ چہین لیا —
پلٹن نمبر ۵۶ کا ایک جمعدار اور تین سپاہی اور ایک نیٹو ڈاکٹر جو خیرخواہ اور
وفادار رہے اور برابر مورچہ گاہ انگریزی مین کام دیتے رہے جب اسوقت
باہر نکلے اور انگریزون کے ہمراہ الہ اباد جانے پر مستعد تہے تو اونکو باغی
لوگ زبردستی گرفتار کرکے صوبہ دار میر بخش پاس لیگئے جو اوس زمانہ
مین باغیون کی فوج مین میجر کہلاتا تہا اور پانچ توپون کے مورچہ کا افسر تہا
ہرچند لفٹننٹ گڈ صاحب اور ایجٹین نے اونکے گرفتار نکرنے کی بابت التجا
کی مگر باغیون نے نہ مانا جب وہ لوگ میر بخش کے سامنے پیش ہوئے تو اوسنے
کہا کہ ان ایماندار ادمیون کو جو عیسائی ہوگئے گرفتار کرنا گیا ضرور تہا
اوسوقت انکو قتل کرنا مناسب نہا ایک اور امر اسی وقت ظاہر ہوا جس

سے باغیونکا فریب صاف ظاہر ہو گیا شجاع کرنل الوارٹ صاحب
جو زخمی شدید ہو گئے تھے ڈولی مین گھاٹ کی جانب جاتے تھے اوپر بیچاری
ستم رسیدہ اونکی میم صاحبہ پا پیادہ ڈولی کے پیچھے پیچھے تھین
جبکہ ڈولی گرجا گھر پاس پہنچی اوسوقت سات یا اٹھہ تلنگون اونکی
پلٹن نمبر اول نے ڈولی وہان رکھوالی اور کرنل صاحب ممدوح سے
جو چند روز ہوئے کہ اونکے افسر اعلی تھے بکمال طعن یہہ کہنے لگے کہ کیون
صاحب یہہ کیا اچھی پریٹ ہے اور ہم کیا اچھی طور پر آراستہ ہین
یہہ کہکر دو تلنگون نے اونہے تلوار سے مار ڈالا اور بعد ازان اونکی
میم صاحبہ کی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ جا تو عورت ہے تجھے کیا مارینگے
مگر جو کچھہ تیرے پاس ہے پھینکدے بیچاری میم صاحبہ نے ایک تھیلی
جو اونکے پاس تھی پھینک دی مگر باغی تو صرف خواہان لوٹ نہ تھے بلکہ
تشنہ خون انگریزی کے تھے چنانچہ میم صاحبہ کو بھی وہین قتل کیا
یہہ ایک تعجب کی بات سننے مین آئی کہ کرنل الوارٹ صاحب ممدوح
کہا کرتے تھے کہ مین ضرور اپنی پلٹن کے سپاہیون کے ہاتھون سے
مارا جاونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا مورچہ گاہ مین زخمی شدید ہوئے اور

پہر بجائے مارے جانے گہاٹ پر قتل عام مین وہ اسطور پر خاص اپنی
پلٹن کے ادمیون کے ہاتہون سے قتل ہوئے معلوم ہوا کہ قاتل
صاحب ممدوح کے بجورناتہہ سنگہ ٹہاکر اور رام بہٹ اھیر پہلی پلٹن
کی پانچوین کمپنی کے سپاہی تہے نانا جواب کانپور کا حاکم کل ہوگیا اپنے
ڈیرہ مین تنہا رہگیا صرف چند مرہٹہ اور احمد علی وکیل اوسکے ساتھ
تہے اور سب سردار بالا راو اور عظیم اللہ اور تانتیا ٹوپی وغیرہ انگریزون
کے مورچہ گاہ سے نکلتے وقت گہوڑون پر سوار ہوکے چلے تہے گہاٹ
کے نزدیک شوالہ ہر دین مین قتل کا تماشا دیکہنے کے واسطے آن بیٹہے
نو بجے صبح کے جبکہ صاحب لوگ اور میمین اور بچے کشتیون پر سوار
ہوئے اور روانہ ہونے کو تہے اوسوقت بالا راو اور عظیم اللہ کے حکم
سے بگل بجا جو کہ قتل عام کا اشارہ تہا اوسوقت دوسرے رسالہ کے
سوارون نے کشتیون پر گولیان چلائین اور پہر وہ سپاہی جو شہتیرون
کی آڑ مین چہپے ہوئے تہے اور کوٹہی پر مقیم تہے فیر کرنے لگے اور
توپین دغنے لگین باوجود ظاہر ہونے اس فریب اور برسنے آگ کے
پہر بہی انگریزون کے چہرون پر استقلال نمودار تہا اور جو تہی کشتی

جو صاحب تھے اونہون نے فی الفور دشمنونکا مقابلہ کیا اور اپنی بندوقون
بہی فیرکرنی شروع کین اور کوشش کی کہ کسیطور سے کشتیان اس
سے نکل جائے کو دریامین بہہ نکلین مگر اکثر کشتیان بباعث کمی پانی کے ریت
مین اٹک گئین اور سب ملاح لوگ کشتیان چھوڑ کر بہاگ گئے ملک رام دین
اور چمپا انگریلیا ملاحون نے جو ٹہور سے اسئے تہے دشمنون کے چہپرونمین
آگ لگادی اس امر کا اونکو پیشتر سے اشارہ تہا آگ کے لگنے سے اکثر صاحب
جو زخمی پڑے تہے اور ہل نہین سکتے تہے جلکر مر گئے اور اکثر صاحب کشتیون
سے کودکر دوسرے کنارہ دریا کی جانب چلے وہان پیشتر ہی سے ۶ اوین
پلٹن کو مقیم کر رکہا تہا جس پلٹن نے فی الفور اونکو مار ڈالا چونکہ اب بہت سے
صاحب تو مارے گئے اور بہت ڈوب گئے تو چند باقی رہگئے اونکی نسبت تانتیا تو پی
اور بالا راو نے اون سواروںکو جو بیرون کے شوالہ کے نزدیک
متعین تہے حکم دیا کہ دریامین گہسکر قتل کرین چنانچہ پادری لوگ اور بہتیرے صاحب
اور میمین اور بچے اسطور پر بہی سوارون اور سپاہیون کے ہاتہون سے
قتل ہوئے ایک میم کو جسے ایک سپاہی نے چہوڑ دیا ایک گنوار نے لٹہہ مار
کے گرا دیا سپاہیون کے ہمراہ بہت سے گنوار بہی اس قتل کرنے مین شامل تہے

نادری اور اکہتر پلٹنین جو لکہنو سے آئی تہین اونہون نے اس روز قتل مین
بڑے کار نمایان کئے اور بیچاری ناکردہ گناہ عورتون اور نا آگاہ اور معصوم
بچون پر خوب اپنی شجاعتین دکہلائین کہتے ہین کہ ٹیکا سنگہ دوسرے رسالہ
کا صوبہ دار اور رسالہ دار تقی اور ریاست سنگہ کوتوال اور شیخ حنیف جو پیشتر
کپتان نتہال صاحب کا کوچوان تہا اور اکبر علی نے قتل مین بہت مدد دی اکبر علی
کو لوگون نے ایک صاحب کی چہاتی مین گولی مارتے ہوئے دیکہا اتنی کشتیون
مین سے صرف تین کشتیان بہہ کر نکل گئین مگر دو دشمن سے کنارہ اودہ کی
طرف چلی گئین جہان ۱۷ وین پلٹن کے سپاہیون نے اون کشتیونکے سوارونکو
مار ڈالا اور صرف اٹہارہ صاحبون کو زندہ گرفتار کر کے نانا کے پاس روانہ
کیا تیسری کشتی رو مین انکر اگے کو بہہ گئی اگرچہ کونلہ گہاٹ کی توپ کا بہی ایک
گولا اوسے لگا اس کشتی کے تعاقب مین ایک تمن دوسرے رسالہ کے سوارونکا
زیر حکم جمعدار رسالہ ہو سنگہ روانہ ہوا نجف گڈہ کے قریب کشتی مذکور ریتی مین اٹک
گئی اور اس باعث سے سوار مذکور وہان جا پہنچے اور کشتی کو گہیر لیا
جن صاحبون نے کہ مقابلہ کیا وہ تو وہان مارے گئے اور باقیون کو
سوارون نے گرفتار کر کے کانپور روانہ کیا طالب سنگہ اور غفور خان سوار رسالہ

اظہار سے جو اوسوقت گروہ تعاقب کنان مین شامل تہے معلوم ہوا کہ
جنرل ویلر صاحب اسی جگہہ مارگیئے گہاٹ کانپور پر جب ایک گہنٹہ کامل
قتل ہو چکی تو اوسکے بعد لکہمن سنگہ سوار ساکن حاجمئو نانا پاس ایا اور
اطلاع دی کہ اب مہاراج اپکے دشمن سب پامال ہوئے اوسوقت اوسکو حکم ملا
کہ قتل بند ہوا اور جتنی عورات اور بچے انگریزی کہ قتل سے بچے ہین اونکو قید
کرلیا جاوے چنانچہ ایک سو ستائیس یا ایکسو تینتیس میمین اور بچے جو قتل سے بچے
اونکو پانی سے نکالکر کنارہ پر جمع کیا گیا اوسوقت کی حالت اون بیچارون
کی کیا بیان کیجاوے حاجت تفصیل نہین ہے اخرکار ان سب عورات
اور بچونکو گہاٹ پر سے نانا کے سامنے لیگئے جسنے حکم دیا کہ ان سب کو کوٹہی
سواد امین مقید کرو مات میمون کو سوار لوگ لیکر بہاگے تہے مگر اخر کو
سوائے ایک میم کے اور سب نانا کے حوالہ کی گئین وہ بہی اور سبون کے
ساتہہ اوسی کوٹہی سواد امین قید کی گئین پہر کل قیدی عورات اور بچے
تانتیا ٹوپی کے تعلق تہے اور اون پر ایک پہرہ تلنگون پلٹن نمبر ۶ کا زیر
حکم جمعدار یوسف خان کے رہتا تہا اور حسینی خانم کو جو باجے راو پیشوا
کے غلام کی لڑکی تہی اور اب نانا کی معشوقہ ادلا نام کی خدمتگاری مین رہتی تہی

حکم ہوا کہ ان قیدیون کے کہانے پینے کا سرانجام کر دیا کرے جا بجے شام
کو تیرہوین رسالہ کے سوارون اٹہارہ قیدی اہل فرنگ کو جنہے کنارہ اودہ
کی طرف سے بہاگے ہوئے گرفتار کیا تہا نانا کے روبرو لائے اوسنے انکے
مار ڈالنے کا حکم دیا اوسوقت اوس میدان مین جو کوٹہی سوادا کے مغرب
کی جانب واقع ہے ان سبونکو گولیون سے مار ڈالا جو چند ضعفا کہ گولیون
سے نہ مرے اور صرف زخمی ہوئے اونکو بہر جلادون نے تلوارون سے قتل کیا

بست ہشتم جون روز یکشنبہ اس تاریخ فوج کی گنتی ہوئی اور
توپین اس مبارکبادی کی کہ نانا صاحب نے انگریزون پر فتح پائی سر ہوئین
اوسوقت نانا کے پاس فوج باغی بموجب تفصیل ذیل کے تہی اگرچہ پلٹنونمین
سے بہت سے ادمی لوٹ کا مال لیکر کافور ہوگئے تہے اور بعض رخصتی تہے
رسالہ دوم ترکسواران - تیرہوان رسالہ ۱۱ این جو اعظمگڈہ سے آیا -
اور پلٹنین پیادگان نمبر ۱ و ۱۷ و ۵۳ و ۵۶ تہین - دو پلٹنین
اودہ کی اور توپخانہ میدانی نمبر ۱۸ نوگانو سے آگیا تہا - ایک حصہ
رسالہ نمبر ۱۴ آئے اینی اور ایک گروہ رسالہ نمبر ۲ ترکسواران اور ایک
گروہ پلٹن پیادہ نمبر ۶ سے اور ایک بازو پلٹن نمبر ۱۲ کا تہا اور ایک

توپخانہ متعینہ چہاونی کانپور بہی تہا اور دو کمپنیان پلٹن پیادہ نمبر ۸ سہم تہور
مین تہین تانتیا توپی نے دیہی وین کشتیون کے چودہری کو چار ہزار چار سو
ستر روپہ بابت نقصان کشتیون کے ادا کیا اور پانسو روپیہ تہور
کے ملاحون کو انعام دیا گیا جنہون نے کہ سب کے بیشتر کشتیون مین اگ لگائی
بست نہم جون روز دوشنبہ ایک بلند قامت فرنگی بالکل برہنہ
صرف ایک لنگوٹی باندہے ہوئے اودہ کی جانب کنارہ دریا پر کرندیا
کے جنگل مین چہپ رہا تہا جسکو لوگ پکڑ کر گانو کے زمیندار پاس لیگئے وہان
اوس بیچارہ کو جو کچہہ کہانے کو ملا اوسنے کہایا کیونکہ دو روز کا بہوکا تہا
بعدازان بعض گنوارون نے اوسکے خستہ احوال پر بہت ترس کہایا اور
چاہا کہ اوسکو لکہنو کی طرف روانہ کرین جہان وہ جانا چاہتا تہا مگر چونکہ
وہ ہندوستانی بالکل نہین بول سکتا تہا تو لوگون کو اوسکی بات اچہی طرح
سمجہہ مین نہین ائی زمیندار جینڈی سنگہ نے اوسکا چہوڑ دینا منظور نہین کیا
اور اوسکو گرفتار کرکے بحراست سرکش گنوارون کے کانپور روانہ کیا جب
اوسکو ناناکے ڈیرہ کے سامنے لائے تو نانانے بابا بہٹ کی معرفت گنوارون
پاس حکم بہیجا کہ فرنگی قیدی مذکور کو مار ڈالین تعجب ہے کہ گنوارون نے

اوسوقت انکار کیا اور کہا کہ ہم نہتے آدمی کو نہین مارینگے تسپر دوسرے
رسالہ کے ایک سوار نے آگے بڑھ کر اپنی تلوار سے اوس انگریز کو زخمی کیا
بعد ازان جلاّدون نے اوسکا کام تمام کیا اسطور پر یہہ بیچارہ انگریز محاصرہ
او قتل عام کی آفتون سے بچکر اور دور روز بہو کا اور پیاسا تباہ پریشان ہوکر
آخرکار بیرحمون کے ہاتہہ سے مارا گیا نانا دربار لارا واُس تاریخ بٹھور
چلے گئے اور بابا بہٹ اور عظیم اللہ اور برگڈیر جوالا پرشاد اور شاہ علی کو
ہدایت ہوئی کہ امورات ریاست کا کانپور مین سب انتظام کرین —
ستایسم جون روز شنبہ دس بجے صبحکو جمعدار رسا دہو سنگہ
او حشمت علی تہانہ دار سر سوائے اون انگریزون کو جنکو نجف گڈہ مین
کشتی پر سے قید کیا تہا لا حاضر کیا اونمین سے میمون اور بچون کو چہانٹ
کر کوٹہی سوادا مین بہیجدیا اور اور قیدیون کے ہمراہ مقید کیا مگر ایک میم
اپنے خاوند سے ہرگز علیحدہ نہ ہوئی اور معہ ایک برس کے بچہ کے سب صاحبون
کے ساتہہ جنکو نانا نے گولیون سے مار ڈالنے کا حکم دیا تہا ماری گئی
بٹہور مین نانا تخت پیشوا پر بیٹہا قشقہ راج اوسکی پیشانی پر لگایا
گیا توپین مبارکبادی کی چلین اور رات کو شہر مین روشنی ہوئی

کانپور مین بابا بہٹ کی کچہری سے تحصیلدارون کے نام حکم جاری ہوا
کہ محاصل جلد داخل کرین اور جنکے گہرون مین فرنگی پوشیدہ ہین انکو
سزا دیجاوے اور تمام مکانات کی جہان کسی انگریز کے چہپنے کا شبہہ ہے
تلاشی لیجاوے بعد ازان فوج کے واسطے تقسیم انعام اور رکہنے طلائی
کی تدبیرین کی گئین۔ افواہاً خبر پہنچی کہ دو یا تین فرنگیون نے اوس کشتی
مین سے جو آگے نکلگئی تہی قتل سے بچکر راجہ مورمئو کے ہان پناہ
لی ہے فقط ———

تاریخ بغاوت ہند

حصہ دہم

بقیہ خلاصہ اظہارات درباب سرکشی کانپور مرقومہ جناب لفٹننٹ کرنل جی۔ ولیمز صاحب بہادر

اول جولائی ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ صرف بالاراو بٹہور سے کانپور واپس ایا نانا کے نہ آنے سے فوج ناراض ہوئی کیونکہ نانا صرف ایک روز بٹہور مین رہنے کا اقرار کرکے گیا تہا کل قیدی عورات فرنگی سوادا کی کوٹہی سے لاکر اوس مکان مین جواب بی بی گہر کے نام سے مشہور ہے رکہی گئین یہہ مکان احاطہ اوس مکان مین واقع ہے جہان سرجارج پارکر صاحب رہتے تہے منٹو خاکروب اور اوسکی بیوی قیدیون کی خدمت کے واسطے مقرر ہوا

دوم جولای ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ   سرکشون نے واسطے تقسیم تنخواہ اور انعام کے بہت غل مچایا تنخواہ کی فہرست رام لال ڈپٹی کلکٹر کے دفتر مین تیار ہوئی اور تہوڑا سا سونا میگزین کو بہیجا گیا تاکہ اوسکے کنہٹے تیار ہون باغیون نے جو مال لوٹا تہا اوسکی اشرفیان خریدین اسواسطے اشرفیون کا بہاو بہت تیز ہوگیا چوبیس پچیس روپیہ فی اشرفی بہاو ہوگیا   سوم جولای ۱۸۵۷ء روز جمعہ ۔ فوج سرکش کی تنخواہ تقسیم ہوئی اسمین درباب تقسیم لوٹ بڑا جہگڑا ہوا سب فوج نے نانا سے اپنی ناراضگی ظاہر کی اور کہا کہ نانا نے تمام خزانہ لوٹ کے اپنے تصرف مین کرلیا اس فریب کا مزہ ہم اوسے چکہا وینگے مسلمان سوارون نے چاہا کہ ننگے نواب کو کانپور کا حاکم بنانا چاہئے مگر ہنود کی یہہ راے نہ تہی نواب موصوف انکہہ بچا کر بہاگا مگر ٹیکا سنگہ صوبہ دار کے حکم سے وہ پہر گرفتار ہوکر مقید ہوا شاہ علی کوتوال سابق نے جواب اہتمام اخبارات کرتا تہا جابجا ضلع مین اخبار نویس مقرر کئے اور خود خبر لانے کے واسطے فتحپور روانہ ہوا   چہارم جولای ۱۸۵۷ء روز شنبہ عیدو اور ابراہیم چپراسیون نے جو فرنگی قیدیون کے کہانا پکانے کے واسطے

متعینین نے عرض کی کہ میم لوگ دال اور چپاتی نہین کہاتین حکم ہوا کہ
جسقدر دال مین صرف ہوتا ہے اوسیقدر گوشت خریدکے دیا جاوے
فوج انگریزی کے قریب آجانیکی افواہ سنکر بہت فکر ہوئی آپا دکہاری
کو حکم ہوا کہ فوج جبار لیکر گرد نواح کانپور مین بہت ہوشیار رہے
پنجم جولائی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ شاہ علی فتحپور سے واپس
آیا اور خبر لایا کہ فوج انگریزی الہ آباد سے روانہ ہو چکی دو دشتہ
سوار انگریزی فوج کی درست خبر لانیکے واسطے روانہ ہوئے ناناکے کانپور
مین نہ آنے سے فوج بہت رنجیدہ خاطر اور ناراض ہوئی اور اظہار
کیا کہ اگر نانا نہ اویگا تو ہم ننکے نواب کو اپنا حاکم بنا دینگے جنرل ٹیکا سنگہ
صوبہ دار رسالہ دوم ترکسواران معہ سپاہیان پلٹن نمبر ۶ ۵ ناناکے
لانے کے واسطے بٹہور روانہ ہوا تاکہ نانا کے آنے سے مقابلہ انگریزی کے
واسطے تیاری کی جاوے **ششم جولائی ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ**
نانا کانپور کو واپس آیا اور نور محمد کے مہمانسرائے انگریزی مین فروکش
ہوا بی بی گہر جسمین میمین قید ہوئی تہین اوس مکان کے بہت قریب تہا
منالال اور کہندن وغیرہ جنہون نے صندوق خزانہ متعلقہ بارک کو توڑا تہا

اونکو مقید رکہا جب تک کہ کل روپیہ اونہون نے واپس دیا۔ انگریزی
فوج کے روکنے کے واسطے تیاری کی گئی۔ اس کام کے واسطے ایک
کمیو زیر حکم برگڈیر جوالا پرشاد معہ بارہ ضرب توپ زیر حکم افسران مرہٹہ
رکہو تیا ٹپا اور باشو پنت پتر مقرر ہوا ہفتم جولائی ۱۸۵۷ء روز شنبہ
بابا بہٹ اور عظیم اللہ اور جوالا پرشاد واسطے مہیا کرنے سامان رسد اور گاڑی
وغیرہ کے مصروف رہے ایک ہندوستانی عیسائی طنبورچی لکہنو کی طرف بہاگا
جاتا تہا وہ گرفتار ہوا اوسکو اور اون سپاہیون وفادار رجمنٹ نمبر ۵۶
کو جو مورچہ گاہ انگریزی سے گرفتار ہوکے آئے تہے نانا کے روبرو
لیگئے سبکو حکم ہوا کہ گولیون سے مار دیے جاوین عظیم اللہ نے نانا سے کانمیں
کہا کہ صرف عیسائی کو مار ڈالنا چاہئے مگر اور آدمیون کو جو اکثر مسلمان
ہین صرف قید کافی ہے۔ چنانچہ اونکو بہاری بیڑی اور زنجیر پہنا کر قید کیا
اور طنبورچی کو حسب الحکم گولی سے مار ڈالا ہشتم جولائی روز چہارشنبہ
خبر پہنچی کہ فوج انگریزی جو گوروں اور فوج سکہہ اور مدراس سے مشتمل ہے
الہ آباد سے جانب کانپور چلی آتی ہے۔ اسی تاریخ ۵۶ وین پلٹن کے سرداروں
نے ایک کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی کرکے اون آدمیون اپنی پلٹن پر جو ۲۷ جون

کو انگریزی مورچہ گاہ سے گرفتار ہوکے آے تہے حکم دیا کہ انکی ناک اور
ہاتہہ کاٹ لئے جاوین تاکہ اورونکو عبرت ہو کہ پہر کوئی انگریزون کی نوکری
نکرے مگر تعمیل اس فتوی کی اوس روز نہوئی یہہ ٹہیرا کہ جسوقت فتحپور سے
انگریزی فوج کو جو قریب آپہنچی ہے شکست دیکر واپس آوین اوسوقت انکی
فتوی کی تعمیل ہو نہم جولای ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ
ایک گروہ مفرور فرنگیون فتحگڈہ کا جو چوتہی تاریخ جون کو فتحگڈہ سے
براہ دریا بہاگے تہے اور راستہ مین آتے ہوئے اونکو بہت عرصہ ہوگیا
تہا اس تاریخ بٹہور سے گذرتے ہوئے پکڑے گئے بہندی متاسن وسنگل دیو
کے گہاٹ پر توپین لگا دی تہین اوراودہ کی جانب کنارہ دریا پر جسا سنگہ
معہ ایک گروہ باغیون کے پڑا تہا چنانچہ جب کشتی انگریزون کی قریب پہنچی
تو اوسپر توپ اور بندوقین مارین اول تو انگریزون نے کچہہ جواب دیا مگر
اخرکار اونہون نے سفید جہنڈا جو نشان صلح کا ہے ہلایا تب فیر ہونا بند ہوگیا
اور جسا سنگہ کے ادمیون نے دریا مین جاکر انگریزون کو گرفتار کیا اور
بٹہور مین راوصاحب پاس لیگئے جہان وہ نو بجے رات کو پہنچے راوصاحب
نے حکم دیا کہ ان قیدیون کو رات بہر پرانے محل مین رکہا جاے و برگڈ پر جوا...

معہ فوج جرار جگ پور کی جانب واسطے مقابلہ انگریزون کے روانہ ہوا
فوج کی تفصیل یہہ ہے رسالہ دوم ترکسواران رسالہ ۱۲ نیز دہم نے ائین
اور ایک رسالہ نے آئین نو بہرتی اور اور سوار مختلف رسالون کے پانچ
کمپنیان تلنگون کی متعلقہ پلٹن نمبر ۱۲ اور ۱۷ اور پلٹن پیادگان تلنگہ نمبر آ
اور ۵۳ اور ۵۶ اور نادری اور اکہتر پلٹن زیر حکم نواب منیراور بارہ
ضرب توپ کا ایک توپخانہ اس فوج کے ہمراہ ایک امبوہ کثیر جہادیون
اور بدمعاشون کا تہا جو کہ اپنی بہادری اور جان نثاری کی بڑی شیخی مارتے
ہوے ساتہہ ہوئے دہم جولائی ۱۸۵۷ء روز جمعہ
فوج سرکش مرقومہ بالا کانپور سے روانہ ہوکے اونگ مین پہنچی جہان
کہ اونکو یہہ خبر صحیح ملی کہ انگریزی فوج قریب ان پہنچی ہے اور یہہ خبر سنکر
کہ جس ہندوستانی کو انگریز پاتے ہین پہانسی دیدیتے ہین فوج مین بڑی
کہل بلی پڑ گئی جو انگریز کہ بٹہور مین گرفتار ہوے تہے اونکو تین بجے کو بحراست
کشا با کرائی گیہ اور بابو کان کشاکند و پرشاد اور اور مرہٹہ سرداروں کے
کانپور روانہ کیا جب کہ یہہ انگریز کانپور مین پہنچے تو بیبیان اونمین سے جنکر
علیحدہ کی گئین اور بی بی گہر مین اور قیدیون کے ہمراہ مقید ہوئین اور سب

صاحب لوگ سوا سے تین انگریزون کے حسب الحکم نانا قتل کیے گئے
ستر تہارن صاحبہ صاحب جج اور کرنل گولڈی صاحب اور کرنل اسمتھ
صاحب کو نہ مارا اور راؤن سے اونکی جان بخشی کی عیوض مین اقرار
خالی کرادینے قلعہ الہ اباد کا کرالیا یازدہم جولای ۱۸۵۷ء روز شنبہ
فوج سرکش نے سکتاپور کی طرف کونچ کیا خبر ملی کہ فوج انگریزی پہنچی
آن پہنچی ہے اور وہان تک تار برقی لگ گیا ہے اور افواہ اوڑی کہ
جس کسی ہندوستانی کے پاس تار برقی پایا جاتا ہے اوسکو صاحبان انگریز نے
فی الفور پہانسی دیدیتے ہین نانا کے مشیرون اور خیرخواہون نے
بالیقین یہہ بیان کیا کہ انگریزی فوج بہت قلیل ہے اور یہ فوج ہندوستانی
ضرور فتحیاب ہوگی مگر شہر اور گانو مین مختلف روایتین مشہور ہوئین
دوازدہم جولای ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ فوج سرکش فتحپور
ھوا پہنچی اور انگریزی فوج کے مقابلہ کے واسطے شہر مذکور سے
کانپور کی جانب معہ توپخانہ اراستہ ہوئی اول باغی سوارون نے چاہا
کہ انگریزی فوج کو گھیرین مگر فوج انگریزی نے اونکو جلد مارکر ہٹا دیا
ہندوستانی رسالہ نمبر ۲ دہم نے آئین فوج سرکش کے ہمراہ تھا اور جو چند سوار

اوسی رسالہ کے فوج انگریزی کے ہمراہ تہے اونہون نے لڑائی کے وقت
اپنے بہائیون پر فیر کرنے سے انکار کیا فوج انگریزی بہت قلیل تہی تہوڑے
تہوڑے سے ادمی پلٹنون گورہ نمبر ۶۴ اور ۷۸ اور ۸۴ مین سے تہے
اور پلٹن فیروزپوری اور کچہہ سوار تیرہوین رسالہ نے ائین کے تہے اور کل
نو ضرب توپ ساتہہ تہین اور اس بہادر فوج کے حاکم شجاع زمانہ
جنرل هیولاک صاحب بہادر نصرتمند کانپور تہے جب
کہ فوج انگریزی اوس شدت گرمی مین ڈبل کونچ کرتی ہوئی فتحپور مین
پہنچی تو اول جنرل صاحب نے ارادہ کیا کہ فوج کو ایک گونہ دم لینا چاہئے
مگر دشمنون کو مستعد دیکہہ کر فی الفور اونہون نے حکم لڑائی کا دیا
لڑائی ہوتے ہی پانڈے جیومہاراج بہاگے اور تہوڑے عرصہ مین فتحپور
خالی ہوا اور دشمن نہایت سراسیمہ اونگ کی طرف اولٹے بہاگ گئے خدا
کی قدرت ہے کہ کوئی شخص انگریزی فوج مین سے نہ مارا گیا اور
نہ زخمی ہوا البتہ تمازت افتاب سے چند ادمی مرگئے ۔ فوج سرکش
مین سے جنکے پاس لوٹ کا اسباب بہت ہوگیا تہا وہ
چپ چاپ اپنے گہرون کی جانب کافور ہوئے ـــــــ

جناب جنرل ہیولاک صاحب بہادر

۱۲ سینردهم جولای ۱۸۵۷ء روز دوشنبه اس تاریخ فوج انگریزی نے فتحپور مین مقام کیا کانپور مین جب یہہ خبر شکست کی نانا کو پہنچی تو ایسا دہشت و تشویش پیش آیا جتنی فوج کانپور مین تہی سبکو پانڈو ندی کی طرف روانہ کیا کہ وہان جاکر مورچہ جما دے اور تا دم اخیر اوس جگہہ سے نہ ہٹے اتہہ قاصد جنکے پاس چہٹیات انگریزی اور ہندوستانی انگریزون کے واسطے تہین گرفتار ہوئے اور نانا کے حکم سے قتل کیے گئے **چہاردہم جولای ۱۸۵۷ء روز سہ شنبہ** فوج برطانیہ نے کلیان پور کی جانب کوچ کیا بالارا ونے مورچہ مقام اونگ کی خوب مضبوطی کی تین فرنگی یعنی مستر ہال صاحب وغیرہ کو کہ قتل سے بچا رکہا تہا نانا کے روبرو لیگئے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ نانا اونسے مشورہ درباب خالی کرا دینے قلعہ الہ اباد اور روکنے فوج انگریزی کے کرتا رہا **پانزدھم جولای ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ** فوج انگریزی باغیون کے مقابلہ پر مقام اونگ مین آن پہنچی دشمن کو عین سڑک پر مقیم پایا اوسوقت صبح کے نو بجے تہے فوج انگریزی نے بلا تحاشہ دشمن پر حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی اونکو شکست کامل دی کل فوج سرکش اونگ سے بہاگ کر پانڈو ندی پر جہان اونکا مورچہ اخیر تہا

آن پڑی دوپہر کے وقت فوج انگریزی تہوڑا ارام میکے پہر پانڈو ندی کی
طرف چلی اور وہان پہنچتے ہی ایسی توپ اندازی کی اور گراب کی مار ماری
کہ پانڈو ندی کو بہی دشمنون نے جلد خالی کردیا بالا را و زخمی ہوکر سراسیمہ
کانپور کو بہاگ گیا اوسکے دہنے کندھے پر ایک گولی کا زخم لگا تہا اوسکے
پہنچتے ہی نور بخش کے مکان مہمانسرا مین جہان نانا مقیم تہا ایک مشورہ
ہوا جہان سب سردار حاضر تہے اوسوقت سب کے منہہ فق تہے اور کمال
سراسیمگی اونکے چہرون سے عیان تہی ہر شخص کی جدی جدی رای معلوم ہوتی
کوئی کہتا تہا کہ یہانسے بہاگ چلنا چاہئے کوئی صلاح دیتا تہا کہ فرخ اباد چلکہ
نواب تفضل حسین خان کے ہمراہ ہو جانا چاہئے بعض کی راے یہہ
ہوئی کہ ایک مرتبہ انگریزونکا مقابلہ اور کرنا ضرور ہے اور میگزین اور
مکانات سرکاری کے نیچے سرنگین تیار کیجاوین اس نظر سے کہ مبادا ہم
پہر انگریزون سے شکست کہاوین تو اونمین اگ دیکے ہم معہ ہمارے
دشمنون کے مرجہین چنانچہ صرف میگزین کے نیچے سرنگ کہودی گئی اور
ارادہ مصمم ہوا کہ اہیروان کے مقام پر مقابلہ انگریزون کا کیا جاوے
جو کہ چند میل کانپور سے جانب جنوب واقع ہے + اس مشورہ مین اگرچہ

دربابِ تدابیر لڑائی وغیرہ کے مختلف مشیرون نانا کی مختلف رائین تہین
مگر ایک امر پر سب کا اتفاق تہا وہ یہہ تہا کہ سب میمون اور فرنگی بچون اور
پانچ انگریزون کو جو مقید ہین یکقلم قتل کرڈالنا ضرور ہے یا پانچ صاحب جو قتل
عام سے ابتک بچے تہے اونمین سے تین تو وہ فتحگڈہ کے صاحب تہے
جنکا نام اوپر لکھا گیا اور چوتہے مستر اڈوارڈ گرین وے صاحب اور پانچوین
اونکے صاحبزادہ طامس گرین وے صاحب تہے اول صوبہ دار ٹیکا سنگہ
نے پوچہا کہ ان انگریزی قیدیون کا کیا کرنا چاہئے اور اوسنے یہہ صلاح
قبیح دی پہر سبکی یہی صلاح ستحکم ان دو وجہ پر قرار پائی کہ اگر کل قیدیون
کا قتل ہو جائیگا تو انگریزونکا کانپور مین آنا کچھ ہبا ونگا کیونکہ وہ اس
قلیل فوج سے صرف اسواسطے بہ تعجیل تمام چلے آتے ہین کہ اپنے قیدیونکو
رہا کراوین اور جو قتل ہوئے ہین اونکا عیوض لین اور دوسری دلیل
اونہون نے یہہ سوچی کہ اکثر قیدی میمین کل احوال باغیون سے واقف
ہین اور ہر باغی سردار کے فعل سے آگاہ ہین خصوصاً اڈوارڈ گرین وے
صاحب اور طامس گرین وے صاحب اور جیکب صاحب اور کرک صاحب
کی میمون پر سب حال بخوبی کہلا ہے اس صورتمین جب انگریز کانپور اوینگے

تو وہ سب احوال سے واقف ہو جاوینگے لہذا مشورت یہی ھے کہ کل زن و بچہ
انگریزی فی الفور قتل کر دئے جاوین چنانچہ اول پانچون صاحب مذکورہ بالا کو مکان
قتل گاہ سے باہر لائے اور اون سے کہا کہ نانا صاحب نے تمکو یاد کیا ھے باوجودیکہ
موت کا اونکو یقین کامل تہا مگر پہر بہی دیکہنے والے بیان کرتے ہین کہ اونکے چہرون
پر مطلق گہبراھٹ نہ تہا اور استقلال عیان تہا بخوبی ثابت ہے کہ ان پانچون
صاحبون کو اوس گہر سے نکال کر باغیون نے پانچ بجے شام کو کوام کمسریٹ
کی دیوار کے نزدیک گولیون سے مار ا مسٹر اڈ وارڈ و گرین وے صاحب
سب سے پیچھے مارے گئے۔ اب ھم اوس ہولناک احوال کے نزدیک آتے ہین کہ جہان
ھماری قلم یاری نہین دیتی کہ لکہین ہاتہ مین رعشہ اتا ھے اور قلم چہوٹی جاتی ھے
ھر چند چاھتا ہون کہ اس ماجرا دردناک پر پردہ پڑا رہے تو بہتر ھے اور اپنی زبان
سے نہ بیان کرون تو مناسب ھے مگر فرض تواریخ نویسی سے لاچار ہون بیان کرنا
ضرور ھے ایسا نہو کہ کوئی امر واقعی پوشیدہ رہجاوے صاحب راقم اس رپورٹ
لکہتے ہین کہ بہت سے موقعون پر جو کانپور مین قتل ہوئین اونکی بابت گواہیان صاف
صاف گذرین لیکن ہر گواہ جب اس نہایت ہولناک اخیر قتل کے ماجرے پر پہنچتا ھے
تو لاعلمی بیان کرتا ہے اور اس قتل وحشیانہ کے بیان مین جسمین بیچارے معصوم

بچے اور بے گناہ او بیکس عورتین قتل ہوئین اوسے شرم او رتامل ہوتا ھے پندرھوین تاریخ سے چوتھوین جولای تک مفصل او رشرح وار لوگون کے اظہار مین ہین مگر نیکا اوس قاتل دن یعنی پندرھوین جولای کے احوال بیان کرنے مین سب بند ہوجاتے ہین جس گواہ سے پوچھا گیا وہ بیان کرتا ھے کہ مین اوس روز موجود نہ تھا مگر ایسا سنا گیا کہ سب میمین اور بچے قتل ہوئے یہہ ظاہر ھے کہ اوس روز بہی ہزارون تماشائی موجود ہونگے اور بہتیرے اونمین سے شرح وار سب باتین جانتے ہین مگر ایسا ہی ظاہر ہوتا ھے کہ اوس روز کوئی اشراف ادمی اوس موقع قتل گاہ پر موجود نہ تھا کیونکہ سب ادمی اپنے گہرونکے دروازے بند کئے ہوئے بیٹھے تھے اور ذی عزت باشندے شہر کے نہایت خائف تھے انگریزون کی خبر آمد آمد گرم تہی اور خوف تہا کہ انگریز اتے ہی ہندوستانیون سے خوب عیوض لینگے اور اگر ناکامیاب ہوا تو شہر خوب لٹیگا کیونکہ سر انجام رسد وغیرہ بخوبی تمام نہ حاصل ہونے سے وہ شہریون پر ناراض ہے اور مہاجنون کی جانب سے اوسے شک ھے کہ وہ لوگ انگریزون سے خفیہ خط وکتابت رکھتے ہین ان خوفون کے باعث سب ترسان اور لرزان اپنے اپنے گہرون سے اوس روز باہر نہ نکلے تاہم چند گواہونکا بیان ہمکو حاصل ھے ہوا جو بچشم دیدہ اس ماجرے کو بیان کرتے ہین

تین اونمین سے ہندوستانی عیسائی طنبورچی ہین وہ بیان کرتے ہین کہ پہرہ
جو قیدیون پر متعین تہا وہ زیر حکم یوسف خان متعلقہ پلٹن نمبر ۶ لا کے تہا او
تینو قسمیہ بیان کرتے ہین کہ اصل قاتل ان عورات اور بچون انگریزی کے پانچ شخص
تہے تلوارین باندہ کر اوس مکان متصل مین سے جہان نانا رہتا تہا آئے ایک
شخص برہمن چیرنجی نام کا بہی یہی بیان ہے اس شخص کو بعلت کسی خطا کے سپاہیون
متعینہ بی بی گہر نے نظربند کر لیا تہا اور جسنے اس قتل کو بچشم خود دیکہا۔
دو یا تین روز بعد قتل کے چند خاص نوکر نانا کے فتحپور چوراسی کی طرف
کمپو سے شامل ہونیکے واسطے جاتے تہے جب وہ اونام گانو مین پہنچے
اور تہوڑی دیر ٹہیرے تو وہان لوگون نے اونہے آپسمین اس قتل کی بابت
باتین کرتے ہوئے سنا دو ہندوا ونمین سے شیخی مارتے تہے کہ ہمنے انگریزی
بچونکو مارا اور ایک سو روپیہ انعام پایا ایک اور شخص سرور خان نام ساکن
اوجونے بہی بڑی شیخی ماری اور بیان کیا کہ میری تلوار کا اچہا لوہا نہ تہا وہ
قتل کرتے وقت مڑ گئی او سوقت اوس نے اپنی تلوار کہولکر لوگونکو دکہلائی جبکہ حکومت
انگریزی کانپور مین قایم ہوئی تو یہہ شخص بہاگ گیا اور میپال سنگہ سرکش
زمیندار او وہ کے ساتہہ جا ملا جنہون نے کہ صرف اس قتل کا ماجرا سنا

مگر انکہون سے نہین دیکہا وہ بہی یہی بیان کرتے ہین کہ خاص نانا کے نوکرون
نے یہہ قتل اپنے ہاتہون سے کی مگر دو شخص جو اوسوقت بیان کرتے ہین
کہ موجود تہے ٹہیک اس امر کے خلاف گواہی دیتے ہین کلو سرکاری نوکر متعلقہ
الکاری بیان کرتا ہے کہ اوسنے بیس سپاہیون کو دیکہا کہ اونہون نے بندوقین
بہر بہر کر بی بی گہر مین مارین اور اسیطور پر سپاہی لوگ شام تک گولیان مارتے
رہے لیکن اس شخص کا کل بیان قابل اعتبار نہین ہے اور غلط معلوم ہوتا ہے
مسٹر اڈوارڈ گرین صاحب کا مہتر جہدا نام جو اوسوقت بی بی گہر پر موجود
تہا بیان کرتا ہے کہ اوس نے سپاہیون کو قتل کرتے ہوئے بچشم خود دیکہا مگر
پہر جب دوبارہ اوسکا اظہار ہوا تو اوس نے صرف یہہ بیان کیا کہ مینے جب سنا
کہ سپاہیون کو حکم قتل کرنے بی بیون کا ملا ہے تو مین جان بچا کر وہان سے
بہاگا اور جو جو لوگ کہ بعد قتل کے اوس مکان مین گئے وہ بیان کرتے ہین کہ
اونہون نے دیوارون مین گولیون کے نشان کم دیکہے مگر تلوارون کے زخم بکثرت
دیکہنے مین آئے ان سب اظہارات اور گواہیون مختلف آدمیون سے
ہماری رائے یہہ ہے کہ سپاہیون نے بہی ضرور گولیان چلائین مگر اصل جلاد
اس کام کے واسطے وہ خاص پانچ آدمی تہے جو نانا کی ذات کے نوکر تہے

عیسائی طنبورچی مذکورہ بالا اس حکایت کو اسطور پر بیان کرتے ہین کہ جب پانچ
صاحب لوگ جو باقی بچے تہے قتل ہو چکے تو اوسکے بعد ایک عورت مسمی حسینی خانم
یا حسینی بیگم جو میمون پر مقرر تہی آئی اور بیان کیا کہ نانا صاحب کا حکم ہوا ہے
کہ تم سبکو مار ڈالنا چاہئے ایکنے اونمین سے یہہ سنکر یوسف خان سے رحم
چاہا اگر ان طنبورچیون کے کہنے پر بالکل اعتبار کیا جاوے تو اونکا بیان یہہ ہے
کہ سپاہیون نے جو پہرہ پر تہے اس حکم نانا کی بجاآوری سے انکار کیا اس
انکار کے بعد وہ عورت نانا پاس گئی اور تہوڑی دیر بعد پانچ آدمیون کے
ہمراہ پہر واپس آئی اون پانچ آدمیون مین سے دو مسلمان تہے اور تین ہندو
اور بعض کہتے ہین کہ سات آدمی تہے لیکن ایک کا نام اونمین سے سبون نے
بتایا وہ نام سرور خان ہے یہہ شخص خاص نانا کی اردلی کا سپاہی تہا
ان شخصون کے پہنچتے ہی اول تو چند سپاہیون نے بلاشست بندوقین چلائین
اور بعد ازان وہ پانچون تلوارین لیکر مکان کے اندر گہس گئے اور میمون اور بچون
کو یکقلم قتل کیا اور شام کے چہہ بجے سے چراغ جلے تک قتل کرنے مین
مصروف ہے بعد ازان دروازے قتل گاہ کے بند کر دئے گئے
شانزدہم جولائی ۱۸۵۷ع روز پنجشنبہ اس تاریخ قتل ہا ہوئے

ماجرے کا اختتام ہے علی الصباح اون جلادون کے ہمراہ تین خاکروب
بنی دی گھر پر گئے تاکہ لاشون کو وہان سے نکال کے پہینک دین اور مکان کو صاف
کرین جب دروازہ کہولا تو دیکہا کہ تین یا چار عمیین اور دو یا تین بچے زندہ
ہین ہائے افسوس ان بیچارون پر جو شام کی قتل عام سے بچ گئے رات بہر کیا
مصیبت گذری ہوگی اوسکو کون بیان کرسکتا ہے خود زخمی اور اپنے ہمراہیون
کے خون مین آلودہ اور لاشون کے بیچ مین تمام شب اونکی کس حال مین اور کیونکر گذری
ہوگا جن کو اونہون نے اپنی انکہہ سے ذبح ہوتے ہوئے دیکہا اون سے بہی
اونکی قسمت بری تہی کیونکہ کمبخت وحشی رستیر جلادون نے اونہین زندہ پکڑکر
اور لاشون کے ہمراہ گہسیٹ کر ایک خشک کوئے مین ڈالدیا کہتے ہین کہ وہ
زندہ بیبیان اور بچے قاتلون کی صورت دیکہہ کر بہاگے اور مکان کے گرد پہر
مگر ہائے سنگدلون نے اونکو پکڑکر کوئے مین اور لاشون کے ہمراہ
زندہ ڈالدیا اگرچہ اوسوقت ہزارون آدمی تماشائی موجود تہے مگر کسینے اونکے
حال پر رحم نکیا بلکہ یہان تک بہی نہ کہا کہ اے کمبختون ان کو کیون نہین
ایکدم سے مار ڈالتے غرض سب لاشون کو معہ زندون کے اس مکان سے نکال
کے اوس کوئے مین جو مکان قتل کے قریب تہا ڈال دیا ———

چاہ کانپور

درباب بی عزتی عورات کے تحقیقات کماحقہ کی گئی اور بالتحقیق اور بالیقین باگواہی
مضبوط ثابت ہوا ہے کہ جو جو مختلف حکایات اس درباب مشہور ہوئین وہ
سراسر غلط ہین بعد اس قتل کے فوج قاتلون نے اخیر مقابلہ انگریزی کے واسطے
کوچ کیا اور نانا بھی بذات خود اس مرتبہ میدان مین گیا مگر سب کوشش ان قاتلون
اور خونخوارون کی بیفایدہ تھین کوئی تدبیر سودمند نہ پڑی اور رستمان برطانیہ
کے سامنے جو انصاف پر تھے اور جنکا جانبدار خود خداوند حقیقی تھا کیا مقدور تھا کہ ان

ظالمون کی کوئی پیش رفت جا سکے اگرچہ یہہ اخیر لڑائی کانپور کے واسطے تہی اور
جہان تک ممکن تہا باغی دل کہولکر لڑے مگر اعذاب خون ناحق معصومو ان کا
اونکے گردن پر تہا اور خدا کے غضب مین گرفتار ہوگئے تہے اس موقع پر بہی
اونکو شکست کامل نصیب ہوئی فوج انگریزی دو بجے بعد دوپہر کے کانپور کی جانب
کوچ کرتی ہوئی ایک میل کے فاصلہ پر اوس مقام سے جہان کہ اگرہ اور کانپور
کی سڑک بیچ پہٹی ہین اور جہان مورچہ دشمنون نے قایم کیا تہا پہنچی سرکشون نے
ایک بہاری اگ برسانی شروع کی مگر بہادران انگریزی دفعتہً حملہ کرکے اوپر
جا پڑے اور توپین چہین لین جب کہ فوج انگریزی سڑک کلان پر پہنچی تو معلوم
ہوا کہ ایک مورچہ دشمنونکا سڑک اہنی کے نزدیک اور ہے اوسکو بہی پلٹن
نمبر ۶۴ کے گورون نے چہین لیا بعد ازان فوج انگریزی ایک گانو کے
متصل سڑک پر جمع ہوئی سواران باغی نے اوسوقت بڑی چالاکی اور دلیری
ظاہر کی اور پیادون نے بہی اونکی حمایت مین صف لڑائی کی باندہی اور ایک
بڑی توپ سے اگ برسانی شروع کی مگر پلٹن گورہ نمبر ۶۴ نے پہر جلدی سے
اگے بڑہ کر اوس توپ کو چہین لیا اور باغیون کو شکست دیکر پریشان کیا
پہر لودہ بیرحم اور سنگدل نانا جسنے چندروز کے واسطے اپنی مسند خون الود

پر بیٹھہ کر ایسے ایسے ظلم کے حکم دیتے تہے گہوڑے پر سوار بکمال بدحواسی بتہور
کو بہاگا اور اوس پریشان حالت مین اوسی کانپور مین ہوکر گذرا جہان اوسنے
چند روز ہوے کہ اشتہار دیا تہا اور نقارہ پٹوایا تہا کہ نانا کا راج اٹل ہو گیا
اور صرف ایکسو انگریز ہندوستان مین باقی رہگئے ہین جو کوئی ایک سر انگریز کا لاویگا
اوسکو ایک سو روپیہ انعام ملیگا ہفتدہم جولائی ۱۸۵۷ء روز جمعہ
ساڑھے چہہ بجے صبحکو باغیون نے کانپور مین میگزین کو اوڑا دیا تہوڑی
دیر بعد نصرتمند فوج انگلشیہ کانپور مین داخل ہوئی سوارونکے اصطبل کا
اوس روز قبضہ کرکے مورچہ گاہ انگریزی کے مقابل مین خیمہ زن ہوئی جس روز
دغا باز نانا نے بابت خالی کردینے مورچہ گاہ کے انگریزون سے جہوٹا عہد نامہ
کیا اوس روز سے ٹہیک تین ۳ ہفتہ بعد انگریزی فوج کانپور مین داخل ہوئی اور
اوسی مورچہ گاہ کے سامنے قیام پذیر ہوئی خیرخواہان انگریزی کا لشکر مین ہجوم
ہوا کوئی اپنے پرانے آقاون کے واسطے ڈالی لایا کوئی پہول اور کوئی مٹہائی
بعض صاحبون کی جا ہو جیسی را ہوا اسمین شک نہین کہ بہت سے ادمی
کانپور مین دلی خیرخواہ سرکار انگریزی کے تہے اور جو نہ تہے اونکو خوب
سبق ملگیا تہا کہ ظالمون کے عمل مین کیا ہوتا ہے اب ہم بٹہور کی طرف متوجہ

ہو کہ اس حکایت کا اختتام کرتے ہین یاد ہو گا کہ ایک بیچاری فرنگی عورت کارٹر
صاحب کلکٹر محصول کی بیوی معہ ایک معصوم بچہ کے اسجگہہ قید تہی جسکو ابتک پیشوا
کی بیوہ رانیوان نے بچا کے رکہا تہا ساتوین رسالہ کے سوار ونکا میم صاحبہ مذکور
پر پہیرہ رہتا تہا جبکہ نانا شکست کہا کر اور کانپور خالی کر کے نہایت سراسیمہ بٹہور
پہنچا تو بجلدی تمام اپنا اسباب اور خزانہ اور جواہرات لینے پرانے ملازم جنی سنگہ
کی مدد سے ہاتیون پر لدوایا اور وہان سے پہر کشتیون مین رکہہ کے تیکا پور
کے گہاٹ دریا پار کر کے اودہ مین اوتر گیا اور چلتے وقت وہ سنگدل اوس
بیکس عورت اور معصوم بچہ کو نہ بہولا اور بہاگتے وقت سوارون سے جو پہرہ
پر تہے میم مذکور کو معہ بچہ کے قتل کرایا اور خود پیشوا کی بیوہ رانیوان کو زبردستی
ساتہہ لیکے بہاگا اور پہر اون پیشوا کے محلون مین اوسکو قدم رکہنا نہ نصیب ہوا

وقایع دلچسپ لفٹننٹ ڈلافوس صاحب

ہمنے اوپر لکہا ہے کہ قتل کانپور سے ایک کشتی انگریزون کی بچکر دریا مین
بہہ نکلی مگر جب وہ سنجف گڈہ پہنچی تو اٹک گئی اور باغیون نے گہیر لیا چونکہ وہ صاحب
لوگ اوس کشتی مین سے اوتر کے باغیون کے مقابل ہوئے اور جیسی بہادری کر کے
اونہون نے جان دی اوسکا احوال مجملاً مندرج ہو چکا ہے ان چودہ

اومیون مین چار شخص جو قدرت کاملہ خدا سے بچگئے اونمین سے ایک لفٹننٹ
ڈلافوس صاحب بہی تہے جو پلٹن پیادہ گان تلنگہ نمبر ۳ ۵۳ مین لفٹننٹ تہے
اونہون نے جو بذات خود اپنا احوال لکہا اوسکا ترجمہ ہم بہی اسجگہہ لکہتے ہین

ترجمہ قول صاحب موصوف چند روز پیشتر فساد برپا ہونیکے
جبکہ صرف شبہہ تہا کہ شاید یہان بہی سرکشی ہو جنرل ویلر صاحب نے اودہ سے
ایک رسالہ سوارونکا منگالیا تہا اور اوسکو مختلف مقامات چہاونی مین مقرر کیا تہا
اور یہہ بہی حکم دیا تہا کہ سب ولایتی افسر اپنی اپنی پلٹنون کی خاص لین مین
سووین اور راجہ بتہور سے بہی استعانت طلب کی تہی جسنے دو سو سوار اور
چار سو پیادہ معہ دو ضرب توپ بہیجدئے جنکو خزانہ کی حفاظت سپرد ہوئی چند
روز کے بعد جنرل صاحب کو رسالہ سواران نے آئین اودہ پر شبہہ ہوا اسواسطے
اونہون نے اوسکو کانپور سے روانہ کردیا اور اوسکی جگہہ ایک کمپنی پلٹن گورہ نمبر
۳۲ مین سے لکہنؤ سے آگئی اور تمام انگریزی باشندون کانپور کو جنرل صاحب
نے حکم دیا کہ ۳۲ وین پلٹن گورہ کی چہاونی کے نزدیک سووین اور توپخانہ
کو بہی حکم تیار رہنے کا دیا دوسری تاریخ جون کو دو کمپنیان ۸۴ پلٹن گورہ
کی الہ اباد سے کانپور مین پہنچین تیسری تاریخ کو جنرل صاحب نے اونمین سے ایک

کمپنی کو اور ایک کمپنی پلٹن گورہ نمبر ۳۲ کو حکم دیا کہ لکھنو کی جانب روانہ ہون
چنانچہ کانپور مین فوج گورہ صرف بقدر مفصلہ ذیل رھگئی —

نام پلٹن	تعداد گورون کی
از پلٹن گورہ نمبر ۸۴	۶۰
از پلٹن اول مدراس فیوزیلیرز	۱۵
از پلٹن گورہ نمبر ۳۲ جنمین بیمار زیادہ تھے	۷۰
گولہ انداز ولایتی معہ چھہ ضرب توپ	۵۹

چوتھی جون افسران ولایتی رسالہ دوم اور پلٹن نمبر ۵۶ اور اول کو
حکم ہوا کہ پلٹنون کی لین مین سونا موقوف کرین مگر چونکہ ۵۳ وین پلٹن
پر اعتبار تھا اور وفادار معلوم ہوتی تھی لہذا اوس پلٹن کے افسرون کو
لین مین سونا منع نہ کیا گیا اوسی روز شام کو لفٹننٹ ایشی صاحب معہ نصف
توپخانہ متعلقہ رسالہ اودہ کانپور واپس آگئے کیونکہ اونکے رسالہ نے جو آگے
گیا تھا راہ مین سرکشی کی پانچوین جون کو انگریزی مورچہ گاہ تیار ہوگئی اور توپین
جابجا لگادی گئین اور پچیس ۲۵ روز کا سامان کہانے پینے کا رکھہ لیا گیا قریب
گیارہ بجے رات کو سوارون نے سرکشی کی اور گھوڑے اور ہتیار لیکے چہاونی

چلے گئے علی الصباح پلٹن پیادہ نمبر اول بہی منحرف ہو گئی پلٹن نمبر ۳۵ اور ۱۶
ابتک وفادار معلوم ہوتی تہین کیونکہ اونہون نے چہاونی نہین چہوڑی تہی
مگر چونکہ کوئی افسر ولایتی اونکے ساتہہ نہین رہا تہا تو وہ بہی مابین اٹہہ اور نو بجے
کے چہاونی چہوڑکے خزانہ اور نشان اور اسباب جنگ لیکے چلی گئین تب سے پہر کیا اونہون نے
ہر مکان مین اگ لگا دی اور چارون طرف اگ ہی اگ نظر آتی تہی ہم اب کچہہ نہین
کرسکتے تہے مورچہ گاہ مین صرف ٹہیرے رہے اور کیا کرسکتے تہے مقابلہ باغیون کے
واسطے ہم بہت کم تہے وہ ہندوستانی گولہ انداز بہی جو لفٹنٹ ایشن صاحب کے
ہمراہ آئے چہوڑکے چلے گئے صبح ساتوین تاریخ جون کو راجہ ٹہور نے ایک چہٹی بہیجی کہ
مین حملہ کرنیکے واسطے آتا ہون چنانچہ تہوڑی دیر بعد دو توپین شمال مغرب کی جانب سے
ہم پر چلنے لگین اور چارونطرف سے بندوقون کی بوچہار ہوئی اٹہوین تاریخ کو تین
اور توپین ہمارے مقابلہ پر لائی گئین ہر روز توپین ہمارے مقابلہ مین زیادہ ہوتی
جاتی تہین گیارہوین تاریخ کو تین غبارون اور دو چوبیس پنی اور تین اٹہارہ
پنی اور ایک یا دو بارہ پنی اور اسیقدر چہہ پنی توپون سے ہم پر اگ برسنی شروع
ہوئی بارہوین تاریخ کو باتریب اوسکے بارک مورچہ گاہ پر جو چہپر تہا اوسمین دشمنون نے
اگ لگا دی اوس بارک کے اندر عورات پلٹن گورہ نمبر ۳۲ اور زخمی لوگ تہے اگ

لگتے ہی ہم سب اپنی اپنی جگہہ پر ہوشیار ہوگئے کیونکہ توقع تہی کہ باغی ایسے
وقت مین حملہ آور ہونگے اور کوئی جگہہ بیچارے زخمیون اور بچون کے واسطے
نرہی خندق مین رات اور دن بسر کرنے لگے کسی شخص کے کوئی سایہ دار جگہہ
مورچہ گاہ مین نرہی اور اس تاریخ سے پانچ چہہ آدمی طپش آفتاب سے روز
مرنے لگے کئی روز سے سبکو آدہا کہانا ملتا تہا چوبیسوین تاریخ کو ایک عیسائی عورت
نانا صاحب کی چہٹی لیکر آئی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ جو اشخاص کہ لارڈ ڈالہوسی
کی گورنمنٹ سے کچہہ علاقہ نہین رکہتے اور اپنے ہتیار نانا صاحب کے حوالہ کردینگے
اونکو الہ آباد بخیریت روانہ کردیا جاویگا جنرل ویلر صاحب نے کپتان مور صاحب
کو حکم دیا کہ جیسا مناسب جانین کرین چنانچہ اوس شام کو کپتان صاحب موصوف
نے عہدنامہ پر دستخط کردیا شرط عہدنامہ کی یہہ تہی کہ نانا صاحب ہمارے واسطے کشتیان
موجود اور تیار کرا دین اور زخمی صاحبون اور بی بیون کے واسطے سواری
گاڑی وغیرہ کی گہاٹ تک پہنچانے کے واسطے بہیجین اور ہم بعوض اسکے اپنا
سب خزانہ اور اسباب جنگ حوالہ کردینگے ۲۶ جون کو چند صاحب لوگ
کشتیون کے ملاحظہ کے واسطے گہاٹ پر گئے جب کہ سب چیز معلوم ہوئی کہ سفر کے
واسطے تیار ہے اور گاڑیان بہی آگئین اوسوقت ہمنے توپین وغیرہ سب سامان

حوالہ کر دیا اور ۲۷وین جون کو سات بجے صبح کے ہمنے مورچہ گاہ کو خالی کیا اور
گہاٹ کی جانب روانہ ہوئے دریا کے کنارہ تک بخیریت پہنچ گئے اور کشتیوں مین
بہی بلا مزاحمت سوار ہو گئے مگر جب کہ ہمنے اپنی بندوقین کشتیونمین رکہدین
اور اپنی کرتیان اوتار ڈالین اوسوقت سوارون کو ہمارے اوپر فیر کرنے
کا حکم ہوا اور دو توپین ہم پر چلنے لگین اور سپاہیون نے چارون طرف سے کشتیون
کو گہیر کے بندوقین مارنی شروع کین یہہ دغا بازی دیکہہ کر لوگونے کشتیون
مین سے کودنا شروع کیا اور بجائے اسکے کہ سب کشتیونکو گہاٹ سے کہولین
جسنے جس کشتی کو کہلا ہوا دیکہا اوسمین چلا گیا صرف تین کشتیان دریا مین چل
نکلین ادہے میل تک تینو کشتیان نہ گئی تہین کہ نصف ادمی توھم مین سے
قتل اور زخمی ہو گئے اور دو کشتیان اٹک کے رہ گئین صرف ایک کشتی بچکہ
نکلی جسمین کثرت سے زخمی بہرے تہے اور سواران کشتی کی مقدار سے کہین
زیادہ تہین تمام دن دو توپین ہمارا تعاقب کرتی ہوئی چلی آئین اور تمام شب
پیادون نے کنارہ سے ہمپر بندوقین ماریں دوسرے دن نجب گڈہ کے
مقام پر ایک توپ ہمارے مقابلہ پر لگائی گئی اور سپاہی دونو طرف کنارہ
پر ہمارا پیچہا کئے ہوے چلے آتے تہے تیسرے روز صبح کو کشتی ریتی مین اٹک گئی

اور مخص ناکارہ ہوگئی اور ہم مین اتنی طاقت نہ تہی کہ اوسکو ریتی سے ہٹا
کے آگے بڑہا سکین باغیون مین سے ایک ایک دفعہ تیس تیس اور چالیس
چالیس آدمی ملکے ہم پر بندوقین چلاتے تہے اوسوقت لاچار ہمارے کوئی
اور صورت سوا اسکے نہ تہی کہ ہم ہی دشمنون پر حملہ کرین چنانچہ چودہ آدمی
ہم مین کنارہ کی طرف مقابلہ کے واسطے چلے کنارہ پر پہنچتے ہی دشمن پیچہے ہٹ گئے
اور چونکہ بہت دور تک ہم اونکا تعاقب کرتے چلے گئے تو واپس ہونیکے
وقت ہمکو دشمنون نے گہیر لیا اور دریا کی جانب واپس جانیکا راستہ بند کر لیا لاچار
کنارہ کنارہ چلے ایک میل جاکر ہم دریا پر پہنچے وہان دیکہا تو باغی ٹہیک ہمارے سامنے
آن پڑے تہے اور ہمارے انتظار مین تہے اور ایک گروہ پرلے کنارہ پر مقیم تہا اسواسطے کہ
اگر ہم دریا پار جانیکا قصد کرین تو وہ ہمین مارین گے دریا کے کنارہ پر ٹہیک فوج
باغی کے سامنے ایک شوالہ تہا ہم دشمنون پر ایک باڑ مارکے شوالہ کی جانب چلے
اور اوسکے اندر گہس کر پناہ لی ایک ہم مین سے اوسوقت مارا گیا اور ایک
زخمی ہوا شوالہ کے دروازہ پر سے ہمنے دشمنون پر جو سامنے آئے خوب بندوقین چلائین
جبکہ دشمنون نے دیکہا کہ اونکا کچہہ بس نہین چلتا اونہون نے شوالہ کے چارون
طرف لکڑیان لگا کے اوسمین آگ لگا دی جبکہ اندر گرمی اور دہوان شدت سے ہوا

تو ہم اپنے کپڑے پہینک کر اور بندوقین لیکر باہر نکلے سات ادمی ہم دریامین کو دپڑے
اور تہوڑی دور تیر کر گئے تہے کہ دو ادمیونکو ہم مین سے گولیان لگین اور مر گئے
اب ہم دریامین صرف پانچ ادمی رہگئے دشمن دونو طرف سے برابر بندوقین مارتے
ہوئے ہمارے ساتہہ چلاتے تہے اور جہان کہین پایاب دیکہتے تہے وہان دریا
مین اوترکر گولیان مارتے تہے جبکہ ہم تین میل تیر گئے اوسوقت ایک شخص
ہم مین سے متعلقہ توپخانہ ارام لینے کے واسطے پشت پر تیرنے لگا اوسوقت
اوس بیچارہ کو یہہ خبر نہ تہی کہ وہ کسطرف جاتا ہے اتفاقیہ وہ کنارہ کی جانب
تیرتے ہوئے چلا گیا جہان کہ دشمنون نے اوسے پکڑکے مارڈالا جبکہ چہہ میل
نکلگئے اوسوقت گولیان ہمارے اوپر چلنی موقوف ہوگئین اور دشمنون نے
تعاقب ہمارا چہوڑدیا اوسوقت اوس کے کنارہ کی جانب سے چند ادمیون نے
ہمین اواز دی کہ کنارہ پر چلے آو ہم تمہین اپنے راجہ کے پاس لیجاوین گے
راجہ ہمارا انگریزونکا دوست ہے ہمنے اپنے تئین اون لوگون کے حوالہ کیا
وہ ہمین کنارہ دریا سے چہہ میل کے فاصلہ پر راجہ کے پاس لیگئے راجہ صاحب
نے ہماری بڑی خاطر کی کپڑے پہننے کو دیے اور کہانا دیا ایک مہینہ تک
ہم اونکے پاس رہے اونہون نے ہمین اپنے پاس سے نہین جانے دیا

اور کہا کہ راستہ پر خطر ہے آخر کار ۲۹ جولای کو راجہ صاحب نے ہمین رخصت کیا اور دہنے کنارہ دریا پر ایک گانو تہا جسکے زمیندار پاس ہمین بہیجدیا اور زمیندار نے ہمارے واسطے ایک گاڑی مہیا کی جسمین ۳۰ تاریخ جولای کو ہم سوار ہوکے الہ اباد روانہ ہوئے دس میل ہی ہم نہ گئے تہے کہ راستہ مین ہمکو ایک گروہ پلٹن گورہ نمبر ۸۴ زیر حکم لفٹننٹ اوڈہوس صاحب ملا ہم اونکے ہمراہ کانپور چلے آئے

وقایع ولیم جیمس مسٹر شیپرڈ صاحب

کانپور مین قبل سرکشی ہونے کے مختلف افواہین اوڑنے لگین جنسے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ اگر کانپور مین سرکشی برپا ہوگی تو فوج سرکش اپنے ولایتی افسرونسے کچہ نہ بولیگی چنانچہ جنرل ویلر صاحب نے جو جاسوس مقرر کیے اونکی خبرونسے بہی ایسا ہی ثابت ہوتا تہا جاسوسون نے خبر دی کہ تینون پلٹنین تلنگہ نمبر ۱ و ۵۳ و ۵۶ خیر خواہ سرکار معلوم ہوتی ہین اگرچہ چند سپاہی اونمین بدمعاش و مفسد بہی ہین مگر رسالدار وم ترکسواران سرکش ہے اور پلٹنون کو سرکش ہو جانیکے واسطے اغوا کرتا ہے اور سمجہاتا ہے کہ سب فوج شامل ہوکر دہلی کو چلے اور خزانہ سرکاری ملکتری سے قبضہ کرکے شاہ دہلی کے پاس لیجانا چاہیے جو کہ اصل بادشاہ ہے

جبکہ اسطور پر خیر خواہی پیادگان اور نیز درصورت سرکشی نہ اراپہنچانے فرنگیون کی
خبر معلوم ہوئی تو ولایتی سوداگرون وغیرہ باشندگان کانپور نے کانپور سے نکل
جانے کا ارادہ ملتوی رکہا اگرچہ یہان سے چلے جانے کے واسطے کشتیان وغیرہ
تیار کرائی تہین صرف اس امر کی پیش بندی ضرور ہوئی کہ ایسی تدبیر کر لینی ضرور ہے
جس سے سب صاحب عین وقت سرکشی مین محفوظ رہین چنانچہ اسکے واسطے جنرل صاحب
کے حکم سے ایک مورچہ کا تیار ہوا تہا جنرل صاحب موصوف نے سب ولایتی باشندگان
کانپور کو مورچہ گاہ مین پناہ لینے کی اجازت دی اس سبب سے اور بہی سب لوگون
کی دلجمعی ہو گئی اور اونہون نے کانپور سے بہاگ جانے کا ارادہ ملتوی کیا
جنرل صاحب نے مورچہ گاہ مین سامان رسد آٹا دال گہی نمک چانول شکر رم
وغیرہ ایک ہزار آدمیون کے لئے ایک مہینہ کے واسطے جمع کرنیکا حکم دیا اس
حکم کی تعمیل تو ہو گئی مگر سامان مذکور بباعث بدانتظامی جنس کے گماشتہ کمسریٹ
کافی فراہم نہ ہو سکا مستر ریلی صاحب مہتمم میگزین سرکاری کو حکم ہوا کہ سرکشی
کے وقت فی الفور میگزین مین آگ لگا دین مستر ہیلرسڈن صاحب کلکتہ کانپور
کو ہدایت ہوئی کہ تمام خزانہ مورچہ گاہ مین لے آوین لیکن مجہے نہین معلوم کہ
کلکٹر صاحب سے تعمیل اس امر کی نہین ہوئی جسکا سبب تدبیر مین موجود نہین

اسی وقت مین نانا والی بٹھور نے سرکار کی مدد کے واسطے اپنی خدمات پیش کین
چنانچہ معہ دو ضرب توپ اور قریب دو ہزار آدمیون کے وہ سپاہیان متعینہ
خزانہ کے ہمراہ حفاظت خزانہ کے واسطے مستعد ہوا سرکار کا اوسپر کمال
اعتبار معلوم ہوا اور اوسکی خدمات خیرخواہی کو قبول کیا ایک لاکھہ روپیہ
خزانہ سے بہ بہانہ تقسیم تنخواہ سپاہ بابت ماہ مئی نکال لیا گیا اور باقی قریب
ساڑھے اٹھہ لاکھہ کے سب خزانہ مین جمع رہا افسران کمسریٹ اور تنخواہ اپنے
معہ کواغذات اور خزانہ صندوق نہر کی مشرق کی جانب سے اوٹھہ کر اون بنگلون
مین جو مورچہ گاہ کے قریب تہے چلے آئے تیسری جون کو یہہ مناسب
معلوم ہوا کہ حتی الوسع روپیہ سرکاری سپاہیون کے پہرہ مین رکہنا چاہئے
چنانچہ صندوق خزانہ کمسریٹ جسمین چوبیس ہزار روپیہ نقد اور کواغذات
سرکاری مین تہا معہ جملہ کتب دفتر کمسریٹ سے مورچہ گاہ مین لایا گیا شام
کے وقت اسی تاریخ کو توپخانہ اسپی متعلقہ نمبر ۳ جسکو لکہنو سے طلب کیا تہا
اور جسکو فتحگدہ کی جانب بہیجا تہا واپس کانپور مین آن پہنچا اس سے تین روز
بیشتر خبر سرکشی ہونیکی بہت گرم تہی اسواسطے سب باشندگان عیسائی گرجا
گہر اور اور مکانات قریب مورچہ گاہ مین آگئے تہے چوتہی تاریخ کو اور سب کتب

سرکاری متعلقہ دفتر کمسریٹ مورچہ گاہ مین لا رکہی گئین جبکہ دوسرے رسالہ نے دیکھا
کہ اونکا سمجھانا پلٹنون کے دلون پر چندان اثر پذیر نہین ہوتا اسیواسطے اونہون نے
خود ارادہ سرکشی کیا چنانچہ چوتہی تاریخ جون کو دو بجے رات کو وہ یکایک اوٹھہ
کہڑے ہوئے اور مسلح اور گھوڑون پر سوار ہوکر چہاونی سے روانہ ہوئے
اور روانہ ہوتے وقت بنگلہ مین آگ لگا دی جو نائب ڈپٹی کمسریٹ کے اصطبل کی
جانب گئے اور وہان سے ۲۶ سرکاری ہاتی فیلخانہ سے کہول لئے اور سارجنٹ
متعینہ اصطبل کے بنگلہ مین آگ لگا دی ایک حصہ رسالہ کا نواب گنج کی جانب
روانہ ہوا بعد سرغنہ بغاوت پہلی پلٹن تلنگون کی لین مین آئے اور اونکو شامل
سرکشی ہوجانیکے واسطے خوب سمجھایا اس پلٹن مین اکثر آدمی نو بہرتی تھے پرانے
پرانے سپاہی اکثر رخصتی گئے ہوئے تھے جبکہ پلٹن مذکور نے شامل بغاوت
ہونیکا اقرار کیا تو اوسوقت اپنے افسرون سے بعجلہ ہوکر کہا کہ آپ سب
لین کو چہوڑکر مورچہ گاہ مین چلے جاوین آدھے گہنٹہ بعد چلے جانے رسالہ
کے یہہ پلٹن بہی چہاونی سے روانہ ہوئی جسوقت کہ یہہ پلٹن منحرف ہوکر اودہم
غل مچا کر چلی اوسوقت ہمنے مورچہ گاہ سے ایک توپ اطلاعی چلائی اور سب
عیسائیونکو مورچہ گاہ کے اندر لے لیا اوس روز یعنی پانچوین تاریخ جون کو

تمام بنگلے جو نہر کی مغرب جانب تھے لوٹ لئے گئے اور بعد ازان جلا دئے گئے
اوس سمت سوائے ایک شعلۂ آگ کے اور کچھہ نظر نہین اتا تھا سات بجے
صبح کو تین یا چار افسر انگریزی مورچہ گاہ سے نکلکر دیوان عام (ایسمبلی روم)
کی جانب گئے اور جب واپس آئے توپخانہ سوم اودہ کو حکم ہوا کہ ایک کمپنی
گورہ کے ہمراہ باغیون کا تعاقب کرے یہہ لوگ نہر تک گئے مگر پہر واپس
بلا لئے گئے اس خوف سے کہ شاید پلٹن نمبر ۵۲ اور ۵۶ جو ابہی تک مورچہ گاہ
کے عقب مین چہاونی مین مقیم ہین حملہ کرین تو اونکے مقابلہ کے واسطے مورچہ گاہ
مین ادمی کافی نہونگے دونو پلٹنون نمبر ۵۲ او ۵۶ نے نو بجے علامت سرکشی
ظاہر کی اور اپنے منحرف بہائیون سے ارادہ شامل ہوجانیکا کیا اسوقت
تیس یا تینتیس افسر ہندوستانی جنرل صاحب کے پاس آئے اور
عرض کی کہ پلٹنین منحرف ہین ہمنے ہرچند سمجہایا مگر وہ نہین مانتے یہہ وہ
کہہ رہے تہے کہ اتنے مین بگل کی اواز آئی اور چند لمحہ کے بعد دیکہا تو
دونو پلٹنین پریڈ کے میدان مین اراستہ ہین یہہ دیکھتے ہی ہمنے اپنی ٹری
توپ کی فیر کی جسکے باعث سے سب سپاہی منتشر ہوکر روانہ نواب گنج
کے ہوئے جہان پہلی پلٹن اور رسالہ مقیم تہا ہندوستانی افسرون کو جنرل

صاحب نے حکم دیا کہ توپخانہ کے ھسپتال کی بارک مین قیام کرین اپنے واسطے مقام مورچہ بنالین اور کوشش کرکے اون سب سپاہیون اور افسرون کو اپنے ساتھہ بلالیوین جو کہ خیرخواہ ہین اور بالجبر سرکشون کے شامل ہوگئے ہین یہہ سب افسر علاوہ ایک باقی کے سب کافور ہوگئے مگر یہہ بھی دریافت ہوا کہ سپاہیون کے خوف سے وہ سیدھے اپنے اپنے گہرون کو چلےگئے اور شامل سرکشی نہوئے دوپہر کے وقت گاڑیان اور چھکڑے چھاونی کو بہیجے گئے تاکہ بندوقین وغیرہ سپاہیان رخصتی اور اسباب عیسائی طنبورچیون کا لاد کرلےآوین اور ھسپتال مین جو بیمار تھے اونکو بہی مورچہ گاہ مین لے آئے دونو بارکو نمین اس کثرت سے آدمی ہوگئے کہ بیچارے طنبورچیون کو اعیال و اطفال اور ہندوستانی نوکرون کو رات کے وقت سیدانمین رہنا پڑا اور نمین باورچیخانہ اور مکانات کے سایہ مین شام کو پانچ بجے کل غیر متعہدون کو جنمین مین اومیراہنا کا بہی تہا ھتیار تقسیم ہوئے بندوقین کثرت سے فاضل تہین ھم سکو بندوقین لگکئین اور مختلف مقامات پر زیر حکم افسران متعہد ماموررہو اور سب کو اس امور کی ھدایت ہوئی کہ کس وقت کیا کرنا چاہئے مخبر ھے کہ جب

اول فوج باغی نواب گنج پہنچی تو نانا اونکے استقبال کے واسطے ایا اور
اپنے ہمراہ اونکو خزانہ پر لے گیا اور خزانہ کو ہاتیون پر لادا جب کہ خزانہ
لد رہا تہا تو لٹنے مین اونکو خبر ملی کہ باقی دونو پلٹنین نمبر ۵۳ او ۵۶ بہی جہاونی
سے بغاوت کر کے چلی آتی ہین اس خبر کو سنکر نانا اتنا خوش ہوا کہ اوسنے جو
خزانہ ہاتیون پر لدنے سے باقی بچا اوسکو لوٹ لینے کا حکم دیا اور بعد ازان
دفتر اور مکانات کچہری کلکٹری وغیرہ کو جلا یا ابد ازان مفسد میگزین پر گئے
جسکو کہ ان سپاہیون نے جو وہان پہرے پر تہے اوڑانے نہین دیا وہان
وہ لوگ ٹہیرے رہے جبتک کہ چہکڑے شہر اور دیہات سے جمع کئے گئے
اونہین سپاہیون نے اسباب جنگ وغیرہ لاد کر پانچ بجے شام کو کلیان پور
کیطرف کو کوچ کیا یہہ اول منزل دہلی کی جانب تہے اور ایک گروہ سوارونکا
پیچہے رہگیا تاکہ جو بنگلہ کہ جلنے سے باقی رہے ہین جلا دین غرض تمام رات
اگ روشن رہی اوسی شام یعنی پانچوین جون کو گولہ اندازان متعلقہ
توپخانہ سوم اودہ نے اپنی ناراضگی ظاہر کی چنانچہ اونکو بعد لے لینے ہتیارون کے
مورچہ گاہ سے نکالدیا اگر یہہ لوگ نہ نکالے جاتے تو جنرل صاحب کا ارادہ
تہا کہ دو توپین نواب گنج کو بہیجکر باغیون کا واپس آنا روکین کیونکہ اونکی

واپس انے کی خبر ہمارے کمپو مین اگئی تہی مگر قبل اسکے مخبرون نے خبر تحقیق یہہ
دی تہی کہ سرکشونکا ارادہ ہمپر حملہ کرنیکا ہرگز نہین ہے ورنہ اسکی پیش بندی
کیجاتی اور میگزین جسمین کہ اتبک ذخیرہ کثیر بارود کا جمع تہا اوڑادیا جاتا
معلوم ہوا کہ گولہ انداز مذکورہ بالا بہی لشکر باغیان مین جاملے اور نانا سے
جو وہان موجود تہا عرض کی کہ کانپور واپس چلکر انگریزونکے مورچہ گاہ
پر حملہ کرنے مین سراسر فایدہ ہے ایک بڑا ذخیرہ بارود کا اور مختلف قسم
کی توپین وہان موجود ہین اور ۳۵ یا ۴۰ کشتیان گولون سے بہری ہوئین
کہڑی ہین یہہ کشتیان کانپور سے رورکی روانہ ہوا چاہتی تہین مگر باعث
عذر روانہ نہوسکین یہہ سنکر باغیونکی صلاح ہوئی کہ کانپور واپس انکر ہم پر
حملہ کرین چنانچہ صبح ہی چہٹی جون کو خبر ائی کہ کل فوج باغی واپس چلی آتی ہے
ہمنے اپنی مضبوطی کے واسطے تدبیرین کین سرکشون نے کانپور مین پہنچکر
تمام قلعیون اور خلاصیون میگزین کی مدد سے چند بہاری توپین جو چہوٹی
پر چڑہوائین اور سرکاری بیل لگا کر چہہ توپین جنمین سے دو اٹہارہ پونڈی
تہین میگزین سے باہر لے آئے اور پہلی پلٹن کی نئی لین کے پاس قایم کرکے
ہمپر چلانی شروع کین اور پہلا گولہ قریب ساڑہے دس بجے کے چلا یہہ سنکر

فی الفور ہمارے کمپو مین ہی بگل بجا کہ تمام ادمی مسلح ہو جاوین چنانچہ
ہر شخص طنبوری یعنی بیلچے لیکے مخرج تک اور تمام پلٹنون کے افسر مورچہ گاہ کی دیوار
کے نیچے پہنچ گئے پہر کچی دیوارین صرف قریب سینہ تک اونچی تہین اور
بڑی جلدی مین بنائی گئین تہین یہان ہم تمام دن گرم ہوا اور جون مہینہ کی
جلتی ہوی دہوپ مین بیٹھے رہے اور متوقع تہے کہ دشمن ہمپر حملہ کرین
مگر اونہون نے کبہی ایسا نکیا اگرچہ بعض اوقات بڑے بڑے گروہ مختلف
مقامون پر جمع ہوتے دکہلائی دیتے تہے ہمارے توپ خانہ نے بہی خوب
اگ برسائی اور دشمنون کی توپون کا جواب دیا اس اثنا مین دشمنون نے
اون بنگلون کو جو ہماری طرف کے کنارہ نہر پر تہے جلانا شروع کیا
اور توپین ہمسے نزدیک لائے مجہکو ٹہیک معلوم نہین کہ ہم مورچہ گاہ مین کتنے
ادمی تہے مگر جتنا مجہے یاد ہے اوسکی فہرست حاشیہ پر لکہتا ہون فہرست
گورہ سپاہیون کی ٹہاکر داس گماشتہ توپخانہ سے میرے ہاتہہ لگی
اونہون نے اپنے تئین شہر مین چہپا رکہا تہا ہمارے پاس اٹہہ توپین تہین
دو ہر بچی متعلقہ توپخانہ سوم اور دو اور دو ۹ پونڈی لنبی توپین اور چار چہوٹی
انکے واسطے مصالحہ کافی مورچہ گاہ کے اندر زمین کے نیچے دبا کر رکہدیا گیا تہا

اور مورچہ گاہ کو گرد گورہ ھسپتال کے مابین اوس گرجا گھر کے جو گورہ سپاھیوں کا تہا
اور نئی چہاونی جو اونکے واسطے تیار ہوتی تہی بنایا مورچہ گاہ کے
اندر دو بارکین تہین جنمین سے ایک پر چہپر تہا اوس چہپر پر گہیریل ڈالدی
گئی تہی تاکہ آگ اوس پر جلد سرایت نکرسکے ہندوستانی محرروں مین سے خواہ
بنگالی یا اور لوگ جو سرکاری محکموں اور سوداگروں کے نوکر تہے اونمین
سے کوئی مورچہ گاہ مین نہین آیا وے سب شہر مین تھے بعض نے اون مین
سے باغیوں کے ہاتہ سے اذیت اوٹہائی تہیکہ داران کمیسریٹ نے ۱۶ تاریخ سے
رسد پہنچانا بند کر دیا باغیوں کے خوف سے نہ لا سکتے تہے کیونکہ سرکشون
نے مورچہ گاہ کو چارون طرف سے گہیر رکہا تہا اور سوائے رات کے
نہ کوئی چیز مورچہ گاہ سے باہر جا سکتی اور نہ اندر آسکتی تہی ساتوین
تاریخ کو دشمنوں نے توپین مورچہ گاہ انگریزی پر زیادہ لگائین بعض اونمین
سب سے بڑی تہین جو وہان پر اونکو دستیاب ہوسکین ۲۴ مئی توپون
نے جو اونکے پاس تین یا چار تہین ہمارا بہت نقصان کیا اور ہمارے نزدیک
نزدیک ہی بہت تہین اوسکے نشانے اس برابری آتے تہے کہ ستون برامدے
کے گرے جاتے تہے اور ھسپتال کی دیوارون کو پار کرتے

تھے ہمین مورچگاہ کے صرف ایک کنوا تھا اور دشمن رات اور دن اسقدر
آگ برساتے رہتے تھے کہ اوسمین سے پانی بھرنا نہایت دشوار ہوگیا تھا پانی
کی عیوض اکثر جان دینی پڑتی تھی جبتک کہ بڑے جا لونمین پانی جو گورہ
سپاھیون کے واسطے رکھا تھا رہا اوسوقت کوئیے تک کوئی
نہ گیا مگر دوسرے روز بعد پانی کی اسقدر گرانی ہوئی کہ ایک مشک پانی
پانچ روپیہ کو بہی مشکل سے ملتی تھی اور ایک ڈول پانی ایک روپیہ کو ملتا تھا
سوداگرون اور افسرون کے نوکر بہاگ گئے ہر ایک شخص کو لاچار
اپنا پانی خود لانا ہوتا تھا رات کے وقت تاریکی مین اکثر پانی بہرتے تھے
تین روز بعد دشمن شام کے وقت دو گھنٹہ واسطے چپ رہتے تھے اوسوقت
کوئے کے گرد بڑا ہجوم ہوتا تھا بیل اور گہوڑون وغیرہ کے واسطے کوئی
اصطبل سایہ دار نہ تھا افسرون نے لاچار اپنے گہوڑے چھوڑ دیے
اور سوم توپخانہ اسپی اوودہ کے گہوڑے بہی رہا گئے اور جو بھیڑ اور
بکری باقی بچین اونکو ذبح کر لیا گیا پانچ یا چھہ روز بعد پھر گوشت ملنا
دشوار ہوگیا ڈال اور چپاتی صرف غذا رہگئی محاصرہ کے دوسرے
روز شام کے وقت بجون کہ میری پیٹھ مین گولی لگی مگر خوش طالعی سے

اوس گولی کا زور سب گھٹ گیا تھا مین مورچہ گاہ کی دیوار کے نیچے پہرہ پر
کھڑا تھا جبکہ میرے گولی لگی ایک ہفتہ کے قریب مین بیکار رہا لیکن دشمنون کا
احوال سب دیکھا کرتا تھا چار یا پانچ دن کے عرصہ مین سپاھیون نے ھمین
توپون سے بالکل گھیر لیا اور بندوقون کی کچھہ انتہا نہین تھی چارونطرف مکانات
اور بنگلے جلے ہوے جو خالی پڑے تھے اونپر چڑھ کر اونکی اوٹ مین بندوقین
ھمارے اوپر چلاتے تھے گرجا گھر سے جسکو بھی جلا دیا تھا ھمکو دشمن بہت
دق کرتے تھے اور ناتیار نئی بارکین جو گورون کے واسطے بنتی تھین وہانسے
بھی اونہون نے ھمین بہت دق کرنا شروع کیا مگر اسطرف کپتان مور صاحب
نے جو ایک بڑے شجاع افسر تھے روکا اگرچہ یہہ صاحب جو متعلق پلٹن نمبر ۳۲
گورہ کے تھے بازو پر زخمی ہوئے تھے مگر اوس حالت مین بھی ایک بازو
گلے مین ڈالے ہوئے اور دوسرے مین چھوٹی نالی تمنچہ لئے ہوئے جہان
کہین خطرہ کی جگہہ دیکھتے تھے وہین گھس جاتے تھے نامکمل بارک مذکور پر اونہون
نے دو پہرے لگا دی تھی جس سے دشمنونکا حال معلوم رہتا تھا اور ھم اپنی
توپونکا نشانہ اوسکی مدد سے اچھی طرح سے مار سکتے تھے سپاھیون نے
اکثر مرتبہ ان نئی نامکمل بارکونمین سے تین کا قبضہ کر لیا لیکن ہر مرتبہ کپتان

مو صاحب قریب بارہ گورہ لیکر مورچہ گاہ سے باھر نکلکر اونپر بلا تحاشہ
جا پڑتے تھے اور ھزارونکو ویلنسے بہگا دیتے تھے ایسے موقعون پر خدا
کی قدرت سے دشمنونکا بڑا نقصان ہوتا تہا اور ہمارے ادمیونکا بال
تک بیکا نہین ہوتا تہا مورچہ گاہ سے بارکون تک راستہ مین جہگڑے
وغیرہ آڑ کے واسطے کہڑے کرلئے تھے یہی بہادر افسر دو مرتبہ رات کو قریب
بچیس گورہ ھمراہ لیکر مورچہ گاہ سے نکلے اور دشمنون کی قریب کی
توپونمین کیلین ٹہوک آے حقیقت مین اسجگہہ بزدلی اور نامردی ہندوستانی
سپاھیون کی عیان ہے باوجودیکہ ھزارون جمع تھے اور مکانات شکستہ
کی اونکو بہت پناہ بہی تہی اور میگزین کا سامان اتنا تہا کہ تمام ہندوستان کے
واسطے کافی ہوتا مگر تاھم اونہون نے ان چند بہادران انگریزی پر حملہ نہ کیا
دور سے توپین اور بندوقین چلاتے رہے اور جب کبہی میدان مین حملہ
کے واسطے فراھم ھوکر مورچہ گاہ کے قریب اتے تھے تو چند لشان نے مورچہ گاہ
انگریزی مین سے اون سبکو متفرق اور پریشان کر دیتے تھے اور وہ بلا تحاشہ
اولٹے قدم بہاگتے تھے اول چار یا پانچ روز تک ھمارے توپخانہ سے
پلے ھم اور بڑی تیز اگ جاری رھی مگر جب ھمنے دیکہا کہ دشمن مکانات کی پناہ

مین ہے اور اوسکا چندان نقصان نہین ہوتا تو ہمنے بہی مناسب سمجہا کہ
اتنا خرچ سامان جنگ ضرور نہین ہے اندنون گرمی کی نہایت شدت
تہی اور بباعث خوف اور نہونے مکان اور خوراک اکثر بی بیان اور
بچے بڑی تکلیف سے مرگئے اکثر گورہ سپاہی اور افسر طمانچہ تپش آفتاب
سے مرگئے مورچہ گاہ کے باہر ایک کنوا تہا جسمین ہم اپنے مردون کو
ڈال دیتے تہے اور شام کے وقت ایسا کرتے تہے کیونکہ دشمن اسقدر گولے
اور گولیونکی بوچہار رہتی تہی کہ باہر نکلنا نہین سکتے تہے اب اسوقت سبکو
اتنی تکلیف تہی کہ کوئی کسی سے ایک لفظ تشفی کا بہی نہین کہہ سکتا تہا اور
ایک دوسرے سے کسیطرح کی مدد ممکن تہی اچہے افسرون اور بڑی بڑی
نازپرورد بی بیون کی لاشین برامدہ مین رکہہ چہوڑتے تہے اس انتظار
سے کہ کب شام ہو تو ہم اونکو کوئے مین ڈال اوین اب دشمنون نے گولے
سرخ کرکے چہوڑنے شروع کئے تاکہ ایک بارک جسپر کہ چہپر تہا اور افسرون
کے ڈیرے دمین جو مورچہ گاہ کے میدان مین کہڑے تہے اگ لگ جاوے
اکثر ڈیرے جلگئے اس خوف سے سب افسرون نے اپنے اپنے ڈیرے
اوکہاڑ لئے آخر کو ۱۳ جون کو پانچ بجے شام کو بارک کے چہپر مین بہی آگ

لگ گئی وہ وقت کمال مصیبت کا تہا تمام زخمی اور بیمار اور گوروں اور طنبو چیوں
کے قبایل اوسمین تہے ہوا ہی اوسوقت تیز چل رہی اور ہم مین سے کوئی بیمارون
اور زخمیون اور بیچاری عورتون کی مدد نہین کر سکتا تہا پانچسے زیادہ
عورتین اور زخمی وغیرہ اوس چہپر کے ساتہہ جلکر خاک ہوئے تمام دوائی خانہ
بہی جلگیا صرف ایک یا دو ہتیارون کے بکس بچ گئے اور چہوتا سا صندوق
چند اودیہ کا رہگیا ہم اوسوقت سب اپنی اپنی جگہہ دیوار کے قریب پہرون
پر متعین تہے کیونکہ دشمن چارونطرف سے حملہ آور تہا اسوقت چار ہزار فوج باغی
مورچہ گاہ کے باہر جمع تہی اور کئی مرتبہ اونہون نے چاہا کہ اسوقت چپہر
حملہ کرین مگر جسوقت اونہون نے ارادہ کیا اوسیوقت ہمارے توپخانہ
نے اونکے مصمم ارادہ کو فسخ کیا اسمین شک نہین کہ اگر دشمن ہمارے
اوپر حملہ کرکے ان پڑتین تو ہمین شکست ہو مگر یہہ بہی ضرور تہا کہ اونکا
نقصان بہی اقرار واقعی ہوتا ادہے سے زیادہ کا نقصان بہت ہوتا کیونکہ
ہمنے ارادہ کرلیا تہا کہ اپنی جانکو خوب گران بیچا جاے ہم مین سے ہر شخص کے
پاس پانچ پانچ اور چہہ چہہ بندوقین بہری ہوئی تیار تہین اور علاوہ اسکے
تلوارین اور سنگینین بہی موجود تہین اس روز کے بعد دشمنون نے روزانہ

حملہ کرکے مورچہ گاہ انگریزی کا فتح کرنا چاہا مگر ہر مرتبہ اونکو زک ملی لاچار اب انہون
اپنی تمام آگ ھماری توپون کی طرف برسانی شروع کی تاکہ اول ہماری توپون
کو بیکار کرین اس امر مین وہ یہانتک فتحیاب ہوئے کہ جوقت ہمنے مورچہ
گاہ کو خالی کیا اوسوقت ھماری اٹھہ توپونمین صرف دو رہ گئی تھین اور سب
بیکار ہوگئی تھین جیسا کہ آگے معلوم ہوگا ایک روز صبح کو مجھے یقین ہے
دوسری تاریخ جون کی تھی ایک بڑا ھجوم مورچہ گاہ کے گرد جمع معلوم ہوا
اونکی پوشاکین مختلف تھین جب کبھی سپاہی میدانمین آتے تھے تو وہ
اپنی پوری وردی پہن کر نہین آتے تھے بعض پر جاکٹ اور بعض پر ٹوپی
اور بعض پر کچھہ بھی نہین صرف دھوتی اور کمر بندی ہوتی تھی مجھے بھیجے
شہریون سے معلوم ہوا کہ اوس روز فوج باغی کا ارادہ مصمم ہوا تھا کہ
مورچہ گاہ کو فتح کرنا چاہئے کچھہ مضائقہ نہین اگر سب کی جان بھی جاوے
ایک نیا صوبہ دار میجر جو اول پلٹن پیادہ تلنگہ مین مقرر ہوا تھا اوسنے گنگا
جلی اوتھائی تھی کہ کیا تو انگریزون پر فتح حاصل کرے یا جاندے دشمن
بڑے بڑے گٹھے روئی کے میدانمین لائے اور اونکو جنہکے اونکی
اوٹ مین لڑنا چاہا گٹھون کو آگے سرکاکے اور اونکی اوٹ مین بندوقین

مارتے ہوئے اونہون نے بتدریج مورچہ گاہ کے قریب آنے کی تدبیر کی اس
اثنا مین جنوب مشرق کی جانب پانچ سو ادمی نی بارہ کون کی طرف آگئے اور وہان
سے ہمارے پہرہ پر حملہ کیا وہان پر کپتان مور صاحب حسب معمول پہرہ گئے اور
اپنے ساتھہ ۱۲ ادمی لئے اور پانچوین بارک کے قریب جا کر بندوقین
چلائین اور پھر چوتھی بارک کے عقب مین پہنچکر وہانسے سب کو نکالدیا بین تیس ۲۵
یا چالیس ادمی دشمنون کے مارے گئے اس اثنا مین ایک سو آدمی روئی
کے ٹھونکی اڑمین گر جا گھر سے ہمارے مورچہ گاہ کیطرف اگے بڑہے اور
مورچہ سے قریب ڈیڑہ سو گز کے فاصلہ پر ان پہنچے اور ان سے پیچھے اور
فوج غل مچاتی ہوی زیر حکم صوبہ دار مذکورہ بالا کے آتی ہوئی نظر ائی ہماری
طرف سے ایک بندوق گولہ چلتے ہی وہ لوگ متفرق ہوگئے اور دو سو ادمیو
کے قریب مقتول اور زخمی ہوئے اور دو سو ادمیون نے ہمارے اوپر
شمال مشرق کے کونے سے ڈیڑہ گھنٹہ تک بندوقین مارین اور بہت وقت
کیا اس روز ہمینے اپنے مورچہ گاہ مین ایک بڑی شجاعت کا کام دیکھا قریب
دوپہر کے دشمن کے ایک نشانہ سے اسباب جنگ کے چھکڑون مین اگ
لگ گئی اور جبکہ ایک چھکڑے مین اگ روشن تہی اوسوقت دشمنون نے تمام اپنی

توپین اوسطرف چلانی شروع کین ہمارے سب آدمی صبح کی لڑائی سے
تھکے ہوئے تھے گولہ انداز دشمن سے بہی کچھہ زخمی ہوئے تھے اور کچھہ
مر گئے تھے اس سب سے آگ بجھانا ایک امر دشوار پڑا اور خوف تھا کہ تمام
چھکڑے اوڑجاوین گے لیکن اس آگ کے بیچ مین ایک جوان افسر لفٹنٹ
ولافوس صاحب نے ایک بڑی جوانمردی اور دلیری کا کام کیا اور جلتے ہوے
چھکڑے کے نیچے جا پڑے اور مٹی اوٹھا کر اوسپر ڈالنی شروع کی بہت دہکر
دو گورے سپاہی بہی اونکے ساتھہ جا شامل ہوئے اور اونکو دسو جہ
پانی کے لاکر دئے جونکہ لفٹنٹ صاحب نے آگ پر ڈال دئے اور جبکہ
وہ پانی اور دینے لگے تو اس عرصہ مین اونہون نے پہر مٹی ڈالکر بالکل آگ کو بجہا دیا اونہہ
چھہ توپین برابر چلتی رہین مگر خدا کی قدرت سے اونکو کسیطرحکا ضرر نہین پہنچا
اب کوئی ذرا بہی سایہ دار جگھہ ہمارے مورچہ مین نہین رہی اور دیوارین
بارکونکی چلنی ہوگئین تہین اکثر آدمی مورچہ گاہ کی دیوار کے نیچے رہتے تھے
صندوق اور کہاٹ وغیرہ سے کچھہ سایہ کر لیا تھا یہان پر اگرچہ گولونسے
کچھہ حفاظت تہی مگر تپش آفتاب سے چندان نہین سکتی کی بیماری سے اکثر لوگ
ضایع ہوتے تھے چند باورچی باقی رہ گئے تھے جو گورہ سپاہیون کے واسطے

کہانا پکاتے تہے اور باقی صاحبون کو لینے لینے کہانے پکانیکا خود سرانجام کرنا
پڑتا تہا واقع مین بعض اشخاص جنکو کچا سامان ملتا تہا پکانیمین نہایت مشکل پڑتی
تہی اور بڑی دشواری سے اونکو اور انکے بچونکو ایک وقت کہانیکا ملتا تہا اکثر
شہر
گورے لوگ بہی کہانا پکاتے تہے اور طلنبورچی بہی پکانیمین مدد دیتے
مگر بعوض کہانا پکانیکے وہ بہت اجرت طلب کرتے تہے اکثر اوقات
کہانا
تہوڑے دال اور چپاتی پکانیکے واسطے دو دو روپیہ دیتے تہے پر بہی وہ کہانا
اچہا نہین پکتا تہا جو جو تکالیف اوس مورچہ گاہ مین گذرین اونکا بیان بالکل
غیر ممکن ہے غریب زخمی اور بیمار خصوصًا بڑی مصیبت مین تہے بدبوا ور
عفونت مردہ گہوڑون اور جانورون کی جنکو گولیون سے مار ڈالا تہا
اور جنکو وہانسے اوٹہا نہین سکتے تہے دماغ کو پریشان کرتی تہی اور ہجوم مکہون
کا بہی کثرت سے تہا اکثر اشخاص ان تکالیف کے باعث سے مورچہ گاہ سے
باہر نکلجانا چاہتے تہے چنانچہ بعض بعض رات کے وقت باہر نکل گئے مگر اخیر کار
باغیون کے ہاتہ سے قتل ہوئے میرے کنبے کے لوگ یعنی میری میم اور لڑکی
اور دو بہتیجیان اور ہمشیرہ اور چہوٹا بہائی وغیرہ سب چاہتے تہے کہ کسیطور سے
یہانسے نکلین مگر چونکہ ہم سب ہمت ادمی تہے تو باہر نکلتے ہوئے بہت خوف معلوم

ہوتا تھا مگر یہہ صلاح ٹھہری کہ ایک ھم میں سے باہر جاوے اور شہر کا حال دیکھے
کہ وہاں کیا صورت ہے چنانچہ میں نے ۴ تاریخ جون کو جنرل صاحب سے اجازت
باہر جانیکی چاہی تاکہ شہر میں جاکے وہاں کی خبریں لاؤں اس شرط پر کہ واپس آنیکے
بعد اگر میں چاہوں تو اپنے کنبے کے آدمیونکو باہر لیجاؤں جنرل صاحب نے قبول
فرمایا اور کہا کہ جہاں تک ممکن ہو شہر کا احوال مفصل دریافت کرکے لاؤ چنانچہ
قبل اسکے جنرل صاحب نے دو ہندوستانی آدمی بھی اخبار لانیکے واسطے بھیجے تھے
مگر وہ لوگ پھر واپس نہ آئے اگرچہ جنرل صاحب نے اونکو بڑا انعام دینے
کا اقرار کیا تھا جنرل صاحب نے مجھسے یہہ بھی فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو بڑے بڑے
رئیسوں شہر یا اختیار سے ایسی صلاح اور شرائط کرو کہ اونکی تدبیر سے
دشمنوں میں آپسمیں نفاق ہو جاوے اور وہ ہمیں دق کرنا چھوڑ دیں جنرل
صاحب نے مجھے ایک لاکھ روپیہ دینے تک کی اجازت دی اور یہہ بھی کہا کہ
علاوہ اس روپیہ کے اون لوگوں کو جو ایسی خیرخواہی اور خدمت کرینگے
پنشن کافی بھی عطا ہوگی مجھے یقین ہے کہ میں اس امر میں کامیاب ہوتا
بشرطیکہ راہ میں گرفتار نہو جاتا خدا کی مرضی کے موافق پیش آیا اوسکی مرضی
تھی کہ میں مورچہ گاہ سے نکل جاؤں اور سلامت رہوں اور محصورین

1

پر جو بلا نازل ہوئی اوس سے محفوظ رہون مورچہ گاہ سے باورچی کا
لباس پہن کر باہر نکلا اور ناتیار بارکون سے نکل کر چند قدم آگے گیا تھا
کہ چار سپاہیون اور دو سوارون نے مجھے قید کر لیا یہہ لوگ مجھے نانا
کے کمپو مین لے گئے اور پہرہ مین رکھدیا اور مجھسے احوال ہماری مورچہ گاہ
کا پوچھا مگر جواب مین مینے وہی کہا جسطور پر جنرل صاحب نے مجھے ہدایت فرمائی
تھی مینے پیشتر ہی سے اونسے پوچھ لیا تھا کہ مبادا اگر مین گرفتار ہو جاون
تو باغیون کو کسطور سے جواب دون میرے جوابون سے باغیون کو تشفی
نہوی اور مجھکو تین عورتون کے ساتھہ جو ہماری مورچہ گاہ سے نکلتی تہین
مجھسے تین روز پیشتر قید ہوئی تہین قید کیا اون عورتون نے بیان
کیا تھا کہ انگریزون کے پاس مورچہ گاہ مین کچھہ نہین رہا ہے فاقہ کرتے ہین
اور میرا بیان اس سے خلاف تھا لہذا اونکو تشویش و پیچ ہو گیا کہ کسکی بات
کا اعتبار کرین مجھسے باغی پھر کچھہ نہ بولے اور مجھکو قید خانہ مین مقید کیا جہان
مین بارھوین [۱۲] تاریخ جولائی تک قید رہا اوس تاریخ نانا صاحب کی عدالت مین
میرا مقدمہ پیش ہوا اور مجھکو تین برس کی قید با جہلان اور با مشقت کا حکم
ہوا اس قید سے مجھکو فوج انگریزی نے ۱۷ تاریخ جولائی کی صبح کو رہا کیا

جو جو تکالیف اور مصیبتین مجھپر اس زمانہ قید مین گذرین اونکا احوال بہت
طول ہے اور چونکہ وہ احوال ذات خاص کا ہے تو غالباً عوام
کو دلچسپ نہوگا اسواسطے مین اوسکو اسجگہہ قلم انداز کرتا ہون قبل
اسکے کہ مین وہ احوال بیان کرون جو بعد میرے چلے انے مورچہ گاہ سے واقع
ہوا اتنا یہان بیان کرنا ضرور ہے کہ ہمکو ایک بڑا خوف یہہ تہا کہ برشکال نہ شروع
ہو جاوے کیونکہ گورہ سپاہیون اور اور لوگون نے زمین مین غار کہود
لئے تہے جسمین اپنے تئین اور بچونکو دہمین رکہتے تہے اسمین کچہہ حفاظت
افتاب کی بہی تہی اور دشمنون کے گولون سے بہی ایک گونہ پناہ تہی مینہ
برسنے سے یہہ غار سب بہر جاتے اور علاوہ ازین کچی دیوارین جو بڑی
پناہ مورچہ گاہ کی تہی وہ بہی اب گولون اور گولیون سے چہلنی ہوگئی تہی
اور مینہ برسنے سے اوسکے جلد بیٹہہ جانیکا گمان تہا علاوہ اسکے ہماری
بندوقونمین زنگ لگ جاتا کیونکہ بندوقین تو بہت تہین مگر اونکے صاف
کرنیکے واسطے ادمی کہان تہے یہہ سب بندوقین بہری تیار رہتی تہین تاکہ
موقع کے وقت ایک ایک ادمی کے پاس چہہ چہہ بندوقین تیار بہری ہی
رہین غرضکہ ایک بہاری مینہ سے مورچہ گاہ مین رہنا غیر ممکن ہوجاتا

یہہ سچ ہے کہ مورچہ گاہ مین سامان رسد اتنا کافی تہا کہ ادہی خوراک
پر ہم سب پندرہ یا بیس روز تک اور رہ سکتے تہے چنا ہم پاس افراط
سے تہا اور یہی ہماری خوراک ہی آٹے اور دال سے چنونکو ترجیح تہی
کیونکہ روٹی دال پکانے مین بڑی تکلیف ہوتی تہی اور وقت ہی نہین
ملتا تہا چنونکو پانی مین بہگو کر کہا لینا اوسکی نسبت بہت اسان تہا چنانچہ
بعض ہنود جو ہمارے ساتہہ تہے اونہون نے صرف بہیگے ہوئے چنے
کہائے جب تک کہ وے مورچہ گاہ مین رہے باوجودیکہ ہم اس مصیبت اور
تکالیف مین تہے مگر تسپر ہی ہمارے بہادر گورے سپاہیون اور افسرون نے
بارہا چاہا کہ رات کو مورچہ گاہ سے نکل کے دشمن کے توپخانہ پر حملہ کرین
اور توپونکو ناکارہ کردین یا اونکا قبضہ کرلین اور اگر ایسا نہو سکے تو
باعزت میدان مین مرجاوین بہرحال ایسا مرنا اس جانکندنی کی حالت سے
بہت بہتر ہے مگر اوندنونمین ایک امید دروغ یہہ تہی کہ لکہنو سے جلد مدد
آنے والی ہے علاوہ اسکے عورتون کی صحبت اپنے خاوندون اور بہائیون
اور بچون سے صاحب لوگون کو ایسی تجویز سے باز رکہتی تہی مگر اگر ہم ایسا
کرتے تو ضرور فتحیاب ہوتے کیونکہ مجہے پیچہے دریافت ہوا کہ رات کے وقت تلنگہ

سپاہی اپنی توپون کو صرف چند گولہ اندازونکے ہاتھہ مین چھوڑ دیتے تھے اور
بندوقین مارنیکے واسطے بھی ایک چند آدمی شب کے وقت رہجاتے تھے خلاف
اسکے دشمن البتہ دشمنون سے جہان تک ہوسکتا تھا ہمین دق کرتے تھے اوس
زمانہ کا خیال کرکے اب نہایت تعجب آتا ہے کہ باوجود ان سخت مصیبتون کے
انگریزون کی طرف سے کچھہ پیغام صلح وغیرہ کا نہ تھا بلکہ جس تاریخ مین
مورچہ گاہ سے نکلا اوسی تاریخ کی شام یعنی ۲۴ وین جون کو نانا کی طرف
سے جنرل ویلر صاحب کے پاس پیغام آیا کہ اگر آپ مورچہ گاہ خالی کردین اور
تمام خزانہ اور اسباب حوالہ کردینگے تو آپکو معہ آپکے سب آدمیون کے الہ آباد
بخیریت تمام روانہ کردونگا یہہ پیغام نانا نے ایک پیر سالہ عورت یعنی گرین وے
صاحب کی میم کی معرفت بہیجا گرین وے صاحب ایک بڑے سوداگر
تھے جب غدر ہوا تو میم صاحب موصوف اپنے لڑکے اڈوارڈ گرین وے
صاحب کو لیکے اپنے گانو نجب گڈہ مین چلی گئین تہین جو کہ کانپور سے ہول
میں تھا وہان اونکو خیال تھا کہ باغی یہان تک نہ آوینگے مگر نانا نے یہہ خبر پاکر
اونکو گرفتار کرا منگایا اور چاہتا تھا کہ جان سے مار ڈالے مگر میم صاحب
ممدوحہ نے ایک لاکھہ روپیہ جان بخشی کی عیوض مین دینے کا اقرار

گیا تھا جس سبب سے وہ ابھی تک مقید تھین اسجگھہ مجھے یہہ بیان کرنا ضرور ہے
کہ اب جو مین احوال لکھتا ھون وہ شنیدہ ہے دیدہ نہین ہے کیونکہ مین
تو اب نانا کی قید مین تھا، مگر جو مینے لکھا ہے وہ بہت تلاش اور تجسس سے صحیح
لکھا ہے اور جس بات کا مجھکو ثبوت اور یقین ہوا ہے وہی امر مینے درج
اپنے وقایع کے کیا ہے۔ دوسرے روز پچیسوین ۲۵ تاریخ جون جنرل صاحب
نے واسطے ملاقات کسی معتمد نانا صاحب کے مقرر فرمائی چنانچہ اوس تاریخ
قریب دوپہر عظیم اللہ معہ چند سوار متعلقہ رسالہ دوم جو سرغنہ بغاوت تھے
ایا جنرل صاحب اوس سے ایک نئی بارک مین جو مورچہ کاہ کے باہر تھی ملے
عظیم اللہ انگریزی جانتا تھا چنانچہ اوس نے جنرل صاحب سے انگریزی
مین گفتگو کرنی شروع کی مگر سوارون نے اوسے منع کیا کہ انگریزی مین
کلام نکیجے غرض اوسوقت اسمین یہہ عہد و پیمان ٹھہرا کہ جنرل صاحب مورچہ گاہ
کو خالی کرینگے اور جملہ اسباب میگزین اور خزانہ حوالہ نانا کے کرینگے اور
نانا صاحب جملہ صاحبوان اور میمون اور بچون کو الہ اباد کی جانب روانہ
کر دینگے چنانچہ یہہ عہدنامہ لکھا گیا اور نانا صاحب نے بقسمیہ اقرار مسیر
اپنی مہر کی ۲۶ وین تاریخ کی شام کو توپ اندازی طرفین سے موقوف ہو گئی

۲۶ وین تاریخ کو صاحبون نے سب تیاریان روانگی کی کین اور چند صاحب
ہاتیون پر سوار ہوکے کشتیون کے ملاحظہ کے واسطے بہی گئے ۲۷ وین تاریخ
کی صبحکو نانا صاحب نے ہاتی اور پالکی اور گاڑیان اور ڈولی وغیرہ واسطے
سواری میمون اور بچون اور بیمارون کے بہیجین تاکہ اونکو گہاٹ تک پہنچاوین
قریب ساڑھے چار سو مرد و زن کے اوسوقت مورچہ گاہ انگریزی سے
باہر نکلے اونکے نکلتے ہی جو کچہہ مورچہ گاہ مین تہا سب دشمنون نے لوٹ لیا
افسران انگریزی کو اجازت ہوئی کہ وہ اپنے اپنے ہتیار ساتہہ لیجاوین
تمام فوج باغی اوسوقت انگریزون کو گہیرے ہوئے تہی صبح کے اٹہہ بجے
تہے جسوقت کہ سب صاحب دریا کے کنارہ پر پہنچے جو کہ مورچہ گاہ سے قریب
ڈیرہ میل کے فاصلہ پر تہا جب کہ کچہہ صاحب تو کشتیونمین سوار ہوگئے تہے
اور باقی ہوتے تہے اوسوقت عین توپین نانا کے کمپومین سرہوئین یہہ
علامت فریب ظاہر کرنیکے تہی اوسوقت قتل شروع ہوئی اور توپین اور
گولیان کشتیون پر چلنے لگین ملاح بہی کشتیون کو چہوڑکر بہاگ گئے بہت
سے انگریز گولیون سے مارے گئے سپاہیون نے دریا مین گہس کر باڑین
مارین چند کشتیان دوسرے کنارہ دریا پر پہنچین وہان پر ڈپٹی کلکٹر کو جو

اعظمگڈہ سے آئی تہی مقیم کرا رکہا تہا اونہون نے فی الفور اون تلنگیونکے
آدمیون کو مار ڈالا مگر اونمین سے میمون اور بچون کو جنمین سے اکثر زخمی
تہے سپاہی لوگ گرفتار کرکے نانا پاس لے آئے جنکو سوادا کی کوٹہی مین
مقید کیا ایک جوان عورت جسکو جنرل ویلر صاحب کی بیٹی مشہور کرتے ہین
ایک سوار لیگیا اوس بہادر نیک عورت نے رات کو جب سوار غافل سوتا
تہا اوسیکی تلوار لیکے اوسکا اور تین آدمیونکا سر کاٹا اور خود کنوئے مین
گر پڑی اوسی روز شام کو نانانے فوج کی گنتی لی اس روز تین قبر پہ توپین
سلامی کی چلین ۲۱ توپین نانا کو بادشاہت حاصل ہونیکی خوشی مین چلین
اور ۱۹ توپین اوسکے بہائی بالا صاحب کے واسطے جو گورنر جنرل مقرر
ہوئے سر ہوئین اور جوالا پرشاد برہمن رسالہ داری کے عہدہ پر مقرر ہوا اوس
اوسکے واسطے ۷ توپین سلامی کی چلین گورنر جنرل صاحب نے اوسوقت
تلنگون کی بہادری کی بڑی تعریف کی اور ایک لاکہہ روپیہ انعام دینے کا اقرار
کیا مگر یہہ اقرار کبہی پورا نہوا تین یا چار کشتیان صاحبون کی دریا مین آگے
بہی نکل گئی تہین اونکے پیچہے آدمی دوڑے مگر پکڑ نہ سکے آخر کو دریا کہیڑہ
کے زمیندار بابو رام بخش نے اونکو گرفتار کیا اور سب صاحب اور میمون

اور بچون کو جو قریب ۱۱۵ کے تہے پکڑکے کانپور بہیجدیا پہلے اول جولائی کو کانپور مین پہنچے اور اوسی روز شام کو سب صاحب لوگ تو ناناکے حکم سے قتل ہوئے مگر عورتون اور بچون کو مقید کیا اب قریب ۱۵۰ میمین اور بچے کانپور مین مقید تہے جو قتل عام سے بچے تہے ایک خاکروب اور بہشتی اونکی خدمت کے واسطے مقرر کیا گیا اور کہانیکے واسطے صرف چپاتی اور دال ملتی تہی مگر تہوڑے عرصہ کے بعد بچون کے واسطے قدرے گوشت اور تہوڑا سا دودہ بہی ملنے لگا تہا چارون طرف سے فوج سرکش ناناکے پاس اتی جاتی تہی چنانچہ دسوین تاریخ جولائی کو بیس ہزار فوج کے قریب کانپور مین جمع ہوگئی تہی اس فوج نے شہر مین بڑی بڑی شرارتین کین اور مہاجنون اور باشندگان شہر کو نہایت دق اور تباہ کیا نانا صاحب نی فوج بہی بہرتی کرتے جاتے تہے اور ایک نیا توپخانہ اسنے بہی بہرتی کیا تہا عظیم الله اور قریب ڈیڑہ سو سوار رسالہ دوم اور اوسی رسالہ کا صوبہ دار ٹیکا سنگہ جواب برگیڈیر جنرل مقرر ہوا تہا سرغنہ بغاوت اور بانی فساد تہے اور انہین کی صلاح اور مشورہ سے یہہ قتل عام ہوئی اور فتح گڈہ سے جو صاحب اسے تہے وہ بہی انہین کی سازش اور صلاح سے مارے گئے۔

نانا صاحب نے ڈونڈی پٹوای کہ صاحبان انگریز اب ہندوستان سے غارت

ہوئے اور نانا صاحب نے اونپر فتح کامل حاصل کی انگریزون کو دہلی اور
بمبئی وغیرہ مین سب جگہہ شکست ہوئی اور اب اونکا مقدور نہین کہ کانپور
مین قدم تک رکہہ سکین مگر نانا صاحب پر اونکی غلط فہمی جلد عیان ہوگئی۔
خبر پہنچی کہ انگریزی فوج فتح پور ہسوا پر آن پہنچی دس ہزار فوج باغی انگریزی
فوج کے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوئی مگر جو انجام ہوا وہ سب پر روشن
ہے حاجت بیان نہین باوجودیکہ نانا صاحب نے فوج پر فوج کانپور
سے بہیجنی شروع کی مگر کچہہ حصول نہوا اخر کو وہ خود سوار ہانکر میدان
مین آئے مگر اونکو بہی بہر بہاگنے کے سوا اور کچہہ نہ سوجہا اونکے بہاگتے
ہی سب اونکی فوج جو اتنی پہنچی ما۔ تی تہی کافور ہوگئی تلنگو کے پاس لوٹ
کا زر کثیر تہا اشرفیان جو اونہون نے اتہائیس اتہائیس اور تیس تیس
روپیہ کو خریدین تہین اونکے پاس بہت تہین بہاگتے وقت اونہون نے
فی کس ملاحون کو دیا پار ہونیکے واسطے ایک ایک روپیہ دیا اور کنارہ
پر بندوقین اور وردی پہینک کر خود ہر طرف متفرق ہوگئے فتح پور کی
شکست کے بعد چند قاصد کانپور مین گرفتار ہوئے اور نانا کے پاس لائے
گئے اونکے پاس چند چٹہیات انگریزی پائی گئین یہہ چٹہیات معلوم ہوا کہ میمون

نے مہاجنون اور بنگالیون کی سازش سے لکھی ہین چنانچہ حکم ہوا کہ قاصدون
اور حملہ میمون اور بچون کا قتل ہو چند صاحب لوگ بھی قید تھے بیہ بہی
ستاترہ صاحب لوگون مین سے تھے جو دسوین تاریخ یا گیارہوین جولائی
کو فتح گڈھ سے آتے ہوئے گرفتار ہوکر قتل ہوئے تھا مین تاریخ جون کی شام کو اول
تو قاصدون کو قتل کیا اور بعد ازان صاحبون کو مارا انکے بعد بی بیون
کو حکم ہوا کہ گھر سے باہر نکلین مگر وہ ایک دوسرے سے لپٹ کر گھر مین رہین اور
کسی طور سے باہر نہ نکلین اوسوقت باغیون نے بندوقون کی باڑین مارین
اور تلوارین اور سنگینین لیکر گھر کے اندر گھس گئے اور سب میمون اور بچون
کو قتل کیا دوسرے روز سب لاشون کو جلادون نے گھسیٹ کر ایک
کنوئے مین ڈالدیا سولوین تاریخ کو شب کے وقت باغیون نے کانپور
بالکل خالی کیا اور علی الصباح سترہوین تاریخ کو انگریزی فوج کانپور
مین داخل ہوئی اور شہر کا قبضہ کرلیا مگر اس سے پیشتر باغیون نے میگزین
اوڑا دیا تھا مین اوپر یہہ بیان کرنا بھول گیا کہ بعد خالی ہوجانے مورچہ گاہ
انگریزی کے نانا پانچوین جولائی کو بٹھور گیا اور وہان جاکر اٹھہ سو توپون
کی سلامی بادشاہ دہلی کے واسطے سر کرائی اور راتشی توپین اپنے والد

بغاوت ہند

اشتہار واضح ہو کہ کتاب برجبابس ایک
عرصہ سے اس مطبع مین چھپ رہی تھی اب بالکل چھپکر
تیار ہو گئی ہے تصویر بغیر ایک عرصہ سے طیار رکھی تھی اب
اوسکا بھی انتظام ہوگیا اور اسی ہفتہ سے تقسیم شروع
ہو گی جن صاحب کو خریداری منظور ہو چہ روپیہ بھیجکر طلب
فرماوین بعد ادا ے محصول کے مطبع سے روانہ ہو گی اور
واضح ہو کہ سو جلد کے خریدار کو چہارم قیمت کم پر ملیگی اور بلا حصول
قیمت کتاب روانہ نہوگی فقط

واجب العرض کتاب بغاوت ہند کے اجرا کو قریب
ایک سال ہوا جن صاحبون نے اب تک حساب طے نہین کیا وہ
عنایت کر کے سال گذشتہ کا حساب صاف فرماوین اور اپنے
کم بیشگی سے مدد کرین کہ مہتمم اونکا مشکور ہو اور کارخانہ مطبع
جاری رہے فقط

تاریخ بغاوت ہند

حصہ یازدہم

فتح کانپور

جبکہ یہہ آفت ناگہانی یعنی بلا بغاوت ہندوستان پر نازل ہوئی اوسوقت جنرل
جنرل فوج شاہی سرہنری ہیولاک صاحب ایران مین سپہ [illegible] جب وہ ممبئی
واپس تشریف لائے تو اونہون نے یہہ احوال سنا اور [illegible]
اس ضلع کا کیا اور لارڈ الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے مشورہ سے [illegible]
تاریخ جون کو دخانی جہاز ایران نام پر سوار ہوکر سرندیپ کی طرف روانہ
ہوئے اور سرندیپ سے دوسرے جہاز پر سوار ہو کے کلکتہ جانیکا ارادہ
کیا بمبئی سے جہاز روان ہوا اور تین روز تک بخوبی چلا گیا مگر [illegible]

شام کو سمندر مین ایک طوفان آیا اور طلاطم عظیم برپا ہوا اور رات کے وقت
جہاز نے ایک پہاڑ سے ٹکر کہائی اور کوئی امید جہاز کے سلامت بچنے کی
نرہی اول ٹکر کہا کر تو جہاز بیچ سمندر مین چل نکلا مگر تہوڑی دیر بعد اوسنے
ٹکرانا شروع کیا اور آخر کو ایک ایسی بڑی ٹکر کہائی کہ دو ثلث جہاز پہاڑ پر چڑہ گیا
اسپر تمام جہاز کے چوبی تختے ٹوٹ گئے اس صدمہ کو خیال کرنا چاہیے کہ کتنا بڑا ہوا
ہوگا کیونکہ اوسوقت جہاز فی گہنٹہ گیارہ میل جا رہا تہا جسوقت وہ ٹکرا رہا
تہا اوسوقت چہت پر کہڑا ہونا غیر ممکن تہا سمندر کی لہر جہاز کو اوٹہا اوٹہا کے
مارے ڈالتی تہی جبکہ یہہ حال جہاز کا ہو رہا تہا اوسوقت مینہ بہی کثرت سے
پڑ رہا تہا جہازرانون کی ہستی گم ہو گئی ہرچند جہازیون کو حکم دیا جاتا تہا کہ
بہاری بہاری بادبان کہول دین اور بڑی مستولون کو نیچا کرین تاکہ
ٹکر کا صدمہ کم اثر کرے مگر وے لوگ ایتنے خایف تہے اور اونکے ہاتہہ
پیر بہول گئے تہے کہ اونسے کچہہ نہو سکتا تہا آخرکار جہاز مین سے توپین چلائین
اور نیلی روشنی جو خطر کی علامت ہے جلائی گئی توپون کی آواز سنکر اور
نیلی روشنی دیکہہ کر صاحب جج ضلع کنارہ سمندر پر تشریف لائے اور ایک
ہجوم مچہوون کا جمع ہو گیا ایک بہادر شخص سمندر مین کود پڑا اور تباہ جہاز

تک انیکا ارادہ کیا اور قریب تہا کہ راستہ مین موجون مین انگرڈ وب جاوے
مگر بمشکل جہاز تک ان پہنچا اور رزرادم لیکر ایک تناب جہاز سے لیکر سہہ کنارہ
پہنچا جب کہ روز روشن ہوا کشتیان کنارہ سے اوس تناب کے برابر برابر
چلکر جہاز تک ائین اور کئے بار کرکے سب سافرون کو کنارہ پر سلامت پہنچا وے
جسوقت سب لوگ کنارہ پر صحیح و سلامت پہنچ گئے اوسوقت سر ہنری جیولاک
صاحب نے کہا کہ ہم سب ملکر خداوند کا شکر بجا لاوین کہ اوسنے ہمین بڑی
آفت سے بچایا ہے اور آبی قبر سے محفوظ رکہا ساتوین تاریخ
جون کو سر ہنری ممدوح بسواری مرکب دخانی فائر کوئن نام سوار ہوکے
کلکتہ روانہ ہوئے اور مدراس مین پہنچکر لفٹننٹ جنرل سر پاٹرک گرانٹ
صاحب کو ہمراہ لیا یہہ صاحب سپہ سالار فوج ہند مقرر ہوئے تہے بیسوین
تاریخ جون کو جو سر ہنری جیولاک صاحب نے جہاز پر سے ایک چہٹی اپنے
گہر روانہ کی اوسکا ترجمہ یہہ ہے ترجمہ چہٹی مدراس مین
مجہے ایک لمحہ کی بہی فرصت نہوئی جو خط لکہتا مگر یہہ چہٹی مین کلکتہ سے
اوس جہاز مین روانہ کرونگا جو بیسوین تاریخ جانیوالا ہے مدراس
مین مجہے خبر ملی کہ انبالہ کے مقام مین ۲۶ تاریخ مئی کو جنرل انیسن صاحب

سپہ سالار ہند مرگئے میرے دوست اسطور یہ بہت جسے مجھے چاہتے تھے بین لارڈ فرڈرک

فتز کلارنس کی طرح یہ بھی میرے او پر مہربان تھے اگرچہ سرندیپ

مین جہاز تباہ ہوجانے سے میرا نقصان ہوا ہے مگر خدا سے سب امید تھی

اور ہمین خداوند کا بڑا شکر گذار رہنا چاہئے کہ اوسنے اپنے رحم سے ہماری

زندگیون کو بچایا جہاز ہمارا چار بجے شام تک شکست نہین ہوا اگر

علی الصباح ہی پاش پاش ہوجاتا تو ہم مین سے بہت تھوڑا آدمی کنارہ

تک پہنچ سکتے ہماری فوج نے دہلی پر فتح پائی تھی مگر شہر دہلی ہنوز باغیون

کے قبضہ مین ہے سر ہنری برنارڈ حاکم فوج دبی ہمین فقط۔ اوین

تاریخ جون کو دونو جنرل یعنی سر ہنری ہیولاک صاحب اور سر ہاپ

گرانٹ صاحب کلکتہ مین داخل ہوئے ہیولاک صاحب نے فی الفور اپنے

تئین سپہ سالار ہند کے سپرد فرمایا کہ جہان حکم ہو جاؤن چنانچہ صاحب

ممدوح نے اپنے خط مورخہ ۲۱ جون روز یکشنبہ مقام کلکتہ سے اپنے

گھر یون لکھا **نقل خط** مجھے اتنا وقت بھی مشکل سے ملا ہے

کہ مین پچھلی ڈاک ولایت کو ہوجاتی ہے اوسکے ذریعہ سے تمہین اطلاع

دون کہ کل کے روز مین برگیڈیر جنرل فوج کا مقرر ہوا اور رسواری

ڈاک الہ اباد کی جانب جلد روانہ ہوتا ہون اس سبب سے عہدہ حکومت کے واسطے
سر پاٹرک گرانٹ صاحب نے میری سفارش کی جسکا مطلب یہہ ہے کہ مین کانپور
مین سر ہنری ویلر کو خلاص کرون اور سر ہنری لارنس صاحب کی لکہنو جاکر
مدد دون خدا مجہکو عقل اور قوت بخشے کہ مین احکامات سرکاری کو بجا لاون
اور ملک مین از سر نو امن کرون فقط تیسوین تاریخ جون کو سر ہنری ہیولاک
صاحب الہ اباد پہنچے اور اوس فوج کی حکومت لی جو کانپور فتح کرنے کو جاتی
تہی جنرل نیل صاحب انکے قبل الہ اباد مین پہنچ گئے تہے اونکے باعث سے
الہ اباد اور اوسکے نواح مین بہت فساد فرو ہو گیا تہا اور جس روز ہیولاک صاحب
الہ اباد مین پہنچے اوسی دن نیل صاحب ۴۰۰ گورہ سپاہی کانپور کی جانب روانہ
کر چکے تہے اور تیاریان فوج کی روانگی کی ہو رہی تہین کہ اس اثنا مین
سر ہنری لارنس صاحب نے واردات عظیم کانپور سے الہ اباد کو خبر بہیجی ہیولاک
صاحب نے جو اس موقع پر ایک خط اپنے گہر لکہا اوسکا ترجمہ جنسہ یہہ ہے

ترجمہ اصل خط مقام الہ اباد ۳ جولائی ۱۸۵۷ء جب سے کلکتہ چہوڑا
اس تعجیل کے ساتہہ مسافرت اور کوچ مین رہا ہون کہ تمہاری چہٹی اس ڈاک
پر جو کل انگلستان کو کلکتہ سے روانہ ہو گی نہ لکہہ سکا جب سے مین ہندوستان مین آیا

ایا ہون یہہ اول ڈاک ہندوستان سے جاتی ہے بعد مدت تمہارے واسطے
کوئی خط نہین بہیجا فتنہ بغاوت و دغا بازی روز بروز بڑہتا جاتا ہے اور توقع
یہہ ہے کہ اور بہی بڑہے لارنس صاحب لکہنو مین ابہی تک قایم ہین مگر اونکے مقابل
مین ایک جماعت کثیر ہے خبر یقینی ہے کہ سب فوج انگریزی کانپور مین دغا
بازی کے ساتہہ غارت ہوئی دشمنون نے ترغیب دیکر اول اونسے عہد نامہ صلح
کیا تہا کل کو مین واسطے فتح کانپور اور بچانے لکہنو کے کوچ کرونگا فقط
ہیولاک صاحب کا ارادہ تہا کہ الہ آباد سے چوتہی تاریخ روانہ ہوان مگر باعث
چند وجوہات یہہ نہو سکا اور ساتوین تاریخ کو وہ وہانسے کانپور کی جانب روانہ
ہوئے اونکے ہمراہ ایک ہزار گورہ سے زیادہ نہونگے اور ڈیرہ سو سکہہ اور تیس سوار
رسالہ والنٹیر بہی ساتہہ تہے غرض کل فوج بارہ سو کچہہ کم تہی اس گروہ
قلیل کے ساتہہ اس رستم وقت نے فتح کانپور اور مدد لکہنو کے واسطے کمر ہمت
کی مستحکم باندہی باوجودیکہ چارون طرف تمام ملک مین باقواعد فوج جرار ہندوستانی
پہیلی ہوئی تہی فوج ہیولاک صاحب کے ساتہہ کپتان بیٹسن صاحب عہدہ اسسٹنٹ
ایجوٹنٹ جنرل پر مقرر ہوئے اور کرنل تلفر صاحب کو کوارٹر ماسٹر جنرل کا عہدہ
ملا اور خاص جنرل ہیولاک صاحب کے صاحبزادہ جو دسوین پلٹن پیادہ شاہی

مین ایجوٹنٹ تہے اب اس مہم مین لڑنے والے میجر صاحب مقرر ہوئے یہہ فوج ان
افسرون کے ساتھہ الہ اباد سے جلد جلد کوچ کرتی ہوئی میجر رناڈ صاحب کے
کالم سے جو اگے بڑھ گیا تہا جا ملی برشکال شروع ہوگئی اور مینہ و ہوا ان دنا بڑہنے
لگا اور سڑک کے دونو طرف پانی ہی پانی ہوگیا راستہ مین ادہر ادہر جلے ہوئے
بنگلون کے ڈہیر نظر اتے تہے اور درختون پر باغیون کی لاشین لٹکتی ہوئی
دکہائی دین اس سے میجر رناڈ صاحب کا اوس راہ سے گذرنا معلوم ہوتا تہا
تین روز تک تو حسب قاعدہ کوچ کا ہے اوسیطور پر اس فوج نے کوچ کیا کیونکہ
گرمی کی نہایت شدت تہی اور جنرل صاحب کو منظور تہا کہ اونکی فوج کی طاقت
نہی رہے لیکن واسطیکہ اوسکو ایک کام سخت درپیش ہوگا مگر دوسرے دن ہوا کہ
جنرل صاحب کو اپنا احوال بہت نازک معلوم ہوا کانپور بالکل قبضہ باغیون مین
اگیا تہا اور وہان پر اب باغیون کو کچھہ کام نہ تہا اسی سبب سے ایک جماعت کثیر
مقابلہ فوج انگریزی کے واسطے فتح پور کی جانب روانہ ہوچکی تہی اور جنرل ہیولاک
کو حساب سے معلوم ہوا کہ بارہوین تاریخ میجر رناڈ صاحب فتح پور سے پانچ میل
اسطرف پہنچ جاوینگے جہان ساڑھے تین ہزار فوج باغی معہ بارہ ضرب توپ
اونکے چند ادمیون پر حملہ آور ہوگی یہہ سوچکر وہ جلتی ہوئی دہوپ مین تو وین

تاریخ کو پندرہ میل کی منزل طے کرکے سسینی میں پہنچے اور پھر گیارہ بجے رات
کو چلا اور راتون رات کوچ کرکے میجر ناڈ صاحب کے کالم سے آن ملے اور انکے
ہمراہ شامل ہوکے کہاگا کی طرف کوچ کیا جو فتحپور سے پانچ میل اس طرف ہے
اور صبح کو وہان پہنچکر خیمہ زن ہوئے کل فوج انگریزی چودہ سو تھی اور علاوہ
اسکے تھوڑے سے ہندوستانی آدمی بھی تھے کرنل ٹلکر صاحب ایک تھوڑی
جماعت لیکر شہر کی جانب گئے اور دشمنون کو بھی گمان تھا کہ میجر ناڈ صاحب
کی قلیل فوج چلی آتی ہے اسی خیال سے اونہون نے مقابلہ کیا اور نیلے خطر دو
توپون کو آگے بڑہا کے لائے اور مقابل مین خوب توپین چلائین اور دونو
جانب کی فوج پر بھی حملہ کا ارادہ کیا جنرل ھیولاک صاحب کو منظور تھا
کہ فوج انگریزی قدرے آرام کرلے اسواسطے اونہون نے حملہ کرنے مین
تعجیل نکی صرف سو گورہ رفل پلٹن مین سے آگے بڑہکے پہرہ پر مقرر کئے مگر
دشمن کو ابھی تک جنرل صاحب کے پہنچ جانیکا مطلق خیال نتھا اسی باعث سے
وہ توپ اندازی کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے آئے جب جنرل صاحب نے
دیکھا کہ دشمن توپین مارتا ہوا برابر آگے بڑہا چلا آتا ہے فی الفور اونہون نے
بھی صف آرائی کا حکم دیا اور باوجود کسل راہ کے فی الفور ارادہ حملہ کا کیا

فتح پور بھی ایک مضبوط مقام دشمنون کے واسطے تھا سڑک کلان اوسکے بیچمین سے
گذری ہے اور وہی ایک خشک راستہ تھا کیونکہ دونو طرف زمین نیچی ہے اور مینہ
برسنے سے گز گز اور سوا سوا گز پانی بھر گیا تھا فتح پور کے چارونطرف مضبوط چار
دیواری کے باغات ہین اور خاص شہر مین بھی بہت سی مضبوط عمارتین تھین
اور شہر او نشیب زمین کے سامنے پہاڑی زمین اور دیہات اور انبون کے درخت
تھین جہان کہ دشمن نے قیام کیا تھا معلوم ہوا کہ ساڑھے تین ہزار فوج جرار باغی
مع ۱۲ ضرب توپ اس مستحکم مقام پر قیام پذیر ہے انگریزی فوج مین صف آرائی
اسطور پر ہوئی اٹھہ توپین انگریزون کے پاس تھین وہ ناف مین زیر حکم کپتان
ٹائو صاحب متعلقہ توپخانہ شاہی کے رکھی گئین اونپر سو جوان رفل پلٹن نمبر ۶۴
سے تعین کیے گئے اور پیچھے تمام فوج پیادہ قطار باندہ کر آراستہ ہوئی اور دونو
بازون پر رسالہ ایئن کے سوار اور سواران والنٹیرز رکھے گئے اس
ترکیب سے جب کہ فوج انگریزی نے صف باندہ کر گولہ اور رفل اندازی شروع
کی تو تھوڑے عرصہ مین دشمنون کے ہوش جاتے رہے اور رفل نوایجاد کی مار جو
بڑی دور سے اونپر پڑنے لگی اسنے اونکے حواس باختہ کر دئے طرفین سے اتنا فاصلہ تھا
کہ تلنگون کی بندوقون کا مطلق فوج انگریزی پر اثر نہین ہوتا مگر نوایجاد رفل

ہندوقین جو گوروں کے ہاتہون مین چل رہی تہین اونسے صف کی صف ہندوستانی
فوج کی لوٹی جاتی تہی کپتان ماڈ صاحب نے اپنا توپخانہ سڑک کلان سے اوتار کر جانب
کی سیلاب زمین پر لگے کو دوڑایا اور اس شست سے گولے مار کہ دشمن عین سڑک پر
تہین توپین اپنی چہوڑ کر نہایت بدحواس بہاگے دشمنونکے بہاگتے ہی انگریزی
فوج نے آگے قدم بڑہایا اور اونکو مارتے ہوئے تعاقب کرکے گئی داہنی طرف
ایک اونچی پہاڑ کی زمین تہی میجر رناڈ صاحب نے بڑی شجاعت کے ساتہ دشمنونکو
وہانسے مار کے اوس جگہہ کا قبضہ کرلیا اور پہاڑی پلٹن گورہ نمبر ۷۸ اونکے
ساتہ تہی اور بیچمین اور باہین جانب کو ۶۴ نمبر کی گورہ پلٹن نے بڑی شجاعت
میدان مین دکہلا رہی تہی اور باہین بازو پر ۸۴ نمبر کی گورہ پلٹن اور سکہہ
پلٹن فیروزپوری دشمنون کو خوب دبا رہی تہی جب انگریزی فوج دشمنو
کو مارتی ہوئی آگے بڑہتی جاتی تہی اوسیطور پر فوج باغی پیچہے ہٹتی جاتی تہی
اور توپین چہوڑتی جاتی تہی دشمنونکو شہر کی چار دیواری اور کوچونمین سے مارتے
ہوئے پرلی طرف فتحپور کے ہٹا دیا ایک میل ہٹ کر اونہون نے پہر ارادہ مقابلہ کا
کیا اور صف باندہ کر کہڑے ہوے اوسوقت فوج انگریزی اسقدر تہک گئی تہی کہ
جنرل صاحب کو دشمنونکو وہانسے ہٹانے مین ایک نوع کی مایوسی تہی اوسوقت

دوسرے رسالہ ترکسواران ہندوستانی نے فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے
حملہ کیا اور ایک گونہ متحیاب بھی ہوا یہہ امر باعث دغا بازی چند سواروں رسالہ
کے انین جو فوج انگریزی کے ساتھہ تھے ظہور مین آیا مگر سپاہ جو انگریزی توپون
اور رفاقی دشمن کے مقابل ہوئے تو اوسیوقت دشمن کے پیر اوکہڑ گئے اور بلا تحاشہ وانسے ہی
بہاگے بعد ازان فوج انگریزی وہین خیمہ زن ہوئی خیال کرنا چاہئے کہ فوج
انگریزی کسقدر تہک گئی ہوگی اس موسم گرما مین چوبیس میل چلکر اتنی سخت
لڑای لڑی کہ دشمن تمام اپنا اسباب جنگ اور توپین چہوڑ کر بہاگ گئے اس
فتح کی بابت جو جنرل ہیولاک صاحب نے نواب گورنر جنرل ہند کو چہٹی لکہی اوسکا
ترجمہ یہہ ہے ترجمہ بندگان عالی کی اطلاع کے واسطے
گذارش کرتا ہون کہ آج صبح کو مینے دشمنون پر حملہ کیا اور اونکو شکست کامل
دیکر میدان جنگ سے بہگا دیا اونکی گیارہ توپین چہین لین اور وہ نہایت
سراسیمہ اور بدحواس ہوکر پریشان حالت مین کانپور کی جانب بہاگے ہمین
دو سخت منزلین طے کر کے تین گہنٹہ رات باقی تہے جسوقت مین میجر رناڈ صاحب
کے غول پیش سے آن ملا اور اٹھہ بجے صبح کو فتح پور سے چار میل اسطرف خیمہ زن
ہوا خیمے ایستادہ کئے جاتے تہے کہ اتنے مین دشمن فتح پور سے نکل کے

اگے بڑھا اور کرنل ٹنلر صاحب کی جماعت پر جو واسطے دیدبازی اور سراغ کے
گئی تھی اگ برسانی شروع کی مین جانتا تہا کہ کل لڑائی شروع ہو مگر جبکہ
اسطور پر دشمن نے حملہ کیا تو اوسکا جواب دینا نہایت ضرور پڑا مینے اٹھہ توپون
کو زیر حکم کپتان ماڈ صاحب متعلقہ توپخانہ شاہی پیچھے رکھہ کے اور پیادون
کی صف باندہ کر میدان کے واسطے کوچ کیا کپتان ماڈ صاحب کے توپخانے نے
دشمنون کی صف مین ایسا حال کیا گویا بجلی گری اور وہ لوگ بے ہم توپین
چھوڑتے ہوئے پس پا ہوئے اور ہماری پیادون کی صفون نے اونکو باغات کی چہار
دیواری کے اندر مار ہٹایا اور وہانسے شہر کے کوچون کے اندر مارتے ہوئے
اونکو وہانسے بہی بدر کیا میرا نقصان برائے نام ہوا ہے ایک ولایتی سپاہی
بہی میدان مین کام ایا اس مقام تک جہانسے مین یہہ عرضیہ لکھتا ہون میری
فوج جو بیس ۲۴ میل کی منزل طے کرکے پہنچی ہے اور میجر رناڈ صاحب کے
غول کو ۱۹ میل کی منزل طے کرنی پڑی ہے فوج نے جو جو تکالیف اس مسافت
اور طپش افتاب سے باستقلال تمام اوٹھائین اونکا ذکر تعریف اور تحسین سے
باہر ہے دشمنون کی فوج مین دو رسالے اور تین پلٹنین پیادہ معہ گیارہ
ضرب توپ تہین فقط ٭ ——— اسطور پر فتح پور فتح ہوا اسجگہہ جو دشمنونسے

لڑائی ہوئی وہ شروع سے اخیر تک توپ اور بندوق کی تھی دشمنوں کی طاقت نتھی کہ ہمارے توپخانہ اور نوایجاد رفل کے سامنے ایک قدم بھی اگے کو بڑھیں پیچھے ہی ہٹتے گئے بلکہ خاص اپنی توپخانہ کے برابر تک بھی آکر نہ لڑے دشمنوں کے سوارونٖنے البتہ ایک مرتبہ ہمارے عقب میں ہماری بھیڑ پر حملہ کیا اور سو بندوقت ہندوستانی سوار جو ہمارے ہمراہ تھے اونہوں نے دغابازی کی مگر جسوقت ولایتی سپاہی رفل لیکر اونکے سامنے ہوئے پھر تو اونکو باگ موڑتے ہی بنی اور اتنی جلدی دوڑکر حملہ کرنیکے واسطے نہ آئے تھے جتنی جلدی اونکو واپس بھاگجانا پڑا + اس فتح کے بعد دوسرے روز جنرل ہیولاک صاحب نے اپنی فوج کے واسطے حکم مرقومہ ذیل کا اعلان اور اشتہار دیا **ترجمہ حکم** برگڈیر جنرل ہیولاک صاحب اپنے سپاہیوں کے بڑے شکرگذار اور ممنون ہیں کسواسطے کہ اونہوں نے کل کے روز میدان میں اسقدر محنت اور جانفشانی ظاہر کی کہ چند گھنٹہ کے عرصہ میں ایک نتیجہ عجیب اونکی محنتونکا حاصل ہوا یعنی ایک فوج کثیر باغیوں کی ایک مستحکم مقام سے ہٹادی گئی اور اونسے گیارہ توپیں چھین کر اونکو متفرق اور پریشان کردیا اور طرفہ یہہ کہ ایک ولایتی سپاہی کا بھی نقصان نہوا ———

یہہ ایک امر عجیب اس سبب سے ہے اور کیونکر ہوا البتہ توپخانہ برطانیہ کا باعث ہے

اس عشرت او شکست سے میں نے اپنے دو رو دورہ مین جو کچہہ کم نہین ہے تو نچایا نہ چلتا
ہوا نہین دیکہا رفل بندوقونکا اہل ولایت کے ہاتہونسے چلنا دوسرا باعث اس
فتح عظیم کا ہوا اولو العزمی ولایتی سپاہیون کی تہیر اسبب ہے اور یہ مین بڑا
باعث اوس قادر مطلق کی مدد اور برکت ہے جو ہمیشہ انصاف دوست
اور راست بازکو ملتی ہے فقط لڑائی مین جنرل ہیولاک صاحب کا کچہہ
بڑا نقصان نہین ہوا مگر صدمہ طپش آفتاب اور کسل راہ سے بارہ ادمی مر گئے
دشمنونکا نقصان ظاہر ہے کہ بہت ہوا مگر تحقیق معلوم نہین کہ کتنا ہوا
ایک موقع پر جنرل صاحب نے خود لکہا ہے کہ ہماری لڑائی بندوق یا سنگین یا تلوار کی
نہی صرف رفل اور توپ کی تہی جس فاصلہ سے ہماری رفل بندوق کام کرتی تہی
اوس دوری سے دشمن کی اگ ہم تک مطلق نہین پہنچ سکتی تہی اور ہمنے چار گہنٹہ
تک دشمن کو چین نہین لینے دیا ٭ اس کلام جنرل صاحب سے دشمن کے نقصان کا قیاس
کیا جاسکتا ہے ٭ میدان کارزار سے دہوان فرو نہ ہونے پایا تہا کہ جنرل
صاحب کو اپنے گہر کا خیال ایا اور ایک چہٹی اپنی میم صاحبہ کو اس مضمون
کی لکہی جسکا ترجمہ یہہ ہے ٭ ترجمہ ٭ از مقام فتح پور ۱۲ سیزدہم
جولائی ۱۸۵۷ء ایک میری دعا جسکی تمنا مجہکو لڑکپن سے تہی اب مستجاب ہوئی

یعنی میدان کارزار مین فوج کو میرے زیر حکم فتح نصیب ہوئی مفصل احوال اس
جنگ کا میری چھٹی سرکاری سے معلوم ہوگا مگر مجملاً اسجگہہ لکھتا ہون کہ مین
اسجگہہ کل صبحکو اتوار کے روز بارہوین تاریخ جولای کو پہنچا اور کسل راہ کے
باعث سے ارادہ تہا کہ کل کے روز دشمن پر حملہ کرون مگر اونکی قسمت مین
کچھہ اور رہا اونہون نے باہر نکلکر میری فوج پر حملہ کیا مین بہی فی الفور مستعد جنگ
ہوا لڑائی ایسمین شروع ہوئی اور دس منٹ بہی نگذرے تہے کہ لڑائی کا فیصلہ
ہوگیا اس تہوڑے عرصہ مین ہماری رفل بندوقون اور توپخانہ نے باغیون
کے ہوش وحواس پران کردئے باغیون کی فوج مین پلٹن تلنگہ نمبر ۵۶ دیسی
تہی یہہ وہی پلٹن تہی جو میرے زیر حکم مہاراج پور کی لڑائی پر گئی تہی اونہونے
اونسے کہا کہ بعض نے تم مین سے مجھے لڑائی کے وقت لڑتے ہوئے دیکھا ہے آؤ
اور خاص اپنے اوپر اوس امر کی ازمایش کرو جسکو تمنے مجھے دوسرون
پر ازماتے دیکھا ہے بھلا اس میری بیفایدہ شیخی سے کیا مطلب ہے قادر مطلق نے
مجھے فتح نصیب کرائی چار گہنٹہ کے عرصہ مین میسنے گیارہ توپین چہین لین اور
تمام فوج باغی کو پریشان کر دیا اب مین کانپور کے لینے اور لکھنو کی مدد واسطے
کوچ کرتا ہون مگر نہایت افسوس ہے کہ ہماری فوج کانپور مین جو محصور ہوگئی تہی

وفابازی کے ساتھہ ماری گئی اگر لوئیس اور جوبیس صاحب دوز زندہ ہوتے تو اونکو بڑی خوشی ہوتی آیچ خاص میدان جنگ مین گہبا ہوا تھا مگر الحمد للہ کہ اوسکو کسیطرح کا اسیب نہین پہنچا فقط جب لڑائی ہو چکی تو فوج نے آم کے درختون کے نیچے فتح پور کے پرلی طرف قیام کیا اور درختون کے سایہ مین ڈیرے کہڑے کرکے کہانا کہایا اور دن بہر آرام کیا چودہ وین تاریخ فوج ظفر موج نے آگے کی طرف کوچ کیا اوس روز شام کو جنرل صاحب کو خبر ملی کہ چند میل آگے سڑک کلان پر اونگ گانو مین دشمن مورچہ زن ہے رات کو فوج انگریزی نے ارام کیا اور علی الصباح اونگ پر چڑہائی کی لفٹننٹ کرنل ٹیلر صاحب معہ سواران ولن ٹیرز کے آگے بڑہے پلٹن مدراس فیوزیلیرز جنکے پاس رفل بندوقین تہین توپخانہ کے ہمراہ چلی دشمن کا مقام اگرچہ ایسا مضبوط نہ تہا جس سے کسیطرح کا خطرہ ہو مگر جنگل اسقدر گنجان تہا کہ انگریزی آگ سے دشمن بہت دیر تک پناہ مین رہے اور اس اثنا مین سواران دشمن نے غول باندہ کر دونو جانبون سے پیچہ پر حملہ کیا تاکہ ہمارا اسباب چہین لین یہہ حملے البتہ بہت باعث تکلیف تہے کیونکہ انگریزی فوج مین صرف بیس سوار تہے اور انکے مقابلہ کے واسطے فوج پیادہ اور توپخانہ ہی کو ہر تبہ سامنے ہونا ہوتا تہا اور دشمن ایک ذرا بہی انگریزی آہٹ

مین سے نہ لے سکے اخیر مرتبہ جو سواروان نے بہیڑ لوٹنے کے واسطے حملہ کیا
اوس مرتبہ اونکو صرف اوس گروہ قلیل نے جو حفاظت بہیڑ کے واسطے زیر حکم
سارجنٹ متعلقہ پلٹن نمبر ۲ مقرر تہا شکست دیکر بہگا دیا باوجودیکہ اوس گروہ
مین صرف وہ لوگ حفاظت کے واسطے مقرر تہے جو معذور الخدمت تہے مگر
یہہ وقت ایسا تہا کہ معذور الخدمت بہی اب خدمت دیتے تہے اخیر کو کرنل ٹنلر صاحب
نے دشمن کو میدان مین شکست کامل دیکر بہگا دیا اور اونکی توپ چہین لی وہ اس
اضطراب کے ساتہہ بہاگے کہ کوسون تک دشمن کا اسباب جنگ اور ڈیرے
اور خیمے وغیرہ بکہرے ہوئے پڑے پائے اس لڑائی کے بعد فوج انگریزی نے
کہانا کہایا اور ارام کیا اوسوقت خبر پہنچی کہ پانڈو ندی کا پل دشمن نے توڑا نہین
ہے بلکہ اوسپر مورچہ قایم کیا ہے اور بڑی بہاری توپین لگائین
ہین یہہ خبر پاتے ہی جنرل ہیولاک صاحب نے کوچ کیا کیونکہ اونکو منظور یہہ تہا کہ پل مذکور
دشمن توڑنے نہ پاوین کیونکہ پل ٹوٹ جانے سے آگے بڑہنے مین دقت واقع
ہوتی غرض جلد جلد تین میل جاکر ندی مذکور پر فوج انگریزی پہنچ گئی اور
دیکہا کہ پل کی حفاظت کے واسطے دشمن نے بڑی بڑی توپین لگائی ہین
اور خود دوسری طرف کنارہ ندی پر مورچہ زن ہے اوسوقت تدبیر ہوئی

کہ پل پر ہے دشمن کو ہٹانا چاہیے چنانچہ کپتان ماڈ صاحب نے پل کے سامنے تین
توپین توپ خانہ بہیجمین لگائین اور تین تین دونو بازون پر اور آگ برسانی شروع
کری اور رجمنٹ مدراس فیوزلی ایر جو بڑی نشانہ باز مشہور ہے تمام کنارہ ندی
پر رفل بندوقین لیکے پہیل گئی اتنے دشمنون پر اسقدر آگ برسی کہ اونکا قافیہ
نہایت تنگ ہوا اور اسطور ہٹے جیسے بہار مین چنے بہنتے ہین یہہ سچ ہے
کہ دشمن نے بہی توپ اندازی مین کمی نہین کی اور جسقدر فوج انگریزی آگے
بڑہتی جاتی تہی اوسیقدر وہ بہی بڑی سرعت کے ساتہہ فیر کرتے تہے مگر
ماڈ صاحب کے توپخانہ نے بڑا اثر کیا اور اتنے مین فیوزلی ایر رجمنٹ کے
سپاہی زیر حکم جو میجر رناڈ صاحب دہنے بازو پر تہے جہٹ پل کے پاس جا جمع
ہوئے اور اوسکے پیچہے تمام پیادون کی قطار آگ برساتی ہوئی پہنچ گئی اور
دشمن کی دونو توپین جو پل پر لگی ہوئی تہین چہین لین اور انگریزی فوج چاہتی
تہی کہ دشمن کو سنگینون سے مارے مگر وہ تو توپین چہنتے ہی کافور ہوگئے اور اسقدر
پریشان اور متفرق ہوکے بہاگے کہ پہر اونہون نے پیچہے پہر کر نہ دیکہا اور
پانڈو ندی سے بہاگ کر خاص کانپور ہی مین پہنچکر دم لیا جب یہہ خبر لشکر کی
کانپور پہنچی تو اوسوقت نانا صاحب وہ کام ننگ اور نامردانگی یعنی قتل بیچاری

میمون اور عورتون کا بن ایا جکا ہم مفصل ذکر کر چکے ھین اور جسکی یاد
سے انسان کے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوتے ہین جو کوئی اس قصہ ھولناک
کو سنتا ھے یا پڑھتا ھے اوسکے دلمین بیچارے معصوم بچونکا چہینا اور
اونکی ماؤنکا اشد تکلیف اور کمبختی مین ہونا یاد دلاتا ھے

نانا صاحب کے ساتھہ مقابلہ ہونا

۱۶ تاریخ جولائی کو صبح صادق نہونے پائی تہی کہ قرنا نے انگریزی نے تہکے ہوے
ولایتی سپاھیون کو بیدار کیا گذشتہ رات کو لشکر انگریزی مین ایک خوشخبری
یہہ پہیلی تہی کہ ابہی تک میمین اور بچے اون صاحبون کے جو کانپور مین قتل
ہوے نانا صاحب کی قید مین حیات ہین فوج انگریزی کو خوب معلوم تہا کہ ابہی
تک کانپور دور ھے اور دوم یہہ بہی جانتے کہ یا تو دھواندہار مینہہ برسنا شروع
ہو جائیگا یا طپش افتاب اونکو بخوبی جلا دیگی اور یہہ بہی وہ خوب جانتے تھے
کہ جن اپنے ھم وطن قیدیونکو بچایا چاہتے ہین اونکے سد راہ ایک بڑی ارا استہ
فوج ھے مگر اونکو اس امر کا خواب خیال بہی نہ تہا کہ وہ عورت اور بچے سب
قتل ہوگئے غرض بڑی امید مین خوشی خوشی وہ نیند سے اوٹھے اور مٹی کے
ڈھلون کے تکیون کو چہوڑکر کانپور کی جانب کوچ کیا جنرل ھیولاک صاحب

کو معلوم ہوا کہ نانا خود میدان مین ایا ھے اور اہروارہ گانو مین جہان
کہ سڑک کلان سے وہ سڑک جو چھاونی کانپور سے انکر ملی ھے مقیم ھے
وہ دونو سڑکون پر اوسنے مورچے کہود کر بنا لیئے ہین اور سات توپین
جنمین سے دو ھلکی اور سات قلعہ شکن دیہات مین مختلف موقعون پر لگادی
ہین اور انکے پیچھے سوارون اور اپنے ذات خاص کے نوکرون کو مقیم
کیا ھے یہہ ظاہر تہا کہ اگر انگریزی فوج سڑک کلان پر سیدھی بڑھی چلی جاوے
تو توپون کی زد سامنے سے بڑی غضب ہوتی اسواسطے جنرل صاحب نے تجویز
کی کہ دشمن کے باھین ھات کو اوتر لینا چاہئے تمام بہیڑ اور سرانجام رسد
وغیرہ کو مہاراجپور مین چہوڑا اور خود معہ فوج دوپہری مین انبون کے
نیچے دو گھنٹہ ٹہیر کر روانہ ہوئے اور فوج انگریزی اس ترکیب سے
چلی سب سے اول تو پلٹن فیوزیلیرز معہ دو توپ اونکے پیچھے پہاڑی پلٹن
گورہ کی جسکو گہاگرا پلٹن کہتے ھین اونکے پیچھے چھہ توپین زیر حکم کپتان
ماڈ صاحب کے تہین اونسے پیچھے پلٹن گورہ نمبر ۶۴ اور اوس سے پیچھے
پلٹن گورہ نمبر ۷۸ اور اونکے پیچھے دو توپین تہین اور سب سے پیچھے پلٹن
فیروزپوری سکہون کی اول تو فوج انگریزی اسطور پر اراستہ ہوکر نکلی تھی

سیدھی چلی اور بعد ازان دشمن کے گہیرنے کے واسطے سڑک کلان کو چہوڑ کے
دہنے ہاتہہ کو اوتری اول تو دشمنون کو انہون کے درختون کی آڑ مین کچہہ معلوم
نہوا مگر جب اونکو انگریزی فوج کا مطلب ظاہر ہوا تو وہ اوسوقت ہوشیار ہوئے اور
اونکے لشکر مین کہلبلی مچی دشمن نے اپنے داہنے جانب جسطرف کہ فوج انگریزی گہیرے
ہوئے چلی آتی تہی ایک جماعت کثیر سوارون کی مقابلے کے واسطے بہیجی اور گولے اور گولیون
کی بوچہار ہونے لگی مگر فوج ظفر موج انگریزی بلا تامل جب تک کہ دشمن کے قریب
آئی آگے بڑھتی گئی اس صف آرائی کا احوال اور مقامات مورچہ دشمن اس
نقشے سے بخوبی معلوم ہونگے اسوقت لڑائی کا احوال لکہنے مین جنرل ھیولاک
صاحب خود فرماتے ھین کہ اب موقع ہونے طاقت بہادری پلٹن کا قریب
آیا جسکا مجہے انتظار تہا تین توپین دشمن کی ایک بلند گانو کے پیچہے قایم
تہین اور اونکے گرد ایک مورچہ مضبوط بنا ہوا تہا ان توپون کے لینے کے
واسطے مینے اس پلٹن کو آگے بڑھکے تہین لینے کا حکم دیا اوسوقت کا چلن
اس پلٹن کا اسقدر قابل تحسین کے تہا کہ مینے کبہی نہ دیکہا تہا کرنل ھیملٹن جناب
اونکے سردار آگے آگے تہے اور پلٹن اونکے پیچہے قطار باندھے توپون اور
بندوقون کی آگ مین بلا تامل اور بلا خطر بڑھی چلی جاتی تہے اور نے بہی

نقشہ میدان لڑائی واقعہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۵۸ عیسوی
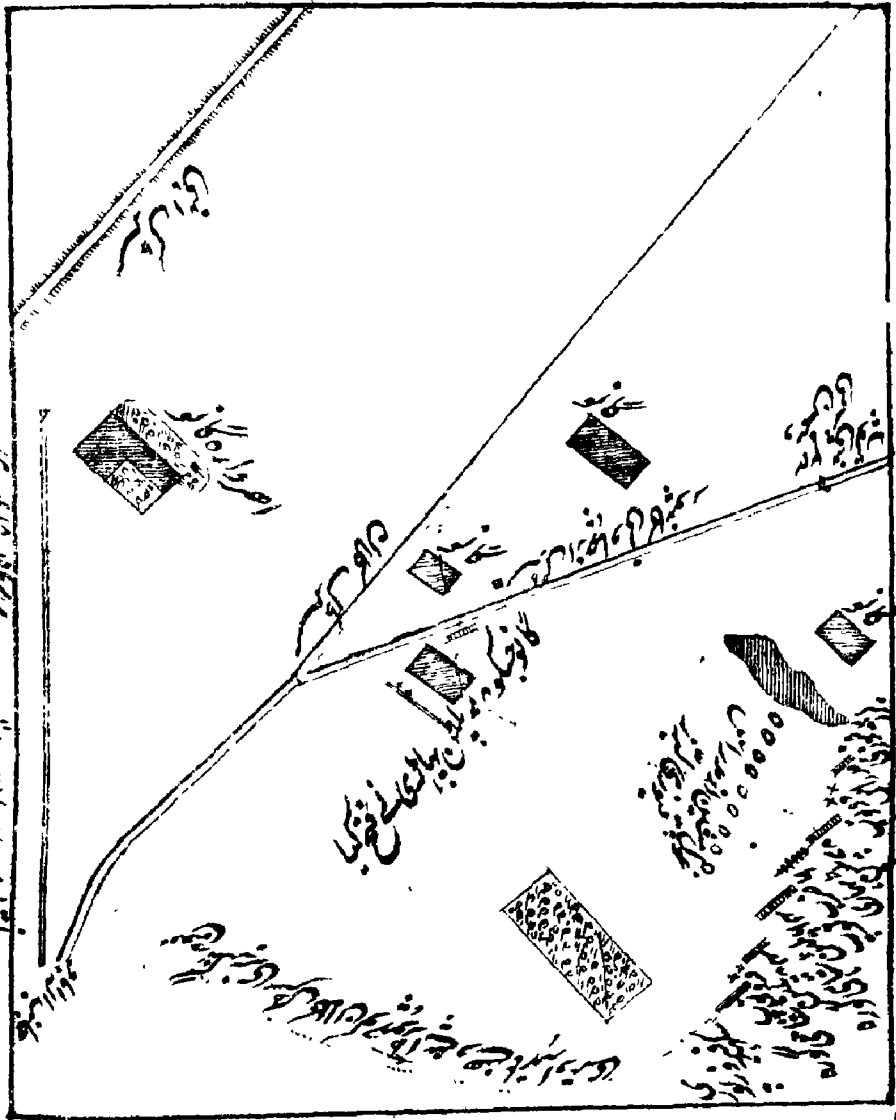
اوسوقت کمال خوش الحانی کے ساتھہ بجتی جاتی تھی جسوقت وہ گانو کے
قریب پہنچے اوسوقت اونہون نے ایک چیخ خوشی کی مارکر سنگینین سنبھالین
پھر دشمن کہان تھا توپین چھوڑکر کوسون بھاگتا ہوا نظر آیا پہاڑی گورے
کبھی پیشتر اس نواح مین نہین لڑے تھے اور دشمن اونکی لڑائی سے
بالکل بیخبر تھے دشمن پر اونکے بڑھنے کا احوال عجب ہے اپنی بندوقین بھی
کرکے اور صف جماکے جو وہ آگے بڑھے تو پھر اونکو گولون اور گولیون سے
مطلق اندیشہ نہ تھا نہ تو وہ فیر کرنیکو ٹھیرے اور نہ اونکے منہ سے ایک آواز
تک نکلتی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک زندہ دیوار ہے کہ چلی آتی ہے
مگر جب گانو کے نزدیک پہنچے تو دشمن نے جو اوس مضبوط مقام پر مکانات
مین مقیم تھا اوبہی سختی کے ساتھہ آگ برسائی مگر گورہ پہاڑیون کو مطلق
خوف نہ تھا اونہون نے تو مرنے یا فتح کرنے پر کمر مستحکم باندھی تھی گانو کے
قریب پہنچکر سب پلٹن ایک لحظہ کے واسطے لیٹ گئی اور جسوقت کہ بوچھار گولون
اور گولیون کی اونکے اوپر ہوکر گذر گئی اوسیوقت اونکے افسر نے حکم اوٹھنے
کا دیا معاً پلٹن نے یکایک زقند ماری اور جھٹ گانو پر جو بلندی پر تھا جا پہنچی
اور اسقدر خوشی کی چیخونکا زور و شور کیا کہ دشمنون کی توپون کی آواز

بہی اسقدر نہ تہی گانو پر چڑھتے ہی سنگینین لیکر پل پڑے فی الفور دشمن
پریشان ہوکر بہاگ گیے اور پہاڑیون نے گانو اور مورچہ کا قبضہ کرلیا
جنرل صاحب نے یہہ تماشہ دیکہکے بڑے جوش خوشی مین آنکر کہا واہ واہ پلٹن
۸۲ خوب کام کیا ایک ایسے ہی اور حملہ سے یہہ دن جیت لینگے جبکہ
۸۲ پلٹن پہاڑی یہہ کام بہادری کا نمایان کر رہی تہی اوسوقت بہادر
پلٹن نمبر ۷۵ گورہ بہی غافل نہ تہی اوسنے بہی ایسی ہی مردانگی کے ساتھ
ایک اور گانو پر باہنی جانب کو حملہ کیا اور چار باڑین چہوڑتے ہوئے
گانو پر چڑہ گئی اور اوس جگہہ سے بہی دشمن کو شکست دیکر بہگا دیا اور تینو
توپین چہین لین پہر تو تمام فوج پیادہ دشمن کی میدان سے بہاگ گئی اور
انگریزی توپخانہ بند ہوگیا مگر دور کانپور کی سڑک پر جاکر دشمنون نے
دم لیا اور ایک چوبیس سیری توپ وہان جاکر لگائی اوسکے فیر ہونے سے
فوج انگریزی مین جو سیدہی بڑھی جاتی تہی نقصان ہونا شروع ہوا
دوسرے سواران باغی تیار ہوکر پہر میدان مین آنے اور پیادون
کو بہی مقابلہ کی ہمت ہوئی جنرل صاحب نے رسالہ ولنٹیر کو حکم دیا کہ
آگے بڑھکر دشمنونکے سوارونکا مقابلہ کرے چنانچہ اوس رسالہ نے اوسوقت

کمال جوانمردی دکہائی مسٹر کار صاحب اوسوقت اوس رسالہ مین سے مارے گئے
مگر چونکہ اب بیل توپخانہ انگریزی کے ایک مسافت بعید کے باعث سے تہک
گئے تہے تو توپین اوس جگہ بیس بنی توپ دشمن کے مقابلہ پر نہ لا سکے اسباعث
سے دشمن کی توپ لشکر انگریزی مین بڑا زیان پہنچا رہی تہی جنرل صاحب نے
یہہ دیکہکر اپنی فوج کو حکم حملہ کرنے اور توپ پر جا پڑنیکا دیا یہہ حکم سنتے ہی
فوج انگریزی آگے بڑہ چلی جسقدر فوج اگے بڑہی چلی جاتی تہی اوسیقدر دشمن
جلد جلد گولے پہینکتے تہے اور جبکہ فوج انگریزی تین سو گز کے فاصلہ پر پہنچی
اوسوقت دشمنون نے اوس توپ سے اسقدر چالاکی اور تعجیل کے ساتہہ
گراپ مارے کہ ایسا فیر کرنا بہت کم دیکہنے مین ایا ہے مگر پلٹن گورہ نمبر ۶۴
نے جسکو میجر اسٹرلنگ صاحب اور جنرل صاحب کے خاص صاحبزادہ
آگے بڑہاے لئے جاتے تہے مطلق خیال اور خوف نہ کیا اور اوس اگ مین
چپ چاپ بلا اندیشہ بڑہی چلی گئی اور توپ کے نزدیک پہنچتے ہی توپ پر جا
پڑی اور دشمنونسے چہین لی دشمنونکے چہکے چہوٹ گئے اور ایک مرتبہ قونون
سے فیر کرکے بہاگ نکلے نانا صاحب معہ اپنی فوج کے بلا تحاشہ بہاگے
اب دن چہپ گیا تہا مگر اس مقام سے کانپور کی چہاونی بخوبی نظر اتی تہی

جس سے معلوم ہوا کہ کانپور پھر قبضہ انگریزی مین اگیا یہہ قصہ کانپور کی لڑائی
کا ہے جسمین صرف ایک ہزار گورہ سپاہی اور تین سو سکھون نے پانچ ہزار
فوج جرار باغی کو جو خاص انگریزونکی تربیت یافتہ تھی شکست دی اور
جسپر طرفہ یہہ ہے کہ فوج انگریزی مین سوار کی فوج بالکل نہ تھی اور گورونکے
واسطے اسقدر طپش افتاب مین لڑنا ایک قیامت تھا اور علاوہ ازین
دشمنونکے مقامات مورچہ گاہ دیہات بلند پر اسقدر مضبوط اور پائدار تھے
کہ یکایک اونکا فتح کرنا بہت مشکل امر معلوم ہوتا تھا اس لڑائی سے طاقت
ولایتیونکی بخوبی ظاہر ہوتی ہے بعد فتح اس لڑائی کے قرنا نے انگریزی
نے ارام کرنیکی صدا ہونکی فوج نے کمرین کہولین زخمیون کو فراہم کرکے
اونکی مرہم پٹی کی گئی سنتری مختلف اپنی اپنی جگہہ پہرہ چوکی پر ہوشیار ہوے
اور باقی فوج تمام دن کی تہکی ہوئی غافل ہوکر سوئی چند گہنٹہ بعد ایک صدمہ
اور زلزلہ عظیم کی اواز سنی گئی جسنے تمام فوج کو بیدار کیا اور زمین کو ہلادیا
معلوم ہوا کہ نانا صاحب نے کانپور خالی کیا اور خالی کرتے وقت میگزین کو
اوڑا دیا لڑائی کی صبحکو یعنی ۷ اجولائی کو جنرل ہیولاک صاحب نے اس حکم
عام کا اعلان کیا اور اشتہار دیا چنانچہ اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ سلم سنہ ۱۸۵۷ء مین لارڈ لیک صاحب نے کانپور فتح کیا تھا اوسوقت سے زمانہ سرکشی تک کانپور مین بڑا امن چین رہا اس سال سنہ ۱۸۵۷ء مین ایک شخص کی کمبخت بلند نظری نے جسکے چچا کی زندگی سرکار انگریزی نے سنہ ۱۸ مین از راہ ترحم بخشی کانپور کو خون الود کیا اے ولائتی سپاھیون جبکہ تم اپنی جوانمردی پانڈو ندی کے پل پر ظاہر کر رہے تھے اوسوقت گویا اپنے ھم وطن عورات اور بچون کے واسطے موت کا کاغذ پر دستخط کر رہے تھے نانا صاحب نالے رحم نے جسکی تمام فوج تمہاری اواز فتح کی سنتے ھی ۱۶ تاریخ کی شام کو بدحواس اور پریشان بہاگ گئی اون سبکو قتل کرا یا اے سپاھیون تمہارا جنرل تمسے بہت رضامند اور خوش ہوا اوسنے کوی فوج تمسے زیادہ ترمضبوط اور بہادر منش نہین دیکہی ھے مگر ابہی تمہاری محنتونکا صرف اغاز ھے ساتوین تاریخ ماہ حال سے ۱۶ وین تک تمنے جولائی کی جلتی دہوپ مین ہندوستان مین ایکسو چہبیس ۱۲۶ میل کا سفر کیا اور چار لڑائیان لڑے لیکن ابہی تک تمہارے ہمسے ہمو طن لکہنو مین بڑے خوف مین ھین اور اگرہ محصور ھے اور دہلی ابہی تک مرکز بغاوت اور فساد ھے تمکو بڑی جانفشانیان اور جان نثاریان فتوحات حاصل کرنے مین کرنی پڑینگی تین شہر تمکو بچانے ہین اور دو مضبوط جگہون

کو توڑکے فتح کرنا ہے تمہارے جنرل کو یقین واثق ہے کہ وہ سب کر سکیگا اور
ہندوستان مین از سر نو امن اور انتظام کر دیگا اگر تم اسکے ممد و معاون
ہوگے اور اگر تمہاری قواعد بھی تمہاری بہادری کے برابر ہوگی اے بہادرو
میری ارزو تھی کہ کوئی ایسا موقع ملے کہ تم بھی ایسا ہی کارنمایان کرو جیسا کہ
تمہاری پلٹن کے اگلے لوگون نے میدانکے فتح کرنے مین کئے اب معلوم
ہوا کہ تمہاری وہی خصلت برقرار ہے واقع مین مقام ایسے بھی اس
استقلال اور مضبوطی اور خاموشی کے ساتھہ فتح نہین کیا گیا تھا
جیسا کہ تمنے انکو متصل جاس مئو کو سولوین تاریخ فتح کیا اے پلٹن
نمبر ۷۸ تمنے اب اپنے دشمنونکا تمام ہندوستان مین وہم بند کردیا میدان
جنگ مین جب تک کہ تم اتنے نزدیک نہ پہنچے کہ دشمن کی مونچھین تک نظر
اوین اوسوقت تک تمنے فیر نہ کی یہی سبب ہماری فتح کا ہے فقط
جنرل ھیولاک صاحب نے خاص جو کانپور سے ایک چٹھی اپنے گھر کو لکھی اوس
سے اونکے صاحبزادہ کی جوانمردی جو اونسے اس لڑائی کانپور مین ۱۶ تاریخ
جولائی کو ظاہر کی معلوم ہوتی ہے اوس چٹھی کا ترجمہ ہم بھی لکھتے ہین
ترجمہ چٹھی مقام کانپور ۱۸ جولائی ۱۸۵۷ع ہفتہ گذشتہ مین مین چاہ

لڑائیان لڑا ۱۲ تاریخ جولائی کو مینے فتح پور فتح کیا ۱۵ تاریخ کو مینے کا نوا ونگ
اور پانڈو ندی کے پل کو اوڑا دیا اور ۱۶ وین کو خاص کانپور فتح کیا اس لڑائی
مین خود ناناکو شکست کامل دی اور اوسکی سب توپین چھین لین ایک سو آدمی
میرے مارے گئے مینے ۱۵ تاریخ کی مانند کوئی بہادر جوان کبھی نہین دیکھا
اوسنے اپنے تئین ٹھیک اوس چوبیس منی توپ کے سامنے رکھا جو کہ ۶۴ وین
پلٹن کے پیچھے موت پہیلا رہی تھی وہ پلٹن موصوف کو لیے ہوئے آگے بڑھا چلا
گیا اور توپ مذکور چھین لی گراپ کی بوچھاڑ مین اس استقلال اور بے پروائی کے
ساتھ پلٹن کو لیے ہوئے آگے بڑھا چلا جاتا تھا گویا ۱۲ تاریخ جارج سے وعدہ
ہند کھ رہا ہے لارنس صاحب زخمی ہوکر مرگئے مین لکھنو کے خلاص
کرنیکے واسطے جلد کوچ کرنیکا ارادہ رکھتا ہون خدا پر بھروسا رکھو اور
ہمارے واسطے دعا مانگو تمام ہندوستان ہمارے مقابلہ پر ہے اور ہر طرف
اندھیرا نظر آتا ہے خدا کا شکر ہے کہ اوسنے میرے اوپر بڑے بڑے رحم
کیے ہین فقط ۴۰ رجمنٹ کے گورے ۱۷ تاریخ جولائی
کو داخل کانپور ہوئے اونہون نے تمام شہر مین باغیونکو تلاش کیا
مگر ایک بھی نہ ملا جبکہ وہ تلاش مین باغیون کی پھرتے تھے اتنے مین ایک

عیسائی مسٹر شیپہرڈ نام اونسے ان ملا یہہ وھی شخص تہے جنکو نانا نے قید
کیا تہا اور جنکا وقایع ھم گذشتہ حصہ مین لکہہ چکے ھین یہہ صاحب قدرت
خدا سے خونخواروںکے ھاتہوں سے بچ رہے یہہ صاحب گورے سپاھیونکو اوس
خونی مکانمین لیگئے جہان کہ عورات اور بچے دو روز ہوئے قتل ہوئے تہے
اوسوقت تک خون تازہ وہان موجود تہا عورتون کے بال اور اوراق
کتب مذھبی خون الود وہان پڑے ہوئے تہے تلوارون کے نشان دیوارون
پر عیان تہے مکان کے باھر ایک کنوا تہا جسمین کہ خونخوارون نے تمام
لاشون اور زخمیون کو بھر دیا تھا اتنے مین اور اور پلٹنون کے گورہ
کے ادمی اسجگہہ پہنچے اور اونکو یہہ حال دیکہکے ازبس رنج ھوا اور طیش
ایا یہہ بہادر ادمی جو گذشتہ روز توپون کے منہ مین نے خطر گہسے جاتے تہے
اسوقت یہہ حال دیکہہ کے بچون کیطرح زار زار روئے جنرل صاحب کو
لطف اور خوشی فتح کی جاتی رھی اونہے اس کنوئے کو دیکہہ کے کمال
رقت ائی وہ تو جلدی جلدی کانپور کی طرف لڑتے ہوئے اس امید سے
چلے اتے تہے کہ جو جو عورات اور بچے اہل فرنگ کانپور مین مقید ھین اونکو دشمنو
کے پنجہ سے چہڑا وین مگر اس ماجرے قتل کو دیکہہ کے جو اونکو رنج ہوا

اوسکا بیان نہین ہوسکتا اگرچہ اب کانپور بالکل قبضہ انگریزی مین اگیا تھا مگر
کسی ولایتی سپاهی نے کسی باشندہ کانپور کو ناحق هلاک نہ کیا بعد فتح کانپور
جنرل هیولاک صاحب نے سرکار کو چھٹی اطلاعی لکھی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ چھٹی سرکاری مقام چھاونی کانپور ۱۷ جولائی سنہ ۵۷ء

کل کے روز ہمنے خدا کی مدد سے اسجگہہ کو پھر فتح کیا اور خود نانا صاحب کو شکست
فاش دی اور چھہ توپون کو چھین لیا چار رجمنٹین کی قلعہ شکن هین دشمنون نے
اپنا مورچہ چند دیہات کے پیچھے ایک بلند اور مضبوط مقام پر قایم کیا تھا اور
ایکسو چالیس منٹ تک ایک ایک انچ زمین کے واسطے نہایت سختی کے ساتھہ
لڑے مگر ہمنے دشمن کا سامنا چھوڑکے اور دا هین هاتہہ کو اوترکے دشمن
کو اوسکے با هین طرف جا گھیرا اس تدبیر سے ہمین فتح حاصل ہوئی قبل اس
اخیر لڑائی کے نانا صاحب نے جملہ عورات اور بچون انگریزی کو قتل کرا
ڈالا وہ شہور بہاگ گیا ہے اور بہاگتے وقت اج صبحکو میگزین کانپور مین
اگ دیگیا معلوم ہوا کہ شہور مین اوسنے مستحکم مقام مقابلہ کے واسطے بنایا
ہے ابھی تک فہرست زخمی اور مقتولون کی نہین بنی ہے مگر قیاساً معلوم
ہوتا ہے کہ ستر ادمیون کے قریب مقتول اور زخمی ہوے اتنا نقصان

گراپ سے ہوا فقط ۱۰ تاریخ جولائی کو فوج انگریزی نے کانپور
مین ارام لیا ۱۹ اوین تاریخ کو جنرل صاحب نے معہ فوج بتھور کی جانب
کونچ کیا معلوم ہوا کہ اوسجگہہ نانا صاحب کے پاس ۵۴ توپین بعین اور
پانچ ہزار فوج اور اوسکا ارادہ ہے کہ ایک نہایت سخت مقابلہ کرے مگر
یہہ خبر غلط نکلی اب مرہٹہ جی کو اپنی فوج پر بالکل اعتبار نہین رہا تھا اور اوسکے
دلمین یقین ہو گیا تھا کہ پانڈے جی مہاراج سے اب کچھہ نہو سکیگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا کل فوج نانا کو چھوڑکر اور اپنی توپین لیکر گنگا پار بھاگ
گئی یہہ دیکھکر نانا بھی جلد ہی بتھور چھوڑکر بھاگ گیا اور فوج انگریزی بتھور
مین دخیل اور قابض ہو گئی تیرہ توپین جنرل صاحب کے ہاتھہ لگین
جنرل ہیولاک صاحب نے الہ اباد سے بتھور تک ۴۴ توپین دشمن کی
لین اور چار لڑائیان یعنی لڑائی فتح پور اور اونگ اور پانڈو ندی اور
کانپور کی فتح کین جبکہ جنرل ہیولاک صاحب بتھور سے واپس آئے تو
اونکو سر ہنری لارنس صاحب کے مرجانے اور احوال پر اختلال
لکھنو کے سننے سے بہت رنج ہوا اب جنرل ہیولاک صاحب کو بڑی جلدی تھی
کہ کسی طرح سے لکھنو کو خلاص کرین چنانچہ اونہون نے جنرل نیل صاحب کو الہ اباد

سا تہانہ وتحصیلی بٹھا دین اور سوار پیادہ اپنی رعایا مین سے اور باغی سپاہیون کا نوکر
سے بہرتی کئے ایک دفعہ اوسنے فوج نواب فرخ آباد کے مقابلہ کو بہیجی کہ تہانہ
پور کا قبضہ کرلین جسکا انجام کچہ نہین ہوا دوسرے مرتبہ اہیران ساکن ہرول
ضلع مین پوری پر یورش ہوئی کیونکہ وے اوسکو اپنا راجہ نہین مانتے تہے اور
اوسکی عزت کرتے تہے نہوڑے سے شخص زیری ہاکہ یہ بہی ملے ہوئے اور جو امید تہی
یہ اہیر زیر ہو جاوینگے نہ بر آئی اور ظاہر ہو کہ شروع غدر سے پادری الس صاحب
مقیم آگرہ اور مجہسے معرفت قاصد کے برابر خط کتابت رہی اور ان صاحب نے
اگست کے مہینے مین ایک اشرفی مجکو بہیجی ہے اور جو کچہ مہندر سنگہ زمیندار نے مجکو دیا اوس سے
تمام اپنے وقت کا گذارہ کیا اور اسکا بیان کرنا ضرور ہے کہ قریب قریب سب
طالب علم اور مدرس اس امتحان کے وقت مین ہمارے اور سرکار انگریزی کے
خیرخواہ رہے نوامبر کے مہینے مین کرنل گمری تہد صاحب کی فوج وہان داخل
ہوئی راجہ بہاگ گیا اور فوج کو حکم ہوا کہ اوسکے قلعہ کو لوٹ لو اور بعد ازان خیمہ ملکے لوگ
اوسکو آگ ہی دیا گیا اسوقت تمام میرا اسباب اور روپیہ جو قلعہ مین غدر کے روز
لکہنو سے اسپ سپاہیون کے ہاتہ لٹ گیا مین مسٹر کاکس صاحب کے پاس جو
سلہ کی طرح فوج کے ساتہ تہے گیا اور اونسے سب اپنا حال شکایت او مصیبت کا

لکھا تھا کہ جتنی جلد ممکن ہو اور جتنی فوج لا سکو کانپور لے آؤ چنانچہ میجر
رینالڈ بھی دو سو ستر آدمیون کے ہمراہ بیسوین تاریخ جولائی کو کانپور مین پہنچے انکے
پہنچتے ہی ہیولاک صاحب نے ارادہ لکھنؤ کا کیا جنرل نیل صاحب کو کانپور مین چھوڑا
اور ۲۱ تاریخ کو گنگا پار ہونا شروع کیا اور ۲۵وین تاریخ کو لکھنؤ کی جانب
اول کوچ کیا جنرل صاحب کے ساتھ کل ۱۵ سو آدمی تھے

ہیولاک صاحب کا اول مرتبہ لکھنؤ کی جانب جانا

موسم برسات بخوبی شروع ہو گیا تھا اور ہر چہار طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا
فوج انگریزی کے ساتھ خیمے کافی نہ تھے اور گاڑیون کی بھی قلت تھی ۲۹ تاریخ
کی صبح کو معلوم ہوا کہ ایک بڑی فوج باغی شہر اناؤ کے قریب مقیم ہے فوج
باغی نے ایک چھوٹے سے گانو مین مابین شہر مذکور اور فوج انگریزی کے
مورچہ بنایا تھا اس گانو کے گرد چار دیواری کے باغات تھے اور دشمن
کے داہنی طرف ایک بڑی جھیل تھی ۷۸ پلٹن پہاڑی اور اول مدراس فیوزیلیرز
نے حملہ کرنا شروع کیا اونہون نے دشمن کو باغ سے مار ہٹایا اور تعاقب
کرکے اونکا توپخانہ چھین لیا اور پیادون اور سوارون کو متفرق کر دیا اوسی وقت
بارنا صاحب کے سوارون نے بھی داہنی طرف سے حملہ کرنا چاہا تھا مگر اونکو قابو نہ ملا

اس اثنا میں مینہ کھل گیا بادل پھٹ گئے اور دھوپ پھر بڑے تراقہ کی پڑنے
لگی تین گھنٹہ تک فوج انگریزی شہر اناؤ میں مقیم رہی اور وہاں سے بشارت گنج
کی جانب کوچ کیا راستہ بہت خراب تھا جبکہ شام قریب ہوئی اور بشارت گنج
نزدیک آیا تو دشمنوں نے شہر سے توپیں چلائیں بشارت گنج کے چاردیواری
سے اور چاردیواری کے برابر دشمنوں نے مٹی کے برج توپوں کے واسطے
بنالئے تھے اور دروازہ شہر پر جو برج تھا اوسپر چار توپیں چڑھا لیں تھیں
بشارت گنج کے پیچھے ایک نالہ تھا جو پانی سے لبریز تھا اوسپر پار ہونیکے واسطے
ایک چھوٹا سا پل تھا جنرل ہیولاک صاحب نے اوسوقت حکم دیا کہ بشارت گنج
کو بائیں چھوڑ کر بائیں پل اور دشمن کے آگے بڑھکے حملہ کرو چنانچہ ۷۸ ویں اور
۸۴ ویں پلٹنوں نے آگے بڑھکے برجوں شہر پر حملہ کیا اور سب توپیں چھین
لیں اور دشمن کو شکست دیکر بھگا دیا اسطور پر بشارت گنج بھی فتح ہوگیا اب ساڑھے
چھ بجے تھے زیادہ تر دشمنوں کا تعاقب نہو سکا اسوقت اگر ہیولاک صاحب کے
پاس سوار بھی ہوتے تو بھی تعاقب دشمنوں کا غیر ممکن تھا کیونکہ راہ میں دلدل
اور کیچڑ بہت تھی یہہ کانپور سے چلکر لکھنؤ کے راستہ میں دوسری لڑائی تھی
اناؤ کے قریب کی لڑائی میں پندرہ سو آدمی دشمنوں کا مارا گیا مگر دو نو لڑائیوں

میں انگریزی فوج میں سے بارہ ۱۲ آدمی تو مقتول اور ۷۶ زخمی ہوئے یہہ بہی نقصان
اس قلیل فوج کے واسطے بہت تھا یہہ سچ ہے کہ ہیولاک صاحب نے دو لڑائیاں
فتح کیں اور دونوں میں دشمن کو شکست کامل دی اور ۱۹ توپیں دشمن کی چہین
لیں مگر لکہنو ہنوز دور تھا ایک افسر بہی قتل ہوا اور ایک زخمی اور اسی عرصہ
میں ہیضہ بہی شروع ہوا فوج میں زخمیوں کی بہ نسبت بیماروں کی زیادہ
کثرت ہو گئی اب لڑنے والی فوج صرف بارہ سو آدمی رہگئی اور تین
سو کے قریب زخمی اور بیمار تھے انکو پھر کانپور بہیجنا دشوار تھا کیونکہ اونکی حفاظت کے
واسطے کم سے کم تین سو آدمی ضرور تھے جو ہیولاک صاحب اپنی اس قلیل
فوج میں سے کب دے سکتے تھے اب امید بہی تھی کہ لکہنو جلد پہنچنا چاہئے
جو کہ ابہی تک ۴۲ میل تھا جنرل صاحب کو اس موقع پر کمال تردد ہوا اوس
سوچا کہ کتنے بیماروں اور زخمیوں کو لیکر آگے بڑھنا نہ چاہئے کیونکہ فوج
قلیل ہے اور دشمن ہر طرف کثرت سے موجود ہے غرض بعد غور او تامل
اونہوں نے مناسب جانا کہ ان بیچارے زخمیوں اور بیماروں کے واسطے
بالفعل اُلٹا پھرنا ضرور ہے چنانچہ دو بجے تک تو وہ بشارت گنج میں ٹہرے
رہے اور تیسویں تاریخ کو پہر اولٹے شہر اناؤ میں آگئے جہاں اوس رات کو

فوج انگریزی مقیم رہی اس اولتے پھرنیسے فوج انگریزی کو بڑا تعجب ہوا
کہ شہر مفتوحہ کو چھوڑکر جنرل صاحب کیون پیچھے ہٹتے ہیں مگر اونکو اپنے
جنرل پر بھروسا کل تھا اور اونکے بدل وجان مطیع اور فرمان بردار تھے
اور فی الفور اونکے حکم کی تعمیل کے بموجب وہ پیچھے پھرے اور ایک لفظ بھی
مُنہہ سے نہ نکالا دوسرے روز صبحکو فوج انگریزی اناؤ سے منگل وار کو کوچ
کرگئی جو کہ شہر اناؤ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے اسمقام مین جنرل صاحب
نے تھہرنے کا ارادہ مصمم کیا اور وہان سے اپنے بیمارون اور زخمیون کو
کانپور روانہ کیا یہان سے ایک خط جنرل صیولاک صاحب نے لکھا اور بمرسلہ سکار وسے
ترجمہ از مقام نزدیک کانپور بر سڑک لکھنو مورخہ ۳۱ جولای
خدا کی مہربانی سے مین اور ایچ بخیریت ہین ۹ تاریخ کو مجھسے اور دشمنون
سے دو لڑائیان ہوئین ایک شہر اناؤ مین اور دوسری بشارت گنج مین
دونون مین خدانے مجھے فتح دی اور مینے ۱۹ توپین دشمن کی چھین لین لفٹنٹ
سیٹن جو میرے مشیر و ندیم سے ہے زخمی ہوئے اور نیچے کا جبڑا اونکا ٹوٹ
گیا اگرچہ تم اوس لڑکے سے واقف نہین ہو مگر اوسکی ہمدردی اور غمخواری
مین شریک ہوسکتی ہو بڑا خدا کا رحم ہے کہ تم میرے ساتھہ ہندوستان مین

نہین آئین میرے واسطے دعا مانگو اور خدا پر بھروسا کلی رکھو فقط
جنرل نیل صاحب کانپور مین ستئیسوین تاریخ پہنچ گئے تھے اونہون نے وہان کا انتظام
شروع کیا + نئے ادمی نیچ ذات مین سے بھرتی کرنے شروع کئے اور بہت سا
مال مغروقہ فراہم کیا اور باغیون کو گرفتار کرکے پھانسیان دین اور دریا
کے قریب ایک بلند جگہہ پر ایک مورچہ بنا لیا جہان اپنی فوج کو مقیم کیا جنرل
ھیولاک صاحب نے اونسے کہا کہ جہان تک ممکن ہو میری مدد کے واسطے
فوج بھیجتے جاو چنانچہ جنرل نیل صاحب نے جہان تک ممکن تھا اونکی درخواست
قبول کی اس مدد کے باعث سے اب فوج ھیولاک صاحب کی قریب دو ہزار
کے ہوگئی جسکو لیکر جنرل ممدوح نے پھر لکھنو کی جانب چوتھی تاریخ اگست
کو کوچ کیا اور دوسرے روز شہر اناو مین پہنچے اوسجگہہ کو اونہون نے
خالی پایا مگر دشمن بشارت گنج اور اوسکی نواح مین پھر قابض ہوگئے تھے
چنانچہ انگریزی فوج نے اونپر بشارت گنج کے قریب حملہ کیا اور اونکو وہان
سے مارکے ھٹا دیا اور دشمن نہایت سراسیمہ ہوکر بھاگے اور خاص شہر
بشارت گنج مین جاکر پھر فراہم ہوئے یہان پر اونکا مورچہ بہت مضبوط تھا
جنرل صاحب اپنے پیادون کو لیکر اونپر حملہ کرنیکو چلے دشمن نے اونپر ایک

بڑی سخت اور قاتل آگ برسائی مگر رستمان انگریزی اپنی عادت کے موافق
بڑھے چلے گئے اور ایک آن مین اونکو خاص بشارت گنج سے بھی نکال باھر کیا
اور چونکہ وہ سراسیمہ ھوکر اوس چھوٹے پل کی راہ سے جو پیچھے کی جانب
بشارت گنج کے نالہ پر واقع ہے بہاگے تو انگریزی توپخانہ سے اونکا بہت
نقصان ہوا اور سیکڑون باغی اوس جگہہ مارا گیا اور چونکہ فوج انگریزی مین
سوار نہ تہی اور راہ بھی بری تہی اسواسطے دشمنونکا تعاقب نہ ہوسکا دو توپ
دشمن نے دیوار پر چڑہا رکھین تہین جو قبضہ انگریزی مین آئین جنرل ھیولاک
صاحب کے نزدیک تین سو آدمی کے قریب دشمن سے مقتول اور مجروح
ہوئے انگریزی فوج مین سے دو مارے گئے اور ۲۳ مجروح لیکن یقین بہ
پڑتا ہے کہ بباعث تنگی راہ کے جس سے دشمن کو بھاگنا پڑا اس سے زیادہ اوسکا
نقصان ہوا جنرل صاحب کا قاعدہ تھا کہ نقصان دشمن ہمیشہ کم کرکے لکھتے تھے بعد
فتح اس لڑائی کے جنرل صاحب کو اوس دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا جسکو فتح کرنا
اونکی طاقت سے باہر تھا وہ حضرت ھیضہ تھے جو اب اونکی فوج مین کثرت
سے ظاہر ہوئے اوسی روز شام کو اس مرض مہلک سے بہت سے آدمی
مرگئے شہر اناؤ اور بشارت گنج کے نواح مین دلدل اور جہیلون کی زمین

بہت تھی جہان پانی سڑ رہا تھا اور آدمیون اور گہوڑون کی لاشون سے
اوسجگہہ کی ہوا اور بہی خراب ہوگئی تہی اسجگہہ سے آگے بڑہنا ایک ایسی تدبیر
معلوم ہوتی تھی کہ شاید یہہ بیماری کم ہوجاوے مگر جنرل صاحب کو مطلق معلوم
نہ تھا کہ آگے راستہ کیسا ہے اونکے ہمراہ بیمارون کی کثرت ہوگئی تہی جنکی
خبرداری اونپر فرض تہی اس کشمکش و پیچ مین پہیر اونہون نے واپس پہنچنے کا
ارادہ کیا مگر اس اولٹے پہرنے مین اونکو ایک تسلی یہہ تہی کہ کچہہ دشمن کے
سامنے سے ہٹنا نہین پڑا تھا بلکہ وبا کے مقابلہ سے سبکو پہیر
منگلوار مین واپس لگئے جو جگہہ کہ بلند مقام پر تھی اور بد ہوا کا وہان
چندان اثر نہین تھا کتنے ہی روز فوج انگریزی اس مقام مین مقیم رہی
کیونکہ اب جنرل صاحب کو معلوم ہوگیا کہ اونکی فوج بالفعل کافی نہین ہے کہ وہ
محصورین لکہنو کو خلاص کرسکین اسمقام سے اونہون نے ایک چہٹی اپنی
میم صاحبہ کو لکہی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ چہٹی مقام نگرد متعلقہ اودہ شش میل از کانپور
مرقومہ ۱۲ اگست ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ نہین معلوم کہ مجہکو ایک سطر بہی
تمہین لکہنے کی کب فرصت ملے اس موقع پر تو اتوار کو بہی جو دن آرام کا ہے

مجھے فرصت نہین ہے مین سات لڑائیان دشمن سے لڑا ہون اور مدد خدا
سے ساتون مین فتحمند رہا اور دشمنونکو مارا اگرچہ مینے ہر جگہہ دشمن کو
ہزیمت دی ہے مگر ابھی تک حالت بہت پر خطر ہے اگر ہم از سر نو انتظام
کر سکین تو یہہ امر صرف خدا کی مہربانی خاص سے ہوسکیگا آپ بخیر ہین
اور وہ میرا دبیوٹی اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل ہے اور یہہ اوسنکا بازو
اب مجھے تمکو اسطور پر لکھنا چاہئے کہ شاید تم مجھکو پھر نہ دیکھہ سکو کیونکہ اس
موقع پر لڑائی مین ضایع ہونیکا گمان قوی تر ہے شکر ہے خدا تعالے کا
کہ مجھکو بھروسا اپنے نجات دہندہ پر کلی ہے ہم آسمان پر پھر ملینگے فقط
شہر اناؤ مین پھر ایک بڑی فوج باغی فراہم ہوگئی اور جنرل صاحب کو خبر ملی
کہ اونکا ارادہ ہے کہ منگلوار پر انگریزی فوج انگریزی پر حملہ کرین یہہ سنتے
ہی جنرل صاحب نے ارادہ کیا کہ بڑے میدان کارزار مین پھر چلکر
دشمنون سے سمجھا چاہئے اور اونکا انتظار کرنا مناسب نہ سمجھا اونکے
پاس اب کل ایک ہزار فوج تھی جسکو لیکر اونھون نے گیارہوین تاریخ
کو اناؤ کی جانب کوچ کیا ڈولن شیر کے سوا اگرچہ شمار مین چند تھے
مگر مردانگی مین ہزارون پر فوق رکہتے تھے وہ اس کوچ مین آگے ہوئے

اونکے پیچھے توپخانہ اور توپخانہ کے پیچھے وہ لاثانی شجاع پیادے ولایتی چلے
جنہون نے کبھی ابھی تک کسی لڑائی مین زک نہین اوٹھائی تھی فوج فتحمند تھیر
شہر اناؤ کے قریب پہنچی اور پیشتر مین غول دشمن کو پھر ھزیمت دیکر شہر مین
ھٹا دیا شام ہوگئی فوج نے قیام کیا اور چونکہ اونکے پاس خیمے نہین تھے تو
وہ شب اونہون نے درختون کے نیچے گذاری سامان رسد اور بچھونے وغیرہ
بھی فوج انگریزی مین کافی نہ تھے بہت سے دلاور سپاہی بغیر کھانا کھائے
زمین پر پڑ رہے اوسی رات مینہ بھی کثرت سے برسا جو تکالیف ایسے وقت
ان شجاعون پر ہوئی ہوگی اوسکا قیاس کیا جا سکتا ہے غرض صبح
ہوئی اور آفتاب برآمد ہوا تو فوج آراستہ ہوکر دشمن کے استقبال کے واسطے
چلی جنرل صاحب کو اس مرتبہ یقین تھا کہ دشمن اپنی جگہہ پر کبھی نہ لڑینگے کیونکہ
اوس جگہہ کے پیچھے راستہ تنگ ہے اور ایک جھیل واقع ہے جہان سے
بھاگنے مین اونہون نے پچھلی مرتبہ اتنا نقصان اوٹھایا تھا یہہ قیاس جنرل
صاحب کا صحیح نکلا اس مرتبہ دشمن نے اناؤ سے ہٹکر ایک گانون
مورچہ جمایا اس گانون کا نام بورہیا کی چوکی تھا یہہ گانون شہر اناؤ کے قریب
ہے اسجگہہ دشمن پانچ میل تک پڑا تھا اور فوج دشمن قریب بیس ہزار

کے تہی فوج انگریزی لڑائی کی صف باندہ کے دہنی طرف کو چلی یعنی باہین
بازو دشمن پر حملہ کے ارادہ سے آگے بڑہی جسقدر فوج انگلشیہ دشمنونکے
قریب آتی جاتی تہی اوسیقدر دشمنون کے توپخانہ سے گراپ اور گولے کمال
سرعت کے ساتہہ چلے آتے تہے مگر خوش طالعی سے دشمنون نے اپنی توپین
بڑی بلند زمین پر جمائین تہین اکثر گولے ہماری فوج کے سر پر ہوکر گذرتے
باوجود اسکے آگ بہت سخت برس رہی تہی مگر ولائتیون کو کچہہ خیال بہی نہ تہا
وہ خاموش آگے بڑہے ہوئے اسطور پر چلے جاتے تہے کہ گویا آگ کے کیڑے
ہیں جنہین آگ سے کچہہ خوف نہین ہے جب کہ فوج انگریزی دشمنون کے
قریب پہنچی فی الفور اپنا توپخانہ کہولا توپخانہ انگریزی کہلتے ہی دشمن کی
فوج کا ایسا حال ہوگیا جیسے انسان کو لقوہ مار جاتا ہے ہاتہہ پیر اونکے
پہول گئے اوسیوقت پہاڑی گورون نے جو دہنے بازو پر تہے حملہ کرکے
دشمن کا باجان مورچہ و توپ و تونکا چہین لیا اور فی الفور اونہی کی توپونکا
منہہ اونہی پر موڑ دیا مورچہ چہنتے ہی دشمن کی فوج سراسیمہ ہوکر بہاگی
باہین بازو انگریزی پر دشمن کے سوارون نے کچہہ ہمت باندہ کے حملہ
کیا لیکن مدراس فیوزی لیئرکی پلٹن اونکے مقابل ہوئی اور ایک دم میں

اونکے گہوڑون کو اولٹا ھٹا دیا اگرچہ اس لڑائی مین بہی فتح کامل نصیب
ہوئی مگر ایک ہزار فوج مین سے ایکسو چالیس آدمی مقتول اور مجروح
ہوئے اس چہوٹی سی فوج کے واسطے یہہ ایک بڑا نقصان تہا باوجود اس
نقصان کثیر کے فوج انگریزی دس میل تک بہی لکہنو کی جانب نہین پہنچی
تہی یہہ دیکہہ کر جنرل صاحب نے پہر بہی ارادہ کیا کہ کانپور واپس چلنا ضرور ہے
اور واپس آنیکا ایک اور بہی سبب ہوا خبر پہنچی کہ نانا ایک فوج کثیر لیکے گنگا
پار ہوا ہے اور کانپور پر ارادہ حملہ کا رکہتا ہے چنانچہ جنرل صاحب نے واپس
پہرنے کا ارادہ مصمم کیا اور میدان مفتوحہ مین دو گہنٹہ آرام لیکے اور دو توپین
جو دشمن سے چہین لی تہین لیکر منگلوار واپس آگئے اور دوسرے
روز ۱۳ تاریخ اگست گنگا پار ہوکے کانپور مین داخل ہوئے اور کانپور مین جنرل
صاحب بڑے وقت پر پہنچے نانا صاحب نے ایک فوج کثیر بٹہور مین جمع کی تہی
اور ہر سمت سے کانپور پر حملہ کرنا چاہتا تہا بلکہ سوار باغی تو نواح کانپور
مین آن پہنچے تہے الہ آباد سے ڈاک بالکل مسدود ہوگئی تہی ۱۴ تاریخ
کو تو کچہہ نہوا کیونکہ فوج انگریزی تہکی ہوئی تہی اوسکو آرام لینا ضرور تہا
اور علاوہ ازین بیمارون اور مجروحون کی بہی خبرداری ضرور تہی

مگر پندروین تاریخ کی صبحکو جنرل نیل صاحب فوج لیکر کانپور سے پانڈونڈی
کی جانب چلے تہوڑی دور جاکر دشمن سے مقابلہ ہوا اور ایک ہی باڑ مین
اونکو بہگا دیا اوس روز وہانسے واپس اکر دوسرے روز جنرل نیل صاحب
اور جنرل ھیولاک صاحب نے بٹہور کی جانب کوچ کیا قریب دوپہر کے
فوج انگریزی دشمن کے قریب پہنچی فوج دشمن مین پلٹنین باغی نمبر ۳۱
اور ۴۲ اور ۷ اتہین دو سکر رسالہ ترکسوار و نین سے کئے تروپ
اور تیسرا رسالہ ابی ائین بھی تہا علاوہ انکے اور کئی پلٹنون کے سپاہی تہے
غرض کل فوج ناناصاحب کی چار ہزار سے زیادہ ہوگی اور اونہون نے
بٹہور کے متصل ایک مقام مضبوط مین مورچہ جمایا تہا سامنے اونکے بڑا
گنجان جنگل تہا اور ان نے شکر ادم قد سے اونچے کہڑے ہوتے تہے اور
توپخانہ کے گرد بلند مورچہ کہود کر بنالیا تہا اور بازوان پر ادہر اودہر
دیہات تہے جنرل صاحب نے اپنے توپخانہ کو ٹہیک دشمن کے سامنے
جماکے فیر کرنا شروع کیا فیر ہوتے ہی وہ سامنے سے دہنی مورچہ گاہ
مین گہس گئے مطلب اس سے اونکا یہہ تہا کہ فوج انگریزی قریب بڑہے اور
جسقدر فوج انگریزی قریب پہنچتی جاتی تہی اوسقدر گراپ اور گولیان

کی بارش بکثرت ہوتی جاتی ہی پورے بیرمنٹ تک طرفین سے توپخانہ چلتا رہا
مگر بعد ازان جبکہ جنرل صاحب نے دیکھا کہ دشمن پر کسی طرح کا اثر نہین ہوا اور
اوسکا توپخانہ بدستور چل رہا ہے تب اونہون نے مصمم ارادہ کیا کہ سنگینین
لیکر دشمن پر گھس پڑنا چاہیے زیادہ تر انتظار ضرور نہین ہے اسوقت
فوج انگریزی دشمن سے چھہ سو گز کے فاصلہ پر تھی جنرل صاحب کے حکم دیتے ہی
کل فوج انگریزی دفعتہً اگے بڑھی اور دشمن کے مورچہ کی دیوار تک پہنچی
دشمن ولمنسے دو گانو چھوڑکے پیچھے ہٹ گئے مدراس فیوزی لیر پلٹن
اونکے تعاقب مین چلی اور ۹۸ پلٹن بہاری توپخانہ دشمن پر جا پڑی توپخانہ
کی طرف حملہ کرتے وقت عجیب کیفیت تھی جسوقت گراپ کی بوچھار اتی تہی
معاً پلٹن لیٹ جاتی تھی اور ایک آن مین پھر اوٹھکر اگے کو دوڑتی تہی
پلٹن مذکور کے پہنچتے ہی دشمن اپنے توپخانہ کو چھوڑکر بہاگے اس کشتی
مین یہہ بخوبی ثابت ہوگیا کہ اس ملک کے ادمی خواہ کیسے ہی اونکا مقام
مضبوط ہو اور کتنی ہی فوج کثیر اور سامان جنگ اونکے پاس ہو کبہی چند
ولائتیون کا بہی مقابلہ نہین کرسکتے معاً اونکی شکل دیکھہ کے بہاگتے ہین
مدراس فیوزی لیرز دشمنونکا تعاقب کرتی ہوئی مورچہ گاہ دشمن سے

بہرے نکل گئی دشمن کے مورچہ گاہ سے پیچھے دوگانو تھے وہان دشمنون
نے ایک ساعت ٹھہیر کے لڑنے کا ارادہ کیا مگر تھوڑی لڑ کر کب اونکو ٹھہرنے
دیتی تھی گانو کے پیچھے شہور کا پل تھا وانسے پلٹن مذکور دشمنون کو مارتی
ہوئی پار ہوئی پل کے پار شہر کی جانب کل فوج انگریزی فراہم ہو گئی
دشمن کی فوج اب شکست کامل کھا کر بالکل متفرق اور پریشان ہو گئی
فوج انگریزی اس شدت دہوپ مین لڑتے لڑتے تہک گئی تہی اسواسطے
زیادہ تعاقب نکر سکی اور اوسی میدانمین جسکو اونہون نے جیت لیا تھا
خیمہ کیا اور رات بھر ارام لیکے صبح کو کانپور کی جانب واپس کوچ کیا
اوسی صبح جنرل ہیولاک صاحب نے یہہ حکم اپنی فوج کی اطلاع کے
واسطے مشتہر کیا بریگیڈیر جنرل حاکم فوج اپنی فوج کو کل کی فتح کی بابت
مبارکباد دیتے ہین دشمن کو ہزیمت کامل نصیب ہوئی اور اونکو ایک
ایسے مقام سے جو نہایت مستحکم جگہون ہندوستانمین سے گنی جاتی ہے
نکالدیا ڈہائی سو ادمی دشمن کے مجروح اور مقتول ہوئے دشمن کی
فوج مین بڑے بڑے چیدہ سپاہی تھے جو اگرہ اور فیض اباد مین فتح یاب ہوئے
تھے مگر ایک چیدہ گورہ سپاہیون شاہی کے سامنے جو باعث بیماری

اور تلوار کے بہت کم ہو گئے ہیں وہ صرف ایک گھنٹہ ٹہیر سکے خدا
کرے کہ دغا بازی اور سرکشی کی امیدیں اسطور پر ہمیشہ برباد ہوئی رہیں
جبکہ ہمکو ان مشکلات کی حالت میں فتوحات حاصل ہوتی ہیں تو خدا
جانے جب انگریزی فوج چین اور کیپ اور انگلستان سے اس ملک میں
کثرت سے پہنچ جاویگی اوسوقت تو کیا کچھہ ہم عوض لینگے اور کیا کیا
فتوحات حاصل ہونگیں اے گورہ سپاہیوں اوسوقت تمہاری محنتوں
اور جانفشانیوں اور تکلیفوں اور شجاعت کو تمہارے احسانمند ملک کے
ادمی کبہی نہ بہولینگے بلکہ مقر ہونگے کہ تم سلطنت انگلشیہ ہند کے
بڑے پایہ ہوا اور تمہارے باعث سے ایک بڑے خطرہ کے وقت میں
سلطنت مذکور کو قرار ہو گیا فقط

اب جنرل صاحب کی فوج نے تہوڑے عرصہ تک ارام لیا اونکو یہہ تہوڑا
سا ارام لینا ضرور تہا کیونکہ لکہنو کے خلاص کرنیکے واسطے اونکو سخت
تکالیف اوٹہانی تہیں ان ایاموں میں جو جنرل صاحب نے کانپور سے
اپنے گہر چہٹی لکہی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

لشکر کانپور مورخہ ۲۷ اگست سنہ ۱۸۵۷ع ایک زمانہ گذر گیا

که کوئی چھٹی تمہاری میرے پاس نہین پہنچی مجھے خیال ہے کہ جب مینے کلکتہ
چھوڑا اوسوقت سے کوئی خط تمہارا میرے پاس نہین ایا یہان مجھکو کام
کثرت سے ہے اور دم مارنیکی بھی فرصت نہین ہے مگر ادہا گھنٹہ مشکل
تمہارے واسطے چہین کر تمکو لکھتا ہون کہ مین اور ایچ خدا کی مہربانی
سے بخیریت ہے اور ابتک زندہ ہین نو لڑائیان مین دشمن کے ساتھ
لڑا اور ہر مرتبہ دشمن کو شکست کامل دی اور اوسکی ۲۴ توپین چہین
لین سر ہنری لارنس صاحب ۲ تاریخ جولای کو زخمی شدید ہوئے اور
چوتھی کو مر گئے فوج میرے پاس اتی جاتی ہے مگر مجھے خوف یہہ ہے کہ قبل
اسکے کہ مین اودہ مین داخل ہون محصورین لکھنو بنیجہ دشمنون مین گر جانے
یہہ لڑای اس موسم برشگال مین ایک بڑی سخت آفت ہے ہیضہ بھی
میرے بہادر انگلشیہ سپاہیون کو کھائین چلا جاتا ہے اس مقام مین
صرف تہوڑا سا ارام مین اپنی فوج کو دے سکا ہون دو مہینہ سے
مجھکو موت اور زندگی رعایا کا اختیار حاصل ہے تمام اضلاع مین قانون
جنگی رائج ہے خدا پر بھروسا اور امید رکھتا ہون کہ وہ مجھکو ہدایت
دے کہ اس اختیار کو مین انصاف کے ساتھ کام مین لاؤن جسے لینا دنیا مین

وہان ہر طرح سے امن ہے مگر ایک سطر بھی اوسکے پاس سے ہمارے پاس
نہین پہنچ سکتی کیونکہ ڈاک اضلاع مغربی کی بالکل بند ہے چونکو میرا پانی
فقط
جنرل ہیولاک صاحب کی لڑائیونکا احوال عجیب ہے
تب پچھلے احوال سے معلوم ہوگا کہ مابین ۱۲ تاریخ جولای اور ۷ تاریخ اگست کے
جنرل صاحب ممدوح نے تین سخت لڑائیان تو دواب مین جانب مشرق کانپور
لڑکر فتح کین اور تین نزدیک کانپور اور بٹھور کے اور چار اوده مین
دس لڑائیان ستائیس روز کے عرصہ مین لڑین اور طرفہ یہ ہے کہ ان
لڑائیون میں دشمن کی فوج بہ نسبت فوج انگریزی کے ایک جم غفیر کہنا چاہئے
اور موسم ایسا سخت تھا کہ کبھی کسیکو خیال نہ تھا کہ ولایتی سپاہی اس گرمی مین
اسقدر لڑسکین گے یہہ دس لڑائیان لڑکر یہہ چھوٹی سی شجاع فوج
انگریزی بہت کم ہوگئی تھی گولون اور گولیون اور تلوار اور گرمی اور ماندگی
اور شکاوت نے اس قابل فوج کو اور بھی قلیل کردیا تھا اب جنرل ہیولاک
صاحب گورنمنٹ سے بہی بار بار لکھا رتے تھے کہ مدد جلد بھیجو ۹ تاریخ اگست
کو جنرل صاحب کی فوج مین سے ستر ہ افسر اور ۲۶۴ گورہ سپاہی بیمار تھے
اور باقی جو بیمار نہ تھے وه اسقدر تھک گئے تھے کہ وہ قابل اوٹھانے

شدائد اور تکالیف لڑائی کے نتھے اب دونو جنرلون یعنی برگڈیر هیولاک
صاحب اور نیل صاحب کی آرزو قلبی یہہ تہی کہ کسیطور سے لکہنو کو خالی
کرین مگر اس امر کے واسطے فوج کافی نہ تھی یہہ دیکہہ کر دشمن کی ایک جماعت
کیتا اودہ کی جانب کنارہ گنگا پر جمع ہوئی اور اونہون نے کانپور سے بارہ
میل جانب شرق فتحپور کے قریب گنگا پار ہونا چاہا اور دوسری طرف سے
فوج کنٹنجنٹ گوالیار نے کالپی کی سمت سے کانپور کو دھمکایا اوسوقت
جنرل هیولاک صاحب نے جناب کمنڈر انچیف صاحب هند کو بذریعہ
تار برقی کهلا بهیجا کہ مین میدان مین صرف اٹھہ توپین لا سکتا ہون اور دشمن کے پاس
۲۹ یا ۳۰ توپین ہین اور پانچ هزار فوج باغی کے مقابل میری فوج صرف نو سو ہے
اگر مبادا ہم لڑائی ہار جاوین توپہ ضلع بالکل ہمارے ہاتھہ سے جاتا رہیگا
اصل مین جنرل صاحب سات سو آدمی سے زیادہ میدان مین نہین
لا سکتے تھے کیونکہ کچھہ تو آدمی بیمار تھے اور کچھہ حفاظت
چہاونی و اسباب وغیرہ پر تھے اسوقت خدا جانے جنرل صاحب کے
دل پر کیا گذرتی ہوگی خیال کرنیکی بات ہے کہ اونکے عقب مین جمنا پر
تو پانچ هزار فوج گوالیار کنٹنجنٹ بڑھی چلی آتی تھی اور اودہ مین کنارہ گنگ

پچیس ہزار کی جماعت مقیم تھی اور بارہ ہزار فوج جنرل صاحب کے باہین طرف
فرخ آباد میں تعداد بہ مقابلہ تھی ان ۳۰ ہزار کے مقابلہ پر کانپور میں کل سات سو آدمی
انگریزی تھے ۱۲ تاریخ اگست کو جنرل صاحب نے گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ فوج انگریزی جلد
مدد کو نہ آویگی تو میں کانپور خالی کرکے الہ آباد واپس چلا جاؤنگا میجر جنرل جیمس
اوٹرم صاحب جو ابھی فارس کی لڑائی سے فارغ ہو چکے تھے نواب گورنر جنرل کے حکم سے اضلاع
داناپور اور کانپور کی فوج کے حاکم اعلی مقرر ہوئے ۱۰ دین تاریخ اگست کو سر جیمس اوٹرم
صاحب اس حکومت کے لینے کے واسطے داناپور پہنچے اور اسی زمانہ میں سر کالن کیمبل صاحب
بہادر کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار افواج کمپنی و شاہی ہند کے مقرر ہوکر ولایت سے
ہند میں پہنچے دو مہینہ سے سر پاٹرک گرانٹ صاحب بصلاح و مشورہ نواب
گورنر جنرل کار سپہ سالاری کا انجام دیتے تھے سر کالن کیمبل صاحب
کے پہنچتے ہی سر پاٹرک گرانٹ صاحب اپنے عہدہ سپہ سالاری احاطہ مدراس
پر واپس تشریف لیگئے اور سر کالن کیمبل صاحب نے کلکتہ اور اوٹرم صاحب نے
داناپور سے مصروف تدبیر بھیجنے مدد کی جنرل ہیولاک صاحب اور نیل صاحب پاس
کی سر جیمس اوٹرم صاحب نے داناپور پہنچکر یہ تجویز کی کہ لکھنؤ کو سیدھا بنارس
کی راہ سے جونپور ہوتے ہوئے پہنچکر خلاص کرنا چاہئے مگر جب یہ معلوم ہوا

آیا اور ایک کہنڈر مین اقامت گزین ہوا یہان پندرہ روز بہ تنگی سختی سے
بسر ہوئے چند میرے پرانے شاگردون نے ہماری مدد کی میرا اسباب
لٹ گیا تہا اور کچہ نہ تہا جس سے خوراک یا اور ضروریات رفع ہوسکین علاوہ ان
تکالیف کے ہندوستانیون مین خبر مشہور تہی کہ ہر چار طرف سے باغی آ رہے
ہین اور عملداری سرکار کہین نہین رہی راجہ سابق نے بہی آثار بغاوت ظاہر کئے
اور ضلع مین اپنی عملداری کرنی شروع کی اب جو تردد ات میرے دل پر گذرتے
تہے اونکا بیان نہین ہوسکتا صرف خیال کر لینا چاہیے کہ کیا گذرتی ہوگی ہر ایک دم جو
آتا تہا دم واپسین معلوم ہوتا تہا میرے شہر مین لوٹ آنے کے چار پانچ روز بعد دو نوجوان
عیسائی جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے اور جو مجہے نہین معلوم کس طرف چلے گئے تہے میرے
پاس آئے اور کہا کہ ہمنے اگرچہ جانا چاہا مگر مقام گہر ... پر کہ بیس میل ہوگا پہنچکر خطرہ راہ کے
سبب آگے جانا مناسب نہ سمجہا اور اب ارادہ ہے کہ گنگا پار اوتر کر ... سنگہ
بابو کے پاس جا رہین چنانچہ مین نے کچہ نقد جو ایک دوست نے مجہے دیا تہا اونکو دیا
اور وے وہان کو راہی ہوئے اوسکے بعد دو زمیندار کہ جنکا مین اوپر ذکر کر آیا ہون
مجہے تلاش کرکے اپنے گانونکو لیگیا اور وہان مین جبتک کہ اوس شہر مین پہر سرکاری
قبضہ نہ ہوا رہا اگرچہ کمال بے چینی کے ساتہ اس عرصہ مین راجہ خارج شدہ اتنا

تاریخ بغاوت ھند

حصہ دوازدھم

محصورین لکھنو کے خلاص کرنیکی تیاریان

جبکہ سر جیمس اوٹرم صاحب بہادر الہ اباد سے کانپور کی جانب آتے تھے تو راستہ مین اونھون نے خبر پائی کہ ایک جماعت باغیون کی اودھ سے گنگا پار ہو کے دواب مین اگئی ہے اور کندن پٹی کے مقام پر جو مابین الہ اباد اور کانپور واقع ہے مقیم ہے اوسوقت صاحب ممدوح نے انکا منتشر کرنا مقدم جانا کیونکہ انکو منظور یہہ تھا کہ پھر باغی لوگ اس ضلع مین قدم نہ جما سکین نوین تاریخ سپتمبر کو سر جیمس اوٹرم صاحب نے ایک جماعت سو گورہ سپاھی پلٹن نمبر ۵ سے اور پچاس گورہ سپاھی پلٹن نمبر ۸۴ سے ھاتیون پر سوار کرا کے معدود ضرب توپ

اور خیمے وغیرہ باربرداری میجر ونسنٹ آیر صاحب کے باغیان مذکور
کی سرکوبی کے واسطے روانہ کی اور اس جماعت کے ہمراہ دو روز
کا کھانا بھی ساتھ دیا میجر ونسنٹ آیر صاحب وہی صاحب تھے جنھون
نے آرہ مین بڑی جوانمردی کے کام کئے تھے غرض یہہ چھوٹی
سی فوج دسوین تاریخ کی شام کو ہٹ گانو مین پہنچی اور اوسی روز
چالیس سوار بارھوین رسالے آیمن مین سے زیر حکم کپتان جانسن صاحب
انسے آن ملے میجر آیر صاحب نے تھوڑی دیر اپنی فوج کو آرام دیکے رات ہی
کو جو شب ماہتاب تھی کندن پتی کی طرف کوچ کیا جہان صبح ہوتے ہوتے
پہنچ گئے دشمن یہہ دیکھکر بہت سراسیمہ ہوگئے اور اپنی کشتیون کی طرف بھاگے
اور ارادہ کیا کہ پھر گنگا پار ہوجاوین مگر انگریزی فوج نے اونکو بھاگنے نہ دیا
تلوار اور بندوق اور رفل اور توپ کی اونپر اتنی مار پڑی کہ اونمین سے
شاید ایک بھی اوو دیکھو دیکھا انصاف سے تھوا دشمنون کی جماعت قریب
تین ہزار آدمیون کی تھی اگرچہ یہہ غول چندان بڑا نہ تھا مگر اگر کانپور اور
الہ اباد کے درمیان سد راہ ہوجاتے تو بعد اوسکے اطراف مین فتنہ پیدا
ہوجاتا جنرل ہیولاک صاحب نے اس فتح کی بابت اپنی چھٹی سرکاری مین یہہ

لکھا کہ اب مجھے اپنی خط وکتابت کے محفوظ ہونیکا یقین ہے والا ہکیم
اوده مین انگریزونکو جاتے تو امد رفت چٹھیات کی بالکل مسدود ہوجاتی اور
اگر دشمنون کی سرکوبی نہ ہوتی تو سرکشی پھر پہیلجاتی اور یقین ہے کہ تمام
دواب مین پھر فتنہ بیدار ہوجاتا کیونکہ تھوڑی جماعت باغیون کی پیش خیمہ
ایک بڑی فوج دشمن کا تھا فقط   بعد اس فتح کے
سر جیمس اوٹرم صاحب مع فوج کانپور کی جانب روان ہوئے اور
پندرہوین تاریخ ستمبر کو کانپور پہنچے اوس تاریخ تینو جنرل یعنی برگیڈیر
جنرل ہیولاک صاحب اور نیل صاحب اور سر جیمس اوٹرم صاحب کانپور
مین فراہم ہوگئے اس موقع پر سر جیمس اوٹرم صاحب سے ایک ایسا
کام نفس کشی کا بن آیا کہ ایسا بہت کم دیکھنے مین آیا ہے صاحب ممدوح حاکم
اعلی فوج اضلاع کانپور اور دانابور کے تھے اور اونکا درجہ جنرل
ہیولاک صاحب سے زیادہ تھا مگر اونکو معلوم تھا کہ جنرل ہیولاک
صاحب نے اس عرصہ قلیل مین کیا کیا کام بہادری کے کئے ہین اور
کن کن سختیون اور شجاعت کے کامون سے کانپور فتح کیا ہے لہذا انہون
نے چاہا کہ ہیولاک صاحب اختیار نہ لینا چاہئے اور وہی حاکم اعلی فوج

کے بنے رہین اور وہی لکھنو بھی خلاص کرین کیونکہ صاحب ممدوح لکھنو کے
خلاص کرنے کے واسطے اتنی تکالیف اوٹھا چکے ہین سولوین تاریخ کو
سر جیمس اوترم صاحب نے ایک حکم جاری کیا جسکا مضمون یہہ تھا
کہ آجکی تاریخ سے ہیولاک صاحب بریگیڈیر جنرل کے عہدہ سے عہدہ جلیلہ
میجر جنرل پر ممتاز ہوئے اور چونکہ انہون نے اس بڑی مہم کو اس
بہادری اور شجاعت کے ساتھہ شروع کیا ہے وہی اسکو ختم بھی کرینگے
اور سر جیمس اوترم صاحب گو حاکم اعلی ہین مگر اس مہم مین وہ میجر
جنرل ہیولاک صاحب کے زیر حکم کام کرینگے اور بطور چیف کمشنر
اونکے ہمراہ چلینگے اور جنگی امور مین کچھہ دخل ندینگے وہ میجر
جنرل ہیولاک صاحب کے زیر حکم بطور ایک والنٹیر کے لڑینگے جب تک
کہ محصورین لکھنو کی خلاصی نہین ہوتی اوس وقت تک سر جیمس اوترم
صاحب اختیارات جنگی میجر جنرل ہیولاک صاحب کے اوپر نہ لینگے حکم
مذکورہ سر جیمس اوترم صاحب کا بجنسہ ترجمہ یہہ ہے ———

ترجمہ حکم — محصورین لکھنو کے خلاص کرنیکا بڑا کام
میجر جنرل ہیولاک صاحب کے ذمہ سپرد ہوا ہے اور میجر جنرل سر

اور میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب   خیال کرتے ہین کہ یہہ عزت
اور نام خلاص کرانے لکھنو کا اونہی کو ملنا ضرور ہے کیونکہ اس شجاع اور
مشہور افسر نے اس امر کے حاصل کرنے مین بڑی بڑی محنتین اور
شجاعت کے کام کئے ہین میجر جنرل اوٹرم صاحب کو یقین ہے کہ اس
بڑے کام کا انتظام جنرل ھیولاک صاحب اور اونکی بہادر فوج سے جو
ابتک اس مطلب حاصل کرنیکے واسطے بڑی تزک اور شان سے لڑتی
اب بخوبی ہوگا اسواسطے میجر جنرل اوٹرم صاحب بلحاظ کارنمایان جو
جنرل ھیولاک صاحب اور اونکی دلیر فوج سے بن آئے بخوشی تمام
اس موقع پر اپنے درجہ افسری اعلی سے دست بردار ہوتے ہین اور
جنرل ھیولاک صاحب کے ھمراہ بطور حاکم ملکی یعنی چیف کمشنر اودہ چلینگے
اور نیز اونکے زیر حکم بطور والن ٹیئر لڑینگے جبکہ لکھنو خلاص ہو جائیگا
اوسوقت میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب سرداری کل فوج کو پھر
اپنے ہاتھہ مین لینگے ——— واقع مین سر جیمس اوٹرم صاحب
نے اس موقع پر اپنے نفس کا بڑا ضبط کیا ایسا بہت کم ہوتا ھے جنرل
ھیولاک صاحب اس حکم کو سنکر اوٹرم صاحب کے بڑے مشکور ہوئے

اور بیان کیا کہ یہہ کام بڑی عالی ھمتی اور فیاض دلی صاحب ممدوح کا ھے اور اپنی فوج کے نام اشتہار جاری کیا کہ مین اپنی بہادر فوج سے توقع رکہتا ہون کہ میدان جنگ مین اپنے دلیر اور شجاع چلن سے اس اعتبار اور اختیار کا انجام جو مجہکو دیا گیا ھے بخوبی تمام اونکی ٭ دونو جنرلون نے نواب امیر کبیر گورنر جنرل کشور ھند اور سر کالن کیمبل سپہ سالار ھند سے جو کلکتہ مین تہے مشورت چاھی کہ ھم اب لکہنو کی فتح کو تیار ہین جواب کی صلاح درباب اوسکے ہو اوس سے ھمین مطلع فرماوین اوٹرم صاحب نے بذریعہ تار برقی نواب گورنر جنرل سے پوچہا کہ خلاص کرنے محصورین لکہنو کے بعد قبضہ لکہنو کا قایم رکہنا ضرور ھے یا نہین اوسوقت نواب ممدوح نے جواب دیا کہ محصورین لکہنو کو بچانا اول بڑا کام ھے اونکو بچالو اور لکہنو کا قبضہ و تصرف انگریزی مین رہنا کچہہ بڑی بات نہین ھے اگر اب نہوسکے تو پہر جلد حاصل ھوسکتا ھے مین بالفعل تمہاری مدد کے واسطے اور فوج نہین بہیج سکتا جتنے کہ رزیڈنسی لکہنو مین محصور ہین سبکو بچالو اور بچا لینے کے بعد جیسی اپنی طاقت دیکہو ویسا کام کرو ٭ دونو جنرلون نے اس نصیحت نواب گورنر جنرل پر عمل کرنا چاہا اور خلاصی محصورین

لکھنو کے واسطے چلے جنرل ھیولاک صاحب کو پورے دو مہنہ کانپور
مین آئے ہوگئے تھے اور اونکو ایک ایک لمحہ کانپور مین ٹھہرنا دشوار گذر رہا
تہا مگر کیا کرین کہ لکھنو کے بچا لینے کے واسطے طاقت کافی نرکھتے تھے مگر اب
چونکہ مدد کافی پہنچ گئی تو جنرل ممدوح اپنے جی مین نہایت خوش ہوئے
فوج جو لکھنو کے خلاص کرنیکے واسطے چلی وہ یہہ تہی اور اسطور پر منقسم ہوئی

غول اول پیادگان

پانچوین پلٹن گورہ فیوزی لیرز۔ پلٹن شاہی گورہ نمبر ۸۴۔ اول مدراس
فیوزی لیئرز اور پلٹن گورہ نمبر ۶۴ مین سے چند تمن۔ یہہ غول زیرحکم برگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کیا گیا

غول دوم پیادگان

پلٹن شاہی پہاڑی نمبر ۷۸۔ پلٹن شاہی نمبر ۹۰۔ سکھہ پلٹن فیروز پوری
اس غول کے حاکم برگیڈیر ھیملٹن صاحب مقرر ہوئے

غول سوم توپخانہ

کپتان ماڈ صاحب کا توپخانہ۔ کپتان اولفرڈ صاحب کا توپخانہ۔ بروٹ میجر
آئر صاحب کا توپخانہ۔ غول توپخانہ کے افسر میجر کوپ صاحب مقرر کئے گئے

غول سواران

سواران وُولن ٹیر جنکو فوج کے دہنے بازو پر رہنے کا حکم ہوا اور
بلے اینن رسالہ سواران ہندوستانی کو باہین بازو پر رہنے کو حکم ملا
سواروں کی حکومت میجر بیرو صاحب کو ملی

طائفہ انجنیران یعنی گڈھ کپتانان

کپتان کروملن صاحب چیف انجنیر مقرر ہوئے اور لفٹننٹ لیونارڈ صاحب
اور لفٹننٹ جج صاحب الیسٹنٹ انجنیر اس کُل فوج کے
سردار اور حاکم اعلی میجر جنرل سر ہنری ہیولاک صاحب بہادر
۱۹ وین تاریخ ستمبر کو دونو جنرل فوج مذکورہ بالا کو ساتھہ لیکے گنگا پار
ہوئے اور اودہ مین داخل ہوئے فوج پار ہونیکے واسطے گڈہ کپتان کروملن
صاحب نے ایک پل کشتیونکا تیار کیا تہا اوس کنارہ گنگا پر کچہہ فوج
باغی فراہم تہی مگر اونہون نے فوج انگریزی کا برائے نام مقابلہ کیا اور جلد
منگلوار کی جانب بہاگ گئے۔ بہاری توپین اور سامان رسد و جنگ
وغیرہ بیسوین تاریخ ستمبر کو دریا پار ہوا۔ ۲۱ وین تاریخ کو فوج
انگریزی کا دشمنون سے پہر مقابلہ اور اونکو میدان جنگ سے ہزیمت
دیکر ہٹا دیا اور اونکی چار توپین چہین لین اس لڑائی مین خود سر جیمس

اوٹرم صاحب نے زیر حکم جنرل ھیولاک کے دشمنون پر حملہ کرکے یہہ فتح
حاصل کی اور اونکا تعاقب کیا اور بنی پل کو جو سائی ندی پر ہے دشمنون
کو توڑنے ندیا ۲۳ وین تاریخ فوج انگریزی پھر دشمن کے مقابلہ مین ائی
دشمن کی فوج دہنی طرف تو عالم باغ کے اندر تھی اور بیچمین اور بائین طرف
نیچی پہاڑیون پر قلعہ عالم باغ کے نزدیک واقع ہین عالم باغ لکھنو کے اتنا
نزدیک ہے کہ وہانسے توپون کی اواز لکھنو مین بخوبی پہنچ سکتی ہے اسواسطے جنرل
ھیولاک صاحب نے عالم باغ پہنچکر اپنی بڑی توپون کو چلایا تاکہ انگریزی محصورین
لکھنو کو خبر ہو جاوے کہ اونکی بچانے والی فوج آن پہنچی ہے فوج انگریزی کو
بہت دور تک سڑک کلان پر ٹھیک دشمن کے سامنے بڑھنا پڑا کیونکہ دونو طرف
دلدل کی زمین تھی اسواسطے اوسوقت بہت نقصان ہوا مگر جبکہ دونو طرف
کی زمین اچھی اگئی اور فوج انگریزی کو جگہہ ملی کہ داہنین اور بائین جاکر
دشمن کو گہیر کر حملہ کرے اوسوقت دشمن کے پیر اوکھڑ گئے اور فوج انگلشیہ
کو فتح کامل ملی دشمنونکا انگریزی بہاری توپون سے بہت نقصان ہوا
۲۴ وین تاریخ سپتمبر کو ھیولاک صاحب نے اپنی فوج کو ارام دیا
اخر کو پچیسوین تاریخ سپتمبر یعنی وہ دن اہا جس روز کہ محصورین

لکہنو کے واسطے مدد پہنچی اور فوج ظفر موج انگریزی جسکا بیچارے محصورین لکہنو کو اتنی مدت سے انتظار شدید تہا اونکی مدد اور حمایت کو پہنچ گئی اور انکو تشنہ خون کے پنجون سے بہت موقع پر بچایا اگر اب فوج انگریزی کے لکہنو پہنچنے مین دیر ہوتی تو قریب تہا کہ نہ تو رزیڈنسی کا نشان رہتا اور نہ اونکا جو اوسمین محصور تہے

محصورین لکہنو کی خلاصی کے واسطے انگریزی فوج کا پہنچنا

پچیسوین تاریخ ستمبر کو علی الصباح جنرل ہیولاک صاحب نے کل بہیڑ اور خیمے وغیرہ عالم باغ مین چہوڑے اور خود فوج کو لیکر لکہنو کی طرف چلے غول اول نے جسکے ہمراہ سر جیمس اوترم صاحب لڑتے جاتے تہے دشمن کو بے شکست دیکر باغات سے باہر نکال دیا اور اور غولون نے اس غول کی مدد کی چارباغ کے پل سے رزیڈنسی کے مکان تک دو میل کا فاصلہ تہا اور اس راستہ مین دشمن نے جگہہ جگہہ خندقین کہودی تہین مورچے لگائے تہے اور بیچ بیچ مین ایسے ایسے مکانات محفوظ اور پناہ کے تہے جنکے اندر بیٹہکے دشمن بخوبی لڑ سکتے تہے اس سمت مین راستہ بہت دشوار گذار تہا اسواسطے جنرل ہیولاک صاحب نے تجویز کی کہ چارباغ کی ندی کے بائین جانب کو جو چہوٹی سی

سے رک گئی تھے اوس راستہ سے چلنا چاہئے چنانچہ اوسی راستہ مین چلتے چلتے
چھتر باغ کے مقابلہ پر فوج انگریزی جا پہنچی جہان کہ دشمن نے دو توپین لگا رکھی
تہین اون توپون نے فوج انگریزی پر بڑی غضبناک اگ برسائی فوج انگریزی
کو اس اگ مین سے ایک پل پار کرنا تھا مگر بعد پار ہونیکے اونکو محلات فرید بخش
کے سبب سے بہت پناہ ملی شام ہوتی جاتی تہی ایک دفعہ یہہ مشورہ ہوا کہ فوج
انگریزی رات کو فرید بخش کے مکانات مین قیام کرے + مگر جنرل ھیولاک
صاحب کو اتنا صبر نہ تہا کہ رزیڈنسی لکہنو کو ایک اور شب دشمنونکے ہاتہہ مین
چھوڑین اونہون نے فی الفور اپنے اعتباری پہاڑیونکو اور سکہونکو حکم دیا
کہ تم اگے بڑھو اور شہر کی گلیون مین دشمن کا مقابلہ کرتے چلو یہہ وقت بڑی
مشکل کا تہا دشمن بہی لکہنو کے کوچون مین فوج انگریزی سے دل کہول کہول کے
لڑے اور ایک ایک انچ زمین کو بڑی مشکل سے چھوڑا مگر اخر کو ہر جگہہ اونکو
شکست ہوئی اور فوج انگلشیہ کو فتح اوسی رات جنرل ھیولاک صاحب
اور اوٹرم صاحب رزیڈنسی مین پہنچ گئے اور جنرل انگلس صاحب
سے ہاتہہ ملایا تمام بیچارے افت زدہ جو رزیڈنسی مین محصور تہے کیا بیمار
اور کیا زخمی اور افسر اور سپاہی اور عورت اور بچے سب اوٹھکر اپنے

خلاص کرنے والون کے گرد آئے اوسوقت جو اونکو خوشی تھی اوسکا
بیان نہین ہوسکتا اور اس امر کا قیاس وہی کر سکتے ہین جنہون نے کبھی
ایسی سخت مصیبت اوٹھائی ہو بیچہ دن تمام محصورین کو بڑے انتظار
او ربیقراری مین گذرا تھا اگرچہ جانتے تھے کہ فوج انگریزی آن پہنچی ہے
مگر اتنی طاقت نہ رکھتے تھے کہ باہر نکل کے اپنی فوج سے جا ملین مگر جب کہ
اونہون نے اپنی فوج کو لکھنو کے کوچونمین لڑتے ہوئے دیکھا اوسوقت
اونکی خوشی کا کچھہ انتہا نہ تھا ایک افسر جو محاصرہ مین شامل تھے اسطور
پر لکھتے ہین جبکہ ھمنے ایک مرتبہ اپنے حامیونکو اپنی انکھہ سے دیکھہ لیا۔
تب تو اونکی بابت ھمارے سب شک اور انکار جاتے رہے اور محصورین
جو ایک مدت فکر او رتردد مین بند تھے اب اسقدر خوشی سے چیخ مارتے تھے
کہ کان بھرے ہوئے جاتے تھے ھر مورچہ اور خندق اور توپخانہ سے
جہان جہان چند بہادر ادمی مقیم تھے چیخین مار رہے تھے ھسپتال
سے بھی بہتیرے زخمی اور بیمار اوس لحظ اپنی لکالیف کو بہولکے باھر کر
ائے ، وہ لحظہ خوشی کبھی ھم نہ بہولین گے بیلی گارد کا دروازہ جو
گولون سے چہلنی ہوگیا تہا اور ٹوٹ گیا تہا اور جسکو اندر سے مٹی بھر

پھر پھر بند کر دیا تھا اب کھولا گیا مگر اوسکے کھولنے مین باعث مٹی سرکانیکے دیر
لگی جنرل ھیولاک صاحب اور جنرل اوٹرم صاحب معہ چند افسرون اوپر سپاہیون
کے صفین کی راہ سے اندر آے جب دروازہ کھلا اوسوقت سب گورہ سپاہی
اندر گھسے اگرچہ وہ گرمی مین تھکے ہوئے اور خاک الود تھے مگر تاہم اونکے چہرون
او محصورین کے چہرون مین بڑا فرق پایا جاتا تھا پہاڑی پلٹن جسوقت بیلی گارد
کے اندر گھسی اوسوقت وہ لوگ ھر متنفس سے جو اونکے پاس ھوکر گذرتا
تھا پوچھتے تھے کہ کیا تم بھی محصورین مین سے ہو خدا تمکو برکت دے
ھمکو خیال تھا کہ ہم صرف تمہاری ھڈیان یہان پڑی پاوینگے جبکہ یہہ
شجاع پلٹن ڈاکتر فیرر صاحب کے مکان کے سامنے پہنچی وہان ایک عجیب
تماشہ ہوا جس کو دیکھکر خواہ نخواہ انکھونمین انسو اتے تھے اور دل کانپتا
تھا ڈاکتر صاحب ممدوح کے مکان کے باہر برامدہ مین تمام میمین اور بچے
پہاڑی گورون کے انتظار مین کھڑے تھے جسوقت یہہ دلیر گورے اونکے
قریب پہنچے تو اوسوقت مبارکباد کا ایک بڑا شور ہوا اور پہاڑیون
نے میمون کی طرف دوڑکر اونسے نہایت گرمجوشی کے ساتھہ ہاتھہ
ملاے اور اونکی گودون سے بچونکو لیکر اپنے گلون سے لگایا اور بہت پیار کیا

بچونکو ہاتون ہاتہہ ایک سپاہی دوسرے کو گلے لگانے اور پیار کرنیکے واسطے دیتا تہا جب یہہ سب خوشیان ہوچکین اوسوقت فتحمند لوگ ابسمین اپنے نقصان کا رنج کرنے لگے اور جو جو اونکے ساتہی لڑای مین مقتول اور مجروح ہوئے اونکے استفسار مین مشغول ہوئے اوس شام کو جو لکہنو کی رزیڈنسی مین احوال گذرا اوسکا بیان بالکل غیر ممکن ہے بیچارے محصورین لکہنو ایکسو تیرہ دن تک بند تھے اور کہین سے کچہہ خبر اونکو نہین ملی تہی سبکے رشتہ وار اور دوست مختلف مقامون مین تہے جنکی اونہون نے ابتک کوئی خبر نہ سنی تہی اونکے احوال دریافت کرنے مین ادہر اودہر دوڑے پہرتے تھے بہتونکے بہائی اور دوست اور رشتہ دار اس فوج خلاص کرانے والی مین تھے جنکو وہ تلاش کرتے پہرتے تہے ہر شخص اخبارات دہلی اور اگرہ اور کلکتہ اور انگلستان کے سننے کا مشتاق تہا جبکہ جنرل ہیولاک صاحب نے اس روز کے احوال کی سرکار کو رپورٹ کی تو اونہون نے لکہا کہ ہمین لکہنو کی جانب بڑہنے مین دشمنونسے لکہنو کے کوچونمین جہان کہ ہر بخته گہر اونکے واسطے گویا ایک قلعہ تہا سخت مقابلہ کرنا پڑا اور مجہے اپنی فتوحات پر بڑا تعجب اتا ہے کیونکہ اس کام کے حاصل کرنیکے واسطے دس ہزار فوج

سے کم و رکار نہ تھی ؛ انگریزی فوج کو فتح تو ضرور ہوئی مگر اوسکی
عیوض کئین نقصان بھی بہت ھوا سر جیمس اوٹرم صاحب کے بازو پر زخم
لگا مگر یہہ زخم اونکی ہمت اور عزم کو کم نکر سکا اگرچہ خون کے نکلنے سے
کمزور اور ناتوان ہوگئے تھے مگر انجام لڑائی تک وہ اپنے گھوڑے
پر سوار رہے اور خاص رزیڈنسی کے دروازہ پر پہنچکر گھوڑے پر سے اوترے
سب مین بڑا نقصان انگریزی یہہ ہوا کہ برگڈیر جنرل نیل صاحب جو کہ
تیسری جون سے اج کے دن تک برابر شہرون بنارس اور الہ اباد اور
کانپور اور لکھنو مین دشمنون کے ساتھہ نہایت دلیری اور شجاعت سے
لڑتے رہے اس روز میدان جنگ مین مارے گئے سولہ برس کی
عمر سے اونہون نے اپنے گھر آنر شائر کو چھوڑکر سرکار انگلشیہ کی خدمت گذاری
تیس برس تک اس خوبی اور جوانمردی کے ساتھہ کی کہ جیسا حق ہوتا ہے
علاوہ اس نقصان عظیم کے اور اور جوانمرد افسر انگریزی بھی جنہون نے
اج کے روز بڑی بڑی بہادریان میدان مین دکھلائین کام آئے صرف
پلٹن پہاڑی نمبر ۲ مین دس افسر زخمی اور مقتول ہوئے اس سے اس روز
کی لڑائی کا حال قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کتنی سخت ہوئی ہوگی ؛ کل نقصان

فوج انگریزی مین سے آج کے روز اس حساب سے ہوا کہ ایکسوا ونیس ۱۱۹ افسر
اورگورہ سپاہی تو مارے گئے اور تین سوا ونتالیس ۳۳۹ مجروح ہوئے
اور ستتر کا احوال معلوم نہین ہوا جنکی بابت جنرل ھیولاک صاحب نے
لکھا کہ مجھے خوف ہے کہ انمین سے اکثر بیرحم دشمن کے ہاتہو نمین پڑے ۔
اسطور پر اس قلیل فوج انگریزی سے پانسو آدمی ایک روز مین گھٹ
گئے اکثر افسر اور سپاہی زخمیون مین سے بہی مرگئے ۔ اس روز شام
کو یعنی پچیسوین تاریخ سپٹمبر کو رزیڈنسی لکھنو مین پہنچکر سرجیمس اوترم
صاحب نے حکومت اعلی میجر جنرل ھیولاک صاحب سے لی جو کہ اب حاکم
دویم اونکے نیچے ہوگئے نیچے لکھ تمام دن بطور روڈ ولن ٹیر سپاہی کے
میجر جنرل سرجیمس اوٹرم صاحب لڑے تھے یہان اس قضیہ دلچسپ
کو ھم ختم کرتے ھین یہہ اخیر لڑائی تہی جو کہ جنرل ھیولاک صاحب نے
بطور خود اپنی حکومت سے لڑی اگے اونہون نے پیشتر اپنی وفات
کے کیا کیا کام کئے اور محصورین لکھنو پر کیا کیا مصیبتین اور تکلیفین گذرین
اور کیونکر اور کسنے اونکو اخیر کو خلاص کیا یہہ سب احوال ھم صفحات ائندہ
مین درج کرینگے ـــــــ

محاصرہ لکھنو کی تیاریان

پچھلے حصون بغاوت ہند مین ہم مفصل احوال سرکشی لکھنو اور اوسکے متعلقات کا لکھہ چکے ہین اب محاصرہ لکھنو کی کیفیت باقی ہے اوسکو اب ہم شروع کرتے ہین اور یہہ احوال ہمنے جناب فیضماب مارتن رچرڈ گبنس صاحب بہادر کی کتاب خاص سے اکثر ترجمہ کیا ہے جو اوس زمانہ مین فنینشل کمشنر اوودہ کے تہے اور اب حاکم عدالت عالیہ صدر نظامت اضلاع شمالی و مغربی کے ہین + متواتر اور پے ہم اخبار سرکشی جو مختلف ضلعون اوودہ سے ہر روزہ اور ہر گہنٹہ آنے شروع ہوئے اس سے سر ہنری لارنس صاحب کو بہت تردد اور اضطراب پیدا ہوا یہہ خبرین سرکشی کی یا تو اون سے معلوم ہوتی تہین جو کہ ضلع سے بہاگ کر اور بچکر لکھنو مین پہنچتے تھے یا ڈاک مسدود ہو جانیسے معلوم ہو جاتا تھا اگرچہ ارادہ سر ہنری لارنس صاحب کا ریذنسی کے مکان کو محفوظ اور مستحکم رکہنے کا تہا مگر راے اونکی یہہ تھی کہ مکان مچھی بھون کو بناہ گاہ بنانا چاہئے اور مورچے وغیرہ وہین قایم کئے جائین چنانچہ اٹھوین تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو اونہون نے فرمایا کہ سب صاحب معہ اپنے قبائل مچھی بھون مین جاکر قیام پذیر ہون

بہت افسر اس رائے کے خلاف تھے چنانچہ اسکے فیصلہ اور مشورہ کے واسطے
ایک کونسل جنگی فراہم ہوئی جسمین اکثر افسر جنگی اور ملکی موجود تھے چند سوالات
تیار کئے گئے اور ہر افسر سے اونکے جوابات لکھے ہوئے طلب کئے گئے دو اون
مین سے بڑے سوال یہہ تھے اول یہہ کہ دونو مکانات یعنی مچھی بھون اور
رزیڈنسی کو اپنا جاے پناہ مقرر کرکے مستحکم کیا جاوے یا اونمین
سے صرف ایک کو اور دوم یہہ کہ حملہ میمون کو بیبیان بہیجدین یا کہ کشتیون
مین سوار کراکے الہ اباد کی جانب روانہ کرین اگرچہ سب افسرون کے جوابات
تو معلوم نہین مگر کپتان فلتن اور لفٹننٹ انیڈرسن صاحب کے جوابات
مضبوط اور معقول تھے ان دونو افسرون نے بیان کیا کہ مچھی بھون مضبوط
مکان نہین ہے اوسکو چھوڑ دینا چاہئے اور رزیڈنسی کو اپنا اور اپنی فوج
کا مسکن قرار دیکے اوسکو مستحکم اور مضبوط کرنا لازم ہے کپتان فلتن صاحب
نے اپنی راے لکھی کہ مچھی بھون قابل بود باش نہین ہے اور اوسکی
دیوارین توپخانہ کا مقابلہ نکر سکین گی اور اوسکے نیچے جو بڑی بڑی پختہ
موریان بنی ہین وہ دشمن کے واسطے بہت عمدہ سرنگین ہونگین
ڈاکٹر فیرر صاحب نے لکھا کہ مچھی بھون مین بیماری کی کثرت ہے کیونکہ

مکانات اوسمین بہت تنگ ہین اور اگر اسمین ادمیونکی اور بھی کثرت ہوگی
تو عجب نہین کہ کوئی قسم کی بیماری وبائی پہیل جاوے جناب
گنبس صاحب کی بہی راے مطابق کپتان فلتن صاحب کے ہوئی
اور دوسرے سوال کے جواب مین سبہون نے یہہ کہا کہ اب میمونکا بہیجنا
کسی جگہہ مناسب نہین ہے راستہ ہر چہار طرف بند ہوگیا اوس روز
سر ہنری لارنس صاحب بہت کمزور تھے اسی وجہہ سے کوئی فیصلہ اخیر نہوا
اتنا تو ہوا کہ اونکا اعتبار مچہی بہون پر اتنا نرہا جتنا کہ بیشتر تہا مگر پہر بہی انکی
راے قطعی چہوڑ دینے مچہی بہون کی نہ تہی اگرچہ اونہون نے رزیڈنسی کو
قیامگاہ فوج وغیرہ قرار دیا مگر ارادہ کیا کہ مچہی بہون کو بہی جب تک ممکن
ہو نہ چہوڑنا چاہئے چند روز بعد بہت سا سامان جنگ اور رسد مثلا
بارود وگولہ اور خوراک اور شراب اور بہاری توپین وغیرہ مچہی بہون سے
رزیڈنسی کے مکانمین لا رکہا گیا مگر پہر بہی بہت سا سامان وہان بہی اور
بعض اوقات رزیڈنسی سے توپین مچہی بہون کو پہر واپس بہیجی گئین اس سے
یہہ ظاہر معلوم ہوتا تہا کہ سر ہنری لارنس صاحب کے نزدیک مچہی بہون بہت
مستحکم مکان ہے اور وہ اوسکو بہی حتی المقدور اپنے قبضہ مین رکہا چاہتے

رکھا جاتا ہے ۔ نویں جون ۱۸۵۷ء سر ہنری لارنس صاحب کی تندرستی میں بہت فرق آگیا اسقدر ضعیف اور ناتوان ہوگئے کہ ڈاکٹروں نے بیان کیا کہ صاحب ممدوح کو کام کرنا نہ چاہئے ۔ چنانچہ صاحب ممدوح کے حکم سے اجراے کاروبار کے واسطے ایک کونسل مقرر ہوئی جسمیں مسٹر اومانی صاحب جوڈیشل کمشنر اودہ اور میجر بینکس صاحب اور کرنل انگلس صاحب اور چیف انجنیر میجر اینڈرسن صاحب شامل ہوئے اور

میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب

اور جناب گبنس صاحب اس کونسل کے جلسے مقرر ہوئے اول کام اس
کونسل مین درباب ایک چھٹی سرہیو ولیر صاحب جنرل کانپور کے پیش ہوا۔
چھٹی مذکور کو جنرل صاحب ممدوح نے ایک صوبہ دار پلٹن اول ہندوستانی
پیادگان کے ہاتھ لکھنؤ بھیجا تھا اوس چھٹی مین لکھا تھا کہ تمام فوج ہندوستانی
نے نانا سے شامل ہوکر ۶ تاریخ کو مجھپر حملہ کیا اور بھاری توپین مورچہ انگریزی
پر لگا دین ہین چنانچہ اسکے واسطے اونھون نے درخواست مدد کی چاہی تھی ظاہر
تھا کہ اب لکھنؤ سے مدد جانی غیر ممکن تھی ایک آدمی بھی مچھی بھون یا ریذیڈنسی سے
کانپور کو نہین بھیج سکتے تھے اور گورہ سپاہی جو چھاونی مین ہندوستانی سپاہ
کی حفاظت نگرانی کے واسطے مقرر ہوے تھے اونکو وہانسے نہین ہٹا سکتے تھے
چنانچہ جلسہ مذکور مین سب کی راے یہی ہوئی کہ لکھنؤ سے کانپور کے واسطے
کچھ بھی مدد نہین بھیج سکتے جنرل ولیر صاحب نے صوبہ دار کو ایک ہزار روپیہ
انعام دینے کا اقرار کیا تھا چنانچہ روپیہ مذکور اوسکو دیا گیا بعد لینے روپیہ کے
وہ اپنے گھر چلا گیا ایک کمپنی نوین پلٹن پیادگان اودہ مین سے زیر حکم
لفٹننٹ ویین صاحب مچھی بھون مین مقیم تھی اسی پلٹن کے آدمیون نے چند
روز ہوے کہ بیچارے شاہجہان کے فراریون کو قتل کیا تھا اس کمپنی نے

بھی کچھہ علامات بغاوت ظاہر کین چنانچہ کونسل مین اس امر کی صلاح ہوئی
کہ انکے ھتیار رہین لئے جاوین کرنل انگلس صاحب اور میجر انڈرسن صاحب
کی راے اس امر کے بالکل خلاف تہی مگر غلبہ راے اسیطرف ہوا کہ اونکے
ھتیار رہین لئے جاوین چنانچہ اوسی روز اونکے ھتیار لے لئے گئے اور اونکو
گھر چلے جانیکی رخصت ہوی اونہون نے کچہہ مقابلہ نکیا جناب گبنس صاحب نے
اس موقع پر صاحبان کونسل کے روبرو کہا کہ چہاونی مین جو ہندوستانی سپاہی
ہین اونکے بہی ھتیار رہین لینے چاہئین مگر اس امر مین سبکی صلاح کا اتفاق
نہوا مگر ایک اور طور پر اس بات کی تعمیل ہوئی دسوین تاریخ جون کونسل سے
افسران ہندوستانی سپاہیون کے نام حکم جاری ہوا کہ وہ پریٹ پر سب
ہندوستانی فوج کو جمع کرین اور حکم سناوین کہ سرکار انگریزی کا ارادہ ہے
کہ فوج ہندوستانی نومبر مہینہ تک کی رخصت لیکر اپنے اپنے وطن کو جاوے
مگر دوسرے روز کرنل ھالفرڈ صاحب نے جواب بہیجا کہ ہندوستانی سپاہی
چہٹی لینا قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ اس حکم سے انگریزی افسر ہندوستانی
فوج کے بھی ناراض ھین اونکو ابھی تک اپنے باقی ماندہ آدمیون پر اعتبار
تھا چنانچہ ایک افسر کونسل مین خود آئے اور بیان کیا کہ ہندوستانی

سپاہی بیان کرتے ہیں کہ حق نمک حلالی یہی ہے کہ ہم وقت ضرورت میں
سرکار کی مدد کرین کونسل مین یہی بات قرار پای اور رای مستحکم ہی
ہوئی کہ افسرون کو حکم دیا جاوے کہ وہ اپنے سپاہیون کو سمجہا کر
اس حکم کی تعمیل جلد کرا دین چنانچہ گیارہوین تاریخ کی رات کو اس حکم کو جناب
گنس صاحب نے لکھکر افسرون پاس بہیجدیا اور صبح بارھوین تاریخ
کو اس حکم کی اطلاع فوج ہندوستانی کو دی گئی جبکہ ہندوستانی آدمیون
خوب جان لیا کہ سرکار کا ارادہ مستحکم ہے کہ اونکو رخصت کرین تب اونہون
نے بہی قبول کیا اور اپنے اپنے ہتیار اونہون نے دینے شروع کئے تمام
ساتوان رسالہ ہتیار دیکر چلا گیا مگر اوسکے ہندوستانی افسر رہگئے سب تلنگہ
سپاہی بہی ہتیار دیکر رخصت ہوے مگر ساڑہے تین سو سپاہی نہ گئے اور
سرکار انگریزی کے ساتہہ رہنے کا اونہون نے ازراہ مستحکم کیا اور نمک
حلالی مین ثابت قدم ظاہر ہوئے اونمین سے ایکسو اسی تلنگے تو پلٹن نمبر ۱۳
مین سے اور اڑتالیس آدمی پلٹن نمبر ۷۱ مین سے تھے ان سپاہیون مین
سے اکثر سکھہ بہت تھے رسالہ کے سب گہوڑون کو رزیڈنسی کے قریب
لاکر باندہ دیا اور سب ہتیار رزیڈنسی کے اندر جمع کئے گئے۔ اسطور پر

باقیماندہ فوج ہندوستانی سے ہتیار لے لینا بہت خوب ہوا و الا بڑے
خوف کا مقام تھا - میجر گال صاحب جو دوسرے رسالہ اودہ کے حاکم تھے
وہ احاطہ مدراس سے علاقہ رکھتے تھے اور اونکے رسالہ مین سب ادمی
ہندوستانی تھے اسواسطے سر ہنری لارنس صاحب نے یہہ خیال کرکے کہ رسالہ کے
ادمی صاحب موصوف سے کچہہ محبت نہین رکہتے اور اونکے اختیار مین چندان
نہین ہین اونکو حکومت رسالہ مذکور سے برخاست کرکے اپنے مشیرون مین داخل
کیا مگر گال صاحب اس امر سے چندان خوش نہوے اونہون نے کرنل انگلس
صاحب کو سمجہا کر یہہ بات پیش کرائی کہ مین الہ اباد کو اعذات سرکاری کو
لیجاون چنانچہ یہہ بات کونسل نے قبول کی اور میجر گال صاحب نے چند
ادمیون کو اپنے رسالہ مین سے ساتھہ لیجانیکے واسطے پسند کیا اور اونکو
ساتہہ لیکر وہ گیارہوین تاریخ کی رات کو لکہنو سے روانہ ہوے اونہون نے
ارادہ کیا تہا کہ بڑے بڑے شہرون کو بچا کر جانا چاہیے اور رات کو
کہلے ہوے میدانمین ٹہیرنا چاہئے گرمی کی اون دنون مین بڑی شدت تہی
جبکہ وہ راستے بریلی کے قریب پہنچے تو اونہون نے شہر کے اندر جانا چاہا
اور وہان جاکر سرائے مین قیام کیا میجر صاحب ممدوح بہیس بدلین

بدلے ہوئے تھے یعنی ہندوستانی لباس پہنے ہوئے تھے مگر سرا کی بڑھیا
عورت نے اونکو پہچان لیا اور دغا دیکر اونکو ظاہر کر دیا بعض کہتے ھین کہ جو
سوار اونکے ھمراہ تھے اونہون نے اونکو دغا دی اوسوقت ایک گروہ باغیون
کا راستے بریلی سے گذرتا تھا جسوقت اونکو میجر گال صاحب کے آنے کی خبر
ملی وہ معہ اور بدمعاشون شہر کے سراے پر چڑھ آئے اور میجر صاحب
کو گھیر لیا اب بچنا امر محال تھا ایک سوار اونکے ھمراھیون مین سے جو واپس
ایا اوسنے بیان کیا کہ میجر گال صاحب نے دو فیر اپنے تنچہ سے باغیون کی طرف
کیئے اور پھر اپنے سر مین گولی مار کے خود مر گئے — بارھوین تاریخ جولائی
کو سر ھنری لارنس صاحب کا مزاج بحالت اصلی معلوم ہوا اور اونہون نے
کاروبار حکومت پھر اپنے ہاتھہ مین لیا اور کونسل موقوف ہوئی حسب فرمانے
سر ھنری لارنس صاحب کے جناب گبنس صاحب کے ذمہ اخبارات
بھیجنے اور منگانے کا کام سپرد ہوا بہت ضرور تھا کہ سر ھیولاک صاحب
سے خبر ملے اور بنارس اور الہ اباد اور اگرہ وغیرہ کو اخبارات بھیجے جاوین
اور خاص اودہ کے ضلع کا احوال معلوم ہو کہ باغی لوگ اس نواح مین
کیا کرتے ھین جب تک کہ صاحبان انگریز رزیڈنسی مین محصور نہ ہو گئے

اوسوقت تک یہہ سلسلہ رسل رسانی بخوبی جاری رہا قوم پاسی مین سے
اکثر ہرکارہ نوکر رکہے گئے یہہ ایک قوم ہے جو کہ رام نگر وسمیری کے نواح مین
رہتی ہے یہہ مقام بیس میل لکہنو سے شمال مشرق کی جانب واقع ہے یہہ
ادمی صاحب عزم اور معتبر گنے جاتے ہین بیس ادمی اس قوم مین سے جناب گبنس
صاحب کے مکان کے احاطہ مین مقیم کئے گئے اور بہی ادمی اس قوم مین سے بلائے
گئے اور بعض پنشنداران بہی اس مطلب کے واسطے نوکر رکہے گئے ان
ادمیون مین سے ہر روزہ مختلف جگہہ چہٹیات لیکر بہیجے جاتے تہے اگرچہ
کانپور مین دشمن انگریزی قاصد کے نہایت نگران رہتے تہے مگر کچھہ لوگ
گنگا پار ہوکے چہٹیات سر ہنری لارنس صاحب کو خاص کانپور مین کی مورچہ گاہ
انگریزی مین لیجا کر جواب لاتے تہے الہ اباد اور بنارس سے بہی جوابات آگئے
خاص اوده کے ضلع کے اخبار کے واسطے اور اور لوگون نے بہی سرکار
کی مدد کی مرزا حیدر جو بہو بیگم کی اولاد مین سے ہین اور فیض اباد مین جنکے
اقارب رہتے تہے اونہون نے ہر روزہ وہانکا احوال مفصل لکہوا کر
جناب گبنس صاحب کی خدمت بہیجا جناب راجہ مان سنگہ صاحب کا بہی ادمی
حاضر رہا اور فوج باغی کی خبرین دیتا رہا گوری شنکر زمیندار مورا وَن کے معتمد

نے علی ہٰذا القیاس اخبارات کے بھیجانے مین کوتاہی نہین کی علاوہ ازین
بہت سے سرکاری نوکر جو مختلف جگہون مین پوشیدہ تھے احوالات لکھکر بھیجا کرتے
تھے ابھی تک چند باھر کے علاقجات بھی قبضہ انگریزی مین تھے جہان سے خبرین
ملا کرتی تھین جبکہ باغیون کے نزدیک انکی خبر آنے لگی تو حسب ایما جناب
گبنس صاحب سوار گشت کے واسطے بیس ۲۰ میل کے فاصلہ پر خبر
لانیکے واسطے بھیجے جاتے تھے کپتان میکلین صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۱ نے
بھی چند جاسوس نوکر رکھے تھے جو کہ اکثر معتمد خبرین لاتے تھے جو ہر روز
وہ گبنس صاحب کے پاس بھیجا کرتے تھے باھر شہر مین مختلف خبرین
متوحش اور بیہودہ اوڑتی تھین لوگ اوڑاتے تھے کہ دشمن اب چھاونی
کے نزدیک آن پہنچا اوسوقت فوج دشمن تین میل کے فاصلہ پر تھی مگر
جھوٹ مین سے سچ بخوبی نکال لیا جا سکتا تھا کرنل گولڈنی صاحب کا سائیس
سلطانپور سے جناب گبنس صاحب پاس آیا اور اظہار کیا کہ اوسکے
آقا کے سب بچے تحقیقاً مارے گئے اور اوسنے اونکی لاشون کو اپنی آنکھون سے
دیکھا اوسوقت ایک چھٹی کرنل گولڈنی صاحب کی میم کے پاس سے آئی
اوس سے معلوم ہوا کہ سب بچے امیٹھی مین محفوظ ہین اخبار کے کارخانہ کے

تین بجے اور صاحب جناب گبنس صاحب کے اسسٹنٹ تھے کپتان ہاس
صاحب اور کپتان وسٹن صاحب اور لفٹننٹ لسٹر صاحب ان صاحبون
کی مدد سے صاحب ممدوح قاصدون کے بیان کو ترجمہ کرتے تھے اور
پھر اوسپر اپنی راے لکھکر سر ہنری لارنس صاحب کی خدمت مین
روانہ کردیا کرتے تھے اسطور پر باغیون کا احوال بخوبی معلوم ہوتا رہتا تھا
۲۸ تاریخ جون کو گبنس صاحب سر ہنری لارنس صاحب پاس گئے اور
اونسے بیان کیا کہ اب تحقیق خبر ملی ہے کہ دشمن نواب گنج بارہ بنکی مین فراہم
ہوتے جاتے ہین اور اسمین شک نہین کہ فیض اباد کی راہ سے وہ یہان
اوینگے اگر اپکی راے ہو کہ اونسے مقابلہ کرنا چاہیے تو صاحبان انجنیر کو حکم دیا جائے
کہ وہ سڑک دیکھ اوین اور جو مقام میدان جنگ کے واسطے وہ مناسب
سمجھین وہان مورچہ وغیرہ کی تیاری کرین اونہون نے یہہ بھی بیان کیا
کہ میری دانست مین ککرل کا پل مقابلہ دشمن کے واسطے اچھا مقام ہے
یہہ سنکر سر ہنری لارنس صاحب خود سوار ہوکر اوسجگہہ تشریف لیگئے مگر اونکے
نزدیک وہ مقام قابل میدان جنگ نہ معلوم ہوا بارھوین جون کو
تیسری رجمنٹ پولیس پلٹن نے جو زیر حکم کپتان اڈولف اور صاحب تھی

سرکشی کی اور سلطان پور کی جانب چلی گئی اور راہ مین انگریزون کے مکانات
کو لوٹتا اس جمعیت کا پھیرہ لکھنؤ کے جیلخانہ پر تھا اور شہر لکھنؤ مین جابجا اسی پلٹن
کے پہرے تھے ایک فوج انگریزی زیر حکم کرنل انگلس صاحب کے اونکے تعاقب
کو گئی مگر وہ ایسی جلد کافور ہوئے کہ اونکا تعاقب اچھی طرح سے نہو سکا اس فوج
انگریزی مین دو کمپنیان پلٹن شاہی نمبر ۳۲ اور دو ضرب توپ اور ستر سوار
سکھہ اور قریب چالیس پچاس سوار ڈولن ٹیر تھے سواران ڈولن ٹیر
مین افسران جنگی اور ملکی اور محرران انگریزی وغیرہ تھے باغیون مین سے
قریب پندرہ آدمیون کے تو مقتول ہوئے اور اتنے ہی قید ہوئے یہہ لوگ ایسے
بھی خوب انگریزی فوج مین سے ۲ ہندوستانی سوار مارے گئے اور بہت
سے آدمی زخمی ہوئے مستر جے بی تھارن ھل صاحب حاکم ملکی بھی اسی لڑائی
مین زخمی ہوئے گرمی کی کمال شدت تھی چنانچہ کئی گورہ سپاہی سکتہ کی بیماری
سے مرگئے رات کو سب فوج انگریزی واپس آئی اور سر ہنری لارنس
صاحب کو سب احوال کی رپورٹ کی اور در باب قیدیان کے ڈپٹی کمشنر
مستر مارٹن صاحب نے جو ڈولن ٹیر کے رسالہ مین تھے عرض کیا کہ یہہ
سب لوگ قابل قصاص ہین مگر دو روز کے بعد سر ہنری لارنس صاحب نے

ان سب قیدیون کو خلاص کیا اونکے نزدیک ثابت ہوا کہ اگرچہ یہہ لوگ
اوسی پلٹن باغی میں سے ہین مگر ان لوگون نے پناہ اور رحم چاہکر اپنے
تئین انگریزی فوج کے حوالہ کیا تھا رجمنٹ مذکور کے سرکشی کرنیکے قبل جبکہ کپتان
ویسٹن صاحب مہتمم پولس نے اونکا ارادہ فاسد سنا تو وہ سوار ہوکے
اونکے پاس گئے اور اونکو بہت سمجہایا مگر اونہون نے اونکے کہنے کو بالکل نہ مانا اگرچہ
اونہون نے صاحب ممدوح سے کسیطور کی گستاخی نہین کی مگر اونکے حکم کی
اطاعت سے انحراف کیا یہہ رجمنٹ بغاوت کرکے اول تو سلطان پور
کی جانب گئی مگر بعد ازان سلطان پور کی سڑک کو چہوڑ کر کانپور کی طرف کوچ
کیا اور کانپور پہنچکر نانا سے جا ملی ۔ پندرہوین جون کے قریب صاحبان
انجنیئر ریذیڈنسی کو مضبوط اور مستحکم کرنے لگے اور مورچہ اور دیوارین توپ
کی زد روکنے کے واسطے بنانی شروع کین ۔ جانب شمال ایک مورچہ
بہاری توپون کے واسطے کپتان فلٹن صاحب نے ۱۰ وین تاریخ جون کو بنانا
شروع کیا اور جانب جنوب لفٹننٹ اینڈرسن صاحب نے مورچہ
بنایا جو کہ مورچہ کانپور کے نام سے مشہور ہوا اب اوس مقام کو جہان
صاحبان انگریز لکہنو مین محصور ہوگئے بخوبی سمجہہ لینا چاہئے اوسکا نقشہ جیسے ہمنے لکہا

جسکے سبب احوال اوسمقام کا البتہ معلوم ہوگا مقام محصار ایک بلند زمین ہے
مگر سطح اوسکی ناہموار ہے یعنی بہت اونچی نیچی ہے سب سے اونچے مقام پر مکان
رزیڈنسی واقع ہے دریا کی جانب زمین نیچی ہوتی چلی گئی ہے اس ٹکڑے بلند
زمین پر جہاں رزیڈنسی اور اور مکانات واقع ہیں مورچہ انگریزی قایم کیا گیا تہا
زمین مذکور کے گرد ایک مٹی کی نیچی دیوار بنائی گئی اور اوسکے برابر خندق
اور اوس دیوار پر ریت اور مٹی کی تھیلیاں چن دی گئی ہیں جن تھیلیوں
کے سوراخوں میں سے انگریزی سپاہی خندق میں کہڑے ہو کے گولیاں
چلاتے تہے بلندی دیوار اور تہیلیوں کی ملا کے سینہ تک تہی نقشہ میں سیاہ لکیر اوس
دیوار کا نشان ہے — اس احاطہ کے اندر علاوہ مکان رزیڈنسی
کے اور جو مکانات تہے اور چار دیواری کے گرد جو مورچے بنائے گئے اونکا
بیان یہہ ہے جانب شمال دریا کی طرف بایلی دروازہ ہے اور بایلی
دروازہ اور ہسپتال کے مابین تین توپیں لگائی گئی تہیں ایک اونمیں
اٹھارہ پنی اور ایک چوبیس پنی ہزارہ توپ اور ایک نو پنی - اور ان
دونوں توپوں کے نزدیک دو آٹھہ انچ کے غبارے قایم کئے گئے تہے -
نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہسپتال کے مکان سے نیچے خزانہ

مارٹی نیئر کالج کے طالب علموں معہ اونکے پرنسپل مسٹر شلنگ صاحب کو جگہہ
ملی تہی مارٹی نیئر کالج جو رزیڈنسی سے ڈہائی میل مشرق کی جانب واقع ہے اوسکے
بچائیے اور محفوظ رکہنے کا اول ارادہ ہوا تہا چنانچہ بڑے بڑے طالب علموں
اور مدرسوں کو ہتیار دیدئے گئے تہے اور کالج مذکور کی چاردیواری وغیرہ
درست کردی گئی تہی مگر فاصلہ بعید کے باعث سے اوسکو بعد ازاں چہوڑ دینا
پڑا اور سب طالب علم اور مدرسوں کالج مذکور کو مکان مذکورہ بالا مین
حصار کے اندر لا رکہا ہو مکان ساہ بہاری لال کا ہے محاصرہ کے زمانہ مین
یہہ مکان مارٹی نیئر کے مکان کے نام سے مشہور ہوا اسمکان اور مکان
بادشاہی ہسپتال کے مابین ایک بڑی چوڑی سڑک واقع ہے جسکو مضبوط
لکڑیون اور دیوار سے بند کردیا گیا سڑک کے اوسطرف بادشاہی ہسپتال
ہے جو کہ ایک مضبوط مکان ہے اسمکان مین ترکسوارون ہندوستانی کے
انگریزی افسرونکا سکونت کا مقام تہا زمانہ محاصرہ مین یہہ مکان برگیڈ
مس کے نام سے مشہور رہا اسکے ملحق دو احاطہ تہے جنمین زمانہ محاصرہ مین
سکہہ سوار زیر حکم لفٹننٹ ہارڈینج صاحب کے رہتے تہے یہہ احاطہ
سکہون کے احاطہ کے نام سے مشہور ہوا اسکے ملحق جناب گبنس صاحب

لی کوٹھی تہی جسپر بہی ایک مورچہ قایم کیا تہا اور اوس کوٹھی کے بعد جناب
اومانی صاحب کا مکان تہا اور اومانی صاحب کے مکان کے بعد بہیڑخانہ تہا
جہان بہی ایک مورچہ بنایا گیا تہا شمال مغربی گوشہ بہیڑخانہ سے زمین بہت نیچی
ہو گئی ہے جہان نیچی زمین پر گرجا گھر واقع ہے جسکے احاطہ مین زمانہ محاصرہ
مین قبرستان مقرر کیا گیا تہا گرجا گھر کی جانب جہان سڑک نیچے کو جاتی ہے
وہان تین توپین لگائی گئی تہین یہہ مورچہ کپتان اوانز صاحب کے زیر حکم تہا
اسیواسطے یہہ مورچہ اوانز صاحب کے مورچہ کے نام سے مشہور ہوا
اس مورچہ سے گرجا گھر اور قبرستان کی حفاظت متصور تہی اور شروع
محاصرہ مین تمام اسباب خوراک اور گہی وغیرہ گرجا گھر مین بھر دیا گیا تہا
شمال مغربی گوشہ حصار پر انڈرصاحب انجنیر کا ایک منزلہ مکان تہا جو مورچہ
انڈرصاحب کے مورچہ کے نام سے مشہور ہوا اور انڈرصاحب کے مورچہ
کے ملحق ایک ٹیلہ تہا جسپر بہت سے درخت اور مسلمانونکی قبرین ہین شمال
کی طرف کی دیوار حصار کی نیچی اور کم مضبوط تہی مگر اس جانب اوانز صاحب
کی توپون کے نزدیک ایک بہت مضبوط اور بڑا مورچہ تہا جو مورچہ حصار
کے نام سے مشہور ہوا کپتان فلیٹن صاحب اور میجر ایڈرسن صاحب نے اس مورچہ

کو بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا تھا یہہ مورچہ حصار بشکل آدھے چاند کے
بنایا گیا تھا اور اوسپر ایک نو ینی توپ اور دو اٹھارہ ینی توپین چڑہائی
گئی تھین اس مورچہ کی آگ کپتان بازار اور دریا کے پرے بلکہ لوہے کے
پل تک بخوبی پہنچ سکتی تہی مورچہ حصار اور اوانز صاحب کی توپون کے
مابین غبارہ کا توپخانہ تھا نیچی زمین جو مورچہ حصار سے جانب شمال اور مشرق
واقع تہی اوسکو چھوڑ دیا تھا اور ایک مٹی کی دیوار مورچہ حصار سے پانی دروازہ
تک کہینچ لی تہی جسکے اندر کی جانب خندق تہی اور اوپر اوسکے ریت کے تھیلیان
چن دی گئی تھین دو نوینی توپین پانی دروازہ پر رکھی گئی تھین یہہ چار دیواری
حصار کی تہی اور یہہ سب مکانات جنکا اوپر ذکر ہوا گویا چار دیواری حصار
مین شامل تھے الغرض یہہ جگہہ کچھہ چندان مستحکم اور مضبوط نہ تہی اور
بہت جگہہ سے ایسی تہی کہ اگر دشمن ذرا بھی ہمت باندہ تا تو با سانی اندر
گھس آتا ایک اور بڑے نقصان کی بات یہہ تہی کہ اس حصار کے چارون
طرف ہندوستانیون کے گھر تھے جب محاصرہ شروع ہوا تو دشمن نے اون
گھرونکا قبضہ کر لیا اور وہانسے بندوقین چلاتے تھے جنسے محصورین کا بہت
نقصان ہوا مورچہ حصار کے قریب کپتان فلنٹن صاحب نے اجازت لیکر

بہت سے گہر ہندوستانیون کے ڈہوا دئے اور میدان صاف کر دیا جس سے
حصار کی بڑی حفاظت ہوگئی اور اور مکانات جو حصار کے اندر تھے اونکا بھی
کچھہ کچھہ ذکر کرنا ضرور ہے سب مین اونچی زمین پر تو مکان رزیڈنسی تہا۔
یہہ ایک سہ منزلہ بہت خوبصورت مکان ہے مغرب کی جانب جسکے ایک بڑا بلند
اور وسیع برامدہ ہے صدر دروازہ اسمکان کا مشرق کی جانب ہے اور
اندر ایک خوبصورت پیچدار زینہ چہت پر چڑہنے کے واسطے ہے رزیڈنسی
کی چہت پر سے تمام شہر کی خوب سیر دیکہتی ہے خصوصًا مکانات قیصر باغ
اور چہتر منزل اور فرحت بخش کی وانسے بڑی بہار نظر آتی ہے نیچے کی منزل
مین گورہ سپاہی رہتے تہے اور باقی سب مکانات رزیڈنسی مین افسر
انگریزی اور میمون اور بچونکا قیام تہا جنوبی حصہ رزیڈنسی کے نیچے بہت
عمدہ اور وسیع تہخانہ ہے جہان کہ ۳۲ وین پلٹن گورہ کی بی بیان رہتی تہین
جب کہ محاصرہ شروع ہوا تو اسمکان پر چونکہ بہت بلند تہا گولیان اور گولونکی
بہت زد ہوئی اسی باعث سے میمون اور بچون نے اوپر کی منزل مین رہنا
چہوڑ دیا سب سے نیچے کے کمرے مین ۳۲ وین پلٹن گورہ کا سکوٹ
تہا مگر جب دیکہا کہ یہان بیٹہہ کر نہین کہا سکتے اور جابہ نکا بہت نقصان ہوتا ہے

لاچار اونہون نے بہی اوسکو چہوڑ دیا ـــــ

رزیدنسی لکہنو

دعوت گاہ ریزیڈنسی بہی ایک عمدہ دو منزلہ مکان ہے جسکو ہسپتال مقرر کرلیا تہا وہ بہی اونچی زمین پر ریزیڈنسی کے برابر واقع ہے اور چونکہ اسمکان مین بہی بڑے بڑے دروازے اور کہڑکیا بہت ہین تو اسمکان کو بہی مثل ریزیڈنسی کے مکان کے بہت نقصان پہنچا اور دشمنون کے گولون اور گولیون سے چہلنی ہوگیا اسی مکان کے ایک کمرہ مین بیچارہ پادری مسٹر پول ہیمٹن صاحب زخمی ہوے۔ ڈاکٹر فیرر صاحب کا مکان نیچا تہا اور شروع محاصرہ مین اوسپر بڑی زد تہی مگر اوسکی چہت کے گرد ریت کی تہیلیان چن دی گئی تہین جنکے بیچ کے سوراخون مین سے انگریزی سپاہی بندوقین چلایا کرتے تہے ڈاکٹر فیرر صاحب اور اونکی میم نے بہت صاحبون اور میمون کو جو ضلع سے بہاگ کرائے تہے اپنے مکان مین بہت تواضع اور مہمانداری کے ساتہہ رکہا اسمکان کے نیچے بہی ایک بڑا تہخانہ تہا جسوقت دشمن کی طرف سے توپ اندازی کا زور ہوتا تہا اوسوقت سب بچے اور میمین جو ڈاکٹر فیرر صاحب کے مکان مین رہتی تہین تہخانہ مین چلی جاتی تہین ڈاک گہر کے مکانمین صاحبان انجنیئر اور توپخانہ رہتے تہے ایک مکان بیگم کی کوٹہی نام بہی حصار کے اندر تہا جسمین صاحبان کمسیریٹ اور بہت سی

میمین اور بچے رہتے تھے ستراوانی صاحب کی بڑی دومنزلہ کوٹھی مین
بھی بہت سے صاحب اور میمین جو ضلع سے بھاگ کر آئین مقیم ہوئین اور بعد وفات
سر ہنری الارنس صاحب کے برگیڈیر انگلس صاحب اسی مکان مین قیام پذیر
ہوئے جوڈیشل اور فنینشل کمشنری دفتر ونکے مکان مین صاحبان انگریزی
نولیس متعین کیے گئے اور اونکی بی بیون اور بچون کو بھی وہین جگہہ ملی ۔
جوڈیشل کمشنر کے دفتر کے مکان مین علاوہ ان صاحبان موصوفین کے تیرہوین
پلٹن ہندوستانی کے سکھہ بھی متعین کیے گئے اور فنینشل کمشنر کی کچہری کے
مکان مین کچھہ گورہ سپاہی ۳۲ وین پلٹن مین سے رکھے گئے انیز صاحب کے
مورچہ پر ایک جماعت مسلح صاحبان انگریزی نولیس کی اور چند گورے
۳۲ وین پلٹن شاھی مین سے اور چند سپاہی تیرہوین ھندوستانی
پلٹن مین سے متعین ہوئے چونکہ اب آمدنی خراج وغیرہ کی کچہہ نرھی تو حکم
ہو گیا کہ سب افسرون اور نوکرون سرکاری کو پوری تنخواہ نملے گی ۔
صرف اتنا ھی خرچ ملے گا جتنا محاصرہ کے زمانہ مین ھر شخص کو ضرور ہو گا
انھی دنونمین بہت سے آدمی جنپر فساد کا شبہہ تھا مقید کیے گئے اول مصطفی علیخان
بھائی شاہ اودہ کو نظر بند کیا محمد ھمایون خان اور مرزا محمد شکوہ جو دہلی کے بادشاہزادو

مین سے تھے اور جو سازش کے واسطے مشہور و معروف تھے قید کئے گئے نواب
رکن الدولہ بیٹے نواب وزیر سعادت علیخان کو گرفتار کیا معلوم ہوا کہ یہہ باغیون سے
خط و کتابت رکہتے تھے بعد ازان راجہ تلسی پور بہی گرفتار ہوا ان سب قیدیون کو مچہی بہون
مین مقید رکہا پولیس مین بہت سے سپاہی سر ہنری لارنس صاحب کے حکم سے
نوکر رکہے گئے قریب دو ہزار ادمیون کے بہرتی ہوئے جنکو انگریزی بندوقین دی
گئین امام باڑہ مکان کو توالی مین ان لوگونکا قیام کیا گیا یہہ سب ادمی محاصرہ شروع
ہوتی ہی باغیون سے ملگئے اوسی زمانہ مین جناب گبنس صاحب بہی نے سوار اور
توپچیون کی بہرتی کرتے جاتے تھے عبد العزیز خان نایب رسالہ دار پانچوین رسالہ
ہندوستانی نے آمین نے جو لکھنو رخصتی ایا تھا اپنے تئین سرکار کی خدمت کے
واسطے پیش کیا بغاوت کی رات کو وہ اپنے بیٹے اور اور رشتہ دارون کو مسلح
کرکے لایا اور جناب گبنس صاحب کے مکان کی چہت پر موجود رہا سر ہنری لارنس
صاحب کی اجازت سے جناب گبنس صاحب نے اس ادمی کو نیا رسالہ معتمد ادمیونکا
بہرتی کرنیکے واسطے نوکر رکہا اوسنے اٹھارہ سوار بہرتی کئے جنمین سے اٹھہ یا دس
ادمیونے تو تمام زمانہ محاصرہ مین اچھی خدمات کین پانچوین رسالہ نے روھنی کے مقام مین
جو بنگالہ مین واقع ہے سرکشی کی اور اپنے حاکم سر نارمن لسلی صاحب کو قتل کیا عبد العزیز

اسباب سے بہت خوش ہوا کہ وہ زمانہ سرکشی مین اپنے رسالہ کے ہمراہ نہ تہا اور سرکاری
خدمت کے واسطے لکھنو مین شامل ہوگیا شاہ اودہ کے توپخانہ کے سپاہیون نے ۱۸۵۶ع مین
سرکار انگریزی کی نوکری سے انکار کیا تہا مگر اب وہ بہت تباہ اور پریشان ہوگئے تہے توپخانہ
کے سردار میر فرزند علی کو سرکار سے سو روپیہ ماہواری کی پنشن ملتی تہی سر ھنری لارنس
صاحب کے حکم سے بہت سے پرانے گولہ انداز نواب کے میر فرزند علی کے زیر حکم نوکر رکہے گئے
الشروالے اونمین سے زمانہ محاصرہ مین بہت اچہی اچہی خدمات کین جبکہ باغیون نے یہہ سنا کہ فرزند علی
انگریزون کا جانبدار ہے اونہون نے اوسکے مکان کو تاراج کیا اور اوسکا بہت اسباب قیمتی لوٹ
لیا ایک شخص راما دین پرانا اوورسیر سڑک کا جسنے ضلع اگرہ مین جناب گبنس صاحب کے ماتحت
بہی خدمتگذاری کی تہی اب صاحب ممدوح کے پاس آیا اور اپنے چہہ بہائی بندون کو اپنے
ساتہہ لایا ان چہہ ادمیون نے اسقدر جانفشانی سے خدمت کی کہ انسے بہتر اور کوئی
نکر سکیگا زمانہ محاصرہ مین جناب گبنس صاحب فرماتے ہین کہ رات کو تو یہہ لوگ مورچہ
بنانیمین مشغول رہتے تہے اور دنکو دشمن سے لڑتے رہتے تہے راما دین اور اوسکے
دو ادمی مارے گئے باقی زندہ رہے اور سرکار نے اونکی پنشن مقرر کردی
ایک شخص کاریگر جسکا نام ہیرانا تہا اور جناب گبنس صاحب کے پاس اگرہ سے گیا تہا۔
اس شخص نے بہی زمانہ محاصرہ مین اچہی اچہی خدمتین کین مورچہ بنانے مین ہیرانانے بڑا

کام کیا دشمن کی توپون کے سامنے اپنا کام کئے جاتا تہا ایک روز جب کہ ایک اینٹ تو اوسکے
ہاتہہ مین تہی ایک گولی اینٹ مین لگی اور اینٹ ٹکڑے ہوکر گر گئی یہہ شخص بہی محاصرہ مین
زندہ رہا اور سرکار سے اوسکو قرار واقعی انعام ملا کپتان فلٹن صاحب کی وفاداری
مین بہی ایک بہت اچہا کاریگر لوہار گلاب نام ہمیشہ اونکے ہمراہ رہا بہت تہر کہ صاحبان انگریز
محصور ہوگئے کپتان صاحب موصوف نے گلاب کو اجازت دی کہ خواہ وہ چلا جاوے یا رہے
اوس بیچارہ نے رہنا قبول کیا اور محاصرہ مین بڑے بڑے کام کئے مگر افسوس کہ اوسی
صبحکو جس روز کہ فوج انگریزی مدد کو آن پہنچی مارا گیا اور اپنی وفاداریون اور جانفشانیونکا
کچہہ ثمرہ نہ اوٹہا سکا چہبیسوین تاریخ جون کو جو کچہہ کہ نئے آئین رسالہ کے سوار ہمارے ساتہہ
تہے وہ بہی بہاگ گئے بعض تو شب کو چوری سے چلے گئے انمین سے بعض تو کانپور
مین نانا سے جا ملے اور بعض نواب گنج مین جہان باغی جمع ہوئے تہے جا شامل ہوئے اور
بعض اپنے گہر چلے گئے شہر مین سونے کی بڑی خواہش تہی باغی سپاہیون کے پاس خزانہ
سرکاری کا روپیہ کثرت سے تہا اور وہ اوسکا سونا خریدنا چاہتے تہے اور اشرفیان بنواتے
تہے سر ہنری لارنس صاحب نے سامان رسد محاصرہ کے واسطے بہت فراہم کیا مستر مارٹن
صاحب ڈپٹی کمشنر اور لفٹننٹ جیمس صاحب نے بہی اس امر مین بڑی کوشش کی ضلع سے غلہ
منگوایا اور شہر سے بہی خریدا گیا اور گہی بہی بہت سا خریدا گیا اور یہہ چیزین حصار کے اندر رکہہ جاتی

مین رکہی گئین بیلون کا چارہ اور ایندھن بہی کثرت سے خریدکے رکہہ لیا گیا جناب گبنس صاحب
نے بہی بصلاح شرف الدولہ غلام رضا بہت سامان رسد اپنے گہر مین جمع کرلیا پانسو من گیہون
اور سو من چنا اور تیس من دال اور پانچ من شکر اور بہت سا گہی اور چانول ذات
خاص سے خریدکے اپنے پاس رکہے علاوہ اسکے اونہون نے بہت سا کویلا اور لکڑی بہی
اپنے پاس خریدکے رکہہ لین چنانچہ محاصرہ کے وقت مین یہہ سامان بہت کام آیا زمانہ محاصرہ
مین جبکہ رسدخانہ سرکاری مین دال کم ہوگئی تو پچیس من دال جناب گبنس صاحب نے
اپنے پاس سے دی اسی مہینہ مین بہت سے پنشن دار سپاہیون کو سر ہنری لارنس صاحب نے
ضلع سے طلب کرلیا سب ملاکے قریب اسی آدمیون کے پنشندار تہے اور زمانہ محاصرہ
مین کسی کو اونکی طرف سے شک وشبہہ نہ تہا اول تو اونکو چہہ مہینون مین زیر حکم میجر
ایپ تہورپ صاحب کے رکہا مگر بعد ازان جب محاصرہ شروع ہوا تو گبنس صاحب کے
مورچہ پر اونکو تعینات کیا گیا اسی مہینہ مین بڑے بڑے تعلقہ داران اودہ سے بہی
مدد چاہی گئی اور اونکو بڑا انعام دینے کا اقرار کیا گیا چنانچہ راجہ مان سنگہ صاحب کو لکہا
گیا کہ اگر آپ سرکار کے خیرخواہ رہین گے اور قرار واقعی مدد دینگے تو اونکی عوض
مین آپکو جاگیر ڈہائی لاکہہ روپیہ سالانہ کی ہمیشہ کے واسطے سرکار انگریزی سے عطا ہوگی
نواب علی تعلقہ دار محمد اباد اور راجہ گور بخش سنگہ تعلقہ دار رامنگر دہمیری کو بہی لکہا گیا

کہ اگر سرکار انگریزی کی بدل خیر خواہی کر و گے تو پچاس ھزار روپیہ سالانہ
کی جاگیر پاؤ گے مگر ان رئیسون کے جوابات ہمیشہ حیلہ امیز تھے اگرچہ اونہون نے اقرار بہت
سے کئے مگر اخر کو یہہ کہلا بہیجا کہ نہ تو اونکے پاس ادمی رہے اور نہ تو پین کہ وے صاحبان
انگریزی کی مدد کرین ✤ تمام باروت کو بہی بہون سے لا کے رزیڈنسی مین زمین کے
اندر دفن کرکے رکہا مگر محاصرہ کے زمانہ مین جبکہ دشمن حصار کے بہت قریب پہنچ گیا تو
اوسکو وہان سے نکالکے بیگم کی کوٹھی مین ایک میگزین تیار کرا کے رکہا ۲۳ لاکہہ روپیہ
خزانہ سرکاری مین موجود تہا چنانچہ اسی مہینہ مین اس خزانہ کی رزیڈنسی کے سامنے
زمین کے نیچے دفن کیا ایک جماعت سواران صاحبان والنٹیر کی زیر حکم کپتان
ریڈکلف صاحب کے اراستہ کی گئی اس رسالہ مین صاحبان افسر متعلقہ باغی رسالون
اور پلٹنون کے شامل تہے اور صاحبان انگریزی نولیس بہی اسمین بہرتی کئے گئے تہے
چالیس سوارون کی یہہ جماعت ہو گئی تہی اونکو ھر روزہ قواعد سکہلائی جاتی تہی
اونہون نے بڑے بڑے بہادریون کے کام کئے۔ انگریزی گولہ انداز بہت کم تہے اسی
باعث سے پچاس ادمیون کو پلٹن گورہ نمبر ۳۲ سے چنکر گولہ انداز بنایا اور توپ
چلانیکی قواعد سکہلائی ۱۲ تاریخ جون کو کپتان فلٹن صاحب شیش محل کی طرف
گئے جہان کہ شاہ لکہنو کا میگزین تہا وہان اونہون نے دو سو ہندوستانی

توپین بڑی بائین فوراً وے سب توپین شیش محل سے حصار کے اندر لائی گئین انکا ملجانا بہت بہتر ہوا اولا یہہ سب دشمن کے ہاتہہ پڑتین نزدیک مورچہ حصار کے ان سب توپونکو لا رکہا گیا بہت سی ان توپونمین سے بہت بڑی اور چوڑے مُنہہ کی توپین تہین جنکو جنرل کلاڈ مارٹین صاحب افسر فوج شاہ اودہ نے بنایا تہا کپتان فلٹس صاحب کو ایک اٹھہ انچ ہزارہ توپ بہی پڑی ہوئی پائی اسکے ملجانیسے بہت فائدہ ہوا کیونکہ ایسی توپ انگریزون کے پاس نہ تہی اوسوقت یہہ ہزارہ توپ حصار کے اند لائی گئی اوسکے واسطے گاڑی تیار کی گئی اور ہاتیون کو اوسکے کہینچنے کے واسطے قواعد سکہلائی گئی سولوین یا سترہوین تاریخ جون کو کپتان ھیوز صاحب حاکم چوتہی پلٹن نے آئین اودہ نے شہر مین سے چند مفسدون کو گرفتار کیا جو ایک سازش مین مشغول تہے ان بدمعاشون نے اپنے سفیر کپتان ھیوز صاحب کی پلٹن کے پاس بغاوت کرنیکے واسطے بہیجا تہا پلٹن مذکور دولت خانہ پر مقیم تہی چنانچہ پلٹن کے آدمیون نے اس امر کی اپنے حاکم کو اطلاع دی کپتان صاحب نے اپنی پلٹن کے ہندوستانی افسرون کو بلا کے فہمایش کی کہ تم ان بدمعاشون کے گہر پر جا کر ملو چنانچہ افسران مذکور معہ کپتان ھیوز صاحب اور کارنیگی صاحب مجسٹریٹ لکہنو کے بدمعاشون کے مکان پر گئے جہان سب مفسدین جمع تہے او

هر متنفس کو گرفتار کرلیا تحقیقات سے چار مسلمانون پر جرم سازش اور فتنه
پردازی ثابت ہوا چنانچہ اونکو چھٹی جون مین پھانسی دی گئی دو اونمین سرغنه
تھے ایک تو رسول بخش ساکن کاکوری اور دوسرا اوسکا بیٹا۔ رسول بخش
بہت معزز علاقه دار سرکاری تھا مگر بباعث رشوت ستانی ضلع اگره سے برخاست
ہوگیا تھا اوسکے رشته دارون نے جو کاکوری مین تھے جمع ہوکے پولیس پر حمله
کیا اور دو برقندازون کو مار ڈالا چھبیسوین جون کو میجر بنکس صاحب متعلق
گوالیار کنٹنجنٹ نے مین پوری سے سر ہنری لارنس صاحب کو لکھا که دہلی فتح ہوگئی
چنانچه بادشاہی سلامیان ریذیڈنسی اور مچھی بھون اور چھاونی مین سر ہوئین
مگر پھر جلدی معلوم ہوگیا که میجر بنکس صاحب کو خبر غلط ملی تھی اور دہلی ابھی تک فتح
نہین ہوئی ۲۶ دین جون تک معلوم ہوا که بہت سی باغی پلٹنین نواب گنج بارابنکی پر فراہم
ہوگئی ہین اور کل فوج باغی ضلع اوده کی وہین چلی آتی ہے لکھنو کے دولتمندون
کو سخت تردد ہوا نواب اکرام الدوله شاه اوده کے بھتیجا خدمت جناب گبنس صاحب
پاس آئے اور کہا که مین اپکو اور اپکے کنبے کو اپنے پاس پوشیده رکھونگا ساه پری وار
اور بنارسی واسنے بھی صاحب ممدوح سے یہی کہا مگر صاحب ممدوح نے بہت شکرگذاری
کے ساتھه انکار کیا اور کہا که باغیون کے مقابله کے واسطے ہم کافی اور بطرح مستعد ہین

دو روز بیشتر شروع ہونے محاصرہ کے نواب محسن الدولہ نے بہت گہبرا کے جناب
گبنس صاحب سے کہلا بہیجا کہ باغی اُنکو مجھکو ہرگز نہ چہوڑینگے اور اول مجہی پر حملہ کرینگے
مجھے اپنے حصار مین پناہ دیجئے صاحب ممدوح نے کہلا بہیجا کہ اگر نواب صاحب کی
خوشی ہو تو وہ معہ اپنے بیٹے اور دو خدمتگارون کے حصار کے اندر اجاوین
اور میرے مکان کے احاطہ مین ڈیرہ کہڑا کر کے رہین مگر نواب صاحب ممدوح
کبہی نہ آئے حالانکہ یہہ معلوم ہوا کہ اونکا مکان باغیون نے کئے بار لوٹا ۲۵ اور
۲۶ تاریخ جون کو کرنل نیل صاحب کی چہٹیات مرقومہ ۱۰ وین اور ۲۳ وین جون
کی الہ آباد سے قاصدون کے ہاتہہ لکہنو پہنچین اونسے معلوم ہوا کہ الہ آباد مین پہر امن
و انتظام ہوگیا اور چار سو گورہ اور تین سو سکہہ معہ دو ضرب توپ فی الفور کانپور کی
جانب روانہ ہونیکو ہین چنانچہ اس خبر کی اطلاع لکہنو سے سر ہیو ویلر صاحب پاس
کانپور روانہ کی مگر اب کیا ہوتا تہا اس تاریخ کے پہلے ہی نانا نے اونکو دغا سے قتل
کرا ڈالا تہا - اٹہائیسوین جون سے کئی چہٹیات بیچارے محصورین کانپور سے لکہنو
آئین ایک تو خاص جنرل سر ہیو ویلر صاحب کی بنام جناب گبنس صاحب تہی اوسکا
ترجمہ یہہ ہے ترجمہ سر پیارے گبنس - چہٹی تاریخ جون سے نانا صاحب نے
تمام فوج ہندوستانی کے ساتہہ شامل ہو کے جسنے چوتہی تاریخ بغاوت کی ہمکو گہیر لیا ہے

دشمن کے پاس دو چوبیس منی توپین اور اور مختلف قد کی توپین ہین ہمارے پاس
صرف اٹھہ ضرب نو منی توپین ہین تمام باشندگان عیسائی ہمارے ساتھہ مورچہ مین ہین
اور دشمن بکثرت ساتہہ ہمنے ایک بڑا تعجبی مقابلہ کر رکھا ہے ہمارا نقصان بہت ہوا ہے
پس اب ہم مدد مدد مدد چاہتے ہین ــ لارنس صاحب کو سلام رقیمہ ایچ - ایم - ویلر -
مرقومہ ۲۴ جون ۱۸۵۷ء ساڑھے اٹھہ بجے شب مقام مورچہ گاہ کانپور مکرر انکہ اگر
تمہارے پاس دو سو آدمی بہی ہون تو ہم مفسدونکو خوب سزا دین اور تمہاری
بہی مدد کرین ——— جبکہ یہ چہٹی لکہنو کو قاصد لیکے پہنچا ہر شخص
کی چہاتی پہٹتی تہی اور بڑا افسوس آتا تہا کہ بیچارے محصورین کانپور کی لکہنو سے مدد
ہونی غیر ممکن ہے کیا کیا جاوے سر ہنری لارنس صاحب لاچار تہے اونکے پاس
اتنے آدمی کہان تہے کہ اپنی بہی حفاظت کرین اور کانپور بہی مدد بہیجین اگر وہ ایسا
کرتے تو غالب تہا کہ دونو کام نہوتے ریزیڈنسی بہی قایم نرہتی اور تہوڑے سے
آدمیونکا کانپور پہنچنا بہی سخت دشوار تہا غرض بعد صلاح اور مشورہ کے
سر ہنری لارنس صاحب نے مدد سے انکار لکہہ بہیجا - ۲۸ وین جون کو
کرنل ماسٹر صاحب متعلقہ رسالہ ہفتم ترکسواران ہندوستانی نے ایک چند
سطور اپنے صاحبزادہ لفٹننٹ ماسٹر صاحب جو کانپور مین محصور تہے پائین

یہہ چھتّی بہی بڑی دلچسپ ہے یہہ اخیر چند سطور ہمارے پاس ہیں جنسے تصویرین
کانپور کی اخیر خبر ملی پہر جو اونپر گذرا وہ سب پر روشن ہے * ترجمہ چہٹّی
ازجانب لفٹننٹ جی- اے- ماسٹر متعلقہ پلٹن پیادگان ہندوستانی
نمبر ۵۳ بنام اپنے والد ماجد لفٹننٹ کرنل ماسٹر متعلقہ رسالہ ترکسواران
نمبر ۷ ازمقام مورچہ کانپور ۲۵ جون وقت شب نواخت گہنٹہ ۸ ½
اکیس روز تک ہمنے اس سخت اگ مین اپنے مورچہ کو قایم رکہا اب راجہ
بٹّہور نے عہد کیا ہے کہ ہمکو باامن اله اباد پہونچوا دیگا اور جنرل صاحب نے راجہ
مذکور کی شرایط قبول فرمالی ہین مین بخیریت ہون اگرچہ دو مرتبہ زخمی ہوا —
شارلٹ نیو نیم اور ربیل بلیر نے وفات پائی مین اکو اله اباد پہنچکر لکہونگا- اپکے
خداوند کی برکت ہو ——

جب یہہ چہٹّی قاصد کے ہاتہہ ۲۰ تاریخ جون کو لکہنو پہنچی اور سر ہنری لارنس
صاحب کو دکہائی گئی اونہون نے اوسیوقت بے ساختہ کہا کہ نانا نے ضرور ہمارے
ہموطنونکو دغا دی ہو گی فقط ——